تصحیح وتدوین

# دیوان غزلیات ملک قمی

## با مقدمه وحواشی

**پایان نامه**

برای دریافت درجهٔ دکتری

در ادبیات فارسی


نگران

**پروفسور آزرمیدخت صفوی**

تقدیم کننده

**مشاهده مرغوب**

گروه زبان وادبیات فارسی

دانشگاه اسلامی علیگره

علیگره (هند)


THESIS

۲۰۱۲م

MAULANA AZAD LIBRARY
A.M.U.
T-9201
T9201

THESIS

**Prof. Azarmi Dukht Safavi**
*Emeritus Fellow*

**Dept. of Persian**
Aligarh Muslim University
Aligarh-202002 (INDIA)

# *Certificate*

This is to certify that the present thesis entitled ***"A Critical Edition of Diwan-i-Ghazliyat-i-Malik Qummi with Introduction and Notes"*** submitted for the award of Ph.D degree in the Department of Persian has been written by ***Ms. Mushaida Marghoob*** under my supervision. To the best of my knowledge and belief, this is her original research work and has not been previously submitted for the award of any degree.

***(Prof. Azarmi Dukht Safavi)***
Professor in Persian

Tel: (O) 2700920 Ext.1542

# انتساب

اپنے والدین کے

نام

جن کی دعائیں ہمیشہ میرے لئے کامیابی کا باعث ہوئیں

# فہرست


پیشگفتار ۱

مقدمہ ٤

ہندوستان میں دسویں اور گیارہویں صدی ہجری میں فارسی زبان وادب: ایک اجمالی جائزہ ٤

احوال وآثار ملک قمی: ١٦

اسم شاعر ١٦

تخلص ١٧

لقب ١٧

خاندان ١٨

ملک قمی کا عہد ١٩

تاریخ پیدائش ٢٠

جائے پیدائش ٢١

ابتدائی زندگی اور عام حالات ٢٢

ملک قمی کی ہندوستان آمد ٢٤

وفات ٣١

ملک قمی کی غزل ٣٣

قصائد ٤٥

مثنویات ٤٧

| | |
|---|---|
| ترکیب بند | ٥٣ |
| ترجیع بند | ٥٤ |
| رباعیات | ٥٤ |
| قطعات | ٥٦ |
| نسخهای خطی دیوان/کلیات ملک قمی | ٥٧ |
| نشانهای اختصاری | ٦٣ |
| دیوان غزلیات | ٦٤ |
| غزلیات اضافی | ٥٨٩ |
| کتابیات | ٦٦٢ |

[illegible]

ہے۔اس قادرالکلام شاعر نے جس صنف سخن کو بھی اپنایا اس کا حق ادا کر دیا۔فارسی شاعری کی ایسی زبردست خدمت کے باوجود اس عظیم المرتبت شاعر کی طرف اب تک خاطر خواہ توجہ نہیں کی گئی اور اس کے دیوان کی تصحیح و تدوین کا کام انجام نہیں دیا گیا۔اس کو مدنظر رکھتے ہوئے راقم نے اپنے پی.ایچ.ڈی مقالہ کے لیے ملک قمی کے دیوان غزلیات کی تصحیح و تدوین کو اپنا موضوع منتخب کیا۔

مقالہ حاضر دیوان غزلیات ملک قمی کے تصحیح و تدوین شدہ متن کے ساتھ ساتھ ایک مقدمہ اور حواشی پر مشتمل ہے۔مقدمہ کے ذیل میں سب سے پہلے دسویں اور گیارہویں صدی میں ہندوستان کے فارسی ادب کا مختصر جائزہ لیا گیا ہے۔اس کے بعد ملک قمی کے سوانحی حالات اور ان کے کلام کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ شاعر کے نام، تخلص، تاریخ ولادت، خاندان، ابتدائی احوال، اور وفات کے تعلق سے اہم امور کو زیر بحث لایا گیا ہے۔اس کے علاوہ ملک قمی کے کلام میں دستیاب ہونے والی مختلف اصناف سخن پر اجمالی نظر کی گئی ہے اور ان کے کلام کی خصوصیات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

متن کا حصہ ملک قمی کے دیوان غزلیات پر مشتمل ہے جسے مولانا آزاد لائبریری کے نسخہ کی اساس پر مرتب کیا گیا ہے۔امدادی نسخوں میں مولانا آزاد لائبریری کے دو نسخے اور رضا لائبریری رامپور کا ایک نسخہ راقم مقالہ کے پیش نظر تھا۔ ہر صفحہ کے خاتمہ پر اختلاف نسخہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ نیز اس مقالہ کی تیاری میں جن تذکروں، تاریخ کی کتابوں وغیرہ سے استفادہ کیا گیا ہے کتابیات کے ذیل میں الفبائی تیرتیب کے ساتھ ان کے نام درج کئے گئے ہیں۔

یہاں ایک امر کی طرف توجہ دلوانا ضروری ہے: دیوان غزلیات کے خاتمہ پر'اضافی غزلیات' کے عنوان کے تحت ان غزلیات کو شامل کیا گیا ہے جو نسخہ اساسی اور دیگر دونوں امدادی نسخوں میں نہیں ملتی ہیں اور صرف مولانا آزاد لائبریری کے حبیب گنج کلکشن میں'دیوان ملک قمی' کے عنوان سے موجود نسخہ میں دستیاب ہوتی ہیں۔حالانکہ یہ غزلیات فقط ایک نسخے ہی میں ملتی ہیں لیکن راقم مقالہ نے بہتر سمجھا کہ ان کو نظرانداز نہ کیا جائے اور بطور'غزلیات اضافی' ان کو متن میں شامل کرلیا جائے۔

مقالہ کے مشتملات کی توضیح کے بعد اب مرحلہ تشکر کا ہے۔

سب سے پہلے میں خداوند متعال کا شکر ادا کرتی ہوں جس کے فضل وکرم سے یہ تحقیقی مقالہ تکمیل کے مقام تک پہونچا۔

اس مقالہ کی تکمیل میں استاد راہنما خانم پروفیسر آزرمیدخت صفوی نے اپنی بے حد مصروفیات کے باوجود جس طرح عالمانہ سرپرستی اور منصفانہ راہبری کی اس کے لیے ان کا جتنا بھی شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہے۔ ان کی رہنمائی کے بغیر مجھ جیسی کم سواد طالبہ کے لئے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہونچانا ممکن نہ تھا۔ یہ صرف ان کے لطف ومہربانی کی دلیل ہے۔ ان کی صحیح رہنمائی اور ہمدردانہ تنبیہ نے میرے لئے تحقیق کے مراحل طے کرنے میں آسانیاں پیدا کیں۔ میں صمیم قلب سے ان کی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے صحیح معنوں میں ایک سرپرست کی حیثیت سے ہر قدم پر میری رہنمائی کی۔

صدر شعبہ فارسی پروفیسر محمد آصف نعیم صدیقی، پروفیسر شوکت نہال انصاری صاحبہ اور شعبہ فارسی کے دیگر تمام اساتذہ کی بھی میں ممنون ومشکور ہوں جنھوں نے اس مقالہ کی تکمیل میں میری ہر ممکن مدد کی۔

میں اراکین رضا لائبریری رامپور، خاص طور پر اصلاحی صاحب کی بے حد شکر گزار ہوں جنہوں نے مجھے C.D اور دیوانِ ملک قمی کی فوٹو کاپی فراہم کر کے میرے مقالہ کی تصحیح وتدوین میں مدد فرمائی۔ علاوہ ازین مسئولین مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ اور شعبۂ فارسی کی سمینار لائبریری کے گذشتہ انچارج جناب شمشاد صاحب کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے حتی الامکان مواد کی فراہمی میں میری مدد فرمائی۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر میں مرکز تحقیقات فارسی کے اراکین کا شکریہ ادا نہ کروں خصوصاً ڈاکٹر محمد احتشام الدین صاحب کا جنہوں نے ہر ہر قدم پر نہ صرف میری حوصلہ افزائی کی اور اپنے مفید مشوروں سے نوازا بلکہ تحقیق سے متعلق مشکلات کو حل کرنے میں میری ہر ممکن مدد کی۔ اس کے علاوہ میں محمد آزاد حسین صاحب، قمر عالم صاحب کی بھی تہ دل سے شکر گزار ہوں۔ میں اپنی مشفق اور ہمدرد ساتھی ڈاکٹر حنا الحق کی بھی ممنون ہوں جنہوں نے ہمیشہ اپنی مصروفیات کے باوجود قیمتی مشوروں سے نوازا۔ اس کے علاوہ میں ماہ ناز التجا خاں، فرح پروین کی بھی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے ہمیشہ میری حوصلہ افزائی کی۔ ان تمام کے علاوہ سب سے زیاد شکر گزار اپنے والدین کی ہوں جنھوں نے مجھے اس قابل بنایا کہ میں اس کام کو انجام دے سکوں۔ میں اپنے مخلص شوہر کی بھی شکر گزار ہوں کہ انھوں نے میری اس کام میں ہر طرح سے مدد اور حوصلہ افزائی کی۔

ملک قمی کے دیوان کو صحیح طور سے مدون کرنا میرے لیے بڑی محنت اور عرق ریزی کا باعث بنا ہے۔ اس کاوش اور حصول مقصد میں کس حد تک میں کامیاب رہی ہوں اس کا فیصلہ آپ جیسے ذی علم اور دانشمند اصحاب ہی کر سکیں گے۔

۲۰/۱۱/۰۱۲

مشاہدہ مرغوب

# مقدمہ

## ہندوستان میں دسویں اور گیارہویں صدی ہجری میں فارسی زبان وادب: ایک اجمالی جائزہ

ہندوستان اور ایران کے درمیان علمی، ادبی، فکری اور فرہنگی رشتے صدیوں سے قائم ہیں۔ مختلف جامعہ شناسوں اور مؤرخین نے ان دونوں ملکوں کی قوم کو ہم ریشہ و ہم نژاد مانا ہے۔ ورودِ اسلام سے بھی قبل یہ روابط ہندوستان میں موجود تھے۔ یہ رشتے اس وقت اور زیادہ مضبوط ہوئے جب مغربی ہندوستان غزنوی حکومت کے زیرِ اثر آیا۔ سلطان محمود کی ہندوستان میں آمد ہوئی تو اس کے ساتھ امراء، حکام، سرباز اور ایرانی خاندان بھی واردِ ہندوستان ہوئے اور یہ لوگ ایک دوسرے کے کلچر کو اپنانے لگے۔ یہ مشترکہ تہذیب دہلی سلطنت اور مغل شہنشاہوں کے دور میں ہندوستان کا نقش نگیں بن گئی اور آج بھی تاریخ ہندوستان کے دور متوسطہ یعنی Medieval Period کی پہچان ہے۔

۱۶ ویں صدی عیسوی کے شروع میں خاندان صفویہ کو جو عروج حاصل ہوا وہ ایران کے لیے ایک اہم تاریخی واقعہ ہے۔ صفوی سلطنت کی حدود بڑھتے بڑھتے شاہ عباس کے زمانے میں اتنی وسیع ہوگئی جتنی سامانیوں کے دور میں تھی۔ ہم جانتے ہیں کہ سلطنت کی اس وسعت کے باوجود اور شاید سلطنتی امور کی طرف زیادہ توجہ ہونے اور صفوی حکمرانوں کی مذہب کی طرف بیشتر توجہ ہونے کے نتیجے میں اس عہد میں قصیدہ گوئی اور شعروشاعری تقریباً ختم سی ہونے لگی جس سے اظہار علمیت کے سوا حصول معاش بھی مقصود ہوتا تھا۔ اس فضا میں بڑے بڑے ایرانی اربابِ ہنر نے ذریعۂ معاش کے فقدان سے دوچار ہونے کی وجہ سے مغلیہ سلطنت کے سایۂ عاطفت میں پناہ لی۔ سلاطین مغلیہ کی شاہانہ فیاضی شعرائے ایران لیے ایک رحمت بن کر سامنے آئی۔ یہی وجہ تھی کہ اکثر شعرا نے اپنے وطن مالوف کو خیرباد کہہ کر مغل دربار کی دہلیز پر قدم رکھا۔

### مغلوں کے عہد میں فارسی زبان وادب:

مغلوں کا عہد فارسی زبان وادب کی ترقی کے لحاظ سے ایک درخشاں عہد تھا۔ اس عہد میں آگرہ اور دہلی کو بڑے علمی مراکز کی حیثیت حاصل رہی۔ فارسی زبان اس ملک میں بہت پہلے سے سرکاری اور دفتری

ضرورتوں کے لیے استعمال ہورہی تھی اور علمی زبان ہونے کی وجہ سے اس نے اپنا سکہ جمالیا تھا۔ لیکن مغل حکمرانوں نے جس طرح اپنی علم دوستی اور فیاضیوں سے دوسرے ممالک کے علمی ہنرمندوں کو اپنی جانب متوجہ کیا اس کی مثال مقناطیس سے کم نہیں۔ ان علماء، فضلاء و شعراء نے یہاں آکر پرارزش خدمات انجام دیں۔ بقول ڈاکٹر نبی ہادی:

''یہاں پہنچے بغیر ایرانی سخنور اپنے کو کمال کی سند سے محروم سمجھتے تھے۔''[1]

مغل دور میں فارسی شاعری کو جو فروغ حاصل ہوا وہ فارسی ادب کی تاریخ میں ایک درخشاں باب کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن یہ سرمایہ فارسی میں فقط ایرانیوں کی عرق ریزی کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کی عظمت و منزلت کو بڑھانے میں خود ہندوستان کے شعراء، ادبا، فضلاء، عرفاء اور زبان دانوں کا بھی قابل قدر حصہ رہا۔ اس عہد میں عمدہ نثر نگار، تاریخ نویس، مترجم اور شعراء نے فارسی ادب کو وہ رونق بخشی جس کے سبب اس وقت کا ہندوستان ایران کا ہم پلّہ مانا جانے لگا۔ بلا مبالغہ ہزار ہا نثری تصانیف اور شعراء کے کلیات اور دواوین اس ساڑھے تین سو سال کی مدت میں ہندوستان کی سرزمین پر وجود میں آئے۔ ابوالفضل، عرفی، فیضی، گلبدن بیگم، غزالی، طالب آملی، کلیم، ناصر علی سرہندی، محمد علی حزین، غیاث الدین محمد المعروف بہ خواند امیر، یوسفی، شیخ زین الدین، مولانا شہاب الدین، بیدل، غالب، وغیرہ نے فارسی شعر و ادب میں اپنا سکہ جمایا۔

مقالہ حاضر میں ہمارا موضوع ملک قمی کے دیوان غزلیات کی تصحیح و تدوین ہے۔ اس عظیم المرتبت شاعر کا تعلق اکبری دور سے تھا۔ اس کے فکر و فن کو پرکھنے اور اس کی شاعری پر ایک نظر ڈالنے سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم اکبری دور کے فارسی شعر و ادب اور دکن کی علمی و ادبی صورت حال پر ایک مختصر نظر ڈالیں کیونکہ ملک قمی کا تعلق دکن سے رہا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ اس پس منظر میں ہم ملک قمی کی شاعری کا تجزیہ کریں۔

## فارسی شعر و ادب اکبری دور میں - ایک مختصر جائزہ:

خواہ تاریخ نویسی کا میدان ہو یا نثر نگاری کا، تراجم ہوں یا شاعری، وغیرہ ہر لحاظ سے اکبر کا دور فارسی زبان و ادب کے لئے انتہائی اہمیت کا حامل رہا ہے۔ تاریخ نویسی کے میدان میں ابوالفضل کا اکبرنامہ ایسی عمدہ تصنیف ہے جس کی مثال نظر نہیں آتی۔ یہ کتاب تاریخ اور ادب دونوں لحاظ سے اہم مقام رکھتی ہے۔ آئین اکبری، اکبرنامہ ہی کا تکملہ ہے اور ہندوستان میں لکھی جانے والی اہم تاریخی کتاب ہے۔ اس کتاب میں مختلف قسم کی تفصیلات دیکھنے کو ملتی ہیں۔ اس دور میں تالیف ہونے والی تاریخی کتابوں میں تاریخ الفی، طبقات اکبری،

---

۱- مغلوں کے ملک الشعراء، ص۱۲

تاریخ ہمایوں واکبر وغیرہ کے علاوہ سب سے زیادہ بلند مقام منتخب التواریخ کو حاصل ہوا۔اس کے انداز بیان کو دنیا کے علماء واد باءنظر انداز نہیں کر سکتے۔تزک بابری کے فارسی ترجمے کو شوق وذوق کے ساتھ پڑھا گیا۔

اگر ہم اکبر کے عہد میں صرف فارسی تراجم ہی پر نظر ڈالیں تو یہ بات عیاں ہے کہ اس دور میں بے شمار فارسی تراجم ہوئے۔مہابھارت، رامائن، اتھربن، بھگوت گیتا جیسے سنسکرت کے کلاسیکل ادب کے فارسی میں منتقل ہونے سے اس زبان میں ایک بڑے علمی سرمایہ کا اضافہ ہوا اور تراجم کا سلسلہ مستقل چلتا رہا۔

انشا نگاری پر اگر ہم نظر کریں تو اس دور میں مسجع، مقفیٰ اور مکلّف عبارت آرائی اپنے کمال کو پہنچی۔ اکبر نامہ اور سہ نثر ظہوری اس کی اعلیٰ مثالیں ہیں۔ان کی انشاء پردازی آج کل کے ذوق پر تو گراں گزرتی ہے لیکن ان میں صنائع بدائع کا جو جوہر اور انشاء پردازانہ فن دکھایا گیا ہے اس سے آج بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔

اکبر کے دور میں فارسی شاعری کو زبردست عروج حاصل ہوا۔وہ شعرا جن پر یہ دور فخر کر سکتا ہے ان میں غزالی، فیضی، ظہوری، عرفی، نظیری، قدسی مشہدی وغیرہ کے نام اہم ہیں۔اس عہد میں قصائد، غزلیات، مثنویات ، رباعیات، وغیرہ کے اعلیٰ نمونے وجود میں آئے۔اس دور میں لکھی جانے والی مثنویوں میں نقش بدیع، مشہور الانوار، آئینہ خیال، قدرت آثار، رشحات الحیات، اسرار المکتوم، مرآۃ الکائنات، گل افشان، کوہ اجمیر، محمود وایاز، صورت معنوی، حسن یوسف، سکندر نامہ وغیرہ کا نام لیا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ خمسہ کے طرز پر عرفی نے مخزن اسرار کے جواب میں ایک مثنوی قلم بند کی۔فیضی نے بھی خمسہ کے طرز پر مرکز ادوار، سلمان و بلقیس، ہفت کشور، اکبر نامہ اور نل دمن لکھی۔لیکن مثنوی نل دمن کو جو شہرت حاصل ہوئی وہ کسی دوسری مثنوی کو حاصل نہ ہوسکی۔یہاں تک کہ ساڑھے تین سو سال بعد بھی ایسی مثنوی کوئی نہ لکھ سکا۔

غزل گوئی کے میدان میں نظیری اور فیضی نے غزلیات کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔نظیری نے سعدی اور حافظ کی تقلید میں بہت سی غزلیں کہیں۔نظیری اور فیضی دونوں کے یہاں گذشتہ اساتذہ کے رنگ کے عشقیہ، فلسفیانہ اور رندانہ قسم کے مضامین ملتے ہیں جن میں جوش بیان، مضامین کی طرفگی، شوخی، نئی نئی تراکیبیں، مضمون آفرینی، روزمرہ کے محاورے، سبھی چیزیں پائی جاتی ہیں۔یہ دونوں تو اساتذۂ فن تھے لیکن اس دور کے دیگر شعرا کا کلام بھی بہت سی خوبیوں کا حامل ہے۔

اس دور کے شعرا نے قصیدہ نگاری میں بھی اپنا کمال دکھایا۔ان کے سامنے گذشتہ اساتذہ مثلاً خاقانی، انوری جیسے باکمال شعرا کا نمونہ کلام تھا۔عرفی، شکیبی اور ظہوری نے اس فن میں اپنی جولانی طبع کے جوہر

دکھائے۔مثلاً عرفی کا یہ شعر:

اقبال کرم می گزد ارباب همم را
همت نخورد نیشتر لا و نعم را

اور نظیری کا شعر:

چون نالہ نهم بر سر افلاك قدم را
از ضعف برون آورم احسان و کرم را

ان شعرا نے قصائد میں جو جولانی طبع، ترکیبوں کی دلآویزی، زورِ بیان، خیال آرائی، مضمون آفرینی، بندش کی چستی اور استعارات وتشبیہات کی دلفریبی وغیرہ دکھائی گئی ان سے فن شاعری کو طرح طرح کے فائدے پہنچے اور یہی پہلو اکبری دور کے قصائد کا ممتاز پہلو کہا جاسکتا ہے۔

اس دور میں غزل گوئی اور قصیدہ گوئی کے ساتھ ساتھ معما گوئی کا بھی رواج رہا، حتیٰ کہ فیضی نے بھی اس میں طبع آزمائی کی[1]۔ قاسم کاہی جعفری ہروی کے علاوہ میر حیدر رفیعی کاشی اس فن کے استاد تھے۔

اس دور میں تاریخ گوئی کا بھی عام رواج تھا۔ رفیعی معمائی نے ایک رباعی کہی جس سے ۲۶ تاریخیں[2] نکلتی ہیں۔ شعرا ولادت، شادی بیاہ، وفات، فتح، سفر وغیرہ کے موقعہ پر قطعہ تاریخ کہہ کر ادبی دنیا سے برابر دادِ تحسین حاصل کرتے تھے۔ یہ تاریخیں ایسی ہیں جو آج بھی زبان زدِ عام وخواص ہیں۔

اکبر کے دربار میں بڑے بڑے باکمال لوگ موجود تھے۔ اکبر نے اپنے دور میں ملک الشعراء کا منصب غزالی اور فیضی کو دیا۔ عبدالرحیم خانخاناں سے بھی اکبر کو خاص لگاؤ تھا اور یہ اکبر کے دور کی قابلِ فخر شخصیت تھی۔

خلاصہ یہ ہے کہ عہدِ اکبری کو فارسی زبان وادب کے فروغ کا ایک زریں دور کہا جاسکتا ہے۔ اس دور میں کوئی ایک علاقہ یا ایسا شہر باقی نہیں رہا تھا جہاں سے فضلاء اور شعراء ہندوستان آکر یہاں کی زرپاشیوں سے متمتع نہیں ہوئے۔ ان کے شاندار اجتماع کی وجہ سے ہندوستان زبانِ حال سے کہہ رہا تھا:

نیست در ایران زمین سامان تحصیل کمال
تا نیامد سوی هندوستان حنا رنگین نه شد

ان علاقوں میں جو فارسی شعر وادب کے مرکز بنے دکن کا نام سرفہرست آتا ہے۔

---

۱۔ منتخب التواریخ، بدایونی، جلد سوم، ص ۲۹۹    ۲۔ منتخب التواریخ، بدایونی، جلد سوم، ص ۲۹۸

## دکن میں فارسی ادب:

دکن میں تقریباً چھ سو سال تک مسلمانوں نے یکے بعد دیگرے حکومتیں کیں۔ان حکومتوں کا یہ لمبا عرصہ شان و شوکت سے پُر اور باعظمت تھا۔ معبر کی حکومت (۷۳۲-۷۷۹ھ) سے لے کر حکومت آصفی (۱۱۳۶-۱۳۶۸ھ) تک یہ حکومتیں قائم رہیں۔ان ادوار میں مسلمانوں نے فارسی زبان وادب کی ترویج و اشاعت کے لیے جو کوششیں کیں اس کا ثبوت ہم کو ان بے شمار منثور و منظوم تخلیقات میں ملتا ہے جو اس زمانے میں وجود میں آئیں۔لیکن بہمنی سلطنت میں فارسی زبان وادب کی ترقی و ترویج دوسری سلطنتوں کے مقابلے بہت زیادہ ہوئی۔

## بہمنی سلطنت:

بہمنی سلطنت کا آغاز سلطان حسن بہمن شاہ سے ہوا اور کلیم اللہ کے انتقال پر اس کا خاتمہ ہوگیا۔جیسا کہ قاسم فرشتہ لکھتا ہے:

”و بعد از شاه کلیم اللّٰه بهمنی هیچکس از خاندان بهمنیه اسم شاهی نیافته دولت ایشان بحکم خالق انس و جان سمت انقراض پذیرفت“

سرزمین دکن بہمنی سلطنت کے قیام کے ساتھ ہی عالموں، فاضلوں، ادیبوں اور بزرگوں کی آماجگاہ بن گئی جس کے اثر سے فارسی زبان وادب نے بڑی ترقی کی۔مگر افسوس اس بات کا ہے کہ بہمنی سلطنت کے فارسی ادب کا بیشتر سرمایہ زمانے کی نذر ہوگیا۔البتہ کچھ نمونے ابھی بھی دستیاب ہیں جن میں فتوح السلاطین اور عصامی کا شاہ نامہ اہم ہے۔صرف یہی فارسی کی ایک معاصر تاریخ ہے جو دکن میں لکھی گئی[۱]۔اس دور کی نثری یادگاروں میں محمود گاواں کی عظیم الشان تحریریں ریاض الانشاء اور مناظر الانشاء قابل تعریف ہیں جو عہد وسطیٰ کی فارسی انشاء پردازی کے پرشکوہ اسلوب کی نمائندہ مثالیں ہیں۔

اس دور میں علماء اور ادباء کی بھی کثرت تھی۔مولانا لطیف اللہ، ملا اسحٰق سرہندی، ملا حکیم علیم الدین تبریزی، کلیم نصر الدین شیرازی، شریف سمرقندی اور رضی الدین جگاجوت اس عہد کے مشہور عالم ہیں[۲]۔

بہمنی دور کے فارسی شعری ادب پر اگر ہم نگاہ کریں تو یہ بات واضح ہوکر سامنے آتی ہے کہ اس دور کی فارسی شاعری ”سبک ہندی“ کے مروجہ پرتکلف اور تصنع سے بھرپور طرز کے بجائے کلاسیکی شعراء کی تقلید

۱- دکن کے بہمنی سلاطین، ہارون خان شیروانی، ص۶۱ ۲- دکھنی کلچر، محمد نصیر الدین ہاشمی، ص۷۵

میں گامزن ہے۔زبان کی سادگی، انداز بیان کی سلاست اور روانی خیالات کی بلندی اور واقعات کی صحت وہ ادبی محاسن ہیں جو دکن کے بہمنی عہد کی فارسی شاعری کو شمالی ہند کی ''سبک ہندی'' کی نمائندہ تخلیقات سے ممیّز کرتی ہے۔

بہمنی سلطنت کے زوال کے بعد دکن میں پانچ مختلف حکومتیں یعنی نظام شاہی، عادل شاہی، قطب شاہی، برید شاہی اور عماد شاہی حکومتیں قائم ہوئیں۔ان حکومتوں کا ذکر کرنا اس لیے ضروری ہے کہ یہی وہ دور تھا جب ملک قمی، قم سے ہندوستان آئے اور پھر دکن پہونچے۔

## نظام شاہی دور:

نظام شاہی دور کا بانی ملک احمد بحری ہے جو ملک نائب بحری کا فرزند تھا۔ملک احمد بحری نے جسے نظام الملک کے لقب سے یاد کیا گیا ہے، ۸۹۵ھ میں احمد نگر میں اپنی خود مختار حکومت کا اعلان کیا۔اس کے بعد دس بادشاہوں نے یکے بعد دیگرے حکومت کی باگ ڈور سنبھالی۔ان بادشاہوں کے ادوار میں احمد نگر علم وفن کی آماجگاہ بن گیا۔اس دور میں علم وفن کی جو محفلیں آراستہ ہوئیں اس میں بادشاہ خود بھی شریک رہتا تھا۔یہ دور علم وادب کے لحاظ سے انتہائی اہم تھا۔

چاند بی بی اس دور کی مشہور ومعروف شخصیت تھیں۔تاریخِ فرشتہ کا مصنف بھی اسی زمانے میں شاہی گروہ میں شامل ہوا۔نظام شاہی دور کے مشہور ومعروف علماء، ادبا اور شعراء میں خواجہ معین الدین صاعدی، اسمٰعیل صفوی، شاہ حسن انجو، شاہ جعفر، ملا محمد نیشاپوری، ملا علی گل استرآبادی، ملا رستم جرجانی، ملا مازندرانی، ملا عزیز اللہ گیلانی، محمد استرآبادی، شیخ احمد نجفی، ملا پیر محمد، ملک احمد تبریزی، شاہ طاہر وغیرہ کا نام سرفہرست ہے۔

ان کے علاوہ مشہور ومعروف شاعر ملک قمی، رفیعی معمائی، غیوری، باقر کاشی، انیسی، مولانا تقی، وجہی، خواجہ عارف بقالی بھی اسی دور سے تعلق رکھتے ہیں۔غرض یہ کہ اس دور کے بادشاہوں کے ذریعہ شعراء کی جو سرپرستی ہوئی اس سے فارسی شعر وادب کو بڑی وسعت اور ترقی حاصل ہوئی۔ان شعراء اور ادباء میں ملک قمی اور ظہوری سرفہرست ہیں۔ملک قمی اور ظہوری کو اس دور میں جو عروج حاصل ہوا وہ کسی دوسرے شاعر کو نصیب نہیں ہوا۔اس عہد میں ملک قمی کو شاعری میں جو مرتبہ حاصل تھا اس کا اندازہ فیضی کے اس قول سے بخوبی ہوتا ہے جسے اس نے اکبر بادشاہ کے حضور میں لکھا تھا:

''.. در احمد نگر دو شاعر خاکی نہاد، صافی مشرب اند و در شعر

رتبهٔ عالی دارند یکی ملک قمی که بکس کمتر اختلاف می کند و همیشه مژه تر می دارد. دیگر ملا ظهوری که بغایت رنگین کلام است و در مکارم اخلاق عزیمت آستان بوس دارد"[1]

نظام شاہی دور میں مثنویاں، قصیدے، غزلیات، رباعیات وغیرہ بکثرت لکھی گئیں۔ اس دور کی مشہور مثنوی 'فتح نامۂ نظام شاہ' ہے۔ فتح نامۂ نظام شاہ کی ہیئت وہی ہے جو عام طور پر مثنویوں میں ملتی ہے۔ حمد اور نعت کے بعد مختلف عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔ اس مثنوی میں دکن کے سیاسی حالات کا پس منظر بیان کیا گیا ہے اور اس اتحاد کا ذکر کیا گیا ہے جو سلاطین دکن کے درمیان ہو گیا تھا۔ اور اس کے بعد جنگ کے اسباب کا بیان ہے۔

ملک قمی کی وابستگی نظام شاہی دربار سے بھی رہی۔ بقول فرشتہ[2] فرح بخش کی تعمیر کے موقع پر جب جشن منعقد کیا گیا تو اس موقع پر ملک قمی نے بھی ایک قصیدہ کہا جو بہت زیادہ معروف ہے۔ اس قصیدے کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

ای تو بهشت برین این، چه شکوهست و شان
پیشگهت شه نشین، بارگهت شه نشان
بزم ترا هشت خلد، شقّه ای از پیشگاه
بام ترا نه فلك، پایه ای از نردبان
کوس تحکم بزن، هین که درخشان سرو
صف زده از چار سوی، بر صفت چاکران

۱۰۰۳ھ میں جب عبدالرحیم خانخاناں نے احمد نگر فتح کیا تو ملک قمی ان کے دربار سے منسلک ہو گئے۔ تاریخ ادبیات در ایران میں ذبیح اللہ صفا نے لکھا ہے۔[3]

"و چون احمد نگر بسال ۱۰۰۳ھ بر دست میرزا عبدالرحیم خانخانان فتح شد چندی در ملازمت آن سردار ادب دوست گذارنید"

خانخاناں کے دربار میں فارسی زبان کے شعرا کثیر تعداد میں موجود تھے جو اس کی سرپرستی اور زرپاشی سے سیراب ہو رہے تھے۔ چنانچہ ملک قمی کو بھی خانخاناں سے وابستہ ہونے کے بعد اپنے شعر و فن کو مزید

---

۱- مآثر الکرام، آزاد بلگرامی، ص ۳۱ ۲- ترجمہ تاریخ فرشتہ، جلد دوم، ص ۳۸۹

۳- ذبیح اللہ صفا، ص ۹۵۱

نکھارنے کا موقع ملا۔ خانخاناں کی ادبی محفلوں کی سرگرمی اس سبب سے بھی تھی کہ شعراء ایک ہی طرح کی زمینوں میں طبع آزمائی کر کے ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش کرتے تھے۔ ایک ہی زمین اور قافیہ میں شعراء نے جو قصائد کہے ہیں ان کے چند مطالع حسب ذیل ہیں:[1]

عرفی: ای داشته در سایهٔ هم تیغ و قلم را
وی ساخته آرایش هم فضل و کرم را

قمی: مضراب به می تر کنم آهنگ قلم را
رنگ خط و ساغر دهم اوتار قلم را

نظیری: چندین به غلط بتکده کردیم حرم را
وقتست که از کعبه بر آریم صنم را

اسی طرح یہ معرکہ آرائی غزلوں میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ ان اساتذۂ فن کی بعض غزلوں کے کچھ مطالع و راشعار اس طرح ہیں:[2]

شکیبی: صوت بلبل می زند گوش خوش الحان ز دل
باسرود چغد در ویرانه نتوان زیستن

قمی: گرم خونی چیست گلخن در گریبان زیستن
همچو اخگر مردن و از باد داماں زیستن

نظیری: یکدم از سر گشتگی آسوده نتوان زیستن
هم چو گل طرفی نه بستم از پریشان زیستن

خانخاناں کے دربار میں جن شعراء، ادباء اور فضلاء نے شہرت حاصل کی ان کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں: نظیری، عرفی، ملک قمی، حیاتی، رفیعی معمائی، نوعی شیرازی، غیوری، باقر کاشی، انیسی، مولانا تقی، وجہی، رسمی قلندری، خواجہ عارف بقائی، مولانا فرید الدین، قاضی نصیر الدین، میر عبدالباقی،

۱- بزم تیموریہ، جلد اول، سید صباح الدین عبدالرحمٰن، ص ۳۲۷

۲- ایضاً ص ۳۲۸

حکیم باقر، میرزا محمد قاسم وغیرہ۔

خانخاناں کے زمانے میں جب احمد نگر کے حالات ناساز گار ہونے لگے تو ملک قمی خانخاناں سے حج کے بہانے اجازت لے کر عادل شاہی حکومت (بیجاپور) میں ابراہیم عادل شاہ ثانی کے دربار سے منسلک ہو گئے۔

## عادل شاہی دور کا فارسی زبان وادب:

عادل شاہی دور یوسف عادل شاہ (۸۹۵-۹۱۶ھ) سے شروع ہو کر سکندر عادل شاہ (۱۰۸۳-۱۰۹۷ھ) کے دور پر ختم ہوتا ہے۔ یوسف عادل شاہ نے اس حکومت میں چار چاند لگا دیئے۔ اس دور میں فارسی زبان و ادب کو غیر معمولی ترقی ہوئی۔ دور دراز سے آئے علماء، فضلاء ادبا اور خود اس دور کے بادشاہوں نے اپنے علم وفن سے اس دور کی علمی اور ادبی حیثیت میں اضافہ کیا۔ ابراہیم عادل شاہ ثانی کو جو مغل شہنشاہ اکبر اعظم کا ہم عصر تھا، ہندو مسلم دوستی وقومی یکجہتی کا علمبردار اور اپنی علم پروری، شاعری اور موسیقی سے دلچسپی اور دیگر علوم و فنون سے رغبت کی وجہ سے ''جگت گرو'' کا لقب ملا جس کے معنی شاہ جہانان کے ہیں[1]۔

شعراء اور مورخین خود ابراہیم عادل شاہ کے علم وفضل کے بڑے مداح ہیں۔ کمسنی ہی سے اس کو تاریخ[2] سے بے حد دلچسپی تھی۔ فارسی زبان پر قدرت کم عمری میں حاصل ہوگئی اور اپنے وزیر نواز خان شیرازی[3] کی توجہ سے وہ اس زبان میں ایسی بے تکلفی کے ساتھ گفتگو کرتا کہ سننے والے کو ہرگز یقین نہ ہوتا کہ ایک ہندوستانی گفتگو کر رہا ہے۔ بادشاہ صرف شاعر ہی نہ تھا بلکہ ایک بلند درجہ کا ناقد بھی تھا۔ سہ نثر میں متعدد مثالیں موجود ہیں جن سے اس کی ترقی پسندانہ نقطۂ نظر کی وضاحت ہوتی ہے۔ دیباچۂ نورس میں ہے:[4]

''سخنور را باید که اوّل ملاحظهٔ نشست سخن نماید چه بسیار عبارت باشد که لفظی درآن زیاده و کم نمی کنند و به اندك تقدیم و تاخیری معنی به سر فرازی دیگر بر کرسی لفظ نشیند و بر چیدن سنگریزه لفظ درشت از راهِ سخن که پای بیان بآن برنیاید امر کردۂ از

---

۱- بساتین السلاطین طبع اول، ص ۲۷۹

۲- تاریخ فرشتہ، جلد اول، ص ۲

۳- ترجمہ تاریخ فرشتہ، جلد دوم، ص ۷۹

۴- کتاب نورس، ابراہیم عادل شاہ، مترجم پروفیسر نذیر احمد، ص ۲

تاریکی و باریکی الفاظ کہ دست و پا راہ بہ معانی نیابد نہی فرسودہ اند۔"

ابراہیم عادل شاہ ثانی خوش نویسی کا بھی بے حد شوقین تھا۔ چنانچہ شکست و نسخ و نستعلیق خط بہت پاکیزہ لکھتا تھا۔ اس کے عہد میں بیجاپور علم و ادب کا مرکز ہو گیا تھا۔ چنانچہ علمی ترقی کے لحاظ سے اس بادشاہ کا شمار ہندوستان کے ممتاز بادشاہوں کی فہرست میں ہوتا ہے۔

عادل شاہی دور میں اگر ہم علماء، ادباء اور شعراء پر نظر کریں تو دیکھتے ہیں کہ یہ دور بے شمار علم و ادب کے ماہروں سے جگمگا رہا تھا۔ یوسف عادل شاہ، اسمٰعیل عادل شاہ، ابراہیم عادل شاہ ثانی اور محمد عادل شاہ وغیرہ تو خود بڑے علماء، فضلاء اور شعراء کے زمرے میں آتے ہیں۔ ان کے علاوہ ملا فتح اللہ شیرازی، خان شیرازی، ملا رضا مشہدی، ظہوری، ملک قمی، حیدر ذہنی، باقر کاشی، سنجر کاشی، ابو طالب کلیم، عبدالقادر نوری، حسن عسکری کاشانی، نورس قزوینی، وغیرہ بہت مشہور ہیں اور سوائے دو تین کے سب کے سب بیجاپور ہی میں تا آخر حیات مقیم رہے۔

مؤرخین کے زمرے میں محمد قاسم فرشتہ اپنی تصنیف تاریخ گلشن اور وضیع الدین شیرازی اپنی تصنیف تذکرۃ الملوک کی وجہ سے زندۂ جاوید ہیں۔ ملا ظہور نے (جو کہ ملا ظہوری کے فرزند تھے) ''محمد نامہ'' مرتب کر کے شہرت حاصل کی۔

اس دور میں ایک طرف ملا محمد حسین نے رفیع الدین شیرازی کی کتاب ''احوال السلاطین'' کا تکملہ کیا[1] تو دوسری جانب قاضی نور اللہ نے تاریخ عادل شاہی لکھی۔ یہ وہی سنہرا دور تھا جس میں فارسی زبان نے اپنے اثرات دوسری زبان پر بھی چھوڑے۔ اس دور میں فارسی کی بے پناہ تصانیف کا ترجمہ اردو، دکنی وغیرہ زبانوں میں ہونے لگا۔ ابراہیم نامہ سے لے کر پورے دور کی تصنیفات و تالیفات پر فارسی اوزان و بحور چھا گئے۔ مثنوی کی مخصوص بحروں کے علاوہ غزل و قصیدے میں بھی اچھی مترنم بحریں استعمال کی جا رہی تھیں جن میں موسیقیت کی دلربائی موجود ہے۔

---

۱۔ دکن میں اردو، نصیر الدین ہاشمی، ص ۱۷۶

عادل شاہی دور میں مثنوی کو بہت زیادہ فروغ ہوا۔ مثلاً حکیم آتش نے خمسہ نظامی کے جواب میں پانچ مثنویاں لکھیں۔ ملک قمی نے منبع الانہار کو مخزن اسرار کی طرز پر لکھ کر مثنوی نگاری کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا۔

قصیدے کی صنف بھی اس دور میں ایک مقبول صنف کی حیثیت سے سامنے آئی۔ اس کی ایک شکل تو ان مثنویوں میں ملتی ہے جہاں شاعر بادشاہ وقت کی مدح کرتا ہے اور ایک دوسری شکل وہ ہے جہاں کسی بزرگ یا بادشاہ کے محل و باغ وغیرہ کی تعریف کی جاتی ہے۔ جیسے علی عادل شاہ ثانی نے حضرت گیسودراز کی مدح لکھی یا اپنے محل و باغ کی تعریف میں قصیدے لکھے۔ یہ وہ قصائد ہیں جو فارسی زبان کے بہترین قصائد کو معیار و نمونہ بنا کر لکھے گئے ہیں۔ اور آج بھی زبان و بیان کی قدامت کے باوجود فنی اعتبار سے ان کی حیثیت مسلم ہے۔ عرفی، نظیری، شکیبی، ملک قمی، محتشم کاشانی، ظہوری ترشیزی وغیرہ نے اس دور میں بہت سے قصیدے لکھ کر داد و تحسین حاصل کئے۔

ملک قمی بھی عادلشاہی دربار سے وابستہ رہا۔ وہاں اس استاد شاعر کی جس طرح پذیرائی ہوئی اور اس کو جو مقام و مرتبہ حاصل ہوا اور جس کے نتیجے میں اس کی اپنی خداداد صلاحیت کو اور جلا ملی اور اس نے فارسی شاعری میں جو نمایاں مقام حاصل کیا اس کا مفصل ذکر قمی کے احوال زندگی کے ضمن میں کیا جائے گا۔

## قطب شاہی دور کا فارسی زبان و ادب:

قطب شاہی دور میں فارسی علم و ادب کو مزید وسعت اور گسترش حاصل ہوئی۔ یہ وہ دور تھا جس میں یکے بعد دیگرے آٹھ بادشاہوں نے حکومت کی عنان سنبھالی۔ سلطان قلی (۹۲۴-۹۵۰ھ) سے لے کر ابوالحسن تاناشاہ (۱۰۸۳-۱۰۹۸ھ) تک نظام شاہیوں کا بول بالا رہا۔ اس دور کے زیادہ تر بادشاہ علم و ادب کے مربی تھے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ بادشاہ خود بڑے شاعر اور عالم بھی تھے۔ خواہ سلطان جمشید ہوں یا سلطان ابراہیم قلی، سلطان محمد قطب شاہ ہوں یا سلطان عبداللہ۔

سلطان محمد قلی قطب شاہ کا کلام ''کلام الملوک'' (مطبوعہ) میں دستیاب ہوتا ہے[1]

با شمع مگو گرمیٔ دیوانۂ خود را
کآتش زند از رشک تو پروانۂ خود را

---

۱- دکنی کلچر، ہاشمی، ص ۱۵۶

هوش و خرد از پای در افتند چو مستان

چون سرمه کشی نرگس مستانه خود را

قطب شاہی دور کی مشہور معروف تاریخی تصنیف 'تاریخ قطب شاہی' ہے۔ اس دور میں نظام الدین احمد ساعد نے 'حدیقۃ السلاطین' لکھی۔ سات روائح پر مشتمل الفتی نے 'روائح گلشن' تصنیف کی جو قطب شاہ کے حالات پر مبنی ہے۔

قطب شاہی دور تراجم کے لحاظ سے بھی بہت اہم ہے۔ شمس الدین نے اربعین، ملا جمال الدین نے المصباح، ملا علی ابن طیفور نے 'عیوان اغیاز' کا فارسی میں ترجمہ کیا اور ملا فتح اللہ نے امام یافعی کی کتاب 'روغن الریاحین' کا ترجمہ کیا۔[1] 'برہان قاطع' جیسی لغت اسی زمانے میں لکھی گئی۔ مولانا حسین آملی نے 'نہج البلاغۃ' کی شرح اسی قطب شاہی دور میں لکھی۔

قطب شاہی دور میں اگر چہ مثنویوں کا رواج کم رہا لیکن پھر بھی کچھ مثنویاں لکھی گئیں۔ مرزا محمد امین نے ''خمسہ نظامی'' کے جواب میں چار مثنویاں لکھیں 'شیریں خسرو'، 'لیلیٰ مجنون'، 'فلک السروج' اور 'مطمع الاشعار'۔ اس کے علاوہ سیف الملوک و بدیع الجمال، مینا ستونتی اور طوطی نامہ اس عہد کی اہم مثنویاں ہیں۔[2]

اس عہد میں قصیدہ نگاری کا رواج کم تھا۔ قصیدہ کی ایک شکل تو ان مثنویوں میں ملتی ہے جہاں بادشاہِ وقت کی مدح میں اشعار لکھے گئے ہیں۔ قصیدے کی یہ شکل ہمیں ''سیف الملوک'' میں بھی ملتی ہے۔ محمد قلی قطب شاہ کے کلیات میں ایسے بارہ قصیدے ہیں جن میں نعت، حمد، منقبت، مدحِ چہار یار اور بزرگان دین کی شان میں اشعار ہیں۔ غواصی نے الگ سے بھی قصیدے کی صنف کو استعمال کیا اور ظہیر فاریابی اور کمال خجندی کی پیروی میں انھیں کی زمینوں میں قصیدے کہے۔[3]

قطب شاہی دور میں مرثیہ نگاری کا رواج قصیدے سے زیادہ نظر آتا ہے۔ محمد قطب شاہ نے کئی مرثیے لکھے۔ غواصی، عبداللہ قطب شاہ اور دیگر شعراء نے بھی مرثیے لکھے۔[4]

مجموعی طور ہم کہہ سکتے ہیں کہ دسویں اور گیارہوں صدی ہجری کا زمانہ ہندوستان میں اور اس ملک کے اہم خطے یعنی دکن میں فارسی زبان وادب کی ترقی کے لحاظ سے ایک اہم عہد تھا۔ اس دور میں شعر وادب، تصوف، موسیقی، خطاطی، مصوری اور طب وغیرہ کے موضوعات پر بے شمار تصانیف وجود میں آئیں۔ خصوصا فارسی شاعری اپنے کمال کو پہونچی اور ایک نیا سبک جسے ہم سبک ہندی کے نام سے جانتے ہیں وہ اسی دور کی دین ہے۔

۱- دکنی کلچر، ہاشمی، ص ۱۶۳   ۲- مقالات حافظ محمود شیرانی، مظہر محمود شیرانی، جلد اول، ص ۳۰۰۰

۳- تاریخ ادب اردو، جالبی، ص ۳۸۹   ۴- ایضاً

## احوال وآثار ملک قمی:

شعراء، علماء اور نویسندوں کے احوال وآثار سے متعلق اطلاعات دو طریقوں سے حاصل ہو سکتی ہیں: ان کے ہم عصر یا بعد میں آنے والے مؤرخین، تذکرہ نویسوں کی تصنیفات وتالیفات کے ذریعے یا خود ان کی تخلیقات وتالیفات سے، ہم نے بھی ملک قمی کی شرح احوال کے لیے انھیں ماخذوں سے فیض حاصل کرتے ہوئے مختلف تذکروں، خود ان کے کلام اور مختلف تاریخی کتابوں کی رو سے ان کے آثار واحوال فراہم کیے ہیں۔

ملک قمی عہد مغلیہ کے مشہور ومعروف شاعر ہیں۔ تذکروں اور تاریخوں میں ان کے حالاتِ زندگی سے متعلق جو مواد حاصل ہوتا ہے وہ قلیل ہے۔ البتہ کچھ تذکروں اور تاریخوں میں کچھ تفصیلی اطلاعات دستیاب ہوتی ہیں۔ ان میں سے بھی بیشتر تذکرہ نگاروں نے ان کے حالات زندگی کے صرف ایک ہی پہلو کو لکھا ہے۔ ان اسباب اور قرائن پر روشنی ڈالنا بحث سے باہر ہوگا جن کی وجہ سے تذکرہ نگاروں اور مؤرخین نے ملک قمی کے حالات زندگی پر بہت اختصار سے روشنی ڈالی ہے۔ تذکروں، تاریخوں، ملک کے دیوان وکلیات اور مختلف کیٹلاگ کے مطالعہ کے بعد اس کی زندگی کے حالات کا جو مختصر خاکہ تیار ہوتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہے:

### نام:

تذکرہ نگار اس بات پر متفق نظر آتے ہیں کہ ان کا نام ''ملک محمد'' ہے۔ ملا ظہوری جو ان کا ہم عصر اور قرابت دار ہے لکھتا ہے:[1]

''ملك نام وملك سخن ملك او''

عبدالنبی فخر الزمانی لکھتے ہیں:[2]

''به تحقیق پیوسته که نام او''ملك محمد'' بوده است''

بقول عبدالستار بن قاسم لاہوری:[3]

''ملك محمد قمی، متخلص به (ملك)''

ذبیح اللہ صفا لکھتے ہیں:[4]

---

۱- خوان خلیل، ص-۱۷

۲- تذکرہ میخانہ، ص۱۵۹

۳- مجالس جہانگیری، ص۶۳۲

۴-تاریخ ادبیات درایران ص۹۴۹

"ملك محمد قمی متخلص به ملک"

ملک قمی نے کہیں بھی اپنے کلام میں ملک محمد استعمال نہیں کیا۔صرف اپنا تخلص ہر جگہ استعمال کیا ہے۔

پروفیسر نبی ہادی[1] نے ملک قمی کا نام "ملک محمد" کی جگہ "محمد ملک" لکھا ہے۔

## تخلص:

ملک قمی نے اپنا تخلص اپنے نام کی نسبت سے "ملک" رکھا اور پورے کلام میں اسی تخلص کو استعمال کیا،خواہ قصائد ہوں یا غزلیات، رباعی ہو یا مثنوی، ترجیع بند ہوں یا ترکیب بند وغیرہ غرض کہیں بھی ملک قمی نے نہ تو اپنا نام اور نہ ہی قمی کا استعمال کیا ہے۔وہ کہتے ہیں:

۱- ملك شد تاجدار ملك معنی (کلیات رامپور،۴۲۷)

۲- خیزو ملك راحله در پیش کن (کلیات رامپور،۴۷۵)

تمام تذکرہ نگار خواہ وہ معاصر ہوں یا قمی کے بعد آنے والے ملک قمی کے تخلص پر ہم رائے ہیں۔چند تذکرہ نگاروں کے قول ذیل میں درج ہیں۔

۱- عبدالنبی فخر الزمانی لکھتے ہیں:[2]

"تخلص را از نام خود برآورده است(یعنی تخلص او ملك است)"

۲- دکتر حسن خزائل[3]

"ملك محمد قمی ،متخلص به (ملك)"

## لقب:

ملک قمی کو جہان شعر وسخن میں ان کی استادی کی بنا پر اور ان کی سخنوری سے متاثر ہو کر لوگ 'ملک الکلام' اور مالک ملک دانشوری لکھنے لگے۔ مآثر رحیمی[4] کے مصنف نے اپنی تصنیف میں ملک کا ذکر "مالک ملک

---

۱- Dictionary of Indo-Persian Literature, p.338

۲- تذکرہ میخانہ،ص۱۵۹

۳- ریحانۃ الادب،ص۳۸۹

۴- عبدالباقی نہاوندی،جلد سوم،ص۲۲۶

دانشوری'' کے عنوان سے کیا ہے۔عبدالقادر بدایونی لکھتے ہیں:[1]

''اورا (ملك الكلام) ميگيرند''

ذبیح اللہ صفا لکھتے ہیں:[2]

''او را با عنوان (ملك الكلام) يا دسى كردند''

احمد گلچین معانی:[3]

''ملقب به ملك الكلام''

## خاندان:

ملک قمی کے آباءواجداداوران کی اولاد کے بارے میں کوئی اطلاع فراہم نہیں ہوتی۔تذکرہ نگار بھی اس سلسلے میں خاموش ہیں۔البتہ ان کی ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے بارے میں کچھ اطلاعات دستیاب ہوتی ہیں۔ملک کی ایک بیٹی کا نکاح ظہوری ترشیزی سے ہوا تھا لیکن نہ تو اس کا نام معلوم ہوتا ہے اور نہ سال پیدائش۔ملک قمی نے اس کی شادی بیجاپور میں کی۔اغلب ہے کہ انھوں نے اس کی شادی ظہوری سے ۹۸۷ھ کے درمیان کی ہو، کیونکہ ملک قمی ۹۸۷ھ میں ہندوستان آئے تھے اور احمد نگر میں دس سال کے قیام کے بعد بیجاپور چلے گئے۔تذکرہ نگاراس بات پر متفق ہیں کہ ملک قمی نے اپنی بیٹی کی شادی ظہوری سے کی:

۱- علی اکبر دہخدا:[4]

''او دختر خود را به ظهوری داده بود''

۲- شیخ احمد علی سندیلوی:[5]

''ملا ظهوری ناز از گرفته وهم داماد اوست''

۳- آقا حسینقلی خان عظیم آبادی:[6]

''ملا ظهوری ترشیزی را که به بیجاپور آمده بمقربان درگاه آن

---

۱- منتخب التواریخ، جلد سوم، ص ۳۳۲

۲- تاریخ ادبیات در ایران، ص ۱۳۲۰

۳- تاریخ تذکرہ ہای فارسی، ص ۱۳۲۰

۴- لغت نامہ دہخدا، ص ۱۱۵۳

۵- تذکرہ مخزن الغرائب، ص ۳۸۶

۶- تذکرہ نشتر عشق، جلد ۱۰

جوهر شناس رسیده بود لایق و قابل دیده به دامادی خود بر گزید"

۴- سید صدیق حسن:[۱]

"جوهر قابلیت ملاظهوری مشاهده کرده دختر خود را درحبالۂ نکاحش در آورد"

ملک قمی کے بیٹے کا نام عبدالخالق سامانداز ملتا ہے:

"A son of Malik Qummi, Maulana' Abd-al-Khalik Samandar, who excelled as poet also, died [۲] nine year before his father." [۳]

ایتھے کے مطابق عبدالخالق خود بھی ایک اچھا شاعر تھا اور اس کا انتقال ۱۵۲۹ھ میں ہوا۔

## ملک قمی کا عہد:

ملک قمی کا شمار دسویں صدی ہجری کے اواخر اور گیارہویں صدی ہجری کے ابتدائی زمانے کے شاعروں میں ہوتا ہے۔ یہ ایران میں شاہ عباس یعنی صفوی حکومت اور ہندوستان میں شاہانِ مغل کی سلطنت کا زمانہ ہے۔ ملک قمی اس عہد کے ان دقیق نظر، خوش ذوق اور باصلاحیت شاعروں میں سے ایک ہیں کہ جن کا شہرہ شعر و ادب میں اپنے ملک کے علاوہ دیگر ملکوں میں بھی ہوا۔ ملک قمی کے عہد کی بابت مندرجہ ذیل اطلاعات فراہم ہوتی ہیں:

احمد گلچین معانی:[۴]

"ملک از استادان نامی سخن ورنیمۂ دوم قرنِ دهم تا ربع اول قرن یازدهم هجریست"

---

۱- شمع انجمن، ص ۴۲۰

۲- Catalogue of Persian Manuscripts Library of the Indian office, Ethe, vol.II, EN. No. 1499, p.819

۳- according to Safinah, no (at -229 in the Bodleian) AH 1029 (A.D. 1620) According to Makhzanal-Gharaib no. 1089 (i.b., cat-338), AH 1016 (AD 1607,1608),

۴- تاریخ تذکرہ ہای فارسی، ص ۱۳۲

ذبیح اللہ صفا:[۱]

''از شاعران معروف سدۂ دهم و یازدهمست''

دکتر زہرا خانلری:[۲]

''از شاعران قرن دهم و یازدهم هجری''

دکتر حسن خزائل:[۳]

''از شعرای قرن دهم و یازدهم هجری است''

## تاریخ پیدائش:

ملک قمی کی تاریخ پیدائش کے سلسلے میں زیادہ تر تذکرہ نویس خاموش ہیں۔ لیکن تذکرہ میخانہ کے مؤلف نے ان کی عمر ۹۰ سال[۴] قرار دی ہے۔ ذبیح اللہ صفا[۵] نے تذکرہ میخانہ کے قول کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ملک قمی کی پیدائش کا سال ۹۳۴ یا ۹۳۵ھ لکھا ہے۔

''بنا بتصریح فخر الزمانی در میخانه سن ملک هنگام وفاتش نود سال بود بدین تقدیر بایست بسال ۹۳۴ یا ۹۳۵ زاده باشد''

دکتر حسن خزائل:[۶]

''وی در حدود سالهای ۹۳۲ یا ۹۳۵ ق زاده باشد''

ملک قمی کی تاریخ پیدائش کا ذکر کسی بھی تذکرے، تاریخی کتاب یا خود ملک کے اپنے کلام میں نہیں ملتا۔ البتہ بیشتر تذکرہ نگاروں نے ملک قمی کی وفات کا سال ۱۰۲۵ھ لکھا ہے تو یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ملک کی پیدائش کا سال ۹۳۴ھ ہے۔

---

۱- تاریخ ادبیات در ایران، ص ۹۵۰

۲- فرہنگ ادبیات فارسی دری، ص ۲۸۰

۳- فرہنگ ادبیات جہان، جلد ۶، ص ۲/۲۲۰۵

۴- تذکرہ میخانہ، مصنف فخر الزمانی، ص ۲۶۱

۵- تاریخ ادبیات در ایران، ص ۹۵۱

۶- فرہنگ ادبیات جہان، ص ۲/۲۲۰۵

## جائے پیدائش:

ملک قمی اُس قم[1] (عراق) کی خاک سے اٹھے جہاں بڑے بڑے اولیا اور بزرگوں کے مزارات ہیں۔ اس کے علاوہ اس سرزمین سے بلند پایہ شعرا و ادباء بھی عالم وجود میں آ کر علم وادب کے میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ قم آج بھی ایران کے نامور شہروں میں سے ایک ہے۔ کیونکہ ان کی پیدائش قم میں ہوئی اور بچپن بھی وہیں گزرا اس لیے آپ ملک قمی کے نام سے زیادہ مشہور ہوئے۔ ممکن ہے کہ آپ کے آباء واجداد بھی قم ہی کے ہوں۔

ملک قمی نے عراق کی مدح میں ایک غزل بھی کہی ہے جس کا مطلع حسب ذیل ہے:

یافت ویس قرنی نگہت ایمن ز عراق
بوی هم می شنویم او ز یمن من ز عراق [2]

اس کے علاوہ جابجا انھوں نے اپنی شاعری میں اپنے وطن قم کی طرف اشارہ کیا ہے۔ ایک شعر ملاحظہ ہو:

من نسبنامۂ اصحابِ قمم
گل این باغ بود تاج سرم [3]

ملک قمی کے قم میں پیدا ہونے کے سلسلے میں تمام تذکرہ نگار متفق ہیں۔ عبدالنبی فخر الزمانی لکھتے ہیں:[4]

”ظاهر است که مولدش از قم است و این قم اگرچه چندان وسعت ندارد فاما یکی از شهرهای مشهور و معروف عراق است“

عبدالباقی نہاوندی لکھتے ہیں:[5]

” دار السلطنه قم عراق که مولد و منشاء اوست“

---

۱- قم، ایران کا ایک قصبہ جو عراق عجم میں ایک ندی کے کنارے واقع ہے...... یہاں متعدد اولیا اور متقی بزرگوں کے مزار ہیں جن میں امام موسیٰ الکاظمؒ کی دختر اور امام ضامن علیؑ کی ہمشیرہ فاطمہ کا روضہ شامل ہے۔ بعد کے صفوی بادشاہ بھی یہیں مدفون ہیں۔ (دائرۃ المعارف، ص۴۰۴)

قم: شہرستانی است جزو داستان مرکزی کہ از طرف شمال بہ تہران از مشرق سیکویر نمک از جنوب بہ کاشان ومحلات از مغرب بہ ساوہ و عراق محدود شامل بخشہای دستجرد و کمک است‘‘ (فرہنگ معین، ص ۱۲۷۷)

۲- کلیات ملک قمی، عبدالسلام کلکشن، مولانا آزاد لائبریری، علیگڑھ ورق ۳۵۹

۳- دیوان ملک، حبیب گنج کلکشن، مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ، ورق ۱۳۳

۴- تذکرہ میخانہ، ص۲۵۹ ۵- مآثر رحیمی، جلد سوم، ص۲۲۶

میر عظمت اللہ بیخبر رقم طراز ہیں:[1]

''ملا ملک اصلش از قم است''

سید صباح الدین عبدالرحمٰن لکھتے ہیں:[2]

''مولانا ملک قمی کا مولد ومنشا قم (عراق) تھا''

پروفیسر نذیر احمد:[3]

"Qum is a city in Iraq & Malik was a resident of that city ...... All the inhabitants of Qum are called "Qummi".

## ابتدائی زندگی اور عام حالات:

ملک قمی کو عہد طفولیت سے ہی شعر وادب سے کافی لگاؤ تھا۔ شروع سے ہی اپنے وطن میں شاعری پر کمال حاصل کیا۔ اس قبیل کی اطلاعات کی بنا پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ انھوں نے قم میں ہی تعلیم کے مدارج طے کیے۔

محمد ناظم تبریزی لکھتے ہیں:[4]

''در ابتدای حال که در عراق بکسب کمال داشته''

تذکرہ نویس اس بات پر متفق ہیں کہ ملک قمی کو بچپن سے ہی شعر وشاعری سے لگاؤ تھا۔

میر آزاد بلگرامی لکھتے ہیں:[5]

''در صغر سنی به مشق شاعری افتاد''

احمد گلچین معانی:[6]

''درسن صبی به سلوك طریق موزونان مائل شده''

---

۱- تذکرہ سفینۂ بےخبر، ص ۳۲۰

۲- بزم تیموریہ (جلد اول)، ص ۳۴۸

۳- Zuhuri-Life and works , page no. 216

۴- تذکرہ نظم گزیدہ، ص ۴۸۱

۵- تذکرہ مآثر الکرم، ص ۳۱

۶- تاریخ تذکرہ ہای فارسی، ص ۱۳۲

ملک قمی کے کلام سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ انہیں نہ صرف فارسی پر تبحر حاصل تھا بلکہ وہ عربی زبان پر بھی تسلط رکھتے تھے۔ وہ جا بجا بڑے بے تکلف انداز میں عربی الفاظ، اصطلاحات وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں۔

اپنی موزوں طبیعت کی وجہ سے ملک قمی، قم سے کاشان آئے اور ایک طویل مدت تک وہاں قیام کیا۔ ان دنوں کاشان میں شاعروں کا بڑا مجمع تھا۔

سید صدیق حسن اور میر غلام علی آزاد بلگرامی کے مطابق:[1]

"واز قم بکاشان آمد ایامی در آنجا انجمن سخن گرم داشت"

بقول ڈاکٹر حسن خزائل:[2]

"و پس از فراگیری فنونِ ادبی در جوانی از قم به کاشان که در آن زمان مجمع شعرا بود مقر کرد و چندی در آنجا به کسب دانش و ادب سر گرم شد"

ملک قمی نے کاشان میں سنجر کے والد سے درس حاصل کیا۔ سنجر کے والد رفیع میر حیدر معمائی کا شمار بڑے پیمانے کے شاعروں میں ہوتا ہے۔ ان کا زیادہ تر وقت درس و تدریس میں گزرتا تھا۔

بقول نذیر احمد:[3]

"Sanjar's father had been Malik guide and patron to many years in Kashan."

کاشان کے دوران قیام ملک قمی کی شعری صلاحیت اپنے کمال کو پہنچ گئی اور اس نے اپنے دیگر ہم عصروں پر سبقت حاصل کر لی۔ کاشان کے بعد ملک قمی نے قزوین کا رُخ کیا جو اُن دنوں صفویوں کا پایۂ تخت اور بڑے بڑے علماء و ادباء کا مرکز تھا۔ وہاں ملک قمی نے تقریباً ۴ سال شاعروں کی صحبت میں گزارے اور اپنی استادی اور شعری مہارت سے اہل قزوین اور ادباء اور شعراء کو بے حد متاثر کیا۔ روز بروز ان کی شہرت میں اضافہ ہوتا گیا۔

---

۱- شمع انجمن، ص ۴۲۰، مآثر الکرام، ص ۳۱

۲- فرہنگ ادبیات جہاں، جلد ۶، ص ۱۲

۳- Life and Work of Zahoori, page 216

بقول احمد گلچین معانی:[۱]

"مدتی مدید که درین جانب ساکن بود به جدّ تمام سعی و مالا کلام به سراسم امور شاعری قیام می نمود، چون بر اقران و اکفا رتبۂ تقدیم پیدا کرد متوجه دارالسلطنة قزوین شد و قریب به چهار سال در آن بلدۂ فاخره در مصاحبت موز و نان و مستعدان اوقات گذرانید"

عبدالرفیع حقیقت لکھتے ہیں:[۲]

"چندی در قزوین نخستین پای تخت صفویان به تکمیل معلومات خود همت گماشت در جوانی به سرودن شعر پرداخت"

ملک قمی کی شہرت اور ان کی غیر معمولی صلاحیت کے سبب کم درجہ کے شعرا، علماء، ادباء وفضلاء ان سے حسد کرنے لگے۔ اس سے پریشان ہو کر ملک قمی نے ہندوستان کا رُخ کیا۔ جو ان دنوں فارسی شعروادب کا مرکز مانا جاتا تھا۔

## ملک قمی کی ہندوستان آمد:

ملک قمی رمضان کے مہینے میں ۹۸۷ھ میں ہندوستان آئے۔ مغلیہ سلطنت کا یہ وہی دور تھا جب فارسی زبان وادب ہندوستان میں بام عروج پر تھی۔ فارسی زبان علمی وسرکاری زبان ہونے کے سبب سے پورے مغل دور پر اپنا رنگ جمائے ہوئے تھی۔ اسی وجہ سے ایران کے بلند پایہ شعرا اپنے وطن مالوف کو خیرآباد کہہ کر ہندوستان کا رُخ کرتے تھے۔ مغلیہ دور میں جو آیا وہ یہیں کا ہو کر رہ گیا۔ چنانچہ ملک قمی نے بھی ہندوستان میں قسمت آزمائی کا فیصلہ کیا۔ بقول میر غلام علی آزاد بلگرامی:[۳]

"در سنه سبع و ثمانین و تسعمائة از دیار خود برآمده بجانب

---

۱- تاریخ تذکرہ ھای فارسی، ص ۱۳۲

۲- فرہنگ شاعران زبان پارسی، ص ۵۳۲

۳- ید بیضا، ص ۱۸۴

بیجاپور عبور نمود"

علی قلی خان والہ داغستانی: ا

"بدکن در آن مملکت سکونت اختیار کردہ"

بقول آزاد بلگرامی: ۲

"در رمضان سبع و ثمانین و تسعمائۃ (۹۸۷ھ) از قزوین برآمدہ سر بدیار دکن کشید"

محمد قدرت اللہ گوپاموی: ۳

"بقزوین شتافت و سالی چند در آن دیار با موزونان عصر خویش گذرانیدہ عطف عنان بملک جنوبیۂ ہند نمود"

ذبیح اللہ صفا رقم طراز ہیں: ۴

"سپس بقزوین پایتخت صفویان در آن روزگار رفت و نزدیک بچہار سال درآنجا ماند تا آنکہ درسال ۹۸۷ھ بدکن رفت و بخدمت نظامشاہیان احمدنگر رسید"

ملک قمی ہندوستان ظہوری ترشیزی کے ساتھ بحر فارس کے راستے سے آئے۔

پروفیسر نذیر احمد ظہوری کی ہندوستان آمد کے تعلق سے لکھتے ہیں: ۵

"در ۹۸۷ھ بہ اتفاق ملا ملک قمی از راہِ بحرفارس بہ دکن آمد"

لیکن ملک قمی کس عمر میں ہندوستان آئے اس سے متعلق درست اطلاع دستیاب نہیں۔ یہ کہنا مناسب ہوگا کہ ملک قمی نے اپنی عمر کا تقریباً نصف سے زیادہ حصہ ایران میں ہی گزارا۔

---

۱- ریاض الشعراء، ص ۳۸۹

۲- مآثر الکرام، ص ۳۱

۳- تذکرہ نتائج الافکار، ص ۶۳۲

۴- تاریخ ادبیات درایران، ص ۹۵

۵- Zuhuri-Life and works,pp,79

بقول علی قلی خان والہ داغستانی:[1]

"مدت چهل سال در آنجا گذرانید"

فخر الزمانی لکھتے ہیں:[2]

"ملك نود سال عمر کرد"

ان اطلاعات کی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ تقریباً ۵۰ سال کی عمر میں ملک قمی نے خوش آیند مستقبل کی امید اور ہندوستان کی شنیدہ خوبیوں کو آنکھوں سے دیکھنے اور مغلیہ سلطنت کی شاہانہ فیاضیوں سے تمتع حاصل کرنے کے لیے ہندوستان کے لیے رخت سفر باندھا۔ ہندوستان آنے کے بعد ان کے تعلقات دکن میں نظام شاہی حکمرانوں سے استوار ہوئے۔ جس وقت ملک قمی احمد نگر پہنچے اس وقت مرتضٰی نظام شاہ (۹۷۲-۹۹۶ھ) کی حکومت تھی۔ ملک قمی ان کے دربار میں گئے۔ اس کے بعد نظام شاہ میران (۹۹۶-۹۹۷ھ) بعد از آں نظام شاہ برہان ثانی (۹۹۹-۱۰۰۳ھ) کے دربار میں اپنے شعر و ادب سے لوگوں کا دل جیتا۔

بقول ذبیح اللہ صفا:[3]

"بخدمت نظام شاهان احمد نگر رسید و از سران آن طائفه با نظامشاه مرتضی معروف بدیوانه (۹۷۲-۹۹۶ھ) و نظامشاه میران حسین (۹۹۶-۹۹۷ھ) و نظام شاه اسمٰعیل (۹۹۷-۹۹۹ھ) و نظام شاه برهان ثانی (۹۹۹-۱۰۰۳ھ) معاصر و بویژه از بخششهای مرتضی و برهان برخوردار بود"

لیکن جو عزت و مرتبہ ملک قمی کو مرتضٰی نظام شاہ کے دربار میں ملا وہ کسی دوسرے بادشاہوں کے دربار میں نہیں مل سکا۔ جب نظام شاہی حکومت کو عبدالرحیم خانخاناں نے (۱۰۰۳ھ) میں فتح کیا تو ملک قمی عبدالرحیم خان خاناں کے دربار سے وابستہ ہو گئے۔

ذبیح اللہ صفا لکھتے ہیں:[4]

---

۱- ریاض الشعراء، جلد اول، ص ۶۷۲

۲- تذکرہ میخانہ، ص ۲۶۱

۳- تاریخ ادبیات در ایران، جلد ۵، ص ۹۵۰

۴- ایضاً

"و چون احمد نگر بسال ۱۰۰۳ھ بردست میرزا عبدالرحیم خانخانان فتح شد چندی در ملازمت آن سردار ادب دوست گذرانید"

ملک قمی نے ان کی مدح میں بہت سے قصائد، غزلیات، رباعیات، ترجیع بند وغیرہ لکھے ہیں۔ قصائد کے چند اشعار ملاحظہ ہوں:

جہانِ لطف محمد رحیم دریا دل
کہ نقدِ مردمی از همتش عیار گرفت
ز هرچه داشت جهان همتش قبول نکرد
جز این که ملك پذیرفت یا دیار گرفت

ایک ترجیع بند میں بھی مدح کہی، اس میں بارہ بند ہیں۔ ہر بند کے آخر میں ہے:

خانخانان رصد طالع بیرم خانی
اوست خاقان قوانین و ملك خاقانی[۱]

اس کے علاوہ ایک اور ترجیع بند میں جس میں سات بند ہیں خانخاناں کی تعریف اس طرح کی ہے:

که از نسیم عدالت جهان گلستان است
به عیش کوش که دوران خانخانان است[۲]

ملک قمی کی علمی صلاحیت کو دیکھ کر عبدالرحیم خان خاناں نے ان کو اعلیٰ مقام اور انعامات سے سرفراز کیا۔ بقول عبدالستار بن لاہوری:[۳]

"ازعبدالرحیم خانخانان اکرام و انعام فراوان یافت"

عبدالرحیم خان خاناں کے دربار میں ملک قمی کی ملاقات عرفی، نظیری اور شکیبی سے ہوئی۔ ان کے ساتھ مل کر ملک قمی شاعرانہ معرکہ آرائی کرتے رہے۔ عبدالرحیم خان خاناں کے دربار کے بعد ملک قمی نے

---

۱- مآثر رحیمی، ص۴۸۴-۴۶۹

۲- ایضاً، ص ۸۹-۴۸۲

۳- مجالس جہانگیری، ص۳۰۹

بیجاپور کی طرف رُخ کیا۔ ان کی شاعری سے متاثر عبدالرحیم خان خاناں نے ان سے رکنے پر اصرار کیا۔ لیکن انھوں نے اپنا ارادہ ترک نہیں کیا بلکہ حج[1] کرنے کے بہانے وہاں سے چلے گئے۔

حج سے واپسی کے بعد ملک قمی نے بیجاپور میں قیام کیا۔ جس وقت ملک قمی بیجاپور پہنچے اس وقت ابراہیم عادل شاہ ثانی (۹۸۶-۱۰۳۵ھ) تخت نشین تھا۔ ابراہیم عادل شاہ جو بڑا عالم تھا اپنے دربار میں دور دراز سے شعراء و ادبا کو بلایا کرتا تھا۔ اس نے ملک قمی کو بھی اپنے دربار میں دعوت دی۔

نبی ہادی لکھتے ہیں:[2]

"Therefore Ibrahim Adil Shah invited him to Bijapur"

ملک قمی بھی ابراہیم عادل شاہ کی شہرت و فیاضی سن کران کے دربار سے منسلک ہو گئے۔ روز بہ روز ان کی قدر و منزلت میں اضافہ ہوتا گیا اور وہ خصوصاً بادشاہ کے نزدیک سے نزدیک تر ہوتے گئے۔

محمد قدرت اللہ لکھتے ہیں:[3]

''آخر بظل مکرمت ابراهیم عادل شاه جا گرفت و هنگامۂ ترقیاتش گرمی پذیرفت و بجوهر کمالات ذاتی وصفاتی از مخصوصان بساط قرب گردید و از عطای بی انتهایش سرمایۂ جمعیت بیش از پیش برسانید''

ملک قمی نے عادل شاہ کے دربار میں بہت سے قصیدے، غزلیں، رباعی، ترکیب بند، ترجیع بند وغیرہ نظم کیے۔ گلزار ابراہیمی کی تکمیل پر ملک قمی اور ظہوری کو گراں قدر صلے ملے۔ مآثر رحیمی[4] کی صراحت کے بموجب بادشاہ نے اس کے مصنفین کو نوے ہزار لاری سکّے جو چالیس ہزار روپیوں کے برابر ہوتے تھے، انعام میں دیئے تھے:

''و کتابی مشتمل بر نه هزار بیت از اقسام نظم باتفاق موسیٰ الیه باسم ابراهیم عادلشاه ترتیب داده مسمّی بگلزار ابراهیم

---

۱- ''باجازۂ او عازم سفر مکہ شد'' (تاریخ ادبیات در ایران، مصنف: ذبیح اللہ صفا، ص ۹۵۱)

۲- Dictionary of Indo-Persian Literature, p.338

۳- تذکرہ نتائج الافکار، ص ۶۳۲

۴- عبدالباقی نہاوندی، جلد سوم، ص ۲۲۷

ساختند و آن بادشاه نیز موازی نود هزار لاری بصلۂ آن

منظومات بایشان ارسال نمود''

یہاں تک کہ ملک قمی نے خود اس کی صراحت کی ہے کہ انعام سونے کے سکّے میں دیا گیا جو اتنا گراں تھا کہ چار اونٹ پر لاد کر ملک اور ظہوری کے یہاں بھیجا گیا۔[1]

''چون گلزار ابراهیم به لب چش رسید، چهار شتر زر در حجرۂ

ملك و ظهوری زانو زدند''[2]

بظاہر انعام کی کثیر رقم اور اس کا اونٹ پر لادنا وغیرہ افسانہ نما معلوم ہوتا ہے مگر اس کو جب تحقیق کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے تو تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اوپر جو کچھ لکھا گیا اس میں سچائی کا عنصر جھلکتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی تفصیل میں مبالغہ سے کام لیا گیا ہو مگر دوسرے اور واقعات کے مقابلے سے اس کی صداقت بڑی حد تک سچائی کا نمونہ پیش کرتی ہے۔

اس کے علاوہ ملک قمی نے مثنوی منبع الانہار لکھی اور اس کے لکھنے پر ملک قمی کو ایک اونٹ سونا انعام میں ملا۔[3] جب ابراہیم عادل شاہ نے ملک قمی کی مثنوی منبع الانہار دیکھی تو اس قدر متاثر ہوا کہ اپنے تمام درباری شعراء کو حکم دیا کہ وہ مخزن اسرار کا جواب لکھیں۔ سب لوگوں نے شاہی حکم کی تعمیل کی مگر حیدر ذہنی نے جو شوخی کلام، بذلہ گوئی اور لطیفہ سنجی میں ید طولیٰ رکھتا تھا حسب ذیل رباعی نظم کر کے بادشاہ کی خدمت میں پیش کی اور اپنی معذوری کا اظہار کیا:[4]

در مدح و ثنایت ای شهنشاهِ دکن
معذورم دار اگر نه گفتم مخزن
حیف است که بهر یك شتر زر گیرم
خون ده هزار بیست بود بر گردن

---

۱- میخانہ، ص ۲۶۲

۲- کلیات ملک قمی (رامپور) دیباچہ خوان خلیل، ص ۱۱

۳- میخانہ، ص ۲۶۱

۴- میخانہ، ص ۲۶۱

اس کے علاوہ ملک قمی اور ظہوری نے ملک کر ایک بیاض تیار کی جس کا عنوان خوان خلیل ہے۔ گلزار ابراہیم کے بعد خوانِ خلیل لکھی گئی۔ ملک قمی کا قول جو بہت واضح ہے، ذیل میں درج کیا جاتا ہے:[1]

"گلزار ابراهیم به لب چش قبول رسید، چهار شتر زر در حجرهٔ ملك و ظهوری زانو زدند (بروبی در نگی) ساز ایثار بدرنگ آوردیم ۔

کرد خورشید زر بدست نثار

به سر شاهد سخن ایثار

شکر این عطیه بر ذمه لازم شمردیم و کان و دریا را (کودك وار گوشان گرفته) به شادگردی دل و دست استاد نورس آوردیم که به تعلیم زرفشانی (وگوهرپاشی خالص) آیند، اکنون بآرائش خوان خلیل مائدهٔ سخن در آئین بندیست و بهار خاطر در شگفتگی چمن بی بساط الوان خوش (آیند) نیست گلزار ابراهیم را از خوان خلیل گریز نیست"

اس سے حسب ذیل حقیقت واضح ہو جاتی ہے:

۱۔ خوان خلیل گلزار ابراہیم کا تکملہ ہے۔

۲۔ گلزار ابراہیم کی طرح یہ بھی ملک اور ظہوری کی مشترکہ تالیف ہے۔

۳۔ خوان خلیل گلزار ابراہیم کے بعد لکھی گئی۔

۴۔ اس کا عنوان بلاشبہ خوان خلیل ہے۔

ملک قمی کے دیباچہ خوان خلیل کا عنوان ان ابیات میں درج ہے[2]

ضیافت خانهٔ ترتیب دادم

به نورس های الوان زیب دادم

---

۱۔ کلیات ملک قمی (رامپور) دیباچہ خوان خلیل ص ۱۱

۱۔ ایضاً ص ۱۲-۱۳

شدم بر نعمت الوان دلیلش

ضیافت کردم از خوان خلیلش

ابراہیم عادل شاہ کے بعد ملک قمی ان کے وزیر شاہنواز خاں کے دربار سے وابستہ ہو گئے۔ شاہنواز خان بھی بہت بڑا ادب پرور اور علم دوست تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بہت سے شعراء، نویسندہ، علماء ان کی اس فیاضی سے مستفید ہوئے۔ ملک قمی جو ایک خوش ذوق، دقیق نظر اور باصلاحیت شاعر تھا اس نے بھی ان کے دربار میں رسائی کا شرف حاصل کیا۔ ملک قمی کی شہرت کا اندازہ اس طرح ہوتا ہے کہ جس وقت کلیم جیسا باکمال شاعر شاہنواز خاں کی فیاضیوں اور قدر دانیوں سے روشناس ہوا تھا اور ان سے فیضیاب ہونے کے لیے بیجاپور پہنچا تو پہلے سے ہی ملک قمی کا وہاں رنگ جما ہوا تھا۔ اس استادِ سخن کے آگے کسی کی نہیں چلتی تھی۔ اس لیے کلیم وہاں سے واپس ہو گئے اور کچھ مدت کے بعد پھر ہندوستان آئے۔

ملک قمی نے اپنی عمر کے آخری لمحات بیجاپور میں ابراہیم عادل شاہ کے دربار میں گزارے اور بیجاپور ہی میں رہائش اختیار کی۔ جب ملک قمی بڑھاپے کو پہنچے تو انھوں نے ہر کسی سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور گوشہ گیری، درویشی وفقیری کی زندگی گزارنے کے لیے تمام دنیا سے بے زاری اختیار کر لی۔ جیسا کہ مآثر رحیمی کے مصنف نے لکھا ہے:[1]

"الحال که سنه یکهزار و بیست و چهار هجری بوده باشد بگوشه گیری و درویشی و فقر و مسکنت می گذرانید، از اختلاط و از محبت اهل عالم بی نیاز است"

**وفات:**

ملک قمی نے ۹۰ سال کی عمر پائی اور بیجاپور میں جب ان کی حالت زیادہ خراب ہوئی اور نزع کی حالت میں پہنچے تو ایک غزل کہی۔ جس میں انھوں نے اپنے دفن ہونے کی طرف اشارہ کیا کہ ان کو میر سنجر کے پہلو میں دفن کیا جائے جیسا کہ فخر الزمانی لکھتے ہیں:[2]

---

۱- باقی نہاوندی، جلد۳، ص ۲۲۸

۲- میخانہ، ص ۲۶۱

"ملك نود سال عمر کرد و در بیجاپور بیمار شد و در حالت
نزاع غزلی مبنی بر وصیت خود گفت و اشاره بدان نمود
که مرا در پهلوی میر سنجر بخاك سپارید"

اس غزل کا مطلع یہ ہے۔

جانم بروز واقعه پهلوی او کنید
او قبلۀ منست رخم سوی او کنید

یہ مطلع ملک نے اہلی شیرازی سے لیا ہے۔ کیونکہ انھوں نے بھی حالت نزع میں یہ وصیت کی تھی کہ مجھ کو خواجہ حافظ کی قبر کے پہلو میں دفن کیا جائے۔

ملک قمی کا انتقال ۱۰۲۵ھ میں ہوا۔ لیکن ان کے انتقال کے بارے میں تذکرہ نگاروں کی الگ الگ رائے ہے۔ کچھ ان کی تاریخ وفات ۱۰۲۴ھ/ ۱۰۲۵ھ، کچھ تذکرہ نگار ۱۰۲۶ھ اور کچھ تذکرہ نگار ۱۰۲۷ھ لکھتے ہیں۔ ابوطالب کلیم نے بھی ملک قمی کی تاریخ وفات کو اپنے کلام میں اس طرح لکھا ہے۔

| | |
|---|---|
| ملك آن بادشاه ملك معنیٰ | که نامش سکّۀ نقد سخن بود |
| چنان آفاق گیر از ملك معنی | که حدملکش از قم تاد کن بود |
| سوی گلزار جنت رفت آخر | که دیگر از هوای این چمن بود |
| بجستم سال تاریخش ز ایّام | بگفتا او سر اهل سخن بود |

(۱۰۲۵)

بہرحال بیشتر تذکرہ نگاروں کی رو سے ان کی تاریخ وفات ۱۰۲۵ھ قرار پاتی ہے۔ ملک قمی کو ان کی وصیت کے مطابق بیجاپور میں تال شاہ پور کے کنارے میر سنجر کی قبر کے نزدیک دفن کیا گیا۔

## ملک قمی کی غزل:

فارسی شاعری میں غزل کو جو شہرت دوام حاصل ہوئی وہ کسی اور صنفِ سخن کے حصے میں نہیں آئی۔ یہ صنفِ سخن اپنی جاذبیت، جذبات کی عالمگیری اور حسن بیان کی وجہ سے تمام اصناف سخن پر حاوی ہوگئی۔ تیموری دور میں شیخ سعدیؔ نے اس صنف سخن کی بنیاد ڈالی اور فارسی غزل کو وہ رونق بخشی کہ شعرا نے قصیدے سے کنارہ کشی اختیار کر لی اور غزل گوئی کی طرف مائل ہوئے۔ مثلاً خسروؔ، حسنؔ دہلوی، عرفیؔ، حافظؔ، رومیؔ اور دوسرے شعرا نے اس صنف کو فارسی شعر کی سب سے اہم صنف بنا دیا۔

غزل نہ صرف عشقیہ شاعری ہے بلکہ اس میں تصوف، فلسفہ اور اخلاق کے مضامین بھی شامل ہیں۔ یہی نہیں بلکہ یہ ہر دور کے شاعروں کے مزاج کی عکاسی بھی کرتی ہے۔

ملک قمی کی پیدائش صفوی دور میں ہوئی تھی اور اپنی زندگی کا تقریباً آدھا حصہ انھوں نے ایران میں بسر کیا تھا۔ انھوں نے بھی زمانے کے مزاج کو دیکھتے ہوئے مذہبی شاعری کے ساتھ ساتھ دیگر اصناف سخن پر بھی طبع آزمائی کی۔ لیکن غزل کی طرف ان کی طبیعت کا میلان فطری تھا یہاں تک کہ تذکرہ نگاران کو غزل کا استاد سمجھتے ہیں:

احمد گلچین معانی ملک قمی کی غزل گوئی کے تعلق سے لکھتے ہیں:[1]

"درفن غزل کمال فصاحت و بلاغت به جای می آورد"

عبدالباقی نہاوندی کا قول ہے:[2]

"مولانا ملك قمی فاضلی سخنور و کاملی ثنا گستر است ...... و در طرز غزل و قصیده الحال از استادان و دانشمندان است"

ملک قمی کی غزلوں کا گہرائی سے مطالعہ کرنے کے بعد محسوس ہوتا ہے کہ انھوں نے جذبات انسانی کی سچی عکاسی کی ہے اور جن عنوانات پر بھی انھوں نے قلم اٹھایا ہے وہ بہت پر کشش اور دلچسپ ہیں۔ ان کے نادر افکار اور نازک خیالات دل کی گہرائیوں سے نکل کر خوانندہ کے دلوں کو متاثر کرتے ہیں۔

کسی شاعر کے کلام اور شخصیت کو سمجھنے کے لیے جو چیز سب سے زیادہ ضروری ہے وہ اس کی فکر اور

---

۱- تاریخ تذکرہ ھای فارسی، ص۱۳۲

۲- مآثر رحیمی، جلد سوم، ص ۴۴۶

اسلوب بیان ہے۔فکراوراسلوب بیان کے حسین امتزاج سے ہی کوئی فن پارہ وجود میں آتا ہے۔فکر یا موضوع اسی وقت دلچسپ ہوتا ہے جب انداز بیان یا اسلوب بہتر ہو۔موضوع خواہ کتنا ہی دلچسپ اور جاذب ہو، اس کی ترکیب کتنی ہی فنی ہو لیکن اظہار کے لئے بلیغ زبان کا استعمال نہ کیا جائے تو اپنے تمام فنی محاسن کے باوجود شعر کامیاب تخلیق کا درجہ نہیں پا سکتا۔اجمالی طور پر معنی آفرینی، تازہ گوئی، صنائع وبدائع، ایجاز واختصار، محاورات و تراکیب، رموز وعلائم، لطافت بیان اور زورکلام وغیرہ کی آمیزش سے اسلوب کا مرکب بنتا ہے۔

فارسی کے تین ممتاز اسلوب ہیں۔سب سے پہلا اسلوب سبک خراسانی ہے، دوسرا سبک عراقی اور تیسرا سبک ہندی۔مغل سلطنت کے عروج کے ساتھ سبک ہندی کو خاص طور پر ترقی کرنے کا موقع ملا۔

ملک قمی کا زمانہ مغل حکمراں اکبر کا زمانہ تھا۔کیونکہ مغل دور میں سبک ہندی کا رواج عام تھا لہٰذا اس بات سے انحراف نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ملک قمی کے کلام میں سبک ہندی کے نقوش ہیں۔

فلك به سینه ام از عشق آتشی افروخت    که هر شرار وی آتش به اهل عالم زد

شب سیه تر یا دلم یا زلف تو یا حال من<br>
شهد خوشتر یا لبت یا لفظ گوهربار من

قمی کی زندگی کا خاصہ عرصہ ایران میں گزرا ہے تو کچھ عرصہ ہندوستان میں۔لہٰذا ایران کی مناسبت سے ان کے اسلوب میں سبک عراقی کی خصوصیات بھی نظر آتی ہیں۔ملک قمی کے اسلوب کے تعلق سے غلام علی آزادبلگرامی اس طرح لکھتے ہیں:[۱]

"خوش لفظ است اما معنی تازه کم دارد و تشبیه که رکن رکین فصاحت است در کلام او بسیار کم واقع شده"

لہذا مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ قمی کے اسلوب، فکر اور طرز غزل گوئی میں سبک عراقی اور سبک ہندی کا امتزاج نظر آتا ہے۔قمی کے درج ذیل اشعار سے ان کا اسلوب واضح طور پر نمایاں ہوجاتا ہے۔

ملك ز عهدهٔ شکر تو چون برون آید    هزار سال بیك سجده گر نماز کند

دردمندیم ملك هم نفسی میخواهیم    که بهم قصهٔ درد دل شیدا گوئیم

بروز حشر شهیدان چو خونبها طلبند    تبسمی کن وخاموش کن زبان همه

۱- مآثر الکرام، ص ۳۱

ملک قمی کی غزلیات میں روایتی عناصر کو حسن ادا اور جدت اسلوب کے ساتھ آمیختہ کیا گیا ہے۔ یہی سبب ہے کہ فارسی غزل گو شعرا میں ان کا مقام فی الجملہ منفرد اور مشخص نظر آتا ہے۔ ذیل میں ایک اجمالی نظر ان کی غزل کے چند نمایاں پہلوؤں پر ڈالی جا رہی ہے:

**۱- واردات عشق کا بیان:**

غزل کا سب سے اہم موضوع عشق کی واردات کو بیان کرنا ہے۔ فارسی شعرا نے ہر زمانے میں عشق اور عاشق و معشوق کے مابین گذرنے والے جذباتی لمحات و واردات کو اپنی غزل میں پیش کیا ہے۔ واردات عاشقی تو ایک ہو سکتی ہیں لیکن ان کی پیش کش و طرز بیان جدا جدا ہوتا ہے۔ ملک قمی کی غزل میں یہ واردات انتہائی پر لطف اور دلچسپ انداز میں بیان کی گئی ہیں۔ شاعر کو نہ صرف عشق و عاشقی کے نازک پہلوؤں کا پورا ادراک تھا بلکہ وہ ان کو لطیف اور پرکشش انداز میں بیان کرنے پر بھی قادر تھا۔ ہجر، وصال، شکوہ، انتظار، امید و بیم، مایوسی، رنجش، اشتیاق، غرضیکہ عاشق و معشوق کے باہمی ربط کے ایک ایک پہلو کو وہ بڑی باریک بینی سے سمجھ کر بیان کرتے ہیں:

مرهم بداغ رسم خرید وفروش نیست　　　نقدی نمی دهند به کالای سوخته

**۲- جذبات و عاطفات انسانی کا ادراک و اظہار:**

غزل میں ملک قمی نے عاشقانہ جذبات و احساسات کو جس انداز میں بیان کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ قادر الکلام شاعر قلب انسانی پر گزرنے والے ہر جذبہ اور احساس سے آشنا ہے اور عشق کی نازک مزاجی، امید و بیم کی کیفیت، جدائی کے درد، وصال کے اہتزاز، بے اعتنائی کے غم، رشک و رقابت کے جنون کے ساتھ ساتھ ان اعلیٰ اور ارفع احساسات سے بھی سرشار ہے جو عشق حقیقی سے وجود میں آتے ہیں:

صد سوخته سیراب شد از ابر وصالت　　　بر آتش ما قطرهٔ آبی نفشانی

**۳- محبوب کے حسن و جمال کا بیان:**

غزل کے اہم موضوعات میں سے ایک اہم موضوع محبوب کے حسن و جمال کا بیان ہے۔ غزل کے بیشتر شعراء نے اپنے اپنے انداز میں محبوب کے حسن و جمال کو بیان کیا ہے۔ مثلاً سبک ہندی کا ایک اہم شاعر نظیری محبوب کے سراپا کو اس انداز میں بیان کرتا ہے۔

ز فرق تا بقدم هر کجا که می نگرم
کرشمه دامن دل میکشد که جا اینجا است

عاشق کی نظر میں سب سے زیادہ حسین وجمیل اس کا محبوب ہوتا ہے اور باقی ساری دنیا کا حسن اس کے سامنے ماند پڑ جاتا ہے۔ اسے محبوب کا ہر عضو حسین اور ہر ادا دلکش معلوم ہوتی ہے۔ اس مضمون کو ملک قمی نے نہایت دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔ قمی لکھتے ہیں کہ محبوب کی ابرو غضب ڈھاتی ہیں اور اس کی پلکیں غضب کی تلافی کرتی ہیں، اس کے مست لب خاموش ہیں اور گرم نگاہ گفتگو میں مصروف۔

ابرو بغضب مایل و مژگان بتلافی
لب مست خموشی و نگه گرم تکلم

ایک غزل میں شاعر محبوب کے قد اور اس کے خرام کی تعریف اس طرح کرتا ہے۔

تمام دیده شدم تا بوقت جلوهٔ او
تفرج قد و نظارهٔ خرام کنم

ملک قمی نے محبوب کے حسن و جمال کی تصویر کچھ اس طرح پیش کی ہے کہ گویا اس کے محبوب کا حسن کوئی عام حسن نہیں بلکہ اس کے حسن پر اگر ایک عالم ناز کرے تو بھی کم ہے۔

کنند خویش و تبار تو ناز و می زیبد
به حسن یك تن اگر یك قبیله ناز کند

اسی طرح یہ شعر۔

چهرهٔ شاهد مجلس که برافروخته بود
گونه اش قهقهه بر خون کبوتر می زد

۴- ہجر وانتظار:

ہجر و انتظار بھی غزل کا ایک اہم موضوع ہے۔ ملک قمی نے اپنی غزلوں میں اس مضمون کو بھی نہایت شگفتگی اور زیبائی کے ساتھ ادا کیا ہے۔

شاعر کا محبوب اس سے وصل کا وعدہ کرتا ہے لیکن اس کے باوجود اسے اطمینان قلب نہیں ہے۔ اسے اپنے معشوق کے وعدہ کا پیشتر تجربہ ہے۔ وہ جانتا ہے کہ باوجود وعدہ کے وہ اسے وصال کی دولت سے سرفراز نہیں کرے گا اور اس کا وصال کا وعدہ کرنا محض اس لیے ہے کہ جو کام ہجر نہ کر سکا وہ درد انتظار کر دکھائے:

از آن به وعدهٔ وصلم امیدوار کند
که آنچه هجر نکردست انتظار کند

ایک دوسری غزل میں اس مضمون کو وہ اس انداز میں پیش کرتے ہیں۔

هرگز آن شوخ بمن وعدهٔ دیدار نداد
مردم و در حرم خاص خودم بار نداد

ہجر کے تعلق سے ایک غزل میں یوں لکھتے ہیں۔

زدرد هجر تو یك آفریده زنده نماند
اگر فراق تو اینست وای بر دل ما

### ۵- جور و جفای محبوب:

عشق میں معشوق اپنے عاشق پر اپنی حسین و پُر لطف اداؤں سے جور و جفا کرتا ہے۔ فارسی شاعری میں یہ ایک ایسا موضوع ہے جس پر بیشتر شعراء نے قلم اٹھایا ہے۔ لیکن ملک قمی نے اسے اپنے فن کمال اور حسن ادا سے اور بھی پُر لطف بنا دیا ہے۔

ملک قمی نے جا بجا اپنے کلام میں محبوب کے جور و ستم کا ذکر کیا ہے۔ عاشق اپنے شوق اور آرزو کے مطابق محبوب سے لطف و التفات کا خواہش مند ہے۔ لیکن محبوب بحسب عادت جور و ستم پر آمادہ۔ ملک قمی محبوب کے ظلم و ستم کا شکوہ کرتے ہوئے نہیں بلکہ جورِ محبوب کے سامنے وہ اپنے سر تسلیم کو خم کرتے نظر آتے ہیں۔

ندارم غیر استعداد سر بازی بکش خنجر
نمی آید ز هر کس ترك جان ازبنده می آید

معشوق اپنی اداؤں اور دلربا کرشموں کے ذریعہ ہزاروں قتل کو انجام دیتا ہے لیکن اس کے باوجود اس کی طبیعت سیر نہیں ہوتی۔ اس مضمون کو ملک قمی نے بڑے لطیف انداز میں پیش کیا ہے:

گشت کونین شهید و مژه ات سیر نگشت
دو جهان کشته شد و تیغ تو زنهار نداد

ایک دوسری غزل میں ملک معشوق کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ اس شہر میں کوئی بھی فرد ایسا نہیں بچا جو تیری کمند کا شکار نہ ہو۔ لہذا جب تو نے تمام شہریوں کو اپنا شکار بنا لیا ہے تو اب شکار کے لئے صحرا کا رُخ کرلے۔

کسی نگذاشتی کاندر کمند خود نیاوردی
شکار شهریان کردی کنون آهنگ صحرا کن

ملک قمی محبوب کی جفاؤں کا شکوہ کرنا نہیں چاہتے اور کبھی شکوہ کا خیال آتا بھی ہے تو محبوب کے لطف وکرم کے ایک لمحہ کی یاد سے وہ اپنے لب شکوہ کو بند کر لیتے ہیں۔

دوشینه کز جفای تو دل گرم شکوه بود
لطفی به یاد آمد و خاموش کرد مش

معشوق کی ہر ہر ادا میں عاشق کے لیے اس کی فرحت وشادمانی کا سامان مہیا ہوتا ہے۔ وصال ہو یا فراق، لطف ہو یا جفا وستم، کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ عاشق کو محبوب کے جور وستم میں وہ لطف ملتا ہے جو لطف وکرم میں نہیں ملتا۔ لہٰذا عاشق، معشوق کی جانب سے اور بھی جور وستم کا خواہاں ہوتا ہے اور اسی سے عاشق کے قلب کو سکون وقرار ملتا ہے۔ قمی کے درج ذیل اشعار سے اس کی بہترین ترجمانی ہوتی ہے۔

تیری زدی و لذت آن برد ز ہوشم
ای وای گرم تیر دگر بر جگر آید

ازو مرنج که بیداد کار محبوبیست
اگر وفا ننماید ستیزه هم خوبیست

یعنی اگر معشوق وفا سے پیش نہیں آتا تو اس سے رنجیدہ مت ہو۔ کیونکہ اس کی جفا میں بھی ایک الگ حسن ہے۔ قمی ان میں سے نہیں جو تیغ جفا سے اپنی گردن کھینچ لے بلکہ وہ اپنے معشوق سے التجا کرتے ہیں کہ وہ جی بھر کے ظلم کرے۔

ما نه ز آنهائیم کز تیغ جفا گردن کشیم
خیز و چندانی که میخواهد دلت بیداد کن

## ۶- صبر وتحمل:

معشوق کا عاشق پر اپنے ناز وعشوہ سے جور وستم کرنا اور عاشق کا معشوق کے جور وجفا پر صبر وتحمل کرنا ایک عام عمل ہے۔ اس موضوع کو فارسی کے تقریباً سبھی شعراء نے ادا کیا ہے۔ ملک قمی نے بھی صبر وتحمل کو مختلف انداز میں بیان کیا ہے۔

ملک محبوب کے جور وستم اور ہجر وفراق پر اس لیے صبر کرتے ہیں کہ شاید محبوب کو ان کی بے بسی و بے کسی

پر رحم آجائے اور اپنے وصال کی نعمت سے انہیں سرفراز کردے لیکن ایسا نہیں ہوتا بلکہ ان پر محبوب کا جور وستم اور بڑھ جاتا ہے۔ ملک کہتے ہیں کہ معشوق کے جور و جفا میں زیادتی کا سبب یہ ہے کہ وہ تصور کرتا ہے کہ جس کے جسم میں زیادہ طاقت وقدرت ہوتی ہے وہی ظلم وستم کو زیادہ برداشت کر سکتا ہے:

فزودم صبر تا کمتر جفا بینم چه دانستم

که محنت بیش بیند هر که طاقت بیشتر دارد

عشق میں یہ طریقہ رہا ہے کہ محبوب کو حسن پر ناز ہوتا ہے اور معشوق عشق میں صلح کرتا ہے۔ اس مضمون کو دیگر شعراء نے بھی ادا کیا ہے۔ لیکن قمی کے یہاں کیفیت بالکل برعکس ہے اور یہ کیفیت محبوب کے ہجر وفراق پر ان کے صبر کرنے کے نتیجے میں حاصل ہوئی ہے۔

به صبر، مرتبهٔ عاشقی رسید آنجا

که حسن برسر صلحست و عشق بر سر ناز

## ۷- وصال کی آرزو:

غزل کا ایک اور اہم موضوع محبوب کی آرزو اور اس کے وصال کی خواہش ہے۔ عاشق معشوق کے دیدار کا طالب ہوتا ہے۔ اس موضوع کو غزل کے شعرا مثلاً حافظ، سعدی، جامی، نظیری، کلیم وغیرہ نے بکثرت بیان کیا ہے۔ ملک قمی نے بھی اپنی اس خواہش و آرزو کو بڑے خوبصورت پیرایہ میں ادا کیا ہے۔ وہ محبوب کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ تیرے وصال کی آرزو میں میں نے اپنی جان دے دی اور تو میری حالت سے بے خبر ہے۔ خدا کے لیے گھر سے باہر آ کر دیکھ کہ میں نے تیری ایک نظر کی آرزو میں اپنی جان کا کیا حال کیا ہے۔

به آرزوی تو مردم برون خرام ز خانه

ببین که آرزوی یك نگه چه کرده به جانم

شاعر وصال کی آرزو میں اپنے محبوب سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ تو تمام عالم کو اپنے دیدار سے سرفراز کرتا ہے کبھی اس غریب کو بھی اپنی اس نعمت سے نواز۔

قاصد لطف تو عالم را نزید وصل داد

گوش مارا نیز گاهی محرم پیغام کن

قمی کے مطابق معشوق کو یہ اختیار ہے کہ وہ اسے اپنے دل سے نکال دے یا اسے فراموش کر دے

لیکن وہ اپنے محبوب کی یاد کو دل سے نکال دے یہ ممکن نہیں۔

خواهی از یادببر، خواه فراموشم کن

که فراموشیم از یاد تو در خاطر نیست

۸- تصورعشق:

ہر شاعر کے نزدیک عشق کا تصور جدا جدا ہے خواہ وہ عشق حقیقی ہو یا عشق مجازی۔ ملک قمی کا تصور عشق بھی علیحدہ ہے۔ قمی نے عشق کے تعلق سے جہاں بھی اپنے نظریات کا اظہار کیا ہے اس کو اگر یکجا کیا جائے تو ایک منضبط فلسفۂ عشق اور تصورِ عشق وجود میں آ سکتا ہے۔ قمی نے اپنے تجربات ومشاہدات کی روشنی میں عاشق ومعشوق کے مابین گزرنے والی واردات کو نئے ڈھنگ سے پیش کیا ہے اور پرانے تجربات کو اپنے انداز بیان سے بامعنی بنادیا ہے۔ عشق اور عاشق کے تعلق سے ان کا نظریہ درج ذیل اشعار میں واضح طور پر نمایاں ہے۔

هر که بار سر کشد بردوش مرد عشق نیست

مرد عشق آنست کاول گام ترك سر کند

عاشقان را نیست از آداب رسمی بهرۂ

عشق اول گام ترك مذهب و ملت کند

عشق را معجزۂ طی مکان می باید

که بسعی قدم این راه بپایان نرود

ملک قمی کی نظر میں عشق ایک بحر بیکراں ہے جس کی شناوری ہر ایک کے بس کی بات نہیں۔ وہ بھی خود کو اس میں لاچار اور مجبور پاتے ہیں۔ ایک غزل میں لکھتے ہیں۔

در بحر عشق بسکه ملك دست و پازدم

جانم زتن بر آمد و دستم ز کارشد

۹- سفرمعشوق:

معشوق کے سفر کرنے اور اس سفر کے نتیجے میں عاشق کے دل پر جو گذرتی ہے اس کا بیان بھی شعرا نے اپنی غزلوں میں کیا ہے۔ ملا وحشی یزدی اور شرف قزوینی وغیرہ نے اس مضمون پر مسلسل غزلیں لکھی ہیں۔ ملک

قمی کی بھی ایک مسلسل غزل اسی مضمون پر ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

شنیده ام کـه بیـاران سـر سفـر داری | مـرو مـرو کـه درین راه صد خطر داری
خدای را که برون کن ز سر هوای سفر | تـو نـاز کـی غم غربت چگونه برداری
اگر غرض زروسیم است از سفر سهل است | سرشك من نگر ار میل سیم و زرداری
زسیر دشت چه خیزد کنار جوی چه سازد | در آبـدیـدۀ مـا گـر سر سفـر داری

۱۰- **محبوب کا قرب:**

عاشق اپنے محبوب کی قربت ہر لمحہ چاہتا ہے اور اس کے بارگاہ میں رسائی حاصل کرنا ہی اس کا مدعا ہوتا ہے لیکن اس کے لئے اسے بڑی مشکلوں سے گذرنا پڑتا ہے۔ قمی نے اس مضمون کو بے حد دلکش انداز میں پیش کیا ہے۔

محـرمـان تـو مرا تا به کی آزار دهند
کـاش یـکبار سوی بزم توام بار دهند

۱۱- **عاشق کا مذہب:**

دنیا میں ہر انسان کسی نہ کسی مذہب کی پیروی کرتا ہے اور کسی ایک ذات کی عبادت و پرستش کرتا ہے۔ عاشق کے لیے اس کا معشوق ہی اس کا مذہب و ایمان ہے۔ وہ صرف اور صرف اپنے محبوب کی پرستش کرتا ہے اور کسی بھی مذہب و ملت سے اس کا کوئی سروکار نہیں۔ عاشق کے نزدیک مذہب عشق تمام مذاہب سے بالاتر ہوتا ہے۔ قمی نے اس نظریہ کو اس طرح ادا کیا ہے۔

ایـمـان کـنـاره کرده و اسلام مانده دور
کـفـر از قـفـا ستاده و بـت در بـرابـرم

مـرا بـکـعـبـه مـخـوانید و زحمتم ندهید
کـه بـت پـرسـت بـطوف حرم نمی آید

قمی نے عاشق کے مذہب اور عشق کے رسم و طریقے کے متعلق ایک رائے قائم کی ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ محبوب کے وصال کی آرزو رکھنا عشق کا طریقہ نہیں ہے بلکہ یہ تو اسی طرح ہے کہ صرف دعا کی غرض سے کعبہ کی

زیارت کی جائے۔

خواهش نه رسم ماست ملك درطريقِ عشق
گر سوی کعبه بهر دعا می روی مرو

**۱۲- صوفیانہ اور عارفانہ رنگ:**

تصوف اصل میں زبان وقلم کی حدود سے باہر ہے اور یہ وجدان، ذوق اور مشاہدہ کا نام ہے جو بیان میں نہیں آ سکتا تاہم جس قدر زبان قلم سے ادا ہو سکتا تھا، ارباب تصوف نے تصنیفات کے ذریعہ ادا کیا ہے اور اس طرح یہ پورا سرمایہ شاعری میں بھی آ گیا۔

علامہ شبلی نے تو یہاں تک کہا کہ ''فارسی شاعری اس وقت تک قالب بے جان تھی جب تک اس میں تصوف کا عنصر شامل نہیں ہوا تھا''۔ ملک قمی کے کلام میں بھی صوفیانہ اور عارفانہ عقائد نظر آتے ہیں۔ ملک قمی نے عشق مجازی کے ساتھ ساتھ عشق حقیقی کی بھی ترجمانی کی ہے جس کے سبب ان کے کلام میں آفاقیت اور ہمہ گیری پیدا ہوگئی ہے۔ ان کے کلام کا بڑا حصہ دنیا کی بے ثباتی، عشق حقیقی کی تڑپ اور علائق دنیا سے کنارہ کشی جیسے صوفیانہ افکار پر مبنی ہے۔ ذیل کے اشعار سے اس کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے۔

نه از مقام تو نامی نه از نشان اثری
تو بی نشان جهانی بدان نشان که تویی
به جستجوی تو از جستجو نیافت اثر
يقين براه تو گم شده بران گمان که تویی

قمی نے دنیا کی مذمت ان الفاظ میں کی ہے۔

دنیا بسگان جیفه اولی　　　ننگ ملکست پادشاهی

ملک قمی کے مطابق طریقت کی راہ میں ایک لمحہ کی غفلت بھی سالک کو منزل مقصود سے دور کر سکتی ہے۔ اور وہ راہِ طریقت سے بھٹک سکتا ہے۔ ایک غزل میں قمی نے اس خیال کو اس طرح پیش کیا ہے کہ میں کارواں کے ساتھ سفر میں رواں تھا، میں نے محسوس کیا کہ میرے پاؤں میں کانٹا چبھ گیا ہے، صرف ایک لمحہ کے لیے میں اپنے پاؤں سے اس کانٹے کو دور کرنے کے لئے کارواں سے الگ ہوا اور اس ایک لمحہ کی غفلت نے مجھے میری منزل سے دور کر دیا۔

رفتم کہ خار از پا کشم محمل نهان شداز نظر
یك لحظه غافل گشتم و صد ساله راهم دور شد

ملک قمی کے مطابق ہر دروازہ پر جبہہ سائی اور عبادت سے کوئی فائدہ نہیں بلکہ انسان کا دل ہی اس کی عبادت گاہ ہے اوراس کی تمام حاجات کا قبلہ ہے۔

ز نقش جبہ هر در مباش جبهه طراز
دلست قبلۂ حاجات روی در دل کن

درج ذیل اشعار قمی کے عارفانہ خیالات کی بہترین ترجمانی کرتے ہیں:

بحر شو تا تحت و فوق خود کماهی بنگری
دیده بکشائی که از مه تا بماهی بنگری
چهره نه بر خاك این درگاه واز داغ جبین
چشم بینش بر کشا تا هرچه خواهی بنگری

### ۱۴ - دکن اور نورس کا ذکر:

شاعر اپنے اشعار میں کسی خاص ملک و مقام کا ذکر کرتا ہے جس سے اس کی خاص وابستگی ہوتی ہے۔ ملک قمی نے بھی دکن اور مقام نورس کا اپنی غزلوں میں جابجا بڑے جوش اور ولولہ کے ساتھ ذکر کیا ہے جس سے ان مقامات سے ان کی عقیدت اور وابستگی کا اظہار ہوتا ہے۔ ملک نے نورس مقام سے متعلق ایک مثنوی بھی لکھی ہے جس کا ذکر قبلاً آ چکا ہے۔ یہاں صرف اس کی غزلیات کے چند اشعار نمونے کے طور پر نقل کیے جاتے ہیں۔

در گلشن دکن ملك از فیض شمس دین
هر صبح کشت گلشن تبریز میکنی

چون صیت نورس تاختم نه چرخ و هفت و اقلیم را
خوانِ خلیل آراستم گلزار ابراهیم را

سر سرغان چمن زمزۂ نورس داشت
خوش نفس بود که بی مایۂ تاثیر نبود

## ۱۳- شاعرانہ تعلّی:

فارسی کے بیشتر شعراء نے اپنے اشعار میں شاعرانہ تعلّی سے کام لیا ہے۔ملک قمی نے بھی اپنی شاعری کی تعریف جا بجا کی ہے۔مثلاً درج ذیل شعر۔

بگرفت ملك ملك عرب را و عجم را
صیت روش تازه و طرز عجب او

## ۱۴- صنائع لفظی و معنوی:

شاعری خوبصورت اظہار فن کا ایک خوبصورت وسیلہ ہے۔اس میں مزید حسن و لطافت اور معنی و تہ داری پیدا کرنے کے لیے صنعتوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔صنائع خود شاعری کا مقصد نہیں ہوتیں لیکن شاعری کا مقصد ان کے استعمال کے بغیر ممکن بھی نہیں ہوتا کیونکہ ان کے ذریعے شعر کی تاثیر میں اضافہ ہوتا ہے۔

قمی کے کلام کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انھوں نے بھی بعض اوقات بڑی ہنرمندی کے ساتھ صنائع لفظی و معنوی کا استعمال کیا ہے جن کی وجہ سے ان کے کلام کی فکری و معنوی اوصاف اور الفاظ کی ظاہری خوبیوں کی طرف خوانندہ کا ذہن مائل ہو جاتا ہے:

**تلمیح:**

فرهاد رشك صحبت پرویز را چودید
طاقت نداشت رخت سوی بیستون کشید

یوسفی برسر بازارچۂ حسن آمد
سود و سرمایۂ دل در سر سوداش کنم

**تشبیہ:**

ز مهرماه بهر دل چه مایه می افزود
نه ماه مهر مگر ماه مهر گان آمد

**صنعت تضاد:**

ایمان کناره کرده و اسلام مانده دور
کفر از قفا ستاده و بت در برابرم

**صنعت مبالغہ:**

ای تو بہشت برین ، این چه شکوہست و شان
پیشگہت شه نشین ، بار گہت شه نشان
بزم ترا هشت خلد ، شقّه ای از پیشگاه
بـام تـرانُـه فـلك ، پـایـه ای از نـردبـان

**قصائد:**

قصیدہ شاعری کی ایک قدیم صنف ہے جو بہت پہلے سے حصول زر و جاہ کا وسیلہ رہا ہے۔ یہی وہ صنف شاعری ہے جہاں شاعر اپنی عبقریت کا سکہ جمانا چاہتا ہے۔ رودکیؔ سے لے کر عرفیؔ تک قصیدہ نگاری نے بڑے نشیب و فراز دیکھے ہیں۔ عنصری، منوچہریؔ، امیر معزی، انوری، خاقانی، ظہیر فاریابی، کمال اسماعیل، اصفہانی اور امیر خسرو کی کاوشوں کے نتیجے میں اس صنف نے کمال حاصل کیا۔

درحقیقت مختلف شاعرانہ مضامین کے بیان کے لیے قصیدہ سب سے بڑا میدان ہے۔ مثنوی کے لیے مسلسل طویل قصے کی ضرورت ہوتی ہے۔ غزل میں چھوٹے چھوٹے مفرد خیالات ادا کیے جاتے ہیں۔ باقی ہر قسم کا مضمون جو ان دونوں قسموں کے بیچ میں ہے وہ صرف قصیدے کے ذریعہ ادا کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی نے کوئی اچھا کام کیا ہے یا کسی کی حمایت یا کسی گروہ کے تمدن یا معاشرت کی تصویر کھینچنا ہے تو اس قسم کے تمام مضامین قصیدے میں بہتر طریقے سے ادا کیے جا سکتے ہیں۔

چنانچہ ملک قمی نے بھی قصیدے کی روایت کو اپنے شعری ادب میں سمویا اور اپنا خون جگر صرف کیا۔ انھوں نے قصیدے میں اپنے علم و فضل، شاعرانہ کمالات اور زبان و بیان وغیرہ پر اپنی بھر پور صلاحیت کا استعمال کیا ہے۔

ملک قمی نے قصیدے میں اپنے ہم عصر شعراء کا اثر قبول کیا ہے اور ان کی زمین میں قصیدے بھی کہے ہیں جن کا ذکر گذشتہ صفحات پر ہو چکا ہے۔

اخلاقی اور دینی قصائد میں حمد، منقبت اور نعت، فارسی شاعری کا ایک ایسا عنوان ہے کہ شاید ہی کوئی ایسا شاعر ہو جس نے اس موضوع کو نہ اپنایا ہو۔ ملک قمی کے دل و دماغ پر بھی تصوف کا خاصا اثر تھا لہذا انھوں نے زیادہ تر صوفیانہ قصائد کہے۔ عبدالباقی نہاوندی لکھتے ہیں:[1]

---

۱۔ مآثر رحیمی، جلد سوم، ص ۲۲۸

"قصائد مداحانۂ عارفانه و غزلیات عاشقانه در توحیدو نعت می پردازد"

ملک قمی نے حضرت علیؓ کی شان میں بھی منقبتی قصیدے لکھے ہیں۔ انھوں نے ان قصائد میں حضرت علیؓ کے لیے ایسی صفات کا انتخاب کیا ہے جن میں ان کی شخصیت کے ممتاز پہلو اوران کے اوصاف کا پرتو موجود ہے۔ مثلاً ایک قصیدے میں لکھتے ہیں:

چرخ وقتیست که فریاد کنان سینه کنان　　بـر در بـار گـه حیـدر کـرّار آیـد
سرتضی خازن گنجینۂ هستی که اگر　　جلوه برسنگ کند سنگ برفتار آید

ملک نے حضرت علیؓ کی مدح میں جو قصیدے کہے ہیں ان میں بڑی خوبی اور کمال سے اپنے دلی جذبات، خیالات واحساسات کا اظہار کیا ہے۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ ملک قمی کے قصائد کا محور حضرت علیؓ ہیں۔ منقبتی قصائد کے علاوہ ملک قمی نے نظام شاہ، عبدالرحیم خانخاناں، ابراہیم عادل شاہ، شاہنواز خاں وغیرہ کی مدح میں بھی قصیدے کہے ہیں۔

ابراہیم عادل شاہ کی شان میں جو قصیدے کہے ہیں ان میں عادل شاہ کی سخاوت اور فیاضی کا ذکر کرتے ہوئے اسے بحر قلزم اور بحر زخار سے تعبیر کیا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے ان کے کردار کی عکاسی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس بادشاہ کا ظاہر و باطن یکساں نظر آتا ہے یعنی جو کچھ کہتا ہے اس کو عملی جامہ بھی پہناتا ہے۔

ای خاطر درهم ز کفت مخزن درهم
با جود تو بینم دو جهاں چشمۂ بی نم
ای کان گهر با کرمت نیم کف خاك
وی مایۂ قلزم ز دست یك کف شبنم

ملک قمی نے مرتضی نظام شاہ کی مدح میں جو قصیدہ کہا ہے اس میں ان کی مدح سرائی اس طرح کی ہے۔

بر منبر مدینۂ نظمم خطیب عقل　　خواند مدام خطبه بنام نظام شاه
شاهی که تا بر ابلق دولت نهاد زین　　گیتیش رزمگاه شدو چرخ بزمگاه
بر فرق ساکنان فلك سایه گسترد　　باران رحمت تو اگر پرورد گیاه

ملک قمی نے عرفی اور نظیری کی زمین، بحر اور ردیف میں خانخاناں کی مدح میں ایک طویل قصیدہ کہا ہے جس کا مطلع حسب ذیل ہے۔

مضراب بہ می تر کنم آهنگ قلم را
رنگ خط ساغر دهم اور تاد قم را

ایک جگہ قتی نے خانخاناں کی مدح سرائی اس طرح کی ہے۔

سلطانِ سلاطینِ اسم خانِ خوانین
کو همت پا کان شمرد خیل و حشم را

از هستی او نیستی از نیستی افتاد
نازم بوجودی کہ عدم کرد عدم را

## مثنویات:

فارسی شاعری میں مثنوی کی صنف بیانیہ اور توضیحی شاعری کے لیے مخصوص ہے اور رزم اس کا مہتم بالشان موضوع ہے۔

دراصل مثنوی تمام اصناف سخن میں ایک ایسی صنف ہے جس میں قصیدے کا شکوہ وجلال، غزل کا عزو جمال، رباعی کی جامعیت، مرثیہ کا حزن وملال اور نظم کی چاشنی وکمال سبھی کچھ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فارسی شاعری کے آغاز سے لے کر موجودہ دور تک یہ صنف سخن ہر دور میں شعرا کی پسندیدہ صنف رہی ہے اور نہ صرف ایران بلکہ ہندوستان میں بھی امیر خسرو، فیضی، غالب اور اقبال جیسے بالغ النظر شعرانے عمدہ مثنویاں لکھی ہیں۔

ملک قتی نے بھی مثنوی کی اس دیرینہ روایت کو برقرار رکھتے ہوئے چار مثنویاں کہیں۔ ان کی مثنویوں کی خصوصیات میں ان کا طرزِ استدلال اور سمجھانے کا طریقہ ہے۔ ملک قتی کو یہ احساس ہے کہ فلسفیانہ موضوع کی گہرائی کے باعث انسان اسے سمجھ نہیں پاتا۔ اس لیے وہ جب کوئی بحث چھیڑتے ہیں تو جداگانہ موضوعات دے کر اپنی بات کو وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔

ملک قتی کی مثنویاں عارفانہ اور ناصحانہ رنگ لیے ہوئے ہیں۔ صوفیا کا عقیدہ ہے کہ انسانی روح ایک ابدی اور غیر فانی عنصر ہے جس کا براہ راست ذات خداوندی سے تعلق ہے۔ یہ تعلق بالکل ایسا ہی ہے جیسا جزو کا کل کے ساتھ ہوتا ہے۔ صوفیا جہاں ذات خداوندی کو روح مطلق سمجھتے ہیں وہاں اسے حسن مطلق بھی کہتے ہیں۔ ملک قتی کی مثنویات کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ بھی اس عقیدہ کے قائل تھے۔

ملک قمی کی مثنویوں میں ''ساقی نامہ''، ''مثنوی صنم و برہمن''، ''مثنوی منبع الانہار'' اور حدیقہ سنائی کی بحر میں لکھی جانے والی مثنویاں ہیں۔ ذیل میں ان کا ایک اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

## ا- ساقی نامہ:

فارسی شاعری میں شراب کی تعریف میں شعر کہنے کی روایت نہایت قدیم ہے۔ منوچہری دامغانی (۴۳۲-۴۳۹ھ) پہلا فارسی شاعر ہے جس نے شراب کی تعریف میں بڑی تعداد میں شعر کہے۔[1] اس نے شراب کو عنوان بنا کر مستقل نظمیں کہیں ہیں۔ مثلاً ''در وصف شراب''

ای بادہ خدائی تو ھمہ جان و تن من
کز بیخ بکندی ز دلِ من حزنِ من

اس کے علاوہ اسعد گرگانی، نظامی، امیر خسرو، خواجوی کرمانی، شیخ فرید الدین ابراہیم عراقی، خواجہ حافظ وغیرہ وہ اہم شعرا ہیں جنہوں نے اس تعلق سے اشعار کہے ہیں۔

ساقی نامہ کی مقبولیت کا ایک ثبوت یہ بھی ہے کہ ہر دور میں شعرا نے طویل ساقی نامے لکھے۔ چنانچہ نوعی خبوشانی اور میر سنجر کے ساقی ناموں میں بالترتیب ۲۹۸[2] اور ۱۴۹۷ اشعار ملتے ہیں۔ ظہوری ترشیزی نے چار ہزار پانچ سو اشعار پر مشتمل ساقی نامہ لکھا جو ادب العالیہ کی حیثیت حاصل کر چکا ہے۔ ان طویل ساقی ناموں کا انداز تقریباً وہی ہے جو حافظ کے ساقی نامہ کا ہے۔ یعنی ساقی و می سے خطاب اور وصف شراب کے علاوہ ان میں کسی کی مدح بھی ہوتی ہے۔ بعض ساقی ناموں میں ممدوح کوئی بادشاہ یا امیر ہوتا ہے۔ جیسے ساقی نامۂ سنجر میں ممدوح حضرت علیؑ ہیں۔ ظہوری ترشیزی نے ساقی نامہ میں معنوی حیثیت سے ایک جدت یہ پیدا کی کہ اس نے یہ ذیلی سرخیاں قائم کی ہیں۔ مثلاً[3]

''در تعریف شراب''، ''خطاب با زاہد''، ''تعریف میخانہ''، ''تعریف اہل میخانہ''، ''تعریف می فروش''، ''تعریف ساقی''، ''تعریف شراب'' وغیرہ

قدیم ساقی ناموں میں عموماً دنیا کی بے ثباتی کا ذکر ہوتا تھا، اہل زمانہ کی بے وفائیوں اور ناقدریوں کی

---

ا- میخانہ، عبد النبی فخر الزمانی، مقدمہ، ص ۳۰

۲- معارف نمبر، جلد ۵، ص ۹۵

۳- ساقی نامہ ظہوری، صفحہ اول تا آخر

شکایت ہوتی تھی، اپنے دردوغم کا اظہار کیا جاتا تھا۔ مثلاً خواجو نے دنیا کی بے ثباتی کا ذکر اس طرح کیا:

بده ساقی آن جوهر روح را
دوای دلِ ریش مجروح را

نوعی خبوشانی نے غم روزگار کی شکایت اس طرح کی:

فشرد آن چنان غم سراپای من
که گشت استخوان خون در اعضای من

ظہوری نے اہل روزگار کی مذمت یوں کی ہے:

همه مست لیك از شراب غرور
به پیکار نزدیك و از صلح دور

ملک قمی نے بھی ''ساقی نامہ'' لکھا جسے فارسی ادب میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس ساقی نامے کی وجہ سے ان کو کافی شہرت حاصل ہوئی۔ اس ساقی نامہ میں وہ شراب کو اس انداز میں طلب کرتے نظر آتے ہیں۔

اے ساقی ہم تو مست اور خراباتی ہیں لیکن تیری نایاب شراب کہاں ہے۔ ہم تو بیابان میں بھٹک رہے ہیں چشمۂ آب کہاں ہے، میں تو برباد ہوگیا لیکن شراب کے چاہنے والے کہاں ہیں ہم تو دردوغم میں جل کر کباب ہوگئے۔ تیرے مست لوگوں کی خوشی کی آماجگاہ کہاں ہے۔

خرابم در می پرستان کجاست    کبابم طرب گاهِ مستان کجاست
خراباتیم، بادۂ ناب کو    بیابانیم، چشمۂ آب کو
جگر تشنه ام، ساقیا دیر شد    دگر نغمۂ غم گلوگیر شد

### ۲- منبع الانہار:

'منبع الانہار' ملک قمی کی دوسری مثنوی ہے۔ اس مثنوی کا دوسرا نام 'نورس نامہ' ہے اور یہ مثنوی دراصل 'گلزار ابراہیم' کا دیباچہ ہے۔ 'گلزار ابراہیم' کو قمی اور ظہوری نے مل کر تصنیف کیا ہے۔

'منبع الانہار' مثنوی ابراہیم عادل شاہ کی مدح میں لکھی گئی ہے اور شاہ حسین نظام شاہ کے نام معنون

ہے۔ یہ مثنوی ۲۰۰۰ ر اشعار پر مشتمل ہے۔ احمد گلچین معانی کے مطابق یہ مثنوی نظامی گنجوی کی مخزن اسرار کی پیروی میں لکھی گئی ہے:

''منبع الانہار در تتبع مخزن الاسرار''

ایشیا ٹک سوسائٹی کے کیٹلاگ کے مطابق 'منبع الانہار' ۱۷ Chapters میں منقسم ہے:

"Manba-ul-anhar a mathnawy divided into 17 Chapters (Nahrs)"

محمود غزنوی اور فردوسی کے تعلق سے جو قصہ شاہنامے میں درج ہے اسی کے مثل ایک قصہ ملک نے منبع الانہار میں نظم کیا ہے۔ ذیل میں مثنوی کے چند اشعار درج ہیں:

| | |
|---|---|
| ثبت چنین رفت که استاد طوس | داد به شهنامه جمال عروس |
| از حسن آن زشتی میمندیان | سست رگی بخش تنومندیان |
| گشت چنین شهره که در کار شعر | تنگدلی برد به بازار شعر |
| گوهر شصت الف به قیمت رسید | قیمت یك الف نیامد بدید |
| عهد بدل کرد شه غزنوی | به که سر این کج منشی بشنوی |
| داشت وزیری سر شاه دکن | کاب گهر داده به کان عدن |
| کرد شه غزنوی از نقض عهد | عهد سخن گشت براهیم عهد |
| و به طلا سیم بر آمد زکاز | سیم طلاساخت زهی شه نواز[۱] |

چونکہ منبع الانہار گلزار ابراہیم میں شامل ہے اس لیے اس واقعہ کا تعلق نہ تو منبع الانہار پر انعام پانے سے ہے اور نہ گلزار ابراہیم کے خاتمہ سے۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابراہیم عادل شاہ، محمود اور فردوسی سے بہت زیادہ متاثر ہے اور غالباً شعراء وفضلا پر جو اس نے غیر معمولی طور پر انعام کی بارش کی ہے وہ اس تاثر کا نتیجہ تھی۔

ابراہیم عادل شاہ نے جب ملک کی مثنوی منبع الانہار دیکھی تو بہت خوش ہوا اور اس کو گراں قدر انعام دیا۔ پھر تمام درباری شعراء کو حکم دیا کہ مخزن اسرار کا جواب لکھیں۔ سب نے شاہی حکم کی تعمیل کی لیکن حیدر ذہنی نے جو شوخی کلام، بذلہ گوئی اور لطیفہ سنجی میں یدطولیٰ رکھتا تھا، اس کا جواب نہ دیا جس کا ذکر گذشتہ صفحات پر کیا

---

۱- کلیات ملک رام پور ورق ۴۸۲

جا چکا ہے۔ملک قمی نے منبع الانہار میں یہ داستان نظم کی ہے جو درج ذیل بیت پر ختم ہوتی ہے۔

شاہ کہ دشنام بہ رغبت خرد
نقد دعا را بہ چہ قیمت خرد

اس مثنوی کا خاتمہ اس شعر پر ہوتا ہے اور اس آخری شعر سے مثنوی کا نام منبع الانہار عیاں ہوتا ہے۔

منبع الانہار بپایان رسید
در بصدف قطرہ بنعمان رسید

اس مثنوی کو شاہ حسین نظام شاہ کے نام معنون کیا گیا ہے۔

منبع الانہار کا دوسرا نام نورس نامہ ہے۔فخر الزمانی لکھتے ہیں:[۱]

ابراھیم عادل شاہ در برابر مخزن حضرت شیخ دو ھزار بیت گفت و آن را نورس نامہ نام کرد"

### ۳۔ مثنوی در بحر حدیقہ سنائی:

ملک قمی صوفیانہ مسلک کے حامل تھے اور ان کی شاعری کا محور بھی صوفیانہ شاعری ہے۔خاص طور پر ان کی مثنویاں عارفانہ رنگ رکھتی ہیں۔ملک قمی نے حدیقۂ سنائی کی بحر میں ایک مثنوی جس کا عنوان ہی "در بحر حدیقہ سنائی" ہے، نظم کی۔ملک قمی نے اس مثنوی کو مختلف ذیلی موضوعات سے سنوارا ہے جن میں چند موضوعات درج ذیل ہیں:

۱۔ در توحید حضرت باری تعالیٰ شانہ در بحر حدیقہ سنائی
۲۔ در صفت عشق پاک گہر
۳۔ در نعت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
۴۔ در منقبت حضرت امیر کل امیر
۵۔ نیاز حضرت موسیٰ و مدح آل
۶۔ در واقعہ حکیم سنائی
۷۔ در صفت عقل

---

۱۔ میخانہ، ص ۲۶۸

۸- معجزۂ حضرت امام رضا

۹- سبب سیاہ رنگی قہوہ

اس مثنوی میں قمی نے جو عنوانات تعین کیے ہیں ان عنوانات سے واضح طور پر ان کے عارفانہ ہونے کی تصدیق ہوتی ہے۔ اس مثنوی کے چند اشعار بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

ای طرب ساز غم نگارنده	هم نگاری و هم نگارنده
عشق نو باده نو و کهنست	گلشن چار فصل نه چمنست
نورس چار باغ و هشت بهشت	دوحۂ تاره برگ اول کشت
ای ازل جز قد تو چست قبا	ابدت دامنی کشان در پا
ای حقیقت ز خامشان درت	وی شریعت ز چاوشان درت
رفت موسی بطور و گفت براز	کای ز تو برگ کائنات بساز

## ۴- مثنوی صنم و برہمن:

ملک قمی کی چوتھی اور آخری مثنوی صنم و برہمن کے عنوان سے ہے۔ صنم و برہمن دراصل ایک عشقیہ داستان ہے۔ ملک قمی کی اس مثنوی کو بعض لوگوں نے اشتباہ کی وجہ سے ''صنم وخیال'' کا نام دیا ہے۔ اس تعلق سے احمد گلچین معانی رقم طراز ہیں:[۱]

''منظومه که از بی دقتی آن را ''صنم والخیال'' نیز خوانده''

ملک کی یہ مثنوی بھی دیگر مثنویوں کی مانند درج ذیل عنوانات پر مشتمل ہے:

در توحید باری تعالیٰ، در مناجات قاضی الحاجات، در نعت سید المرسلین و خاتم النبیین صلعم، در صفت شب معراج، در منقبت علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام، در اتحاد نبوت و ولایت، در حسن معنوی، در صفت عشق حقیقی، در صفت سخن، آغاز داستان صنم و برہمن، پیدا شدن صنم و نسب او، سفر کردن برہمن بطلب صنم''

صنم و برہمن کے چند اشعار ذیل میں درج ہیں:

چو بنماید جمال حق تعالی	سراپا دیده گردم در تماشا

---

۱- تاریخ تذکرہ ہای فارسی، ص ۱۳۲۶

الهی خواهشم را دیده بردوز تحمل را شکیبایی در آموز
شبی چون خاطر شب زنده داران ز صافی چون دل پرهیز گاران

**ترکیب بند:**

جیسا کہ قبلاً ذکر ہوا، ملک قمی کے آثار میں دیگر اصناف سخن کی بھی شمولیت ہے۔قمی نے غزلیات اور قصائد کے علاوہ رباعیات، ترکیب بند، ترجیع بند اور قطعات پر بھی طبع آزمائی کی ہے۔ ترکیب بند اور ترجیع بند پر طبع آزمائی کر کے انہوں نے اپنے قادرالکلام ہونے اور شعر کی تمام اصناف پر اپنی کامل مہارت کا ثبوت پیش کیا ہے۔

قمی کے دیوان میں سات ترکیب بند ہیں۔ پہلی ترکیب بند میں ۱۵ بند ہیں، دوسرے ترکیب بند میں ۸، تیسرے ترکیب بند میں ۱۶ بند، چوتھے ترکیب بند میں ۱۸، پانچویں میں ۱۲، چھٹے میں ۵ اور ساتویں ترکیب بند میں ۱۹ بند ہیں۔

ملک کی پہلی ترکیب بند کا آغاز جو اسرار ائمہ کے عنوان سے ہے، اس طرح ہوتا ہے:

ای حمد تو منبر مقالات وی ذکر تو سلّم سماوات
هم مایه فطرت دقایق هم منشأ اجتماع ذرات

ملک قمی نے ایک ترکیب بند میں جس کا عنوان 'توحید باری تعالی ونعت حضرت مصطفیٰ ومدح دوازدہ امامؑ ہے خدای وحدہ لاشریک کی وحدانیت کا بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مافوق مقام کبریااست بنمود خرد مقام ایزد
چه جزو چتمام محوند در ذکر علی الدوام ایزد

نبی اکرم کی شان میں لکھتے ہیں:

در آئینه لقای احمد لامع ذات خدای احمد
بردوخته است آفرینش بر دامن کبریای احمد
با مدحت او خرد چه سنجد
این باده بظرف کس نگنجد

**ترجیع بند:**

ملک قمی نے ترجیع بند پر بھی طبع آزمائی کر کے اپنے کمال کا جوہر دکھایا ہے۔ان کے دیوان میں کل ۹ ترجیع بند ہیں اوران کے عنوانات حقایق معارف، منقبت حضرت علی، مدح خانخاناں، مدح شاہ عباس ماضی، مدح ابراہیم عادل شاہ، ساقی نامہ در توحید وغیرہ ہیں۔ایک ترجیع بند جو آٹھ بندوں پر مشتمل ہے اور خانخانان کی مدح میں ہے، ذیل میں اس ترجیع بند کا ایک بند پیش کیا جاتا ہے:

عجب مسیح نفس باد مهربان آمد | که ذره ذره در اجزای خاك جان آمد
ز مهر و جاه بهر دل چه مایه مهر افزود | نه ماه مهر مگر ماه مهربان آمد
درست مغربی مهر در ترازو شد | ازین کشش سر میزان شب گران آمد
ز بس تنوع الوان مختلف در باغ | نگارخانه چین نقش بوستان آمد
ز کیمیای خزان سطح باغ پر زر شد | چمن معاینه چون گنج شایگان آمد
ز بس تراوش ابر و نزول باد خزان | هوای باغ گهر پاش و زرفشان آمد
دلم بحلقهٔ روحانیان مقام گرفت | ندای عالم غیبم بگوش جان آمد

که از نسیم عدالت جهان گلستان است
بعیش کوش که دوران خانخانان است

**رباعیات:**

فارسی ادب میں قصیدہ اور مثنوی کی طرح رباعی کہنے کی روایت بھی نہایت قدیم ہے۔رباعی چار مصرعوں والی مختصر ترین نظم ہے جس میں اخلاقی نکات، عارفانہ تصورات اور فلسفیانہ نکات کے ساتھ ہی عاشقانہ جذبات اور ذاتی حالات کو بھی جگہ دی جاتی ہے۔شاعری کی یہ وہ اہم صنف ہے جس میں شاعر کسی خاص مضمون کو اختصار کے ساتھ شعر کا جامہ پہنا تا ہے۔

فارسی زبان کے رباعی گو شعرا میں شہید بلخی، ابوشکور بلخی، رودکی، ابوسعید، بابا طاہر اور عمر خیام کا نام لیا جاسکتا ہے۔لیکن اس صنف کو بام عروج پر پہونچانے والا شاعر عمر خیام ہے۔خیام نے رباعی کو فلسفیانہ مزاج دیا پھر اس میں تصوف اور اخلاق کو جگہ دی گئی۔خیام کے بعد آنے والے شعرا نے بھی اس صنف سخن میں طبع

آزمائی کی لیکن وہ ہنر نہ پیدا کر سکے جو خیام کی ذات کا حصہ تھا، مثلاً قاسم ارسلان، نوعی خبوشانی، قزلباش خان وغیرہ۔

ملک قمی کی رباعیات کے مطالعہ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ اس نے نہایت خوبی کے ساتھ اس صنف کو برتا ہے۔قمی نے اس صنف میں طبع آزمائی کرتے ہوئے بعض دیگر موضوعات مثلاً مدح، عاشقانہ مضامین، ذاتی حالات اور شکوہ و شکایت، ہجو، بلند حوصلگی اور عالی ہمتی جیسے موضوعات کو شامل کیا ہے جو ان کے قادرالکلام ہونے کا بین ثبوت ہے۔قمی کی رباعیوں کی کل تعداد ۱۳۵ ہے جس کا آغاز مندرجہ ذیل رباعی سے ہوتا ہے:

از مغز سخن مادۂ سل بگشا    آسان حل شد عقده مشکل بگشا
جمع آوردند منظر پنج حواس    یکره بنظاره دیدۂ دل بگشا

قمی نے اپنی غزلوں کی طرح رباعیوں میں بھی جذبۂ عشق کی ترجمانی کی ہے۔ایک رباعی میں اس خیال کو کہ معشوق کی نظر میں اس وجہ سے میں کوئی اعتبار پیدا نہ کرسکا چونکہ بوالہوسی کو میں نے اپنا شعار نہیں بنایا اس طرح پیش کیا ہے:

عاشق به هوس گر سرو کاری میداشت    جا در حرم چون تو نگاری میداشت
ای کاش ملك بلهوسی می آموخت    تا در نظر تو اعتباری میداشت

دردوغم کی شدت میں ملک والہانہ انداز میں شراب طلب کرتے ہیں۔وہ محبوب کو مخاطب کرکے کہتے ہیں کہ تو ہی میرے زخمی دل کا مرہم ہے اور میرے غمگین دل کا مونس۔ان کی خواہش ہے کہ معشوق انہیں شراب بیخودی سے نواز کر خود سے بے نیاز کردے:

ای مرهم داغ جگر ریشم تو    وی مونس خاطر غم اندیشم تو
از بادۂ بیخودی بجوشم آور    مستغنیم از خویش کن ای خویشم تو

ملک قمی بھی خیام کی طرح فلسفۂ جبر کے قائل نظر آتے ہیں۔خیام کے نزدیک انسان قدرت کے ہاتھوں مجبور اور بے بس ہے۔اس کے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔ملک نے اس فلسفہ کو اپنی رباعیوں میں اس طرح سے ادا کیا ہے:

MAULANA AZAD LIBRARY A.M.U.

اوباش محلۂ قضا و قدریم    شبگرد خرابۂ خطا و خطریم
هفتاد و دو کسوتست یکتایان را ۸ هر لحظه به کسوت دگر جلوه گریم


K-92

## قطعات:

ملک قمی نے قطعات بھی کہے ہیں۔ ان کے دیوان میں دستیاب قطعات کی تعداد ۵۴ ہے۔ یہ قطعات نہایت صاف وشستہ زبان میں ہیں۔ قمی نے ان قطعات میں خدا تعالیٰ کی حمد وثنا، اس کی وحدانیت، کائنات کی ہر شے میں اس کا جلوہ اور ہر شے پر اس کی قدرت وغیرہ مطالب ومضمون کو بیان کیا ہے۔ ایک قطعہ درج ذیل ہے:

ای لب خامۂ تو وحی سرای　　زده بر طایران سدره صفیر
حبّذا آب و خاک نورس پور　　تازه دارد گل نگین و سریر
گشت خاک فرح تجلی زای　　نفخۂ اول و حیات اخیر
بی مثالی بصد هزار مثال　　بی نظیری بصد هزار نظیر

.............................

## نسخہای خطی دیوان/کلیات ملک قمی

۱- **کلیات ملک قمی، مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ، شمارہ ۸۷/ ۸۴۱، ف نظم (عبدالسلام کلکشن):**

یہ نسخہ کل ۵۹۱/اوراق پر مشتمل ہے اور خط نستعلیق میں ہے۔ نسخے کے آخر میں کاتب کا نام محمد رضا اور سن کتابت ۱۰/شوال ۱۰۸۶ھ درج ہے۔ نسخہ کا بیرونی سائز 24x15 سینٹی میٹر اور حوض 16½x7 سینٹی میٹر ہے۔ یہ نسخہ قصائد، غزلیات، مثنویات، قطعات، ترکیب بند، ترجیع بند اور رباعیات وغیرہ پر مشتمل ہے۔ نسخے کا آغاز دیباچہ سے ہوا ہے جو صفحہ نمبر ۱ سے شروع ہو کر صفحہ نمبر ۷ پر ختم ہوتا ہے۔ دیباچہ کا آغاز اس طرح سے ہوتا ہے:

''الٰہی از نور مایدۂ خلت خوان خلیل را منور گردان......''

دیباچہ کے بعد قصائد درج ہیں۔ جس کی شروعات اس طرح سے ہے:

دل استاد رموز و خامشی آیات فرمانش

لآلی پیکران وحی طفلان دبستانش

قصاید کے بعد قطعات دیئے ہوئے ہیں جن کی تعداد تقریباً ۵۲ ہے۔ ان میں پہلے قطعہ کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

شود چو رستم طبعم برخش فکر سوار

حسود کیست که گردد بگرد میدانش

قصاید اور قطعات کے بعد دیباچۂ نورس کا آغاز ہوتا ہے:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نورس بستان کلام قدیم

دیباچہ نورس کے اختتام پر ترجیع بند اور ترکیب بند درج ہیں۔ پہلی ترکیب بند کا آغاز اس طرح ہے:

ای حمد تو منبر مقالات

وی ذکر تو سلم مقامات

ترکیب بند و ترجیع بند کی ترتیب ملی جلی ہے۔

اس نسخے میں تقریباً ۸۵۰ غزلیات ہیں۔ پہلی غزل کا مطلع یہ ہے:

ای زنامت تاج گوهر بر سر دیوان ما
از نشانت بی نشانی سرخط عرفان ما

غزلیات کے بعد اس نسخے میں ساقی نامہ درج ہے جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

خرابم در سی پرستان کجاست
کبابم طربگاه مستان کجاست

ساقی نامہ کے بعد ملک قمی کی رباعیات کا آغاز ہوتا ہے۔ رباعیات کی تعداد تقریباً ۳۵۱ ہے جس کی شروعات اس رباعی سے ہوتی ہے:

از مغز سخن مادهٔ سل بگشا
آسان حل شد عقدهٔ مشکل بگشا
جمع آوردند منظر پنج حواس
یکره بنظاره دیدهٔ دل بگشا

رباعیات کے خاتمہ پر گلزار ابراہیم کا دیباچہ اس نسخہ میں شامل ہے جس کا آغاز اس طرح کیا گیا ہے:

ای نورس گلزار براهیم از تو
وی آتش نمرود و تف بیم از تو

نسخہ کا اختتام ملک قمی کی مثنویات پر ہوتا ہے جس میں پہلی مثنوی منبع الانہار ہے۔ اس مثنوی کا آغاز یوں ہوتا ہے:

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم
اهدناالصراط المستقیم

مثنوی ۲: در بحر حدیقۂ حکیم سنائی غفرہ اللہ در توحید حضرت باری شانہ:

ای طرب ساز غم نگارنده
هم نگاری و هم نگارنده

مثنوی ۳: مثنوی صنم و برہمن اس طرح شروع ہوتی ہے:

بنام آنکه در دلها وطن ساخت

صنم را قبلگاه برهمن ساخت

اس نسخے کے سرورق پر دو چیزیں اہم ہیں:

۱- فاخرالہ آبادی کی مہر پہلے صفحے پر ثبت ہے۔

۲- منیر شکوہ آبادی کی ۱۲۸۳ ہجری کی ایک تحریر بھی درج ہے۔

**۲- کلیات ملک قمی، رام پور رضا لائبریری، شمارہ ۳۴۴۳:**

یہ نسخہ کل ۵۳۷ اوراق پر مشتمل ہے اور عمدہ خط نستعلیق میں ہے۔ ہر صفحے پر ۱۹ سطریں ہیں۔ نسخے میں کہیں بھی تاریخ کتابت اور کاتب کا نام موجود نہیں ہے۔ نسخہ کا سائز 24x16½ سینٹی میٹر ہے۔ نسخہ میں صفحات کے چاروں طرف لال رنگ کا حاشیہ بنا ہوا ہے۔ کہیں کہیں الفاظ کرم خوردہ بھی ہیں۔ نسخے کی ظاہری حالت، کاغذ اور انداز تحریر سے پتہ چلتا ہے کہ مخطوطہ قدیم ہے۔ یہ نسخہ مولانا آزاد کے نسخہ سے بہت مشابہت رکھتا ہے اور تقریباً ملک قمی کے تمام آثار جو علی گڑھ کے نسخہ میں شامل ہیں وہ اس نسخے میں بھی دستیاب ہیں۔ نسخہ میں دیباچہ کا آغاز اس طرح سے ہوتا ہے:

''الٰہی از نور مایدۂ خلت خوان خلیل را منور گردان......''

دیباچہ کے بعد قصائد درج ہیں جس کا آغاز اس طرح سے ہوا ہے:

دل استاد رموز و خامشی آیات فرمانش

لآلی پیکران وحی طفلان دبستانش

قصاید کے بعد قطعات درج ہیں جن کی تعداد تقریباً ۵۲ ہے۔ قطعات کی شروعات اس طرح ہوتی ہے:

شود چو رستم طبعم برخش فکر سوار

حسود کیست که گردد بگرد میدانش

قصاید اور قطعات کے بعد دیباچۂ نورس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نورس بستان کلام قدیم

دیباچہ نورس کے اختتام پر ترجیع بند اور ترکیب بند کا آغاز اس طرح سے ہے:

ای حمد تو منبر مقالات

وی ذکر تو سلم مقامات

اس نسخے میں تقریباً ۸۵۰ غزلیات ہیں۔ پہلی غزل کا مطلع یہ ہے:

ای زناست تاج گوهر بر سر دیوان ما

از نشانت بی نشانی سرخط عرفان ما

غزلیات کے بعد اس نسخے میں ساقی نامہ درج ہے جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

خرابم در می پرستان کجاست

کبابم طربگاه مستان کجاست

ساقی نامہ کے بعد ملک قمی کی رباعیات کا آغاز ہوتا ہے۔ رباعیات کی تعداد تقریباً ۳۵۱ ہے شروعات اس طرح سے ہے:

از مغز سخن مادهٔ سل بگشا

آسان حل شد عقدهٔ مشکل بگشا

جمع آوردند منظر پنج حواس

یکره بنظاره دیدهٔ دل بگشا

رباعیات کے خاتمہ پر گلزار ابراہیم کے دیباچہ کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

ای نورس گلزار براهیم از تو

وی آتش نمرود و تف بیم از تو

نسخہ کا اختتام مثنویات پر ہوتا ہے جس میں پہلی مثنوی منبع الانہار کا آغاز یوں ہوتا ہے:

بسم الله الرحمن الرحیم

اهدنا الصراط المستقیم

مثنوی ۲: در بحر حدیقۂ حکیم سنائی غفرہ اللہ در توحید حضرت باری شانہ:

ای طرب ساز غم نگارنده

هم نگاری و هم نگارنده

مثنوی۳: مثنوی صنم و برہمن اس طرح شروع ہوتی ہے:

بنام آنکـه در دلها وطن ساخت
صنم را قبلگاه برهمنی ساخت

۳- دیوان ملک قمی، مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ، شمارہ ۳۸/ ۴۷، (حبیب گنج کلکشن):

یہ نسخہ کل ۱۹۱/ اوراق پر مشتمل ہے اور خط نستعلیق میں ہے اس نسخہ میں ۴۷۰ غزلیات، ۲۰۲ رباعیات اور تقریباً ۲۸ قطعات ہیں۔ ہر صفحہ پر ۱۳/ سطر ہیں۔ نسخہ کا بیرونی سائز 24x14½ سینٹی میٹر اور حوض 17x9 سینٹی میٹر ہے۔ یہ نسخہ غزلیات، قطعات اور رباعیات پر مشتمل ہے۔ نسخے میں نہ تو کاتب کا نام درج ہے اور نہ سن کتابت۔ غزلیات کے اوراق بے ترتیب ہیں اور بہت زیادہ کرم خوردہ ہے۔ کہیں کہیں پورا مصرعہ بھی غائب ہے۔ نسخے کا آغاز غزلیات سے ہوتا ہے اور پہلی غزل کا مطلع ہے:

ای زناست تاج گوهر بر سر دیوان ما
از نشانت بی نشانی سرخطِ عرفان ما

اس نسخے میں غزلیات کے بعد قطعات دیئے ہوئے ہیں جو ورق نمبر ۱۶۰ الف سے شروع ہوکر ۱۷۰ اب پر ختم ہوتے ہیں۔ قطعات کا آغاز اس طرح ہوا ہے:

طریق کیست بگوئید یا نشان بدهید
هزار عرصه بیك جبه بر نسنجیدن

یہ نسخہ رباعیات پر تمام ہوتا ہے جو ورق ۱۷۰ سے شروع ہوکر ۱۹۱ پر ختم ہوتی ہیں۔ آغاز حسب ذیل رباعی سے ہوتا ہے:

لاله و گل بطرف بستان چیست
که صبا آستین بخون مانده
از در تنگ ناز در رفتی
شقهٔ دامنت برون مانده

۴- دیوان ملک قمی، مولانا آزاد لائبریری علی گڑھ، شمارہ ۹۷۷ج ف (جواہر فارسیہ):

اس نسخہ کے کل اوراق کی تعداد ۵۷ ہے جن میں تقریباً ۲۳۰ غزلیات، ۲۸ رباعیات اور ۸ قطعات درج ہیں۔ ہر صفحہ پر ۱۷ سطریں ہیں۔ یہ نسخہ اچھی حالت میں ہے اور تحریر صاف ہے۔ نسخہ کا بیرونی سائز 21x12½ سینٹی میٹر اور اندرونی سائز 16x8 سینٹی میٹر ہے۔ غزلیات ردیف کے حساب سے ہیں۔ ترقیمہ میں کاتب کا نام اور تاریخ کتابت اس طرح دی ہوئی ہے:

''دیوان ملک قمی بتاریخ بیست ونھم جمادی الاول ۱۳۲۳ ھجری در مقام حیدرآباد دکن. درعہد محبوب علی پادشاہ بقلم قاسم علی بپاس خاطر برخوردار حسن علی متخلص حسن ۱۳۰۲ھ

نسخے کا آغاز غزلیات سے ہوتا ہے۔ غزلیات کے بعد قطعات کی شمولیت ہے جو صفحہ نمبر ۵۵ سے شروع ہوکر صفحہ نمبر ۵۷ پر ختم ہوتے ہیں۔ غزل کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

ای بخوابت لوحۂ دیباچۂ دیوان ما
صفحۂ دیوانِ عشقت چہرۂ ایمان ما

قطعات کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

قسمتی کان نشود سد رمق نتواند
فاقہ از ورطۂ آن رہ بسلامت بردن

نسخہ کا اختتام رباعیات پر ہوتا ہے:

ای رونق کیش بت پرستان از تو
وی غارت دین صد مسلمان از تو

☆☆☆

# نشانہای اختصاری

ع۱: کلیات ملک قمی، عبدالسلام کلکشن، مولانا آزاد لائبریری علیگڑھ
ع۲: دیوان ملک قمی، حبیب گنج کلکشن، مولانا آزاد لائبریری علیگرھ
ع۳: دیوان ملک قمی، جواہر کلکشن، مولانا آزاد لائبریری علیگرھ
ر: کلیات ملک قمی، رامپور رضا لائبریری، رامپور

# دیوانِ غزلیات

(١)

[1]ای ز نامت تاج گوهر بر سر دیوان ما — از نشانت بی نشانی سرخط عرفان ما

[2]ای بنامت[3] لوحه دیباچهٔ دیوان ما — صفحهٔ دیوان عشقت چهرهٔ ایمان ما

حسن گرم جلوه است و عشق محض آرزو — شوق داماں[4] می زند بر آتش پنهان ما

اشك سر داديم و[5] سوز از گريهٔ ما رخ نهفت — ناله سر کردیم اثر بگریخت[6] از افغان ما

مجرم عشقیم و[7] هر ساعت گواهی میدهند[8] — برق آه آتشین و گریهٔ طوفان ما

ما ببوی قانع و این طرفه که گلزار[9] او — صد هزاران گل شگفت از دیدهٔ گریان ما

بلبلی گریان ز گلشن میگذشت و می سرود[10] — هرزه[11] خندیهای گل شد باعث حرمان ما

میچکد خوناب[12] از گلهای داغ ما ملك
کس نمیداند علاج درد بی درمان ما

(٢)

[13]حسنت که جلوه داد فروغ صفات را — پیرایه بست آینهٔ کائنات را

هر ذرهٔ ز نور[14] تو آیات رحمت است — هان جلوه[15] ده دقایق خورشید ذات را

---

١. ع ٣:این شعر ندارد — ٢. ع٢:این شعر ندارد
٣. ع٣: ای 'بخوابت' — ٤. ع ٢: شوق' دامن'
٥. ع ٣، ر: 'و' ندارد — ٦. ع ٣: ' از بخت' از
٧. ع ٣: ' و' ندارد — ٨. ع٢: گواهی ' میدهد'
٩. ع ٣:'که' ندارد ؛ ر:'گلزاری که' — ١٠. ع ٢: ' میشد و می گفت این'
١١. ع ٢: ' حرزه' خندیهای — ١٢. ع ٢،ع٣: میچکد' خوناب'
١٣. ع ٣: غزل ندارد — ١٤. ع ١: 'نور' ندارد
١٥. ع ٢،ع٣: 'منشور' ده

شد جرم ما قلمزد عرفان[1] که خوانده ایم — از صفحهٔ جمال تو خال[2] نجات را
اجرای حکم بود غرض ورنه سر عشق — بر حاصل ابد ننویسد برات را
فولاد را دیگر[3] ز تف سینه سوختم — مسمار دین زدیم در سومنات را
[4]مشت گلی بروزن عمر ابد زدم[5] — شستم بخاك چهرهٔ آب حیات را
[6]شخص فناست دایه و مهد بلا مقر — طفل مشیمهٔ رحم امهات را
[7]دست مقمران بکش از جیب انبساط — تا کی قفا زنند حریفان مات را
[8]عشق تو کوه را پر کاهی محل نداد — بر لوح ما چه وزن نقوش ثبات را
تو گلشنی ملك چه خراشد جگر ز خار[9]
برگ گلی بدست صبا ده ذکات را

(۳)

[10]طمع زنّار وخواهش کفر دینداران سرمد را — نه از بهر شفاعت دوست میدارم[11] محمد را
[12]الف بی خوان این مکتب نکشت از ساده لوحیها — درآ بنشین بزانو پس بخوان اقصای مقصد را
دل مینوپرستان دید ازو یك جنبش ابرو — ز طاق هر دو چشم افگند نه طاق زبرجد را
فزونی چونه کاهش بیش ابرست و کمی قطره — ز سامان افگند یك جزر صد دریای بی مد را
سپهسالارعرش اینك هوای آنطرف دارد — شکوه از افسر کر و بیان آراست مسند را
بیا تا چرب سازیم آبرو از خاك درگاهش — سران[13] برخشك کشتی بود یادآن کلك بی مدرا

---

۱. ع ۲،ر:قلمزد' غفران'
۲. ع۲:' خط' نجات
۳. ع۲،ع۳: فولاد 'کفر را'
۴. ع ۱: 'مشك' گلی
۵. ع۲ ،ع۳: ابد ' زدیم '
۶،۷و ۸. ع ۲: این شعر ندارد
۹. ع ۳، ع ۳: 'بخار'
۱۰. ع ۳: غزل ندارد
۱۱. ع ۲: دوست' دارم'
۱۲. ر: این شعر ندارد
۱۳. ع ۱:' سرا'

یکی شاگرد خواندنها یکی استاد دیدنها سبق خوانیست آدم را ورق شوئیست احمد را
بصورت او ز آدم آدم از وی زاد در معنی همین بود اصل و فرع هست بود اسرار ابجد را

سلك در بیع مصرو شام دستی درمیان دارد
مگر بگشود نقدی از کمر[1] زلف معقد را

(٤)

[2]چون صیت نورس تاختم نه چرخ هفت اقلیم را
خوان خلیل آراستم گلزار ابراهیم را
دل صاف کردم چون ورق از نقش هست و[3] بود خود
پس محو محو انگاشتم حرف امید و بیم را
گردون پرستار ترا میخواست کافتد در قدم
پیشانیش از خاك ره برداشتم تعظیم را
نه صدر و نه صف نعال[4] از هردو بالاتر نشین [5]
تاخیر اندر ذات خود لازم بود تقدیم را
خواهش ز دل باید برون کز کاوشی بنشست چون
آتش ز آهن برکشم ز آتش [6] برآرم سیم را
صدقم بسازم درد دل بس یك بیك طرح افگنم
آه از بسر وقت اوفتد نه چرخ یك تقسیم را

---

١. ع ١: 'گهر'
٢. ع٣: غزل ندارد
٣. ر: نقش 'بود خود' سبق
٤. ع٢: صف 'تعالی'
٥. ع٢ 'نشست'
٦. ع ١ از 'غش'

پیمان شکستن عیب و[1] او این شیوه را داند هنر
من نیز در دل[2] بشکنم تن در دهم تسلیم را
از عرش بالاتر نهم کرسی بشان نعت[3] او
آنگه ز فر[4] منقبت گوهر دهم دیهیم را
سالك رقاب ملك دل کس نیست اکنون جز ملك
گشت اول و آخر برو[5] چون[6] دور خاتم میم را

(٥)

[7]ای لذت بقای تو خوان خلیل را — زیب محال ساخته ذکر جمیل را
بی پرده شد بچشم تو با آنکه پردگی است — رازی که ره بخود ندهد[8] جبرئیل را
خود را پی سجود تو افگند چون جبین — بردار از زمین سر عرش خلیل را
هر نقطهٔ ز ریزش منقار کلك تست — سنگی که سفته مهره اصحاب فیل را
این شهر[9] نورسست نه ارض مقدس است — کز مرز مصر رانده بسر ز آب فیل را
تمکین گداز شد ز سبك سنگی سخن — کو یك سبب شمرده خفیف و ثقیل را
قربانیان مقام سماعیل خونبهاست — فتوی سبیل ساخته خون قتیل را
حمد تو از زبان کم و بیش کی شنید — گوشی که محرمی ندهد قال و قیل را
از قبض و بسط حال ملك آگهی نیافت
کو رنگ برگ بید نهد برگ نیل را

---

١. ع ٢: 'عهد' او
٢. ع ٢: 'بر دل نشکنم'؛ ع ١: در 'گل'
٣. ع ٢: 'گفت' او
٤. ع٢: 'وآنگه' ز فر منقبت؛ ع١: آنگه 'بفر' منقبت
٥. ع١: 'چو'
٦. ع١: 'چو' دور
٧. ع٣: غزل ندارد
٨. ع١ 'بخود ره نبرد'؛ ع٢: بخود ره ندهد'
٩. ع ٢: شهر' ندارد

(٦)

[1]بر آمد آیت ارنی بفال رو بگشا — چه جای ترجمه پیچاك تار و[2]مو بگشا
خطیست خرقهٔ صوفی و بخیه اعرابش — چه شرحها بتراود دل رفو بگشا
عصات کنده دستست شرم پردهٔ چشم — قدم برو بسپار و نظر برو بگشا
بیکدو قطره چه اطفا پذیرد آتش عشق — ز چاه و چشمه چه خیزد سر سبو بگشا
چون عقده چند در اِفتی به تار و پود خیال — ز استخوان بستان تیغ و مغز و[3]مو بگشا
صفیر نی دگر است و[4] حریر ناله دگر — ز خشك نی چه تراود غم گلو بگشا
ز دل بدیده نیفتاد اشك بی سر و بن — گره شد آب دل چشمه راه جو بگشا
هزار سبحه[5] تراشیدم[6] ز عود صلیب — به بت بگو که یکایك ز تار مو بگشا

در خزانهٔ خاطر ملك بمهر تو بست
بسست بستگی از حد مبر بگو بگشا

(٧)

[7]پا کشیدم ز سر کوچهٔ بدناسیها — دل نهادم بغم تیره سر انجاسیها
جذبهٔ شست چو[8] بر صید گر آید به هراس — تازه روزان چمن را ز کهن دامی ها
کزك از خون[9] جگر ساخته و یافته ام — لذت باده ز زهر مزه آشامی ها
مس افسردهٔ مارا بگدازی برسان — شاید آخر بدر آئیم ازین خامی ها
حفظ اندام کن و چاك گریبان بنما — تا هوس را نشود سیل بداندامی ها

---

١.ع٣:'و' ندارد
٢.ر:'و' ندارد
٣. ر:'و' ندراد
٤.ع١:'و' ندارد
٥.ع٢،ر:هزار 'چشمه'
٦.ع٢:'تراشیده ام'
٧.ع٣ غزل ندارد
٨.ع٢ 'چه' بر
٩.ع ٢:'لخت' جگر

نـــاقـــۀ درد نـخـوابـیـد مـگـر از [1] در دل — مـی کـشم رخت بسر منزل ناکامی ها
چند در لوث هوس خنده [2] توان زد وقتست — گـریه لختی [3] بـدر آیـد ز جگر خامی ها
[4]نشدم فـارغ از آلایـــش خـود کـامیها — سـوختم در طـلب کام دل از خامی ها
[5]چه لباسیست درین معرکه من عریانی — کـه بپـوشـنـد ازو عیـب بد اندامی هـا
بـوی مـاتـم ز سـخـنهـای مـلك مـی آید
بـگـذارید [6] کـه گـویـد غـم نـاکـامی هـا

## (۸)

[7]عـدم از ذره کـم نـمـود ایـنجـا — بـنـمـودیم هسـت و بـود ایـنجـا
هـر کـه اقـرار آمـد انکار است — مـحـو شد محضر [8]شهـود اینجا
آتـــش انــدر قیـام گیـر بـمـانـد — خـــاك افتـــاد در سـجـود ایـنجـا
[9]ذره ام کــم ز آفتــــاب نبــود — قـطـره بیـش از مـحیط بود اینجا
هـــر کـــه امــروز را بـفــرداداد — ستـد آنـجـا زیـان و سود اینجـا
پیـرهـن زرد کـرد و [10] از بـر کـنـد — آسـمــان جـامـۀ کـبـود ایـنجـا
دو مـقــام اسـت دنیی و عقبی — عـدم آنـجــا کـشـد وجود اینجـا
رو کـشــاد [11] آفتــاب و هـر ذرّه — گـره از کـار خـود کـشـود اینجا
نـرسـی گـر بدین بدان بـرسـی — دور [12]نـزدیك و دیـر زود ایـنجـا
سـاز نـورس سرود زنده گواست — مـــا عـــراقـیـم و زنـده رود ایـنجـا
عـودوش سوختیم و [13] دم نـزدیم — آتـــش مـــا نـکـرد دود ایـنجـا

---

۱.ع ۲: 'بر' در
۲.ع ۲: 'غوطه' توان
۳.ر: گریه 'وقتی' بدر
٤ و ٥.ع ۲: این اشعار ندارد
٦.ع ۱: 'مگذارید' که
۷.ع ۳: غزل ندارد
۸.ع ۲،ع ۳: محضر'و' شهود
۹.ع۱: شعر اضافی
۱۰.ع۲: 'و' ندارد
۱۱.ع۲: 'برسی'
۱۲.ع۱ دور'و' نزدیك
۱۳.ع ۲: 'و' ندارد

نـالـه ام در هـوای بـاربد اسـت　　گـو سپـندی بـنـه بـعـود اینجـا
هسـت قـفـل نـظـر نـقوش صـور　　هر که شد بستگی کشود اینجا
چــه فــریــب و چـــه دستبــرد نـمـود
کـــه مـلـك را ز خــود ربـود ایــنـجــا

(۹)

[۱]باین عـزت که می پویند راه شهسوارانرا　　مـلایك سرمه میسازد غبار[۲] خاکسارانرا
ازانکو رخ نه پیچیدیم تا کردیم ترك سر　　وفای خویشتن خاطر نشان کردیم یارانرا
درین گلشن ز هرسو بلبلی درنغمه پردازیست　　کـداسین تا شود مقبول خاطر گلعذارانرا
نباشد خانقه را بی سماع صوفیان شوری　　شرابی کوکه [۳]در چرخ آورد پرهیزگارانرا
حیای عشق گر نبود توان درد دلی گفتن　　دوعالم گر زبان گردد چه حاصل شرمسارانرا
ملك را در غم هجر تو دیدم آنچنان گریان
کـه رسم گریه می آموخت ابر نوبهارانرا

(۱۰)

[٤]بقـعـر بـحـر بـر ابـر گهر بزن[٥] خود را　　بکنج در شو و بـر قلب زر بزن خود را
درون خـانه تویی از برون چه می پرسی　　سراغ این همه با تست در بزن خود را
مـگـر شـرارهٔ انـدر میـان پـدیـد آیـد　　چو سنگ و آهن بر یکدیگر بزن خود را
چـو لـوح مبتدیان تن بـده بـحرف غلط　　بـگیـر خـامـهٔ تـعلیم و سر[٦] بـزن خودرا
متـاع وصل به بیع وفا [۷]در آمده است　　دلیـر بـر صف سودا چو زر بزن خود را

۱. ع ۳: غزل ندارد　　۲. ع ۲: 'میسازند گرد'　　۳. ع ۲: 'کو' 'کو' در
٤. ع ۳: غزل ندارد　　٥. ع ۱: 'بزن گهر'　　٦. ع۲: 'در' بزن
۷. ع۲: 'وفادار'

کنونکه رو بهزیمت نهاد لشکر شب | برآ چو صبح و بقلب سحر بزن خود را
بـرشتهٔ رگ و پی خـلطها گره نشوند | چـون خـون فاسد بر نیشتر بزن خود را
چوشمع[1] پیش وپست[2] کرد کردلشکرجنگ | بسان آئینه بر خواب و خور بزن خود را
کبـوتـر حـرمـی آشیـان زیـاد مبر | بر اوج[3] سینه مزن بال و پر بزن خود را
مـلك تـو کـاسهٔ دل را دهـان لـقمه مساز
بـنـور مـایده مـاه و خـور بـزن خـود را

(۱۱)

[4]ره بـر شـخ کـوه و[5] مـن تهی[6] پـا | هـر آبـلـه چشـم دشـت پیمـا
جـانـش بده ار دلـش تـوان داد | رنـگـش[7] بتـو رفتـه خـاطـر از جا
مـحـمـل بـحـدی فتـاد از رقـص | اشتـر بـنـوا درا سـت دردا[8]
دردم از بـس کـه کـهـنـه گـردید | شـد مـحـو ز خـاطـر مـداوا
ره بـر دم تیـغ و چشـم بـر پشـت | ای وای اگـر بـلـغـزدت پـا[9]
چشمـی کـه بـروی تسـت[10] یك ره | چـون آئیـنـه نیسـت رو بهـر جـا
ز انـدوه و[11]فـراق و درد دوری | آن سینـه خـور اسـت و این جگر خا

---

۱.ع ۲: بر'موج' سینه
۲.ع۲:چو'تیغ'
۳.ع۱:پیش 'دلت'
۴.ع۳:غزل ندارد
۵.ع ۱:'و' ندارد
۶.ع۲: 'بیك' پا
۷.ع۲:'آنکس'
۸.ر: 'درنا'
۹.ع۲: 'پای'
۱۰.ع۱:' تست' ندارد
۱۱.ر؛ع۲:' و' ندارد

دل صیقل[1] ناله بر نتابد　　آئینه مباد زنگ فرسا

او را دارد ملك چه دارد

نه دین دارد کنون نه دنیا

(۱۲)

[2]ز جا برخاستی از سر نهادی[3] ناز و تمکین را

به تعظیمی تلافی کردی[4] آن غمهای دیرین را

هزارم آرزو در دل شکستی وه چه طور است این

بلا گردان شوم آن طرح و وضع[5] و رسم آئین را

بلا هرسو[6] بآزارم سپاهی داشت در جولان

سرت گردم نکو درهم شکستی لشکر این[7] را

مریض عشق را خواهم[8] که امشب شربتی بخشم

ولی تا چشم بکشادم ندیدم[9] شمع بالین را

شکر در کامم افشاندی و گل در دامنم امشب

بشهد التفات آمیختی[10] لبهای شیرین را

صنم چون برهمن را بر[11] بساط قرب بنشاند

کند بازیچهٔ[12] بازیگه عالم دل و دین را

ملك امشب دعا میکرد در محراب ابرویت

که بکشادند خیل قدسیان لبهای[13] آمین را

۱. ع ۲: دل 'صیقلی'　　۲. ع۳: غزل ندارد

۳. ع ۲: برخاستی و'بر روی داماں' تمکین؛ 'از 'خود' نهادی

۴. ر: تلافی 'کردن'　　۵. ع ۱: 'وضع و طرح'

۶. ع۲: 'بلا هر سو' ندارد　　۷. ع ۲: لشکر 'کین'

۸. ع۲: 'گفتم' که؛ ر: شعر ندارد　　۹. ع۱: 'بدیدم' ندارد

۱۰. ع۲: 'آنچنین' لبهای　　۱۱. ع ۲: 'بر' ندارد

۱۲. ع۲: 'ز' بازیگه　　۱۳. ع ۲: 'درهای' آئین

(۱۳)

[1] سـراپـا دیـده گـردد دیـده بگشـا | تـمـامـی گـوش و بـر نشنیده بگشـا
نهـال غـنـچـهٔ سـربستـه بـو کـن | گـریبـان بـر گـل نـا چیده بگشـا
نـگـاه از سـرمـهٔ خـاك صفـاهـان | بـه بـنـد و زنـده رود از دیـده بگشـا
مـزاج نـالـه در سقـم اثـر سـوخـت | گـره شـد دیـده عـقـد دیـده بگشـا
صبـا گـو خـاطـر گـلبن گـرفتسـت | قـفـس بـر بلبلان پیـچیده بگشـا
مـنـه مهـر خـمـوشـی بـر در درج | در احـوال نـاپـرسیـده بـگشـا
ز مـژگـان تـو زخـمـی نـا گـزیر است | ز مـا دردی بـدل پیـچیـده بگشـا
گره شد شست ناوك جستنی گشت | بـریـن صیـد بـخـون غـلـطیده بگشـا
مـلك ضـعـفسـت و بند دسـت و بـازو
بـر آن دوش و بـر مـالیده بگشـا

(۱٤)

[2] در[3] زمینی که کشد آه[4] دل چاك آنجا | جـای گل شعله بروید ز دل خاك آنجا
خلوت حسن که عصمت کندش دربانی | مـحـرمـی نیست بغیر از نظر پاك آنجا
مزرع عشق که حاصل بودش کون و[5] مکان | کـار یك جـو نـکند خرمن افلاك آنجا
شـوقـم آورد دلیـرانـه بـه نخچیر گهی | که بود صد سر و یك حلقهٔ فتراك آنجا
هست معراج وصال از نظر وهم و نهان | چون[6] تـوانـد کـه پـرد طایر ادراك آنجا
شـکـوه ها دارم و خـواهم بقیامت بیرون | تـا بـگیـرم ز تـو داد دل غـمـنـاك آنجا

---

۱. ع۳: غزل ندارد
۲. ع۳: غزل ندارد
۳.ع ۲: 'هر' زمین
٤.ع ۱: 'آمد'
۵. ع۲: 'و' ندارد
٦.ع۱:'چه' توان

بسکه پر ذوق بود مجلس عشق از تو[1] ملك
سی دهد زهر بلا نشأء تریاك آنجا

(۱۵)

[2] هست اگر کشور من زان تو مهتر بنما ورنه بیرون رو ازین خانه پی سر بنما
تف خورشید چرا[3] پرده ز عارض برداشت تشنه گو داغ دل خویش بکوثر بنما
ما بناقد بصران عرض بشارت کردیم چشم داری تو هم این نادره گوهر بنما
بزم برهم زده و شمع فرو رفته بجیب ما درین خانه نمانیم ره و در بنما
دست پر وسوسهٔ عقل نداردمی صرف عشوهٔ یکدو سه[4] در گردش ساغر بنما
آب حیوان نتوان یافت مگر در ظلمات چشمهٔ خضر ز مرآت سکندر بنما
عجز در مغفرت آویخت که در طاعت او نامهٔ خویش بکار آ که دفتر بنما
چون سپندی[5] که ز ذوق طرب آمد در رقص گرهی از شکن طرهٔ مجمر بنما
منصب شمع بپروانه سپردند ملك
خیز و پروانهٔ آتش بسمندر بنما

(۱٦)

[6] ماهی که تاج مهر دهد تخت شام را هر صبح بر فلك زده کوس دوام را
محراب ابرویش بدو قندیل روشنست هر یك هزار دیدهٔ بینا امام را
ناموس غنچه بین که گریبان گل درید ناداده بوی پیرهن او مشام را

---

۱. ع ۲: 'عشق تو'  ۲. ع ۳: غزل ندارد  ۳. ر: خورشید' جزا'
٤. ع ۱: 'یك دو روز عشوهٔ'  ۵. ع ۱: 'سپند' که  ٦. ع ۳: غزل ندارد

[1]جنت بگرم خونی مهر و محبت است — هان دوزخی فسردگی این مشت خام را

دارد سفال مجلس ما شهرتی دگر — کردیم محو نام جم و نقش جام ر

جوی سرشك تاك ز لائی هوس بشوی — تا گریه صافتر کند آب حرام ر

افتد چو آسمان اگرت کردهٔ بدشت — از بهر نان چاشت مریز آب شام را

طومار نافهٔ سحری در نوشت صبح — نا کرده باز سلسلهٔ مشك فام ر

نسبت بدیر ساخت چنان برهمن درست — کو ارث یافت خدمت بیت الحرام را

نقش ملك بموجهٔ گزلك سترده شد
گشتیم بی نشان چو نوشتیم نام را

(۱۷)

[2]درختی سایه بر سر داشت ما را — بهر سر سایهٔ نگذاشت مارا

خزان ناگاه ازو[3]بر برگ و بارش — چو خود بی برگ و بار انگاشت مارا

باندك روزی ازما سایه برداشت — چو بی برگان بجا بگذاشت ما را

بشاخی دیگران شد گرم پیوند — برید از ما چو خود پنداشت مارا

بدهقان گفت خار آوخ بر آورد — بهر مرزی که حسرت کاشت مارا

گلش را آشنایی با نفس نیست — بهر شاخی که دشت[4]افراشت مارا

درآمد با خم چوگان و چون گوی — ز زیر دست و پا برداشت ما را

قلم بر نام من زد خط بطلان — نشان بر صفحهٔ ننگاشت ما را

ملك دل نیست جز لخت[5] کبابی
که عشق او بر آتش داشت ما را

---

۱.ر:این شعر ندارد — ۲.ع۳: غزل ندارد — ۳.ر:'زد'

۴.ر:'از دست' — ۵.ع۲ :'لختی' کبابی

## (۱۸)

[1] مایه در سازم بدردت خویش را	خواجگی بخشم[2] دل درویش را
زخم دل را مرهمی در پاشنیست	غمزه را گو تیز تر کن نیش را
پشت رو[3] برداشتم از کار خویش	در نوردیدم چه پس چه پیش را
از قیاس من غیاث نقش بند	ساده دارد فکر دور اندیش را
هر دوعالم را بداری برزدم	تا توانم در تو بازم خویش را
خواه دنیا خواه عقبی سد تسنت	یك طرف نه چه کم و چه بیش را
ای بر آتش طاق محرابی زده	سجده در کن عشق آذر کیش را
داغ من پیمانۀ ناسور گشت [4]	مرهمی از نیش دارم[5] ریش را .

بستم از اشك مسلك ره بر کمان
تا تهی سازم ز ناوك کیش را

## (۱۹)

[6] تا کی جفا تا کی جفا ای بیوفا	ای بیوفا ای بیوفا ای بیوفا
طاقت گذشت ازچند وچون بیداد رفت از در برون	فرقست فرق ای بیوفا از بیوفا[7] تا بیوفا
هرکس که آید سوی تو از هر دوعالم بگذرد	آخر بسوی ما تو هم لختی بیا ای بیوفا
چون خور ز مشرق میدمد مهرت ز دل سر میزند	تاچند مخفی داشتن شد برملا ای بیوفا
یك شهر زد بر یکدیگر نه چرخ شد زیر و زبر	یك دل نماند تا بجا هان تا کجا ای بیوفا
با خاك گوهر همنشین با خار و گل همدوش بر	از سلك نا اهلان برآ با ما درآ ای بیوفا

---

۱. ع۳: غزل ندارد	۲. ع۱: 'بچشم' دل	۳.ر: 'پشت و رو'
٤.ر: ناسور'شد'	٥. ع۱: نیش'سوزم' ر:'سازم'	٦. ع۳: غزل ندارد
۷.ر : فراق'از' بیوفا ای بیوفا

[1]آتش بکار آورده نیکت بیار آورده ام — رحمت شفا ای دادگر ای بیوفا ای بیوفا
خود را بهر کس دادی و سررشتهٔ بازی [2] بکف — بگذاشتی بگذاشتی ای بیوفا ای بیوفا

دور فلك بنگاه و که درس ملك فاش و نهان
ورد ملایك روز و شب صبح و مسا ای بیوفا

(۲۰)

[3]عشق ما ای قیصر و فغفور ما — رای رای تست ای دستور ما
تیر عشقت را عطارد شد لقب — صوت کلکت مرهم ناسور ما
خشت ماه خور بگردون می کشد — نه فلك وای نخست سور ما
هفت اقلیم اختراع هفت بیت — زان غزل یك بیت نورس پور ما
ربع مسکون را مرمت رای تو — کنج ویران خاطر معمور ما
عشق جز یکتا نباشد فهم کن — هر که نزدیك تو آمد دور ما
زاهدان از پرده بیرون آمدند — مژده ای مستان نا مستور ما
ترك [4] داسان را کشید از خاك ما — می توان گفت ای سخن در گور ما

شد مرتب منحصر عشق ملك
سکهٔ نه چرخ بر منشور ما

1/92a

(۲۱)

[5]تا چند بر ما بگذری ای بیوفا ای بیوفا — یك بار در ما ننگری ای بیوفا ای بیوفا
آئینهٔ مه نیستی آشوب چوز آهم نهٔ — از هرچه گفتم برتری ای بیوفا ای بیوفا
از جوشش خون جگر در چارسو دریای خون — تیغی خدنگی خنجری ای بیوفا ای بیوفا

---

۱. ر: شعر ندارد — ۲. ر: 'یاری' ز کف — ۳. ع۳: غزل ندارد
۴. ر: 'طرف' داسان — ۵. ع۳: غزل ندارد

[1]گردون به بدمهری مثل انجم بخونریزی علم — تو آسمان اختری ای بیوفا ای بیوفا
[2]از هر که بگذشتی فتاد از بیخودی در بیخودی — خم سبوی ساغری ای بیوفا ای بیوفا
[3]همدست خیل فتنهٔ هم ضد اهل بدعتی — همدوش بار محشری ای بیوفا ای بیوفا
نه در پناه گریهٔ نه در حصار نالهٔ — تو از کدامین کشوری ای بیوفا ای بیوفا
سنگست اندر سینه ات یا سجده گاه هندیان — بتخانهٔ یا خیبری ای بیوفا ای بیوفا
[4]نیرنگ برهم ریختی آتش بدود انگیختی — نه شعله بر انگشتری ای بیوفا ای بیوفا
[5]نور کدامین اختری ماه کدامین منظری — یکبار بیرون آ پری ای بیوفا ای بیوفا

گر از صنم گویم حسن وز برهمن پرسم ملك
نه مومنی نه کافری ای بیوفا ای بیوفا

## (۲۲)

[6]بسست تا بکی آنجا و تا بچند آنجا — کشیم رخت بجایی که می کشند آنجا
ببزم خامشی این نغمه بود پست و رسا — که ابرویی بشارت نشد بلند آنجا
بملّت گل سوری و کیش زردشتی — شراب زرد چه در کش بزیر زند آنجا
هزار بار بگرد دلت برآمده ام — بخاطرت که نشد خاطر پسند آنجا
تو جنس درد فروشان نه درین بازار — که دست سود و زیان نیست سودمند آنجا
کشایش در خلد از دم جنون تابند — کلید گم شده اینجا و قفل بند آنجا
رواج یافت ببازار سینه سکهٔ داغ — اگر بنرخ رسد مرهمی بچند [7] آنجا
بباغ رفتی و یك لب تمام خنده شدی — دگر نشد دهن غنچه نیم خند آنجا

ملك محله و بازار بیخودی گشتم
چو خود ندیدم یك رند و [8] دردمند آنجا

---

۱ و ۲ و ۳. ر: این اشعار ندارد    ۴ و ۵ . ر : این اشعار ندارد    ۶. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۷. ع۱: ' هرچند '    ۸. ر: ' و ' ندارد

(۲۳)

[1]گسست ناله عنان سر نهاد در صحرا — گرفت گریه ره و رو نهاد در دریا
هجوم ناله ره گفتگو بلب نگذاشت — ستاده بر در دل خامشی هزار آوا
نشان یوسف گم گشته از که میپرسی — بپرس[2] از دل یعقوب دیده بینا
گرفت فارس هستی کریوه ره مرگ — بلد بغاشیه داری چو خاره آهن ما
چو داغ دیده بدوزد چو درد سینه بدرد — دریغ مرهم انفاسی از مسیح مداوا
بهر کدورتی از جا مرو مشاهده کن — بیا که آئینه گر دیده ام تمام اعضا
مکار تخم دو بینی که کوری آوردت بار
ملك بچین گل یك رو نبود دیدهٔ بینا

(۲٤)

[3]بدل در آ که شوی ایمن از گزند اینجا — ز چشم زخم بر آتش نهم سپند اینجا
ز بس شکن خم فتراك اوست طره نزاد — بچین درست شود نسبت کمند اینجا
چو عید بر در زندانیان گدایی کن — به تهنیت بگشا خاطری ز بند اینجا
ز کیست منصب دلالی خزانه دل — که از معامله غزلست چون و چند اینجا
ز عکس رویتو آئینه در خود آرائیست — بر آمد از نمد و رفت در پرند اینجا
ازان ز قامت بیت الحرام دل برخاست — بقامت تو نشد قامت بلند[4] اینجا
ز چین زلف تو آهوی چرخ رم زده است — که آفتاب فتاده است در کمند اینجا
بجز گزند گیاهی ازین چمن ندمید — نچیده است جز آتش گل سپند اینجا
ملك بمفت مده نقد آبرو از دست
که جنس لابه[5] ما نیست سودمند اینجا

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲.ر: 'سپرس' — ۳.ع۲،ع۳ : غزل ندارد
٤ . ر : 'همچو من سپند' — ٥.ر: جنس' کاسد'

(۲۵)

[1]داغ دل لالـه اسـت خـندهٔ خـارا — زخـم درون مـرهمی نیست [2] گوارا
آب دم تیـغ تسـت زهـر هلاهـل — بـا گـلوی تشـنگـان نـکرد مدارا
آئینـه از زنگ بـر کـشید سـکندر — روشـنك آمـد برون[3]ز حـجلـهٔ دارا
سرمـه مـرهم کشیده [4] دیـده داغـم — عـکس خـط سبـز گشت آئینه آرا
سـاختـه جـلاد کـار زخـم ز مـرهم — بـا رگ فـاسـد نـکرده نیش مدارا
دامـن زلـفش گرفت پیچ و خم موج — حـل شـده بـر روی بـحر و عنبر سارا
حـلـقـهٔ فتـراك او بـلـنـد مـلك پسـت
بـا دل و دسـت کـم اسـت اینهمه سارا

(۲٦)

رسـم مبـارکـی نبـود در دیـار مـا — بـگریخته است[5] تهنیت از روزگار ما
عید آمد و ز جام تو لب تر[6]نساخت دل — یـعـنـی هـمـان بـروزه بود روزه دار مـا
گـو آسـمـان بهـرزه مزن کوس تهنیت — مستغـنـی از رسـوم بـود شهـریار مـا
از غنچه اش[7]پرستش ما مهر[8] برگرفت — آخـر گـلی شگفته شد از شاخسار ما
گل تازه کرد عهد گلستان که می دمید[9] — بـویـی مبـارکـی ز نسیـم بهـار مـا
[10]گـو ماه عیـد رو بزمین[11]سیـه فرو [12] — جـایی کـه جلوه گر نبود شهسوار ما

---

۱. ع ۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ر: 'نیافت' گوارا
۳. ع ۱: 'برون' ندارد
٤. ر: مرهم'کشید'
۵. ع ۳ :بگریخته'ایست'
٦. ع۳: ' بر' نساخت
۷. ع۲،ع ۳:از غنچه 'وی '
۸. ع ۳: ما 'بند' برگرفت
۹. ع ۲: 'می دهد '
۱۰. ع۲: شعرخوانده نشد
۱۱. ع۳:' رو ز زمین'
۱۲. ع۱:سیه'فرود'

گل آگهست از غم بلبل که حال[1] چیست ورنه کرا خبر بود از خار خار ما
ذکر ملك بخیر که امشب ز آه خویش
افروخت شمع تهنیتی بر مزار ما

(۲۷)

[2] یارب تو نگهدار مه نو سفرم را در خون مکش از فرقت[3] او چشم ترم را
وقتیست که از سینهٔ من غصه تراود کاوید[4] ز بس نشتر مژگان[5] جگرم را
دریاب مرا تا ز وجودم رمقی هست زآن پیش[6] که آیی و نیابی اثرم را
کویی که[7] تو در جلوه نباشی نتوان بود آن به که نگیرند عنان سفرم را
مرغ چمن قرب بدرد دل هجران کو دست محبت بکشا بال و پرم را
نشناختی آخر شرف جوهر پاکان از سنگ جفا خورد شکستی گهرم را
شهبازم و چشم از دو جهان دوخته[8] دارم جز صید ملایك نکشاید جگرم[9] را
خامانه بر آتشکده سینه مزن[10] آب دوزخ نبرد حوصلهٔ یك شررم را
آبی بسر نوك سنان نیز ببخشند
تا چند ملك سوخته داری جگرم را

(۲۸)

[11] تهور کف اشکی نماند چشم ترم را که در فراق عزیزان بسوختی جگرم را

---

۱. ع ۳: 'جان' چیست
۲. ع ۳: غزل ندارد
۳. ع ۲: از 'دوری'
۴. ع ۳: 'کاوند' ز بس'
۵. ع ۲: نشتر 'هجران'
۶. ع ۲: 'بیش' ندارد
۷. ع ۱: 'که' ندارد
۸. ع ۱: 'سوخته' دارم
۹. ع ۲، ر: 'نظرم' را
۱۰. ع ۲: 'ناله خون'
۱۱. ع ۳: غزل ندارد

کدام صاعقه بر قلب نازکان چمن زد | که برق تفرقه درهم شکست[1] بال و پرم[2] را
یکی ترانه ز دل[3] بر کشید مطرب رودی | ترشح[4] مژه در خون کشید تاج سرم[5] را
بذله خانهٔ چشمم نماند دانه اشکی | که داد گریه بغارت خزانه گهرم را
زمانه بر بتر غم کشاد قوت بازو | که ساخت[6] هیزم آتشکه بلا شجرم را
[7]کنون بقافله سالاری دعاست مخاطب | اثر که توشه کشی کرده ناله سحرم را
هزار دستهٔ سنبل بدست باد بهاری | که نیم برگ نپوشید گلشن نظرم را
تو بیدریغ وصال و هوس بوعده تسلی | دریغ کو اثری نالهای بی اثرم را

ملك مرا[8] بچه تهمت گداخت در غم[9] هجران
که در شکنجهٔ حرمان شکست بال و پرم را

(۲۹)

[10]یا رب بتراش از نفسم[11] نقش فلان را | مگذار بآلایش این[12] مهر بتان را
خواری کش دریوزه شدند آبله پایان | از در بدری باز رهان در بدرانرا[13]
بار دل پاکان شو از جلوه فروشی | بگذر[14] که بکاهی نخرم[15] کوه گرانرا

۱. ع۱: 'برهم گرانست' ۲. ع ۱: 'بحر و برم' را ؛ ر: 'برگ و برم' را
۳. ع۲: 'ترانه دل' ۴. ع ۱: 'ترشحی' مژه
۵. ع۲: 'پا و سرم' را ؛ ر: 'درهم کشید تاج سرم' را
۶. ر: که 'داد' ۷. ع ۲ :این شعر ندارد
۸. ع۱: ملك 'را' ۹. ع۲: 'گرفته شحنه'
۱۰. ع ۳: غزل ندارد ۱۱. ع ۲: از 'نفسم'
۱۲. ع ۲: بآلایش 'این' ۱۳. ع۲: 'دربدرم' را
۱۴. ع۱: 'بگذار' که ۱۵. ع۱: 'نخرند' کوه

مرغوله بر انگشت مسیح آفت مرد است زنجیر بر افسوس مکن شیر زیانرا
ما رخت زبیغوله نهادیم بصحرا افشا گر عشقیم بگو سر نهانرا
بر منطق مرغان گل صامت چه سر آید بر دفتر بستان شکن اوراق خزان را
بس تخته که ما بر سر تعلیم شکستیم طفلانه مفرمای سبق نکته ورانرا
در گله ما آب و چراگاه امل نیست با گرگ کهن عهد قدیمست شبان را
صد ره بدر دیده و دل آمد و بگذشت خود سر نتوانست ز کف داد عنان را

حرفی ز ملك سر زد و رمزی[1] بتراوید
وآنگه بجنایت بستردیم زبان را.

(۳۰)

برخاست[2] صفیری ز شگاف قفس ما پرهیز که برقی نجهد از نفس ما
جوشن چکند با دم رندان[3] سحر خیز کآلوده[4] زهراست خدنگ نفس ما
ما شیر شکاران فضای ملکوتیم سیمرغ بدهشت نگرد در مگس ما
ما باغ و بهاریم ز لخت جگر خویش[5] پیرایه بفردوس دهد خارو خس ما
خونابهٔ دل میچکد از دامن محمل خوش سینه خراشست صدای جرس ما
از شش جهت و چار طرف راه بدر نیست یعنی که قبل کرده قفا پیش و پس ما
گلدستهٔ نومیدی ازین باغچه بستیم همدوش خزانست گل تازه پیش[6] ما.
شاخی که دهد میوهٔ خواهش ازو کم گیر گو باد ببر بیخ نهال هوس ما

---

۱. ع۱: 'عمری' بتراوید
۲. ع ۳: ' برخواست'
۳. ع۲: دم'زندان'
۴. ع۲:' آلوده'زهر
۵. ع۲:' ز ا بر مزه خویش
۶. ع۲،ع۳: تازه 'رس ' ما

از دادزنان[1] بر در یار است صد آشوب      دادیکه[2] دهد پادشه دادرس ما

جز تکیه بر انعام خداوند نداریم      هرچند که ما هیچکسیم اوست کس ما

هنگام شکار است دلیران در آیید      تاچند بسگ نفس بود[3] در مرس[4] ما

تا چند ملك ناله بدریوزه فرستیم
بر مایدهٔ کس ننشیند مگس ما

(۳۱)

فزون مکن بملامت خراش سینهٔ ما      حریف سنگ جفا نیست آبگینهٔ[5] ما

متاع فتنه همان به که سر بمهر بود      که نقد صبر[6] نمانده است در خزینهٔ[7] ما

حذر کنید ز بد مستی کرشمهٔ حذر      که گرم عربده هست از شراب کینهٔ[8] ما

چنان تموج دریای غم هجوم آورد      که نوح هم نبرد بر کران سفینهٔ ما

وبال عمر شد امروز هرچه دی کردیم[9]      نصیب دشمن ما باد عیش دینهٔ ما

حذرز گردش چشمی[10] که ساخت هر مژه‌اش      هزار خنجر الماس وقف سینهٔ ما

ز عشق مرتبهٔ آن بما[11] رسید ملك
که هست هر دو جهان چاکر کمینهٔ ما

---

۱. ع ۲،ع۳: از 'جور کشان'      ۲. ع ۲: 'داد که'

۳. ع۱: نفس 'تو'      ٤. ع ۳: 'هرس' ما

٥. ع۳: 'آئینه' ما      ٦. ع ۳ : نقد' حمله'

۷. ع ۱: 'خزانه' ما      ۸. ع۳: 'این که در خزینه' ما

۹. ر: 'می کردیم'      ۱۰. ع ۳: 'چشم' که

۱۱. ر: مرتبه 'ما بآن' رسید ؛ ع۳: مرتبه 'پایان' رسید

(۳۲)

تا قدم رنجه نمود است بکاشانهٔ ما    رشك فردوس برین ساخته غم خانهٔ ما
از در و[1] بام دلم جوهر[2] جان می بارد    طرفه گنجی گذر افگنده بویرانهٔ ما
یا رب این ساقی مجلس ز کجا آمده بود    که پر از خون جگر ساخته پیمانهٔ ما
خواستم درد دلی[3] سر کنم اما نشنود    تا سرایت نکند در دلش افسانهٔ ما
گو فلك بر سر ما جوهر جان ریز که هست[4]    سینهٔ ما صدف گوهر یك دانهٔ ما
خط سبزش که بود سلسله جنبان جنون    بست زنجیر بپای دل دیوانهٔ ما
تا بر افروخت ملك شمع رخش خلوت دل
مرغ گلزار بهشت آمده پروانه ما

(۳۳)

مائیم و[5] داغ ناصیهٔ گلخن فنا    هندوی آه ماست گل گلشن فنا
رنج خمار بر[6] سر جام بقا[7] شکن    بر دار بار وسوسه از گردن فنا
در هاون مجاهده خود را بکوب خرد    وانگه برون رو از ته[8] پرویزن فنا
خود را بچار[9] میخ عناصر شکنجه کن    زندانیان چنین[10] شده در آهن فنا
هر ذرهٔ جهان گره کار[11] زندگیست    این عقده[12] بر کشا بسر سوزن فنا

---

۱.ع۱:از'دو' بام
۲.ع۳: 'چهره' جان
۳.ع ۱: درد 'دل'
٤.ع ۳: که 'گشت'
۵.ع۲،ع۳: 'و' ندارد
٦.ع ۳: 'در'سر
۷.ع۲: جام 'فنا'
۸.ع۱:برون'برآی' ز
۹.ع۳: 'بکار' میخ
۱۰.ع ۲: زنداین هستیت'شده ؛ ع۳ :' رندان مست پا' شده ؛ ر: زندانیان 'برون' شده
۱۱.ع ۳: گره 'تار'
۱۲.ع۳:این' عقد'

اکنون قلادهٔ سگ [1] کوی ملامتست — دستی که بوسه ها زده بر گردن [2] فنا
در تار و پود خرقه گریزید تا که هست — در سایهٔ حمایت او جوشن فنا
ما برق دشت محشر [3] خاشاك [4] دوزخیم — از دود ما شراری و [5] صد خرمن فنا

بزم ملك ترانه عشرت [6] چه میکند
باشد سرود ماتمیان شیون [7] فنا

(۳٤)

[8] ذوق این وادی نباشد قالب فرسوده را — کس نپیموده است جز ما راه ناپیموده را
عشقبازان را بآئین تن آسانی چکار — ذوق این معنی کجا باشد تن آسوده را
[9] یك سحر از خانه بیرون کن سری تا بنگری — حالت شب زنده داران سحر نغنوده را
کام دل دارم گریبانم بدست غصه ماند — ای سزای آنکه کردم کار نافرموده را
داستان تازه سارا قبول جلوه ده — لذت دیگر بود افسانه نشنوده را
آنکه چشم بوستان را کحل بینایی [10] کشید — همنشین با خرمن گل ساخت مشك سوده را
چشم این افسردگانرا داروی بینش مکن — سرمه از خاك قدم [11] ده دیده آسوده را

خوش بتنگ آمد دلم خیز از سر هستی ملك
چند بار دل توان کردن غم نابوده [12] را

---

۱. ع۳: 'سر' کوی
۲. ع ۳: بر'واژن' ؛ع۲،ر:بر' دامن
۳. ع ۱ : دشت' و' محشر
٤. ر: 'صحرای' دوزخیم
٥. ع۳: 'و' ندارد
٦. ع۲: ترانه'حسرت'
۷. ع۲: 'شیوه'فنا
۸. ع۲،ع۳:غزل ندارد
۹. ع۱:شعر اضافی
۱۰. ر : کحل'بیداری'
۱۱. ر: خاك ' عدم'
۱۲. ر: غم'پالوده'

## (۳۵)

[۱]در تصرف داشت عقل اول[۲]دل دیوانه را — عشق زور آورد و بیرون کرد[۳]صاحب خانه را

[۴]عـاقلان ادراك حرف عشق نتوانند کرد — مـا نـمیگـوئیم این افسانه جز دیوانه را

گـوهـر مـقـصـود یـابد در خراب آباد ما — هر که او روزی به بیزد خاك این ویرانه را

[۵]تا شراب عشق کم سازد غرور از مغز عقل — نشـأ دیـوانـگـی دادنـد ایـن پیمـانـه را

شـمع مجلس بزم را[٦]افسرده می بیند[۷]مگر[۸] — کز برای غیرت[۹]آتـش میزند پروانه را

[۱۰]وصل نامخصوص خوش نبود که عاشق پیشه برد — بـه ز لطف عام داند جور مخصوصانه را

من نمیدانم سرصیدی کدامین[۱۱]مرغ داشت — ایـقدر دانم که خوش میریخت هرسو دانه را

جـای غم در سینه تنگست از گرانیهای جان — رخصت ای یاران که میسوزم[۱۲]دمادم خانه را

[۱۳]عشق اگر اینست کی اظهار بدمستی کند — کی تهی سازند مستان تو صد خمخانه را

در حـریـم مـا مـلك جـز آشنا را بار نیست
خـلـوت عـشـقـسـت ایـنجا ره مده بیگانـه را

## (۳٦)

[۱٤]تـا کـی بـغـضـب حبـس تـوان کرد نگـه را — لطفی کن و از هم بکشا چشم سیه[۱۵] را

---

۱.ع۳:غزل ندارد
۲.ع۲:' عقل دل'
۳.ع۲:بیرون'برد'؛ع۱: بیرون' کرده'
٤.ع ۲: این شعر ندارد
۵.ع۲: این شعر ندارد
٦.ع۲:مجلس'تا کرا'
۷.ع۱: افسرده'بیند'
۸.ع ۲: می بیند' که باز'
۹.ع۲ : برای' حسرت'
۱۰.ع۲: این شعر ندارد
۱۱.ع۲ : صیدی'کداسی'
۱۲.ع۲: 'میسوزد متاع'
۱۳. ع۲: این شعر ندارد
۱٤. ع۳: غزل ندارد
۱۵.ع۱: چشم 'ترم' را

ظلمت شده با دیدهٔ یعقوب هم آغوش	افروخته رخساره یوسف ته[1] چه را
افتاده یکی برق درین بادیه و ساخت	در تعزیت آب سیه پوش گیه[2] را
[3]چون پادشه حسن شود معرکه آرای	پیرایهٔ خورشید کند گرد سپه را
ای راه رو کعبه باندازه[4] بنه پای	تا بر تو نگیرند[5] حریفان سر ره را
در گریه بیفزای ملك تا که[6] بشوئیم
از ناصیهٔ لوح عمل گرد گنه را

(۳۷)

[7]چند کنی پایمال عاشق دلداده را	پای مزن دستگیر مردم افتاده را
ناز ز حد می بری ظرف حبابم نماند	باده باندازه ده مرد تنك باده را
در نظر برهمن زهد نیاید بکار	خیز و در آتش فگن سبحه و سجاده را
در ته زندان غم یك سر مو جا نماند	بس که گرفتار کرد مردم آزاده را
حلقهٔ دیوانگان یافته شور از ملك
تا دل و دین داده آن شوخ پریزاده را

(۳۸)

[8]یافته دست[9] بلا چاك گریبان ما	خار تعلق گرفت شقهٔ دامان ما
مزرع دین را نماند ضابطه پاسبان	فتنه بتاراج برد خرمن ایمان ما

---

۱. ع۲: 'سر' چه	۲. ع۱ : پوش' تکیه
۳. ع ۲: اضافه این شعر دارد	۴. ع۲: ' باندازه' ندارد
۵. ع۱:بر تو'بگیرند '	۶. ع۲:' هان ' که
۷. ع۳: غزل ندارد	۸. ع۳: غزل ندارد
۹. ع۲:' یافت طراز 'بلا

کعبه روانرا نبود داعیه طی[1] راه
نرمی سنجاب داشت خار مغیلان ما

مائدهٔ عشق را چون نمك غم دهیم
صائم جنت بود ریزه خود خوان ما

عشق ندادی برو نام مداوا مبر[2]
درد شناسد که چیست لذت درمان ما

بادیهٔ عشق راست[3] بوی گل زندگیت
آب خضر می خورد خار بیابان ما

شعله زدو پاك سوخت هرچه درین خانه[4] بود
سیلی آبی نخورد[5] آتش سوزان ما

رفت کدورت ز حد شکوه زبانی بگیر[6]
چند تراود برون قصه پنهان ما

شد ملك از دست[7] تو هیچ نگفتی چه شد
این[8] دو سه روزی که بود غمزده مهمان ما

(۳۹)

[9]سر مده بر غیر چشم عشوه ساز خویش را
تا بکی ارزان فروشی جنس ناز خویش را

اندرین[10] وادی که شیرانت[11] شکار آهویند
صید گنجشکان نکرد آن شاهباز خویش را

گوهر ارزان گشت از بس بی محابا ریختی
در گریبان جهان درهای راز خویش را

ای مغنی در مزاج عیش ما صحت نماند
از تف دل آبزن رگهای ساز خویش را

هان بعزم جلوه در بر کن لباس[12] لاله گون
زیب شاخ ارغوان ده سرو ناز خویش را

پرده بر خود میدرم آتش بجای میزنم
تا بکی پنهان کنم سوز و گداز خویش را

گر سخن را هست تاثیری ملك یك حرف بس
مختصر کن قصهٔ دور و دراز خویش را

---

۱. ع۲ :'واهمه از ترس' راه
۲. ع۲: مداوا 'مگیر'
۳. ع۲: عشق' را'
۴. ع۲: درین 'جا'
۵. ع ۲: آبی' بخورد'
۶. ر: زبانی 'مگو'
۷. ر:دست'و' تو
۸. ع۲: 'یك' دو سه
۹. ع۳: غزل ندارد
۱۰. ع۱:' اندری'
۱۱. ر: که'شاهانت'
۱۲. ع۱: 'جلوه کن در لباس'

## (٤٠)

[1]نمیگردد دوا پر امن دل دردمندانرا | نمیدانم چه درداست این کزوعارست درمانرا
ازآن ترسم که این آتش برون آرد سر از جایی | وگر نه می توانم ضبط کردن آه سوزانرا
زند تاچند عارف لاف دانش برفگن پرده | که تا از لمعه بیهوش سازی اهل عرفانرا
لباسی نیست کان ازدست شوقت نیست صدپاره | خدارا بیش ازین منما بکس چاك گریبانرا
تحیر تا بکی دارد میان ظلمت و نورم | درآ از[2] جلوه پامال گردان کفر و ایمانرا

ملك کو قدرت آنم که خوانم نامهٔ شوقش
گذارد کاش بیهوشی[3] که بوسم[4] مهر عنوانرا

## (٤١)

[5]حدیث بیغمان نشنیدن[6] اولی اهل محنت را | که حرف سرد بیمهران[7] زیان دارد محبت را
مرا پند تو کشت ای ناصح از جانم چه میخواهی | [8]خدارا کز برای خود نگهدار این نصیحت را
زبانها دیده و دل[9] بسته ام کو روز بازاری | که خوش بنشینم و چینم فرو جنس شکایت را
باین لطف زبانی[10] درد دل تسکین نمییابد | اگر اینست مرهم تازه میسازد جراحت را
بماتم خانه کز هجر رویت گریه آغازم | نشانم تا[11] کمر در خون دل اهل مصیبت را
ز گلزار جنان گر نشنوم روز جزا بویت | برآرم آهی و آتش زنم گلهای جنت را
ز قرب ما چو کلفت میکشید آن بیوفا مائیم | بدل کردیم با درد وجدائی ذوق الفت را

۱.ع ۲،ع۳: غزل ندارد
۲.ر: درآ 'وز' جلوه
۳.ع ۱: 'بیوشی'
٤.ر: که 'خوانم'
۵.ع ۳: غزل ندارد
٦.ر: 'نشین' اولی
۷.ع۲ : سرد 'بیدردان'
۸.ع ۲: خدارا بیش ازین منما بکس چاك گریبان را
۹.ع۲: دیده و 'لب'
۱۰.ر: لطف 'نهانی'
۱۱. ع۲: 'در' کمر

بنای زهدو تقوی را اگر خواهد براندازد خراباتی کند عشق تو هرصاحب کراست را
فتاد از چهرهٔ عشقم نقاب شرم و میترسم که دست آرزویم بردرد دامان عصمت را
جنون آورد زورو صبر کم شد وقت آن آمد که زور شوق آن هم بگسلدزنجیر طاقت را
ملك دست تظلم گر برآرد در صف محشر
دهد بر باد حسرت خاك صحرای قیامت را

(٤٢)

[1]زنده رود است چشم پر نم ما غرق نیلست رخت ماتم ما
چشمهٔ رحمتست چشمهٔ دل کفنی غوطه زد[2] بزمزم ما
عشق در عرصه مردمی طلبد کیست افراسیاب و رستم ما
زخم دل تازه داغ سینه کهن تا حوالت بکیست مرهم ما
ظلمت از ما چنانکه سایه ز نور بگریزد کدورت از دم ما
بصف آرایی بلا علمیم پارهٔ دل طراز معلم ما
زلفت افسانه شب سیه است یا مثال[3] ز حال درهم ما
دل گریزان ز ما و ما از دل ما کم او گرفته او کم ما
لب بدندان دل[4] فرو خایم
ملك افشا گراست محرم ما

(٤٣)

[5]دوش آرزوی جلوه نشد نخل بر ت را بر خاك نشینان نفشاندی ثمرت را

---

۱.ع۲،ع۳: این شعر ندارد ۲.ر: غوطه'ده' ۳.ر:یا' مثالی'
٤.ر: بدندان'غم' ٥.ع۳: غزل ندارد

ای لعل قبا ناله ما دست دراز است
پرهیز مبادا که بگیرد کمرت را

میرند[1] بحسرت مگسان بر سر خوانت
آیا که نگهبان شده تنگ شکرت را

سرتا بقدم شعله ام[2] از خانه برون آی
ناگاه شراری نرسد[3] بام و درت را

در خانه دل جز تو کسی نیست برون آی
تا فرش جواهر فگنم رهگذرت را

دل باز نو آموخته[4] کاش که چندی
از سوزن تدبیر بدوزم[5] نظرت را

صد موج برانگیختی از خون عجبی[6] نیست
تو حوصله جمله بنازم[7] شکرت را

ای مرغ قفس از تو و ساز تو ملولم
وقتست که درهم شکنم بال و پرت[8] را

امشب سرت از نالهٔ عشاق گرانست
بر جان ملك نه الم درد سرت را

(٤٤)

غیر گو پا بکش[9] از سلسلهٔ جاده ما
تنگدل را نبود حوصله بادهٔ ما

خون[10] حسنت که شکرخنده خوران بشکست
لذتی یافته از نعمت آمادهٔ ما

طرهٔ خواهش تو[11] دست کش غمزهٔ کیست[12]
عشوه تا چند زند راه دل سادهٔ ما

دل بمقراض دعا تار[13] جفا قطع نمود
داد نیکو اثری بخت خدادادهٔ ما

---

١. ع٢: 'همه' بیدرد
٢. ع٢: 'قدم آتشم'
٣. ع٢: 'برسد'
٤. ع٢: 'آموخته نه'
٥. ع١: 'بسوزم'
٦. ع٢: خون 'و غمت'
٧. ع٢: حوصله 'را جلوه'
٨. ع١: بال و'پرم' را
٩. ع٢: 'تا بکس'
١٠. ع٢: 'خوان' حسنت
١١. ع٢: خواهش 'ما'
١٢. ع٢: غمزه 'بس است'
١٣. ع٣: بمقراض 'دغا بار' جفا

گر شراب طرب آشامی دگر ساغر عیش     می [1] بیدرد سری نیست بجز بادهٔ ما

ملک از پای در افتاد گهی می انداز
دامن طره بدست دل افتاده ما

(٤٥)

تفسیده از سموم [2] بلا جسم [3] و جان ما     خشکیده پوست بر تن و [4] بر استخوان ما
بنشسته در کمین قدر انداز [5] ناله وای     ترسم [6] که ناوکی بجهد از کمان ما
پر نعمتست خوان وصالت [7] ز لقمه     آلودگی نیافته دست و [8] دهان ما
مطرب رساند نغمه گرمی بگوش دل     کافشاند [9] آتش از مژه خون فشان ما
ما طایران سدره [10] نشینیم کی رواست     کآتش زند فراق تو بر آستان [11] ما
گم شد دو عالم و کس از [12] ایشان نشان نیافت     ما خود که ایم تا که دهد کس نشان ما
ذوق من و تو اینکه نشینیم و [13] می کشیم     کار رقیب اینکه [14] بود دیده بان ما

آه من آتشی است که هرگه زبانه زد
انگیخت دود نیستی از دودمان ما

---

١. ع٢: 'همه' بیدرد
٢. ر: از 'هجوم'
٣. ع٣: 'چشم' وجان
٤. ع٣: بر 'رگ'
٥. ع٢: 'اندازه' ناله؛ ع٣: ناله 'جای'
٦. ر: 'ترسیم' که ؛ ع٣: 'ترسیم ناوکی' بجهد
٧. ع٢،٣: خوان 'وصال'
٨. ع٣: 'با دست دان'
٩. ع٢: 'کافشانده' آتش
١٠. ع٣: 'صدره'
١١. ع٣: 'آشیان' ما
١٢. ع٣: 'از' ندارد
١٣. ع٣: 'از' ندارد
١٤. ع٣: 'آنکه' ندارد

[illegible]

[illegible]

(ʌ3)

[illegible]

[illegible]

(ʟ3)

[1]مباد غیر تو بر خاطر افگند پرتو برنگ سوختم آینهٔ مصفا را
بیاد چشم تو گشتم ز خویشتن وحشی بصبر رام کنم آهوان صحرا را
[2]بلور چشم تو مستی زخواب راحت چیست که فتنه بر سر ساغر جهانده [3] صهبا را
فراخ گریه نشد دیده ام ز تنگدلی [4] کسی بقطره نپیموده [5] آب دریا را
سیاه خرقه بناموسیان درد دهید سفید مهره بکف داده چون [6] مسیحا را
ز داغ دیدهٔ زخم تو بر نمك بستم که تلخ درد بشور آورد مداوا [7] را
[8]سپار تیغ و ترنجی بدست یوسف ده گلی ز سرزنش آرد برون زلیخا را
[9]بزرگ گفتنت از خرد عقلی خردست مثل به شیر بزرگ است ذات عنقا را
شداست ناخن آه ار جگر [10] کشای کند که تیز ساخته دندان [11] غم جگر خارا

ملك مبند در دل کلید در کف تست
کشای چشم و به بین نور [12] حق تعالی را

(٤٨)

[13]کم نگردد ذرهٔ سوز دل شیدا مرا گر دهی هر دم هزاران غوطه در دریا مرا

---

١.ع١،ر: شعر ندارد
٢.ع٢: ' تصور کر کس تن بکار در ندهد '
٣. ع٢،٣: 'جهاند 'صهبا
٤.ر: ز'سنگدلی'
٥.ع٢: 'داده ام ' مسیحا را
٦.ع١: 'مسیحا' را
٧.ع٢،ع٣: ' نپیمود'
٨.ع١،ر: این شعر ندارد
٩.ع١،ر: شعر ندارد
١٠.ع٢: آه'گره'کشای
١١.ع١: ساخته' دران'
١٢.ع٢: ' حسن' حق
١٣.ع٣: غزل ندارد

وصل نا مقدور شادی منکر و دلبر غیور — چون نریزی خونم ای غم دیدهٔ تنها[1] مرا

سر گرانیهای حسن از پا در آرد کوه را — من کیم باری که باشد تاب استغنا مرا

اعتبارم بین که گر یك لحظه گردم ناپدید — میدود هر سو بلایی تا کند پیدا مرا

مدتی در کنج مستوری زدم لاف صلاح — عشق کرد آخر باندك فرصتی رسوا مرا

خاطر جمعیت از خوبان ندارم چشم لطف — کآزمودم نیست اصلا طالعی[2] زینها مرا

کشتی هستی بگرداب بلا افگنده ام
بسکه تر دارد ملك این چشم خون پالا مرا

(٤٩)

قاصد نظاره کن دل و جان فگار را — تا شادمان شود برسان مژده یار را

عالم تمام کُشته شد و میدهد هنوز — تعلیم جور غمزهٔ خنجر گذار[3] را

دستی ز آستین بدر آمد که پاره کرد — چندین هزار خرقهٔ پرهیز گار را

بر وعده گاه[4] وصل توسودیم چشم خویش[5] — کردیم[6] سرمه خاك ره انتظار را

تا کی خلد بسینه ما[7] خار آرزو — کو وصل تا برون برد این خار خار را

ای دل حریف ناله[8] جانکاه نیستم — بر یکدگر مزن مژهٔ اشکبار را

[9] گیتی مرا فگنده[10] بجای که ذوق آن — برداز دلم[11] محبت یارودیار را

---

۱.ع۱: دیده' پنها'
۲.ع۲: اصلا' طالع'
۳.ع۲: ' گذرا' را
۴.ع۳: وعده' کل '
۵.ع۲،ع۳:سودیم 'بس که چشم'
۶.ع۳: ' بردیم'
۷.ع۲: بسینه' من'
۸.ع۲: حریف' گریه'
۹.ع۲: شعر ندارد
۱۰.ع۲،ع۳: 'فگند'
۱۱.ع۳: ' بردار از محبت'

صد شب بروز کرد ملك در خیال تو
نازم تهور[1] دل شب زنده دار را

## (۵۰)

[2]نمی خواهم بر آن در سایه افتد پاسبانش را — که میترسم کند آزرده سنگ آستانش را
خیال زلفش آمد در تن و دل[3] شد سراسیمه — چو گنجشکی که جای مار بیند آشیانش را
محالست اینکه در بزم تو بیتابی کند عاشق — اگر سوزی بجای شمع مغز استخوانش را
زبانم لال بادا تا ننالم بر سر کویش — که باشم من که از من درد سر باشد سگانش را
رسید و ریخت خونم را و زد مهمیز بر ابرش — که دست کس نگیرد بهر خون من غبارش را
[4]کنون کی خسته دارد نیم جانی رخ متاز از وی — که میترسم نه بینی لحظهٔ دیگر نشانش را

گریبان چاك می بینم ملك را در غم عشقت
مباد از پرده بیرون افگنی راز نهانش را

## (۵۱)

[5]برو قاصد بتقریبی بگو آن بی محابا را — که باز ازما چه دیدی کز نظر انداختی مارا
کسی کش سستی پیوند باشد تا باین غایت — چه چشمی[6] مردمی باشد ازو اهل تمنا را
مگر از بذله گویان چمن گل درد سر دارد — که در مرغان نمی بینم من آن فریاد و غوغا را
دل لیلی نشد نرم این عجایب تر که از گرمی — بجوش آورده مجنون وحشیان کوه و صحرا را

---

۱. ع۱: نازم' هنوز با دل'
۲. ع۳: غزل ندارد
۳. ع۲: تن و ' جان'
۴. ع۱، ر: شعر ندارد
۵. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۶. ر: چه ' چشم' مردمی

بیوسف کینه میورزنداخوان و ازین معنی  معاذ اللّٰه اگر گردی رسد بر دل زلیخارا
بپاداش وفا با دوستداران کینه میورزد  فراسش کرده پنداری حقوق خدمت مارا
بآزارم کشیدی تیغ بیداد و معاذ اللّٰه  چه نیکو پاس خاطر داشتی این بی سر و پا را
نبرد ماست از بی صرفگی با ناخدا ترسی  که دین و دل بغارت میبرد ترکان یغمارا
ملك بیش از دوروزی تاب این محنت نمی آرد
فراق آواره خواهد کرد صبر پای بر جا را

(۵۲)

[۱]فراموشی ببینید و طریق بی وفایی را  که هر ساعت زسر باید گرفتن آشنایی را
نبرد غمزهٔ ایمان ز بدعتهای تست ار نه  کسی نشنیده بود این طور کافر ماجرایی را
صبا بر[۲] گوش بستان زد ز مرغان قفس[۳] حرفی  که شاخ گل فراسش کرد رسم خودنمائی را
بداست گو گرفتاران دل را خانه ویران کن  که نبود آشیان در کار مرغان هوایی را
ز قید دل بتنگم حسرت وارستگی دارم  ازین زندان چه خیزد گرد سر کردم[۴] رهائی را
بیا کز ظلمت دل[۵] انتقام غم[۶] کشم یعنی  چراغی بر کنم بر دل[۷] نهم داغ جدایی را
غرور پارسایان شد زحد گو ناخدا ترسی  که پیشانی نهد بر خاك زهد پارسائی را
ملك چون شیشه نازك دل تو گرم[۸] امتحان ترسم
که مسکین بر نتابد طاقت زور آزمایی را

---

۱.ع۳: غزل ندارد  ۲.ع۱: 'در'
۳.ر: 'چمن'  ۴.ع۱: سر' گرم' رهائی
۵.ع۲: ظلمت' هجر'  ۶.ع۲: انتقام' دل'
۷.ع۲: چراغی بر کنم' داغی نهم بر دل'
۸.ع۲: تو' کردی' امتحان

(٥٣)

[1] دیدهٔ منتظر آن قطره فشان بود امشب — دیر می آمدی [2] و وقت فغان بود امشب

موسی عشق در آثار تجلی گم بود — آتش طور ز نخل [3] تو عیان بود امشب

آتش سوختگان برق شکیبائی بود — آرزو [4] تا بسحر دل نگران بود امشب

[5] شکوه در غارت صبرم ز چه انگیخته بود — اینکه خاموش شدم خیر دران بود امشب

جلوهٔ مه اثر از کسوت هستی نگذاشت — جوشن [6] صبر بآئین کتان بود امشب

دست در خون دل منتظران داشت فراق — حال خود با تو چه گویم که چسان بود امشب

[7] دیدهٔ شوق بنور طلب آموخته بود — آرزو تا بسحر دل نگران بود امشب

هیچ تقصیر نکردند در آزار ملك

تو بران بودی و غم نیز بران بود امشب

(٥٤)

[8] شعاع ناله را سر در کدامین [9] روزنست امشب

کمند آرزویت در کدامین [10] گردنست امشب

بشیر صحت از دارالشفای مصر [11] می آید

سر بیت الحزن خاك ره پیراهنست [12] امشب

---

١.ع٢: غزل ندارد

٢.ع٢: می' آمد' و

٣.ع٣: طور' تجلی'

٤.ع٣: ' آه زد' تا

٥.ع٣: شعر ندارد

٦.ع٢: 'جوش' صبر؛ ع٣ : 'جوش آن' صبر

٧.ع٣: شعر ندارد

٨.ر: غزل ندارد

٩.ع٢: ' کدامی'

١٠.ع٢: ' خوشدلی زیب کدامی'

١١.ع٢: ' مصر' ندارد

١٢.ع٢: ' پیراهنست' امشب

[1]سـرود رهـروان سـر در گـريبـان حـدی دارد
غـريبـی طـی منـزل کـرده وقـت شيونسـت امشـب

مـريـض از مـاتـم پـرهيـز تـغيير لبـاس اولـی
کـه دردت کـار درمان کرد بزمت روشنست امشب

لـعـاب عـنـکبـوتـم ليك قـطـع رنـج بـاريکـم
که قوت ميفروشد ضعف صاحب جوشنست امشب

صـفيـر درد مـيـجـوشـد ز عشـرتـگـاه [2]پـروانـه
کـه مـرغـان بلا را خـانـه در مغـز منسـت امشـب

[3]رجـز گـويـان بـميـدان مـی رونـد اينك سبکـروحـان
نـخـواهـد سـاخـت کـاری هر کرا سر بر تنست امشب

کف خـاکسـتـر ايـنك رهـگـذار بـاد مـی بـايـد
شبستـانی که گلشن بود پشت[4] گـلخنست امشب

بـعشـق انـدر نـميـگـنـجـد مـلك مـاضـی ومستقبـل
کجا دوشينه[5] بود است آنچه در حال[6] منست امشب

(٥٥)

ريخت بادام تو بر [7]ساغر ما زير غضب    تلخ گرديد می عيش [8] بر ارباب طرب
لب فرو بسته و در علم نظر [9]نکته شناس [10]    چشمها در سخن و مهر خموشی بر لب

---

۱.ع۲: شعر ندارد    ۲.ع۲: 'آتشگاه'
۳.ع۲: شعر ندارد    ٤.ع۲: ' دی شب'
٥.ع۲: 'ديروز'    ٦.ع۲: ' جان' منست
۷.ع۳،ر: تو' در'    ۸.ع۳: می 'عشق'
۹.ع۳: 'نظر' ندارد    ۱۰.ع۲،ع۳: نکته' کشای

ای مقیم حرم خاص فضولی منمای ادب[1] آنست که اینجا[2] بنشینی بادب

[3]ریگ این بادیه پروردهٔ[4] خون شهداست گرد این ره منشینا[5] و بداماں طلب

[6]من نه مجنونم و فرهاد که چون من رندی نه در اقلیم عجم بود و[7] نه در ملک عرب

دامن ناز[8] میالای بخوناب دلم که ز بحر جگرم[9] خاسته این موج تعب[10]

ملک امشب ز ستمکاری[11] هجران مردم

آه ازانروز که آورد ز دنبال[12] امشب

(٥٦)

شعلهٔ شمع رخت جلوه کنان بود امشب نور مهتاب ز رویتو عیان بود امشب

جلوهٔ زاغ و[13] زغن بود ز اندازه برون بلبل باغ ترا وقت فغان بود امشب

بود از نشتر مژگان تو صد[14] سینه فگار چشمت آشوب دل منتظران بود امشب

باز بحر گله ام موج بگردون می زد صد[15] شکایت ز تو نزدیك زبان بود امشب

ملك اندوه دل[16] خود همگی عرضه[17] نمود

چکند غمزده بی تاب تو آن بود امشب

---

١.ع٢: ' شرط' آنست

٢.ع٣: که' آئی'

٣.ع٣: شعر ندارد

٤.ع٢: 'لب تشنه'

٥.ع٢: 'منشینان'

٦.ع٣: شعر ندارد

٧.ع٢،ع٣: 'و' ندارد

٨.ع٣: دامن'داغ'

٩.ع٢: بحر' مژه ام'

١٠.ع٢: ' امواج' تعب ؛ر: ' از' موج تعب

١١.ع٢،ع٣:ز ' سیه کاری'

١٢.ع٣: 'آورد دنبال' این شب ؛ ع٣،ر: ز دنبال' این شب

١٣.ع٣: ' زاغ زغن' ؛ ر: 'داغ درون'

١٤.ر: ' در' سینه

١٥.ر: 'چه' شکایت

١٦.ع٣: 'زنده دلی'

١٧.ر: 'عرض' نمود

(۵۷)

[1]طره ات کآزادگی در بند اوست | هر که بی همتاست هم پیوند اوست
حلقهٔ زلفت سیه چاه جنون | لیلی از دیوانگان بند اوست
خندهٔ تلخت شکر را زهر داد | خون کوثر پایمال قند اوست
خاطر ما از هوسها شد تهی | پای تا سر آرزو آگند اوست
با تو دل مستغنیست از ما سوا | هر که غیر اوست حاجتمند اوست
عشق طرفی بر گرفت از هرچه هست | غیر خورسندی[2] که ناخورسند[3] اوست
چاك پا پر کن بالماس و بدوز | هر که همپای ویست این بند اوست
در رگ و در ریشه دل جز تو کیست | هم بدل کین بهتری سوگند اوست
دشمن اینجا میکند نسبت درست | هر که خصم ماست خویشاوند اوست
دل چو شاخ غنچه دارد عقده باز | سادگی فهرست چون و چند اوست
تا در افتی عشق را آئینه شو | هر که بی مانند شد مانند اوست

برگ عشرت گریه شد چشم ملك
این گل لبهای حسرت خند اوست

(۵۸)

[4]پیوند نقصها دل پیمان پرست ماست | دست درست مرهم خاطر شکست ماست
هرچند کسر[5] بیش عیار[6] است بیشتر | خاطر شکسته کیست درستی بلست ماست

---

۱.ع۲،ع۳:این غزل ندارد
۲.ر:'خرسندی'
۳.ر: 'خرسند'
۴.ع۳:این غزل ندارد
۵.ع۲:' جور' بیش
۶.ع۲: 'غبار' است

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۶۵)

[illegible]

[illegible]

(٦٠)

[1]رسید درد بتاثیر ناله ام صافست	ز درد گریه بر آرد پیاله ام صافست
سباد ظلمتی لای نور باده ناب	شد است هرچه ز ساقی حواله ام صافست
نگشت بار مشامی شمامه قلمم	سبك هواست نسیم كلاله ام صاف است
ز نافهٔ قلمم خون خام نم برچید	ز غش بر آمده مشك غزاله ام صافست
ز كهنه جوشن نه توی چرخ پاك بجست	كمان تازه زهم تیر ناله ام صاف است
در خزانگیم خرج خسرو سخنست	متاب بوته كه نقل مقاله ام صاف است

سفینه ملك از حرف غش ورق پرداخت
ز گل غبار فشاندم رساله ام صافست

(٦١)

[2]چشمم زخواب وگوش زافسانه پر شد است	ساغر بسر بر آمد و پیمانه پر شد است
پروا نكرد شمع كه پروانه پر شد است	حرف آشناست خانه ز بیگانه پر شد است
ظرفم بسر برآمده از پند عاقلان	مجلس تهی كنید كه دیوانه پر شد است
چشمم[3] ز گریه ات چو گریبان دل[4] درید	ناید بیكدگر كه نگه خانه پر شد است
بر حال آهوان جگر دشت ناله[5] داشت	از گریه چشم دام و[5] دل دانه[6] پر شد است
پیوندریز شد دل پیمان پرست ما	چندان شكست خورد[7] كه پیمانه پرشد است
شب خنده بر تهیكه؟ ساغر شكسته شمع	گردش ز آب دیدهٔ پروانه پر شد است

---

١. ع ٣:غزل ندارد
٢.ع٢:' چشمش'
٣.ع١: 'گل' درید
٤.ع ١: 'گریه' داشت
٥.ع ١،ع٢: 'و' ندارد
٦.ع ٢: 'دل و دانه'
٧.ع ١: 'خورده'

در پای[1] مرز قوت آمد شدن که بست | از شور و شین کلبه و کاشانه[2] پر شد است
[3]حسرت میانه دل و جان در تردد است | در سینه هست جای نفس ورنه پرشد است
زلف تـو بـرده پـی بسر باد نـافـه دُزد | این طرفه کز شکنجهٔ دل شانه پر شد است
[4]پهـلـو تهی کـنید ز پـندار عـاقـلان | بشکست دیو شیشه پریخانه پر شد است

مـغـز جنون ز داغ ملك در تـرواشسـت
ایـن بی تهـی ز مـردم فرزانه پر شد است

(٦٢)

[5]بیـخـودان نـالـه مستـان اینست | مـرهـم داغ پـرسـتـان ایـنسـت
ظـلـمـت و نـور خـمـار و مستـی | روز مستـان و شبستـان ایـنسـت
صبـح زالسـت و سـحـر رودابـه | ز اولـی رستـم دستـان ایـنسـت
درس تـعـلـیـم ورق شـویـانیـم | خـامشـان لـوح دبستـان ایـنسـت
خـاکـم و عـرش گـل فـرش منست | کـز فـلك رتبـه بستـان اینست
عـمـر قـمـری و بـقـای بـلـبـل | سرو و[6] گـل حاصل بستان[7] اینست
عشـق میـگـفـت بـدل تـحـفـه جان | کـو بده گـفـت کـه بستان اینست
نـورس آهـنـگ صـریـر قـلمسـت | صیـحـه بـلبـل دستـان ایـنسـت

تـو خـلیـلـی و مـلك آزاد اسـت
هـان بـراهیـم گـلستان ایـنسـت

---

۱.ع ۲:' بر' پای
۲.ع ۱:' ویرانه'
۳. ع ۱،ر:شعر ندارد
۴.ع۲:شعر ندارد
۵.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۶.ع۱: 'سرو گل'
۷.ع۱ 'حاصل و بستان'

(٦٣)

[1]در گلشن خوبی اثر مهر و گیا نیست        این گل بکه ماند که درو بوی وفا نیست
در آینه باده[2] ببین رتبه هر کس        در ساغر جم چیست که در ساغر ما نیست
از سینهٔ ما جز سخن حق نتراود        صافست درین چشمه غش روی و ریا نیست
گستاخ بگرد حرم انس چه گردی        اینجا ره آمد شدن پیك صبا نیست
در دیده و دل جای بدل کردی و رفتی        گفتی مگر این شیوه بجا بود بجا نیست
هر داغ که مرهم نه پذیرد نپذیرد        هر درد دلی را که دوا نیست دوا نیست.
کشتی بشنا رخت کشد جانب ساحل        با سینه ازین ورطه بر آکین ره پا نیست
در کنج طربخانه ما کایت خلد است        بی زمزمهٔ نورس شه ساز و نوا نیست

زنار برنگینی زنار ملك کو
خصمش که[3] چنین بت زده درچین وخطا نیست

(٦٤)

[4]بخیه راز برو افتاده است        طرفه اشکی بگلو افتاده است
ساغر از قهقهه در گریه نشست        هایهایی بسبو افتاده است
سری از جاده تن بر نزدم        راهم از تار بمو افتاد است
حیرتم پشت بدیوار سپرد        چشم آئینه برو افتاده است
زخم شد دیده سوزن مژگان        بخیه در چشم رفو افتاده است
جز محبت مطلب واسطهٔ        عشق کو کار باو افتاده است

---

١. ع٢، ع٣: غزل ندارد        ٢. ع١: 'آئنه' 'باد'
٣. ع١: 'که خصمش'        ٤. ع٢، ع٣: غزل ندارد

[illegible]

[illegible]

(٤٤)

[illegible]

[illegible]

(٥٤)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۸۸)

[illegible]

[1] دلم ذخیرهٔ فیضی ز وصل او برداشت　　که از ترشح آن ذوق آب کوثر داشت
هنوز کتم[2] عدم پرده دار هستی بود　　که[3] نور حسن تو جا بر فراز منظر داشت
بصیدگاه محبت که جان شکاری اوست　　فرشته منزله طایران بی پر داشت
بعرض جلوه درآمد سخن که طوطی عقل　　ز خشت کوی تو آئینه در برابر داشت
[4] صدای مرغ چمن را درین وصال آرای　　کجا سر و[5] دل مرغان غصه پرور داشت
[6] بیا بیا که درین جلوه گاه او هر باز　　دو دیده بر اثر جلوه کبوتر داشت
[7] ببزم او چو شوی[8] یاد آوری ای دل　　که دوش آئینه صبح[9] را مکدر داشت
کرشمه راست[10] چنان آرزوی بیداری[11]　　که نوك هر مژه او خواص نشتر داشت
زبان شکوه چنان بهره مند گشت ازو[12]　　که دست بوالهوسان را همیشه در[13] بر داشت.
[14] صفای جوهر پاکان نمی پذیرد زنگ　　همه هوای دل من بران منور داشت[15]

[16] سلك دوا نپذیرد همیشه در محنت
چه شد که آن دل آزرده را مصور داشت

---

۱.ع ۲: غزل ندارد　　۲.ع۳:هنوز 'کم'
۳.ع۱: 'کو'　　۴.ع ۳: صدای خنده گل دوش بر فلك میرفت
۵.ع ۱: 'و' ندارد　　۶. ع۳: شکار صعوه بود ننگ حلقه دامی
۷.ع۳: ببزم وی نفس خواهش آتشی افروخت
۸.ر: چو'روی'　　۹.ع۳: آینه 'حسن'
۱۰.ع۳: 'داشت'　　۱۱.ع۳: 'کاوش رگ جان'
۱۲.ع۳:زبان شکوه 'به بستم که دست بیتابی
۱۳.ع۳: حجاب پرده ز رخسار از ها برداشت
۱۴.ع۳: پاکان 'نگر که آرایش'　　۱۵.ع۳: 'گدای میکدی آئینه سکندر داشت'
۱۶.ع۳: 'سلك بمرهم کافور زخم سینه به بست　　که دردمند محبت دوای دیگر داشت'

[illegible]

---

[illegible]

(٥٨)

[illegible]

[1]غمزه دغاپیشه بود عشوه سیاست پرست ورنه گرفتار او هیچ جنایت نداشت

[2]باد بتاراج داد حاصل این بوستان ناله مرغان باغ هیچ سرایت نداشت

[3]از اثر آه ماست این که زدی لاف صبر ورنه کس از خوی تو چشم عنایت نداشت

سودی اگر یافته است در ته این نه فلک[4]

[5]چونکه متاع ملک بوی نگاهت نداشت

(۷۱)

[6]بگذشت گلی در نظرم داغ نظر گشت بر آتش می قطره فشان دید شرر گشت

تو سرو نخستینی و من قمری اول کین داغ دگر گون شد و پیرایه دگر گشت

طوفان بمیان گیری و امواج بکشتی صد مرتبه کشتی بکنار آمد و برگشت

هر تیر که از ترکش دل ناله برآورد شد روزنه سینه نشان داغ سپر گشت

افتاده ره گرمروی بر سر آتش از شیشه تراشیده قدم شعله سپر گشت

یعقوب بفرزندی خود خواند بلا را با فتنه برادر شد و پس خصم پدر گشت

صد کوه کشیدم بترازو که بمحشر در پله اعمال کم از نیم نظر گشت

مردود تو بودم عملم جمله دغل شد مقبول تو گشتم همه عیبم چو هنر گشت

ظلمت شده انبوه هنر نور نهفته است

عیب است ملک چهره نما کآینه برگشت

---

۱،۲و ۳. ع۱،ر: این ابیات ندارد

۴. ع۳: ' یافت دل لطف تو امداد کرد '

۵. ع۳: ' ورنه '

۶. ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۷۲)

[1]نالـه در سینـه تـه نشین نشده است | اثـر از[2] دزد مـغـز چیـن نشـده اسـت
چشـمم[3] از گـریـه در شـفـق نـگرفت | صبح و شام کس اینچنین نشده است
عشـرتـم صـاف شـد چو شیشـه جام | مـگسـی داغ انـگبیـن نشـده اسـت
تیــر راه نشـــانـــه کــرد غـلـط | نـفسـی بـا اثـر قریـن نشـده است
شـمـع دانـد کــه غیـر سوختـگـی | مـرهـم داغ آتشیـن نشـده اسـت
کــرد تــاراج[4] بــر دمیـد و[5] هـنـوز | ابـلـق گیـر ودار ازیـن شـده اسـت
مـار ضـحـاك مـغـزهـا پـرداخـت | نـوبـت پـور آبتیـن نشـده اسـت
پـــرده از رخ بـــلـــنـد تـــر بـــردار | چـرخ هـم کسـوت زمین نشده است

دسـت و پـای مـلك نـزد خـونـت
گـل دامــان و آستیـن نشـده اسـت

(۷۳)

[6]مانسـت مـرده پی کـه بمنصوبه برده است | ازشـغل خویش هرکه فرو مانده مرده است
مغزم در استخوان شده مانند نال کلك | از جوی ناتوانی می آب خورده است
حـرفـی مـبـاد کـآئیـنـه راز کـس شود | نـقـش پی قـلـم ز ورقها سترده است
گـل را صبـا بـغـل زده جایی نه ایستاد | تـا حـجـلـه کـه راز باو پی نبرده است
رخـصـت ز سـوزن مـژه او نیـافتسـت | گـر بـخیه بچاك دلی وا نخورده است
صـد پشتهٔ در منه فزون سوخت آفتاب | دودی بـگـرد داد که آتش فشرده است

۱. ع ۲،ع۳: غزل ندارد — ۲. ر: 'از' ندارد
۳. ع ۱ : 'چشم' از — ۴. ع ۱: تاراج 'و'
۵. ع ۱ : 'و' ندارد — ۶. ع ۱،ع۳ : غزل ندارد

چو داشت خاطرم نمی از چشمه سار فیض	صبح است رشحهٔ که ز در سی فشرده است

دست ملك نیافته دستی چه حد اوست
بر پنجهٔ که پنجهٔ خورشید برده[1] است

(۷٤)

[2]چشمم از دجله و جیجون کم نیست	دلم از قلزم و هامون کم نیست
گر بباد افگنی ار در آتش	کف خاکم ز تف خون کم نیست
آنکه درد همه داروی بود	داغش از هیچکس اکنون کم نیست
زخم کردم ز فسون سرهم یافت	یاد کرد حق از افسون کم نیست
خاك خسپان ترا دامی چاك	از کله گوشه گردون کم نیست
دیده بر درج در اکنون چه نهی	گریه از گوهر مکنون کم نیست
نمکت از نمك لیلی بیش	سوز تاثیر ز مجنون کم نیست
عیشت آماده بود بیش از بیش	هیچت از نالهٔ مجنون کم نیست
این که اندوه تو بر جان ملك
دم بدم می شود افزون کم نیست

(۷٥)

[3]حدیث حسن حسن آب روی آن[4] سخنست	که احسن القصص امروز قصه حسنست
شعاع پرتو حسن تو در سراچهٔ دل	فروغ چهرهٔ شمع و فضای انجمنست

---

۱.ع۱: 'کرده' است	۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع۳ : غزل ندارد	٤.ع۲: 'این' سخنست

ز خفتگان درت می دهد شمامهٔ خلد		که گرد دامن تو[1] عطر سای هر کفنست
اگر کرشمه کنان بر مسافران گذری		مجاور[2] سر کویت شوند کین وطنست
بآهوی نگهت طایران قدسی را		تعلقیست که جان را بعالم بدنست
صفای جوهر خوبی نگر که پرتو آن		درون دیده چو انوار شمع در لگنست
بوصف حسن تو هر نکتهٔ که گفت ملك
جریده ایست که ناسش سفینهٔ سخنست

(٧٦)

[3] ببین که از چه رهت میبرند باز مایست		نگر که رو بکه داری ببرگ و ساز مایست
درآ بتفره که در طی جوی و جز خطر است		حقیقتست مقر بر پل مجاز مایست
جمال کعبه ببین و سر از زمین بردار		ز سجده پا بتراش و بجز حجاز مایست
بزیر پای تو مالش بذره مرساد		چو آفتاب بتاز و بتر کتاز مایست
درین هوا خس و خاشاك بال و پر بگذار		خلاص گشتهٔ از بوتهٔ گداز مایست
بپر ولی نه ببال و بدو ولی نه بپا		درین نشیب ممان و درآن[4] فراز مایست
عنان بحرف و حکایت مده نفس بار است		سبك ز بار امانت بر آ براز مایست
خرام کبك دری راه میزند بگریز[5]		بگوش میرسد آواز طبل باز مایست
گرانیت خطر و ایمنی سبك گامی		عنان راحله کوتاه و[6] ره دراز مایست
ره غریوه سراشیب و منزلت ته پای
نماند جای توقف ملك بتاز مایست

---

١. ع٢: دامن 'پاك'		٢. ع٢: 'مجاوری'
٣. ع٢،ع٣: غزل ندارد		٤. ع٢،ع٣: 'درین 'فراز
٥. ع١: سیزند'پرهیز'		٦. ع١: 'و' ندارد

(۷۷)

[1] گرانی برنتابد کار او نیست نفس بار است اینجا بار او نیست

دوعالم مژده سوز بیم و شادیست که غمخوار است کو غمخوار او نیست

سر مژگان شرار و قعر اخگر کجا چشمی که آتشبار او نیست

چو خود گشتم سراپا چشم دیدم نگاهی در خور دیدار او نیست

صنم آمد غرور و برهمن عجز کرا عیبست کو زنار او نیست

ندارد آرزو نقد روایی من آن جنسم که در بازار او نیست

نگاه از نرگسش لبریز گردید حریف بادهٔ سرشار او نیست

بکشت داغساری[2] لاله کم زد که بوی عشق در گلزار او نیست

ملك را نیست تاب لطف اینجا
غرض زینها بجز آزار او نیست

(۷۸)

ستارهٔ گهرم دوش در گریبان ریخت ز درج نعت نبی باز درّ عرفان ریخت

ازین و آن خبرم نیست این قدر دانم کزین دو گوهر[3] رخشان هزار عمان ریخت

زهی ورود حقایق که در شبانگه تار بکام سوختگان چشمه سار حیوان ریخت

مرا چه یاره که سر بر زند ز گریه شکر مگربعاطفت آنکه فیض غفران ریخت

هزار شکر که دردم بصدمتی سر شد که از طپانچه او خون ز چشم[4] درمان ریخت

نسیم غیب بر آمد[5] ز شاخسار شفا [6] چه تحفهای کرامم بجیب و دامان ریخت

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۱: 'داغ سار'
۳. ع۲:دو 'برج'
۴. ع۳: 'خون چشم'
۵. ع۱: 'درآمد'
۶. ع۲: 'که سنبلم بگریبان و گل بداامان ریخت'

حـــرارت جـگــرم را بـقـطـرهٔ ننواخـت حرارتی که گل آتشم ز مژگان ریخت
بلا موکل خاصان بود چه جای گله است دگر ازین نسرایم که آب ایمان ریخت
شـگـفت[1] بـلـبـل طبع[2] مـلـك بـمـعـرفتی
صـفیر پرچمی و صیحه بر گلستان ریخت

(۷۹)

[3]بـــاز خیــل فتــنــه زه بـر مــا گـرفـت مــلك دل را لشـكـر ایـمـا گـرفت
خـــواستـم تــا نــالـــه ســازم بـلـنـد دسـت نـصـرت دامـن غوغا[4] گـرفت
آنکـه دل بـرده است دزد خانگیست رو کـــه نتــوانیم زو کـــالا گــرفــت
بـوی سـنبـل شـد جـنون افـزای دل بـــاز زنـــدانـــی ره صـــحـــرا گــرفــت
زهـــر در شــربــت دهــد بیـمـــار را خـوش طبیبـی نبض جـان مـا گـرفـت
دیــگـران از وی شـكـایـت کـرده انـد غــمــزه راه تــرجــمـــان مـــا گـرفـت
بـــرق آهـم بـر دل او دسـت یـافـت شیشــــه مـــا راه بـر خـارا گــرفــت
گـــریـــه بــود از تـنـگـنـای دل مـلـول دامـــن مـــژگـــان خـون پـــالا گـرفـت
غـمـزه خنجر میکشد هان رخصتست گـــر تـوانـــی دســـت استغنـا گـرفـت
آستیــن افشـــانــد بـــر هستـی مـلك
در فـضـــای نیستـــی مـــاوا گــرفــت

---

۱.ع۳ :' شگفته'
۲ . ع۲ : بلبل ' طبعی'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد
٤.ع۱: دامن'یغما'

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

---

[illegible]

[illegible]

[illegible]

(۸۱)

[1]دل برویش داشتم کاندیشهٔ گلزار داشت	یوسف خود بین ما آئینه در کار داشت
صد ره آمد در نظر یکره نشد خاطرنشان	چشمم از مژگان تر آئینه در زنگار داشت
صبر ما این دستگاه از مایه داران وا نخورد	اینکه راه[2] دست گردانی درین بازار داشت
مصر را آئین ببستند از زلیخا و عزیز	کاروان آمد ز کنعان حسن یوسف بار داشت
زخم اورا چون تواند داشت بر ما فرق صبر	تیغ در دست و دل نازك بزیر بار داشت
بی گزافی[3] عشق لافی بر سر انصاف بود	صبرچندانی که بتوان غم صدآنمقدار داشت
این کبوتر از کدامین بام واین پیغام کیست	کآمد و پر کالهای دیده بر منقار داشت
خرقه ام بر یکدیگر پیچیده بر آتش نهاد	جلوه آئینه با خاکستر من کار داشت

چون قلم انگشت بر حرف ملك نتوان نهاد
خویش را بر راز او پیچیده چون طومار داشت

(۸۲)

[4]آتش اندر سوختن مجبور نیست	بر خسی کی تازد ار دستور نیست
شمع تخت از موم و تاج از شعله کرد	در برش جز حلهٔ کافور نیست
عشق گه روشن بود گاهی گهر	شام[5] ظلمت کم ز صبح نور نیست
کار حسن از مصلحت کاری گذشت	عشق شاهست و خرد دستور نیست
سرّ ما از سینها بیرون فتاد	راز در هر پردهٔ مستور نیست

---

۱. ع ۲، ع ۳: غزل ندارد	۲. ر: 'راه' دست
۳. ع ۲ :بی 'گزافت'	۴. ع ۲، ع ۳: غزل ندارد
۵. ع ۱:از 'صبح' ظلمت

تـا کــه گـویـد بـا کـه گوید سر عشق نـام هـر افشـا گـری منصور نیسـت
در نـظـر مــنـزل سیاهـی مـی کـنـد گـر بـخـود نـزدیك گردی دور نیست
کبـــر را ازســـر بـنــه آنـگـــه درآ مـجـلـس مـا مـجـلـس فغفور نیست
سـوختیـم و بـا مـلك در سـاختیـم
داغ مـا جـز سـرهـم کـافـور نیسـت

(۸۳)

[1]دوش کآن شمع سرصحبت احباب نداشت در دلم تاب نبود و جگرم [2] آب نداشت
[3]مستیش بسکه فزون بود ز کیفیت دوش نرگسش دست ز دامان شکرخواب نداشت
[4]حسن میریخت بجامم می نظارهٔ دل مست بود و خبر از ذوق می ناب نداشت
[5]دل که پروردهٔ غم بود کنون غرقه بخونست آه مسکین خبر از خنجر قصاب نداشت
شمع کاشانهٔ ما بود خیالش همه شب دوش ویرانهٔ ما حاجت مهتاب نداشت
[6]سنگلاخ ستمت بستر پهلویم بود ناتوان تو سر بالش سنجاب نداشت.
نـالهـا کـرد مـلك دوش ولـی معذور[7] است
چـه کـند روی تو سیدید دلش تاب نداشت

---

۱.ع۳: شعر ندارد
۲.ع۲: 'مزه ام'
۳.ع ۳: شعر ندار
۴.ع۳: عشق من'
۵.ع ۲ :'دلم' پرورده
۶. ع۲: شعر ندارد
۷.ر: 'رنجور' است

(۸٤)

[1]نرم می بینی[2] دلش را گوش برفریاد کیست رخنه در خارای او از ناخن فولاد کیست

شد هما جغد دل این ویران سرا بنیاد کیست استخوانها خورده[3] کنج خراب آباد کیست

گشته جذب کهربا از کوشش خود ناامید ناتوان جسمم که دیوار بی بنیاد کیست

گریه تخم اخگر است و ناله برق خرمنست دیده و دل گرم آغوش گل و شمشاد کیست

تلخ دارد کام شیرین را ز وضع ناگوار شرم بادا شرم خسرو کوهکن فرهاد کیست

دانه جای برگ جای کشت و کاری بس خراب حاصل بیحاصلانم خرمنم[4] برباد کیست

هرطرف مرغی و هرسو بلبلی دستان سراست گوش گل لبریز شد لبریز از فریاد کیست

تخت شد سجاده طاعت دعا اقلیم گیر پنج نوبت میزنند این غلغل اوراد کیست

بلبلان استاد مرغان نورس آهنگ بهار
طوطیان شاگرد گفتار و ملك استاد کیست

(۸۵)

[5]هنوز غنچه این شاخسار نشگفتست هنوز یك گلم از صد هزار نشگفتست

دلست غنچه زبان غنچه و دهان غنچه هنوز گلبن بوس و کنار نشگفتست

چو روز اول طفلان بمکتب درسم گلی ز لوح سبق بر کنار نشگفتست

به[6] نیش غمزه بده زخم را ببوس فریب که زیر هر لب و دندان سار نشگفتست

ز رشح گریهٔ کبکست دشت و در جگری هنوز داغ دل لاله زار نشگفتست

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲.ع۱:می 'بینم'
۳.ر:' خرده'
٤.ر: 'خرمنم' برباد
۵.ع۲،ع۳: غزل ندارد
٦.ع ۱: 'به' ندارد

چو شیشه ریزه خلیده است خرده بر کف گل          که مشت غنچه بروی نثار نشگفتست
ز ذکر سبحه پرستان دمید بوی ریا          کدام خرقه که با پود وتار نشگفتست
فسرده بر مژۀ بلبلان بهار سرشك
ملك گل تو بدین خارزار نشگفتست

(۸٦)

[۱] گریه دامن کرد گرد از دجله افشانی نشست          ناخدا را مژده جوش اشك طوفانی نشست
فتنه بالاش داری بر سر پا کرده بود          گرم بود آوازه غوغای زندانی نشست
نیست امکان کشایش رشتۀ کار مرا          بسکه درهم عوره های اشك پیکانی نشست
عشق از خیل پرستاران بسرداری رسید          بر درش زانو زد امید و بدربانی نشست
عشق عالی خطبۀ بر منبر نه پایه [۲] خواند          خلست جوش پنج نوبت غم بسلطانی نشست
صاف عشرت جوش زد بوی صبوحی زو دمید          لای صبح اندر ته سرجوش روحانی نشست
کرته پوشیده روی مصر نور دیده یافت          سرمه شد در رهگذر ار باد کنعانی نشست
سیرسد افیون صحبت نشأ میخارد دماغ          ساده گشت از چین گله بالای پیشانی نشست
کند دست اندازیش انگشتر از انگشت عقل          دیو گستاخانه بر تخت سلیمانی نشست
گشت از آه سحر شمع ملك اطفا پذیر
صبح جست از خواب و بیدار شبستانی نشست

(۸۷)

[۳] نسیم بر گل نارنج زد بهارم ریخت          هنوز اول فصلست برگ و بارم ریخت

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد          ۲. ع۲،ع۳: 'پای' خواند
۳. ع۲،ع ۳ :غزل ندارد

ز عکس روی تو بگداخت مهر در نظرم	که قعر قعر چو سیماب در کنارم ریخت
فلک بنرخ هنر قفل تافت[1] بر در کنج	درست مغز بی اندر شکست کارم ریخت
میان صبر به تیغ کرشمه زد بدو نیم	ز هر کنار بلای بکارزارم ریخت
نگشته گرم برو دوش عهد دست و بغل	کنار وعده در آغوش انتظارم ریخت
لب دریده خمیازه بر رفو بستم	شکست شد می و در ساغر خمارم ریخت
ز شرم روی تو گل شد برنگ خویش فرو	سری بر آر که آتش بلاله زارم ریخت
ز نقش لاله عذاران بکارگاه خیال	هزار عوره رنگین بپود و تارم ریخت

سلك بنغمه نورس یکی صفیر کشید
چمن چمن گل الوان ز شاخسارم ریخت

(۸۸)

ز عشق گل عرق بلبلان دل انگیز است[2]	دهان غنچه بتحسین بذله لبریز است
ز بوی سوخته دارد دماغ باده گزند	کباب من کز کی نیست آتشم تیز است
بتازیانه نشد گرم پویه نیله اشك	اگرچه دیده رکابست و قطره مهمیز است
قسم بتربت فرهاد میخورد مجنون	که خاك مرده او به ز خون پرویز است
کساد تر ز متاع دیت متاعی نیست	بخنجر تو که بازار خونبها تیز است
نگه فرو خورم از دیده در تماشایت	ز بسکه آینه از جلوهٔ تو لبریز است

چو دوده سیه انگیزیان دارالحزن
ز دودهٔ سلك افسانه آتش تیز است

---

۱. ع ۱: 'یافت'	۲. ع ۲،ع ۳: غزل ندارد

(۸۹)

[1]بر در دیر حلقه مسمار است | در دهن وا شد این چه در بار است
چند چون غنچه مشت گرد کنی | کف گل شو که وقت ایثار است
کودکست آسمان زمین پر لعب | بازی مرکز است و ادوار است
خرده[2] دزدی مکن چو باد خزان | شحنهٔ باغ دزد افشار است
همت طفل مایل پستیست | خاکبازی نشان این کار است
در زمینی که تخم مهر تو رست | هرچه می کارم آسمان بار است
رشح چشمم ز خشك و تر جوشید | کان گهر جوش و بحر در سار است
از انا الحق مقام برتر نیست | سر منصور کنگر دار است

ملك ابروی بت نشد محراب
حلقهٔ کعبه بر تو زنار است

(۹۰)

ازین مرنج که بیداد کارمحبوبست | اگر وفا ننماید ستیز هم خوبست
غرض محبت صرفست[3] نه وصال[4] نه هجر | ز قرب و بعد مبرّاست آنچه مطلوبست
چو صبر با ستم عشق بر نمی آید | ز من مجوی صبوری که کار ایوبست
گرفت جذب محبت عنان یوسف را | ازآن گذشت که گویی بفکر یعقوبست
هزار بار نشستی و می زدی با ما | غرض که نرگس مستت هنوز محجوبست[5]

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲.ع۱: 'خورده' دزدی
۳.ع۱:'سرفست'
۴.ع۲،ع۳: وصال 'و' نه
۵.ع۳: 'مخمور' است

بهـر طـريـق ز بزم تـو قـاصدی آمـد  ولیك آیـه یـاسـش سـواد مكتوبست
سـلك بـعـرصــه مـعشـوق پا منـه گستاخ
کـه زلف حور درین جلوه گاه جاروبست

(٩١)

[1]بیـننده را حیای تو بسمل فگنده است  شغل نظاره حسن تو با دل فگنده است
دل بیم چشـم زخـم نـدارد کـه هیكلی  از زخـم خـنجر تو حمایل فگنده است
پـرواز گشتـه بـر تـن او موج استخوان  مرغی کش آب تیغ تو بسمل فگنده است
تـقـویـم رازهـای نهـانسـت چهـره ام  کز خون دیده طرح جداول فگنده است
جـان پایمال گشته هم از جلوهٔ نخست  از خـود گذشته تار بمنزل فگنده است
مـجـنـون ز گـرد محرم و بیگانه راه رفت  لیـلی هنوز دامن محمل فگنده است
[2]سـالك هـزار بـادیـه در جستجوی تو  از خـود گـذشتـه بـار بـمـنـزل فگنده است
پر ساختست عضو مرا کهربای عشق  عـکسی مگر برین کف کهكل فگنده است
تـابـوت لـطـمــه خـورده بـود هر سفینهٔ  کش تیغ موج کشته ساحل فگنده است
پـای سـلك نـمیـرود از دست رفتـه است
چشـمـی مـگـر بـغـمزه قاتل گرفته است

(٩٢)

[3]چـراغ مـی ز گـل آفتـاب بـاج گرفت  بـمی کلاه نمد طرح داد و[4] تاج گرفت

---

١.ع٢،ع ٣: غزل ندارد  ٢.ر: 'شعر' ندارد
٣.ع٢،ع ٣: غزل ندارد  ٤.ع ١: 'و' ندارد

غرور مهر[1] بقندیل صبح جلوه نمود[2] — پیاله تاب زد و شعله در زجاج گرفت
قلم ز شعله گرفت و بمهر[3] داد برات — برسم جزیه ز ملك سخن خراج گرفت
دکان حسن بیارا بدستمایه عهد — که جنس کاسد مهر و وفا رواج گرفت
امل لباس بدل کرده غوطه زد در نیل — بمرگ لابه نشست و کم لجاج گرفت
بلا برسته قربانیان دکان بکشاد — ازو معاملهٔ کشتگان رواج گرفت
خمیر مایهٔ آدم بچل صباح رسید — بیك صبوحی ترکیب غم مزاج گرفت

ز دور دستی معنی و زود فهمی لفظ
ملك ز ملك هنر فطرتان خراج گرفت

(۹۳)

بوی جان زد بر دماغم دل بگلشن دشمنست[4]
دم ز سنبل میزند بلبل بسوسن دشمنست

سرشخی بگذار کاندر پنبه می گیرد شرار
سخت جان افتاده آتش بآهن دشمنست

دوستی سردوست و[5] پا دوست و دستست دوست
دشمن دل دشمن وجان دشمن و تن دشمنست

لن ترانی نعل وارون کوه هستی سنگ راه[6]
یکه تاز عرصهٔ ایمن بمأمن دشمنست

---

۱. ر: غرور 'صبح'؛ ع۲: غرور 'شمع'
۲. ع۳: 'فروخت'
۳. ع۱: 'بصبح' داد
۴. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۵. ع۱: 'و' ندارد
۶. ع۲، ع۳: سنگ' را'

تنگ تر شد غنچه پیراهن ز ثوبی دوستی
تا نگیرد خار خصمی گل بدامن دشمنست
زین دو مصرع ساخت ترکیب سر ترجیع بند
شهسوار آنکس زبان با کلك الکن دشمنست
هر سری کو دشمن من گشت با تن دشمنست
دشمن جان خود است آنکس که با من دشمنست
دوستی با جان بدل خصمیست در کیش بلا
تا فتد در پای تیغش سر بگردن دشمنست
از ملك در دل چه میگیری کیم من کیست او
ننگ البرز است اگر گویی باوزن دشمنست

(۹٤)

[۱]جرعه در کف محتسب مستم گرفت — شحنه زور آورد در دستم گرفت
از زبر زیر دو عالم برترم — هر قدر برخاستم پستم گرفت
با دعا تاثیر تیر است و نشان — شست را تا بر هدف بستم گرفت
از شکست و بستم این آمد درست — هر سفالی را که بشکستم گرفت
هست با شور لبت پیوند دل — زخم را تا از نمك بستم گرفت
میوه پیوندی مهر و وفا — شاخ تا با شاخ پیوستم گرفت
چون کبوتر هستم آزاد و اسیر — بر لب بامی که بنشستم گرفت
رفتم از دام ملك بیرون جهم
دست گیرا پیش تا جستم گرفت

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۹۵)

[1]بلا بجنبش دریای هالك آمده است | هزار سلسله غم را محرك آمده است

دقیقهای نهان داشت گریه در جگرم | بدرك غمزۀ چشمان مدرك آمده است

ز پنج و شش بگذشت و بهشت چار رسید | که طی هر دو جهان زاد سالك آمده است

طریق عام حجاب و ره خواص خطر | طواف کعبه بطی مناسك آمده است

جمال یوسفی اینك نشان تعبیر است | بخواب دیده زلیخا که مالك آمده است

ببحر توسن چوبی بجست و خیز آمد | که تازیانه اشکی محرك آمده است

ازین نوید برقصند زمرۀ ملکوت
که هین ملك بطواف ملایك آمده است

(۹٦)

[2]خاك برباد مده کآتشم از آب گذشت | منحرف بر مگذر رشته ام از تاب گذشت

چپ مرو راست درا پیچ و خم از [3]ره بردار | رشته صبر ز بس شست شد از تاب گذشت

به که تن در دهم اندربن این بحر عمیق | اندك و بیش چه سنجم سرم از آب گذشت

سرد و گرمست یکی نرم و درشتم یکسان | خار پوش توز همدوشی سنجاب گذشت

خوش بود خواب که آغوش بر آغوش افتد | خام شد رشته چو افسانه که در خواب گذشت

رشك خورشید تف سینه بدر داد از خاك | شب که از سایه دیوار تو مهتاب گذشت

بزمینی که رسد حامله گردد ببهار | عکس روی تو که بر آئینه آب گذشت

فتنه تیغی بمیان از خم فتراك تو بست | کآب اندر دهن خنجر قصاب گذشت

---

۱.ع۲،ع۳ :غزل ندارد	۲.ع۲،ع۳ : غزل ندارد

۳.ع۱: 'از' ندارد

عرضه می داد ملك خرده مژگان ملك
فوج شبنم که سحر بر گل سیراب گذشت

(۹۷)

دوشینه بی تو بزم محبت صفا نداشت — شادی ملول بود[1] سر و[2] برگ ما نداشت
یکروزه عشق مایه بیطاقتی نبود — یکذره درد اینهمه شوق از قفا نداشت
[3]آواره ام ز کوی تو رشك حسود ساخت — ترسم زنند طعنه که تاب جفا نداشت
[4]هرگز مریض عشق نخورد آب صحتی — در هیچ عهد درد محبت دوا نداشت
[5]ای دل جفای عشق نه مخصوص ما و تست — هیچ آفریده طاقت این ماجرا نداشت
[6]دل خیر باد کوی تو کرد و سفر گزید — بیچاره چون کند سرو برگ وفا نداشت

[7]در زیر تیغ عشق ملك دم مزن که گشت
عالم شهید و قدرت چون و چرا نداشت

(۹۸)

[8]کسوت عهد بافت داشت نداشت — تار و پود وفا نداشت نداشت
خواجه صبر کآب شام ببرد — دیدم امروز نان چاشت نداشت
بازوی کوه دست کاه ببرد — صبر را بر بلا گماشت نداشت
مثل ما و پیر دهقان چیست — بر تخمی که خود نکاشت نداشت

---

۱. ع۲: بود 'و'
۲. ع۳: 'و'
۳، ۴و۵. ع۳: این ابیات ندارد
۶و۷. ع۳: این ابیات ندارد
۸. ع۲، ع۳: این غزل ندارد

چشـم هـرچیـز از تـو داشـت مـلك
لیك مهـر از تـو چشمداشت نداشت

(۹۹)

ز افسـانه مجنون هوسی بیش نماند است[1] | از محمل لیلی جرسی بیش نماند است.
بـرخـاستـه از بال و پر آهنگ تو کردند | از عشق صفیران قفسی بیش نمانده است
پـرتـو بـچـراغـی ده اگـر نخلهٔ نوری | از موسی و طورش قبسی بیش نمانده است
یك دیدن و تسلیم شدن مطلب دل بود | زان طره چون ملتمسی بیش نمانده است
میـراث مـحبـت هـوسـی ماند بدشمن | ماند پس سر کش نفسی بیش نمانده است
بـر دامـن او نیسـت مـرا دست رسایی | شاید برسد دسترسی بیش نمانده است
بر جوهر جان دل دم[2] چندی زد و بگذشت | ز آئیـنه غبار نفسی[3] بیـش نمانده است
از پیـکر طوفان زدگان بحر چه انگیخت | بر ساحل او مشت خسی بیش نمانده است.

(۱۰۰)

دلـم که پیش سگان در تو محترمست | مزن بسنگ جفایش که طایر[4] حرمست
اسـاس حسـن تـرا هیچ در نـمی یـابد | تمام عشوه و نازی ز[5] خوی تو[6] چه کمست
مـقیـم بـزم تو از درد دوری آگه نیست | ز دوزخش چه خبر آنکه ساکن ارمست[7]

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۱: 'نفس' بیش
۳. ع۱: ' دمی' چندی
۴. ع۲: ' طارم' حرمست
۵. ع۲: نازی ' و ' خوی
۶. ع۲،ع۳: ' خویت'
۷. ر: 'حرمست'

بوصل گمشده[1] اندوه نا امیدی بیش		نشاط یکدمه سرمایهٔ هزار غمست
دلم تمتعی از عشق غیر غصه ندید		عجبتر آنکه[2] بانعام وصل[3] متهمست
ز قصهای سن ایام صد کتاب نوشت		ز روزنامه عمرم هنوز یك رقمست
ملك چو رخصت دیدار هست دیده مپوش
که بیوفا ست جهان و حیات مغتنمست

(۱۰۱)

گرد عدم از هستی بر خاك نشین خاست		فریاد ازین فتنه که از خانه زین خاست
[4]ننشست ز پا تا ز جهان فتنه نینگیخت		در عهد تو هر فتنه که برخاست چنین خاست
در عشق تو گفتیم بکنجی بنشینیم		هرجا که نشستیم بلایی ز زمین خاست
[5]بر سینه ام از مغبچه داغ[6] تمناست		کز هر نگه[7] او دوجهان از سر دین خاست
ناگه بگذشتی و بهر گام شهیدی		دامان وصال تو گرفت و ز زمین خاست
نی عشق و[8] جنون آفت سردند بلا اوست
خوش باش ملك کین نه ازان و نه ازین[9] خاست

(۱۰۲)

[10]روز خونیست کزین طشت نگون ریخته است		که بریده است سر صبح که خون ریخته است

۱. ع۲،ع۳: گم'شود'
۲. ر: بانعام' غصه'
۳. ع۳: شعر ندارد
۴. ع۳: شعر ندارد
۵. ع۳: شعر ندارد
۶. ع۲: 'داغ مغبچه'
۷. ع۱: 'نگهی'
۸. ع۱،ع۲: 'و' ندارد
۹. ع۲: نه'ازین و نه ازان'
۱۰. ع۲،ع۳:غزل ندارد

من ازین ره نگذشتم بی مجنون هم نیست — که گذشتست ازین ره که جنون ریخته است
باغ سبز آمده نیرنگ بهار است و[1] جنون — فتنه بر کار گه بوقلمون ریخته است
این کبوتر ز کجا آمده سنگین پر و بال — بر در و بام که بگذشته که خون ریخته است
[2]عشق آن خانه که در کوچهٔ رسوایی داشت — سقف در یکدگر افتاده که چون ریخته است
رفته از قبضه تسخیر برون قلعهٔ دل — سپه فتنه جلوریز درون ریخته است
توده شد دیده نظارگیان بر در و بام — چشم بگشای برین جلوه که چون ریخته است

گشت لبریز ملك جیب و کنار از گل نور
تنگ بود آئینه و عکس برون ریخته است

(۱۰۳)

[3]گلوی بنده و آزاد[4] در قلادهٔ تست — تو بر اراده و او جمله بر ارادهٔ تست
نه آدمی نه مسیحی چو کشت بی دهقان — چه مادر و چه پدر هردو کون زادهٔ تست
تو دست هر که گرفتی سرش بعرش رسید — و گر فتاد دو کون از نظر فتادهٔ تست
سری نماند[5] که در پای کعبه اندازم — قسم بجبهه پاکان که نقش جادهٔ تست
شکیب من چه بهر باد پر فشاند کاه — خوش آنکه خرمن صبرش بباد[6] دادهٔ تست
ز هفت جوشن گردون بجست و پاك بخست — خدنگ فتنه کمان کمین کشادهٔ تست

ملك مگو در میخانه سخن بکشا
هنوز چشم قدح ترجمان بادهٔ تست

---

۱. ع۱: 'و' ندارد
۲. ع۱: شعر ندارد
۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۴. ع۱: 'آزاده' در
۵. ع۱: 'نمانده'
۶. ع۱: 'نیاد' داده

## (۱۰٤)

سابیم و یکی جرعه و[1] فردای[2] قیامت — تا بیخبر افتیم ز غوغای[3] قیامت
ای وای اگر سوختگان تو بر آرند — چون لاله سر از دامن صحرای قیامت
مشغول[4] تماشای خودم ساز بمحشر — تا دیده بپوشم ز تماشای قیامت
این جور که من دیده ام از محنت هجران — پیشم چه نمایند جفاهای قیامت
ما هیزم آتشکده دوزخ عشقیم — اندیشه نداریم ز گرمای قیامت

داد سلك امروز میانداز بفردا
زیرا که ندارد سر[5] سودای قیامت

## (۱۰۵)

[6]سرمه خورد آواز بلبل خاطر گل درهمست — غنچه شد بال وپرش احوال بلبل درهمست
سبزه نوخیز عذر سرکشان باغ خواست — نرمی خط و درشتیهای کاکل درهمست
آمد و پیچید سیل فتنه اش در شهر[7] کو — این بنای سست از باد تزلزل درهمست
از دل شوریده بر گوش صبا حرفی زدند — ساز سوسن شد پریشان تار سنبل درهمست
هیچ قلدی نیست بیغش هیچ جنسی بی دغل — دردی رنج خمار و صافی مل درهمست
شاه بی تدبیر مانند دلیر بی سلاح — گرفتد کارش چه با جزو و چه با کل درهمست
فتنه هاروت و ماروت از چه آوردی برون — کز طلسم سحر زلفت شهر[8] بابل درهمست

---

۱. ع۲: 'سائیم یکی جرعه فردای' قیامت
۲. ع۱: 'سودای' قیامت
۳. ع۱: 'سودای' قیامت
٤. ع۱: 'معشوق' تماشای
۵. ع۲،ع۳: سر'و' سودای
٦. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۷. ر: شهر' و' کو
۸. ر: 'کار' بابل

بـوی گل افشاگر است و نغمهٔ نی پرده در          حال مستان خراب از شور غلغل درهمست

غـمـزهٔ او عـاشـق اهـمـال و ملك در زیر تیغ
کـار مشتـاقـان ز نیـرنگ تـغافل درهمست

(۱۰۶)

[1]سینهٔ مجروح ازان لب یادگاری برنداشت          دیـد پرمرهم دوعالم داغداری برنداشت

کوه وصحرا دید پر صید و عنان از کف نداد          تا نیفتادم ز سلك از من شماری برنداشت

خوش سبکبارانه پیش آمد درین ره سالکی          گفتم از پسماندگان بردار باری برنداشت

کی بمرهم وا شود دل کز گره درهم ترم          باغ اندر باغ [2]بشگفتم بخاری برنداشت

از گرانجانان درین ره از سبکباری مپرس          هیـچ یاری تا قیامت بار یاری برنداشت

هـر کجا بنشست [3] بـر چشم تو می آید ملك
از ره کـس غیـر مـژگـان تو خاری برنداشت

(۱۰۷)

[4]دلم ز خار [5]غـمـت صد هزار جا ریشست          کسی که باتو بود دوست [6]دشمن خویشست

تـو پـادشـاهـی از آشوب فتنه ایمن باش          کـه ظلم حادثه مخصوص جان درویشست

طـریـق نیست شکایت ز دوستان ورنه          هـزار گـونـه سخن بر زبان و دل [5]بیشست

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد          ۲. ع۱: 'باغ باغ از داغ' بشگفتم
۳. ع۱: 'بینشی' است          ٤. ع۲: غزل ندارد
٥. ع۳: ز'داغ' غمت          ٦. ع۳: که' دوست بود باتو'
٥. ع۳: بر'سر زبان'؛ ع۱: زبان و دل' ریشست'

ز نوک آن مژه و آن نگاه[1] شور انگیز    دلم پر از نمک و سینه ام پر از ریشست[2].

سلک ز کار کنان ستاره برحذرم
که غمزه کینه پرست و کرشمه بد کیش است

(۱۰۸)

بر فغان[3] ما تغافل میزنی دستور نیست    نالهای حسرتست این نغمهٔ طنبور نیست

عشق بر عادات[4] رسمی آستین[5] افشانده است    نه وفا نه صلح[6] اینجا هیچ یك منظور نیست

مجلس ما[7] ونشاط این[8] تهمت ازما[9] دور باد    بام ودر در ماتمست اینجا کسی مسرور نیست

آن قوی بازو نکرد[10] از ناتوانان هیچ یاد    خوش سلیمانی که هرگز درخیال مور نیست

عشق سرها کرده[11] در میدان رسوایی بلند    بر کدامین[12] کنگره داری که صد منظور نیست

کبر را بگذار بیرون در و آنگه در آی    خاکسارانند اینجا[13] مجلس فغفور نیست

عندلیب از سوز[14] دل صد پرده بر گلزار بست    گل هنوز از دیدهٔ نامحرمان مستور نیست

زان نمك کایزد نمکدان ترا انباشته است    بر کدامین[15] سینه داغی هست کآن ناسور نیست

رحم گو هرگز مباش آزار را هم لذتیست    هرچه میخواهی بکن اینجا[16] کسی رازور نیست

---

۱.ر: 'شکار' شور انگیز
۲.ع۳: پر از 'بیش' است
۳.ع۱: بر 'فغانی'
٤.ع۳: بر 'اعداد'
٥.ع۳: 'آتشی' افشانده است
٦.ع۲: نه وفا نه 'لطف'
۷.ع۲: مجلس 'از' ما
۸.ع۳: 'این' ندارد
۹.ع۱: از 'وی' دور باد
۱۰.ع۱: 'بکرد'
۱۱.ع۳: 'کرد'
۱۲.ع۲: 'کدامی'
۱۳.ع۳: 'کاینجا'
۱٤.ع۲،ع۳: 'دود' دل
۱٥.ع۲: 'کدامی'
۱٦.ع۳: 'کاینجا' کسی

ما فنای خویشتن را در بقا بگداختیم	استخوان خاکیان محتاج نفخ و صور نیست

ضبط این خونابها تاکی ملك حرفی[1] بزن[2]

گریهٔ سر کن که امشب بزم ما را شور نیست

(۱۰۹)

[3]صفیر مرغ بر آمد نسیم باغ کجاست	مجال جلوه پروانه شد چراغ کجاست

دماغم از گل باغ فسردگی پژمرد	نسیم گلشن[4] رندان داغ داغ کجاست

خزان بغارت گلزار عرض لشکر داد	مربی چمن و دیده بان باغ کجاست

حدیث عشق نی ناخن شکیبائیست	مگو فسانه مگو آن دل و دماغ کجاست

حذر که بر شکراب اجل قفا زده ایم	نه مرد صحبت مایی بگو ایاغ کجاست

خرد ز صحبت ما پا کشید و دست افشاند	شکیب نیز برو گوهر سراغ کجاست

ز جویبار نشاط و ملك گلی ندمید[5]

نسیم عشوه فروشان باغ و راغ کجاست

(۱۱۰)

بر کسوت من بخیه مزن تاب درو نیست	بگذار که این خرقه سزاوار رفو نیست

هم شاهد این باده هم[6] آغوش خم اولی	ساغر چه که[7] این حوصله در هیچ سبو نیست

صد تعبیه زهر درین مایده بیش است	این لقمه باندازه هر کام و گلو نیست

---

۱. ع۲: 'جوشی' بزن	۲. ع۳: ' مزن'

۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد	۴. ر: نسیم' گلخن'

۵. ع۱: ' بدمید'	۶. ع۲،ع۳: باده' در' آغوش

۷. ع۲: چه' نکه'

رخسـار میـارای بگـلگـونـه حجلت　　آلوده مکن دامن عصمت که نکو نیست
از گـریـه بشـو دامـن آلـوده نـه از مـی　　خود قطره آبی[1] چکند چشمه و جو نیست
از طـرّه[2] مـفـرسـا دل آشـفـتـه دمـاغـان　　کم عشوه که در[3] فطرت این غالیه بو نیست
مـا یك جهتـانیـم سـر رشته نگهدار　　در رفت بتار دگر[4] این رشته رفو نیست
یك آئینـه در پیـش نظر بیـش ندارم[5]　　یکرنگم[6] و یك رو گل این باغ دورو نیست

[7] خـامـوش مـلك دامن پاك و گل هندی
ناموس اگر هست دگر جاست درو نیست

(۱۱۱)

[8] کردی چرا کناره ز دل محفل تو نیست　　بیگـانـه بـدیـده مـگر منزل تو نیست
در خـون خویش گرچه طپید ست شمع وار　　پـروانه هم[9] ببـال و پر بسمل تو نیست
نشـو و نـمـا نـکـرد محبت درین هوا　　مردم گیاه مهر در آب و گل تو نیست
گشتیـم در رگ و پی این سنگ طینتان　　یك دل میان اینهمه دل چون دل تو نیست
ای بحـر فتـنه دیده طوفان ندیده است　　وارستهٔ که لطمه خور ساحل تو نیست
خـونـم بـخـاك مـرده دهد جوهر حیات　　آب خـضـر بـآب رخ بسـمل تو نیست
جنس طلب رهین تقاضا برآمده است　　ابرام آشـنـای لـب سـایـل تو نیست
میگیرم از تو میدهم اورا بهر که هست　　من دانم و دلم دل من خود دل تو نیست

---

۱. ع۲،ع۳: قطره' لائی'　　۲. ع۱: از'طرفه'
۳. ع۲: که' از'　　۴. ع۲: 'بیانی بگو'؛ ع۳: ' نیابی'
۵. ع۲،ع۳: 'نداریم'　　۶. ع۲: یك 'رنگ'
۷. ع۲: شعر ندارد　　۸. ع۲،ع۳: این غزل ندارد
۹. ع۲،ع۳: هم ' می' ببال

بیگــانــه نیسـت خـون تو از تیغ او ملك
رحـم آشنای دست و دل قاتل تو نیست

(۱۱۲)

[1]مـالك از کـنـعـان بشبگیر آمد است — جـانـب مـصـر این خبر دیر آمد است
آیـت خـواب زلیـخـا تـرجـمه اسـت — یـوسف از کـنـعـان بتـعبیر آمد است
بـلـبـلان کـردنـد سـاز پـهـلـوی — زنـد زردشتـی بتـفسیـر آمـد اسـت
عـقـل رسـوایی چه میداند که چیست — بـر جـنـون زن وقـت زنـجیر آمد است
شهـر دل در بستـه انـدر قبض کیست — صیـت حسـن او بتسـخیـر آمد است
مشورت در کار حسن و عشق چیست — کـــاروانـی بهـر تـدبیـر آمـد اسـت
شـد اغـانـی نـورس افـلاطـون ملك
ســاز اقـلیـدس بتـحـریـر آمـد اسـت

(۱۱۳)

[2]بر نفس پیچیده این سینه میدان تو نیست — در گذر کین تنگنا درخورد جولان تو نیست
آستینها کـرده در کـار شهیـدان تربتم — آب رویست این میفشان گرد دامان تو نیست
نـافـه مـی بارد مگر داغ سیاهی برفگند[3] — لخت دل میسوزد این کوی[4] گریبان تو نیست
سنگلاخ راه عشقی بر سبکروحان مپیچ — بـار ثقـلی پلهٔ ما ظرف میزان تو نیست
زخـمی تیغ بلا را فکر مرهم مردنست — جز شکاف فرق وچاك سینه درمان[5] تو نیست

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۲،ع۳: این غزل ندارد
۳. ع۳: 'سو چکند'
۴. ع۲،ع۳: 'بوی' گریبان
۵. ع۳: 'مهمان'تو

برق آه شیرمردان ذوالفقار حیدر است　　　عرض سربازان مبر این آیه در شان تو نیست
مرد را دستار بر سر لعبت اندر معجر است　　　جز کلاه بی سری بر فرق عریان تو نیست
جز تموز نیستی نگداخت برف اعتبار　　　دوزخی اما اثر در آه و افغان[1] تو نیست
لوح محفوظست هر کو پی بسر خامه برد　　　تیره این نور در سیمای عرفان تو نیست
طفل ابجد خوان مکتبخانه رازی[2] ملك
درس ما سر کن که جز ما در دبستان تو نیست

(۱۱٤)

[3]بدور ما و تو آئین نو درآمده است　　　که وعده ناشده عهد وفا سر آمده است
بخوردی آنکه سبق برد از بریشم خام　　　زمانه وار بخوی خشن برآمده است
دلی که چون[4] دل او صلب بود در پیمان　　　ز رهن مهر و ضمان وفا برآمده است
بجیب و کیسه دریا و کان بشارت یافت　　　سحاب گریه بایثار گوهر آمده است
رخ سفیده دم امروز بی خراشی نیست　　　که پای صبح بسنگ سیه برآمده است
بآشیان نشان تارسد بخاك افتد　　　خدنگ ناله ما مرغ بی پرآمده است
بچاشنی ملك ناله زورك فصاد
دهان نوش بپابوس نشتر آمده است

(۱۱۵)

[5]آنکه عالم را گرفت و پرده از رخ برنداشت　　　خلق را درخون نشاند و دست بر[6] خنجر نداشت

---

۱. ع۳:'آه و 'فغان'
۲.ع۱: 'راز' ملك
۳. ع۲،ع۳: غزل ندار
٤.ع۱: 'خون'
۵.ع۲: غزل ندارد
٦. ع۳: 'از' خنجر

جان فدای دوزخ آشامی که در گرمای حشر | العطش میگفت و میل چشمه کوثر نداشت

در حریم آرزو دل میل آسایش[1] نکرد | هر پری رویی تمنا حسرت شکر نداشت

کسوت دیوانگی را هر سری لایق نبود | بلکه فرق آفرینش قدر این افسر نداشت

[2]بسکه دور از دوست دل کردی تمنا ها بسی | هر کجا اظهار کرد از وی کسی باور نداشت

ناتوان مرغی گرفتارشکنج دام بود | دست و پایی میزد اما زور بال و پر نداشت

دل تنك می بود مرد غمزه ساقی نبود | امتحانش کرده دیدم ظرف این ساغر نداشت

چشم هستی در تماشا گاه حسنت خیره ماند | دیده خفاش تاب چشمه خاور[3] نداشت

دستبرد خیل هجران را ملك گردن نهاد

چون کند بیچاره زور پنجهٔ[4] لشکر نداشت

(۱۱۶)

[5]طلسمی بست سحر چشم و ابروت | بنسخ نسخه هاروت و ماروت

ز لعل لب بکش شمشیر الماس | فشان بر نطع سیلان خون یاقوت

شکوه مهر در روزن نگنجد[6] | ز لای لهو بر کش صاف لاهوت

دلیلی بر وجود حق طلب کرد | جوانی فره مند از پر فرتوت

جوابش گفت ازین[7] بهتر دلیلی | جوانان خزف پیران مبهوت

ندارد گرمی بازار دوزخ | بعشق او بر آمد آتش از قوت

---

۱.ع۳: 'مرد آلایش نبود . ع۱: سیل ' آلایش نکرد'

۲.ع۳:بسکه دور از ' وسعت دل بود محنتهای عشق'

۳.ع۱: چشمه' کوثر' — ۴.ع۳: 'یکجهان' لشکر

۵.ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۶.ع۱: 'بگنجد'

۷.ع۱: 'داد از بهتر'

[illegible]

[illegible]

(٨١١)

[illegible]

(۱۱۸)

[1]هر برگ گیاهی بثنای تو زبانیست | گرد سر هر ذره شوم کز تو نشانیست
[2]خورشید ازل پرده برانداخته وقتست | رسوا شود آنکس که درو عیب نهانیست
خون ریختن منتظران بی دیتی نیست | هشدار که در هر قدمی دل نگرانیست
جبریل درین معرکه آماج خدنگست | این عرصه نه جولانگه هر سست کمانیست
[3]هنگامۀ عشق من و بازار تو گرمست | هر ذره درین معرکه خورشید جهانیست
هر صفحۀ برگ چمنت فصل بهارست | اینجا نه غم آفت و نه بیم خزانیست
غم بی اثری نیست بنالید حریفان | این جنس نه جنسیست کش آسیب زیانیست
[4]گر بلبل این باغ ملولست برو گو | هر برگ ریاحین چمن خط امانیست

[5]آن به که نگویی ملك افسانه دوری
آن حوصله با کیست مرا تاب و توانیست

(۱۱۹)

[6]خاکست خموش و سخنش راز دفینست | هر چیز که روید ز زمین نطق زمینست
دانه است نقط سبزه حروف و ثمر الفاظ | معنی اثر و لذت و خاصیتش اینست
آدم سخن و نشو ونمایش گل شهرت | این طرفه که اینست و نه اینست و همینست
شد امر ازل سایه فگن گشت هیولی | وی بکر ابد را سبب جان و جبینست
شمشیر ازل برگ گیاهست شبان کیست | هرجا که چراند گله گرگی بکمینست
پاداش پدید آمده دیدار بهشتست | هر چند نظر وام کنی سود درینست

---

۱. ع۳:شعر ندارد | ۳،۲و۴. ع۲: شعر ندارد
۵. ع۲: شعر ندارد | ۶. ع۲،ع۳: غزل ندارد

شد مهره گل صیقلی از جوهر آدم      این گوهر پاك آینه عرش برینست
بگذر ملك از وسوسهٔ راز سرایی
کی درك کند سست بی این نکته متینست

(۱۲۰)

[۱]بخت را دیدم پریشان و پریشانی نداشت      هرچه میگفتند میگفت و پشیمانی [۲] نداشت
دوش بر مستی گذشتم عقل بر سر پاسبان      بیخودی[۳]را توبه دادم تاب حیرانی نداشت
بهترین جنسی درین بازار نقد آبروست      هرچه گویم داشت اما آنچه میدانی نداشت
دردمندی بر سریر[٤] عشق دیدم کامران      همچو سن بی برگ بود و برگ سلطانی نداشت
کنج ما حیفست در کویی که دیوارو درش      رنگ[٥] آبادی ندید و رنگ[٦] ویرانی نداشت
بلبلی دیدم که در نظاره محو تو[۷] بود      دیده اش آئینه جزوست حیرانی نداشت
دوزخ آن جنت که[۸]آئین طرب دروی نساخت      گلخن آن[۹]گلشن که ضبطی از نگهبانی نداشت
پاس در خاطر نمیگنجد نگهبان خیره است      ورنه نتوان گفت سلطان فکر زندانی نداشت
بانوی بستان ز نرگس حله در بلقیس وار      غنچه جز خاتم در انگشت سلیمانی نداشت
دوش از حال ملك پرسید رندی گفتمش
دل بمحنت داد دستی بر تن آسانی نداشت

---

۱. ع۲: غزل ندارد      ۲. ع۱: 'پریشانی' نداشت
۳. ع۳: 'بیخود آن' را      ٤. ع۳: 'پر عیش'
٥. ع۱: 'روی' آبادی      ٦. ع۳: 'نقش' ویرانی
۷. ع۳: نظاره 'گل محو' بود      ۸. ع۳: 'از' آئین
۹. ع۳: 'این' گلشن

## (۱۲۱)

سلکی آمده و رهزن ایمان شده است — برهمن ترک صنم کرده مسلمان شده است
خیز ای دل که ازین باغچه غوغا ببریم — کآن[1] ملول از قفس مرغ خوش الحان شده است
سنگدل نرم نگردد عجبست این گرمی — تا چه دیده است ازین [2] کرده پشیمان شده است
کعبه گو پیشتر آ خضر بمان رهبر اوست [3] — شوق کوناقه مران [4] طی بیابان شده است
خار این بادیه بر شکل سنان [5] گو سر زن — لله الحمد که این راه بپایان شده است
صرصر ناقه ما بر سر زلفت ره یافت — [6] باد آتشکده را سلسله جنبان شده است
[7] رخنه جیب تو بر جلوه گل راه ببست — تا نگاه [8] که ترا کوی گریبان [9] شده است
نیست معموره دل جلوگهت را لایق — رخت بیرون بر ازین خانه که ویران شده است

سلک از وصل تو تا چند نشیند محروم
گنهش چیست که مستوجب حرمان [10] شده است

## (۱۲۲)

[11] دلم دیرینه صیدی بود خار وزار در کویت — نکو رفتی که صید [12] تازه کردی من سگ کویت
بگاه جلوه از بس ریخت عطر طرف دامانت [13] — دماغ خاطر افسردگان مملوست از بویت

---

۱. ع۲: گل' طور' ؛ ر:' کآن' ملول
۲. ع۲،ع۳: ' که از'
۳. ع۳: ' پیشتر از خضر بما همراه است
۴. ع۳: ' مرا'
۵. ع۳: ' ساز'
۶. ع۲: 'تا نگاهی که ترا کوی گریبان شده است '
۷. ع۲: شعر ندارد
۸. ع۱: تا'نگاهی'
۹. ع۳: ' بیابان'
۱۰. ع۳: ' زندان' شده است
۱۱. ع۲: ' غزل ندارد'
۱۲. ع۳: که'صیدی'
۱۳. ع۳: عطر'طرفه دامانش'

تو مغرور و تهور در کمال ضعف میترسم    که پشت طاقت من برنتابد زور بازویت
هجوم این هوسناکان ز حد شد بوالفضولی بین    که گستاخانه می آیند هردم بر سر کویت
در باغ حیا[1] را بر رخ زاغ و زغن مگشا    که هردم عندلیبی میسراید[2] بر سر کویت
ملك درد دلی میسازی و افسانه میگویی
ولی خون میتراود دجله وار[3] از هر بن مویت

(۱۲۳)

[4]حجاب پوست ز ماهیت روان برخاست    هزار پرده بیك جلوه از میان برخاست
غبار هستی من پرده بست بر رخ مغز    تو برگذشتی و مغزم ز استخوان برخاست
تجلی تو و دل صورت می و[5] مخمور    که ذره ذره شوقم به الامان برخاست
نتیجه دوجهان شادی آمدی ای عشق    تو آمدی بمیان و غم از کران برخاست
تویی که نسبت وارستگی ز نسبت تست    که هر که با تو نشست از سر جهان برخاست
بدیده تا نکشی سرمه سلیمانی    عجب که نور تواند ازین دخان برخاست
[6]نمود قدر تو در نسبت بلند قدان    پی مشاهده ات سرو بوستان برخاست
چو گسترد کرمت بر رخم[7] نعیم بهشت    تواندم دوجهان ریزه خوار[8] خوان برخاست
[9]سزد مقام ملك فوق عالم ملكوت
کش آسمان بتماشای آستان برخاست

۱. ع۳: باغ' صبا'
۲. ع۳: 'می برآمد'
۳. ع۳: دجله' را از'هر
۴. ع۲: غزل ندارد
۵. ع۱،ع۳: 'و' ندارد
۶. ع۳: شعر ندارد
۷. ع۳: بر' رخ'
۸. ع۳: ریزه'خور ز' خوان
۹. ع۳: 'بیخود آن' را

(۱۲٤)

جامه لعلی دگر مایه غوغا شد است | آلت خونریز ما باز مهیا شد است
خلعت گلگون ببر[1] خنجر[2] کین درمیان[4] | شکل هلال از شفق باز هویدا شد است
شمع ببر در کشید خلعت فانوس را[5] | مجلس ما برفروخت وقت تماشا[6] شد است
[7]دیدهٔ پرخون ما دوخت بهم پردها | ماشطه زینت ده آن قد رعنا شد است
سرو گلستان ما شد بگل آراسته | مرغ چمن گو بنال نوبت غوغا شد است
رخش جفا[8] گرم ساخت آن بت لعلی قبا | ضبط دل و دین کنید نوبت یغما شد است

آن صنم لعل پوش چیست بچشمم ملك
پنجه مرجان عیان از لب دریا شد است

(۱۲۵)

زهراب جام عربده دستم ز جان نداشت | حلوای صلح چاشنی آنچنان[9] نداشت
زلف صنم کنایه بزنار میرساند | اخلاص برهمن کمری برمیان نداشت
در هر اشاره منشی هفتاد دفترم | با کیست این کنایه که با من زبان نداشت
هر شب[10] ندیم مجلس ما ناله می سرود | امشب چه شد که زمزمهٔ درمیان نداشت
سودای گل وبال دل عندلیب بود | کش جان بلب رسید و سر بوستان نداشت

---

۱.ع۲: گلگون'به'
۲.ع۲،ع۳: خنجر'خنجر'
۳.ع۲،ع۳: 'برمیان'
٤.ع۲،ع۳: فانوس'آن'
۵.ع۱: 'سما'
٦.ع۳: 'پرعیش'
۷.ع۳: شعر ندارد
۸.ع۳: رخش'چنین'
۹.ع۳: 'آنجهان' نداشت
۱۰.ع۲،ع۳: فانوس'آن'

خود را بغم بفروخته بودم بشرط سود — مسکین دل از[1] معامله غیر[2] زیان نداشت

زندانی بحسرت وارستگی بمرد — از بس غریب بود بجز غم ضمان نداشت

دیوانه که دانه زنجیر می مکید — [3]دیدم که دیده جز بره الامان نداشت

اسرار عشق ترجمه وحی منزلست — تحریر سالکان بجز این ترجمان نداشت

دود جگر بدیدهٔ تاثیر ره نیافت — خاکش بسر که دست[4]برین دودمان نداشت

[5]آن تیرگی که بدرقه آه و ناله بود — یاری بجز ودیعت بند و سنان نداشت

آهم سری بسینه افسوس در نکرد
بس کن ملك که تیر تو نقش نشان[6] نداشت

(۱۲٦)

دیوانهٔ تو ساکن زندان آتش است — پروانهٔ تو مرغ گلستان آتش است

[7]هر قطرهٔ ز جام تو الماس حسرتست — هر لقمهٔ ز خوان تو پیکان آتش است

سوز درون بغارت اشکم سپه کشید — امروز آب دیده نگهبان آتش است

هنگام موجه[8] کاری دریای آرزو ست — کشتی برون برید که طوفان[9] آتش است

خورشید گو بگرمی جولان خود مناز — کاینجا سپند فارس[10] میدان آتش است

جایی که آه گلخنیان افگند کمند — طوفان نوح سلسله جنبان آتش است

---

۱.ع۲،ع۳: مسکی' ازین' معامله — ۲.ع۲،ع۳: ' غیر از'

۳. ع۱:' که' دیدم — ٤. ع۲،ع۳: ' سر گذشت'برین

۵.ع۲،ع۳،ر: شعر ندارد — ٦.ع۱: نقش'کمان'

۷.ع۲: شعر ندارد — ۸.ع۲: 'موج' کاری

۹. ع۲:' طغیان' آتش — ۱۰. ع۳: 'بالش که'

درد آوراست[1] نـالـه مـا بـا سموم هجر　　امـروز بـاد دست و گریبان آتش است
از نـخـل مـا ثـمـر مـنشانید کین[2] گیـاه　　پـروردهٔ سـمـوم بیـابـان آتـش اسـت
[3]لـذت فـزای سـایـده بـزم حسـرتیـم　　شـورآب اشك ما نمك خوان آتش است
[4]از کسـوت فـنـا بتـراود بـقـای خضـر　　آب حیـات در تـه دامـان آتـش است
بـر سـوز مـا مـلك مفشان قطرهای اشك
روغـن مـریـز بـاعـث طغیان آتش است

(۱۲۷)

[5]دوشینه گل از صحبت پاکان ضرری داشت　　از نـالـه مـرغـان سحر درد سری داشت
کـاویـد بـلا تـارك و پـی سینـه شیـران　　این حوصله در کس نبود خوش جگری داشت
دوشینه مهی بوده[6] و امروز هلالیست[7]　　آزردن یك روزهٔ ما خوش اثری داشت
بنـمـوده بـگوهر شکنی گوشه چشمی　　جان میدهمش مزد که حق نظری داشت
لـب بـر شـکـری از بـن دنـدان نفشردم　　هر لقمه که خوردم نمك آب جگری داشت
خـــاییـد مـلك لـقـمـــهٔ درد از بن دنـدان
ایـن سـفـره بـلا بـود و بـلا مـاحضری داشت

---

۱.ع۲: درد' آوریست'　　۲.ع۱: 'کاین' گیاه
۳.ع۲: شعر ندارد　　۴. ع۲: شعر ندارد
۵. ع۲: غزل ندارد　　۶.ع۳: 'بودی'
۷.ع۳: امروز'هلالی'

(۱۲۸)

[1]هیچ نگذاشت ضمان حاصل این بستان[2] چیست گل بتاراج شد احوال دل مرغان چیست

عشق داند شرف عشق فروشان چمن ورنه بلبل چه شناسد که گل پیکان چیست

من اگر بیخودم امروز[3] نصیحت مدهید عشق را خاصیت اینست مرا تاوان چیست

این[4] یکی بر سر راه آن دگری خود منزل من درین بادیه حیران شده ام فرمان چیست

هیچ ره رو بنهایت نرسانید[5] این راه از که پرسیم که این بادیه را پایان چیست

عشق را منفعتی نیست ز عادات و رسوم من پرستاردلم کفر چه و ایمان چیست

ای که دارید دل ریش و نشانی بدهید لذت درد چه و چاشنی درمان چیست

[6]بنده بت ز تماشای حرم مستغنیست گره عربده بر ناصیه دربان چیست

خار بستان هوس کی گل مقصود دهد حاصل اینست درین تربیت دهقان چیست

هیچ کاری نتوان ساخت بزاری خاموش

ناله ات را اثری نیست ملك افغان چیست

(۱۲۹)

[7]اختلاط غیر[8] دیگر رهزن هوشت شد است گفته بودم پیش ازین حرفی فراموشت شد است

میوه می چیند ز بستان تمنا مدعی باز نخل اختلاط او هم آغوشت شد است

دیگران با شاهد وصل تو در یك پیرهن نا امید آنکس که قربان[9] بر و دوشت شد است

---

۱.ع۲: غزل ندارد

۲.ع۳: این 'دستان'

۳.ع۳: 'آزاد'

۴. ر: 'آن' یکی

۵. ر: 'نرساند'

۶.ع۱: 'پای شدت'

۷.ع۳: غزل ندارد

۸.ع۲: 'غیر' ندارد

۹.ع۳: 'میران' برو

مهر درج گوهرت برداشت مستیهای عشق　　بیخودی غارت گر لبهای خاموشت شد است
پر سزن آلوده طبعان را صلای انگبین　　گرد خوان بزمشان خون[1] چشمهٔ نوشت شد است
[2]دامن سنبل مده بر باد از بلبل بترس　　کز گرفتاران زلفین زره پوشت شد است

در حریم خاطرت پند ملك را راه نیست
حرف سرد بوالفضولان پنبهٔ گوشت شد است

(۱۳۰)

[3]نشان قرب نیارم[4] که مایهٔ خلل است　　بعهد ما و[5] تو دوری و[6] دوستی مثل است
کشایش ره[7] آمال شد کمند خرد[8]　　جنون کجاست که مقراض رشته امل است
خلاف وعدگی[9] و دوست دشمنی و جفا　　ازو هر آنچه تصور کنند محتمل است
بخار سینه نخاری که کاوش جگر است　　بدوز دیده ز رویی که علت سیل است
سراب میکند از دور دور جلوهٔ آب　　ولی بعشوه نزدیك تشنه در وحل است
بکامه[10] عیش مپیما که آب در سبد است　　بلا بکام مفرسا که زهر در عدل است
کشاد دل بسرانگشت نیستی مپسند　　کلید خانه آمال در کف اجل است
جهانیان همه فرزند مادرند آری　　هلاك شوی بر این شوی کشته را حلل است

حسن بطرح دغل دوستی تو مخترعی
چه جای طعنه که در دوستی ملك دغل است

---

۱. ع۲: 'گر غباری همنشین' چشمه　۲. ع۲: شعر ندارد
۳. ع۳: غزل ندارد　۴. ع۳: 'ننازم' که
۵. ع۳: 'یاد'　۶. ع۳: 'و' ندارد
۷. ع۳: کشایش 'رگ'　۸. ع۳: خرد' انداز'
۹. ع۱: 'وعده' و دوست　۱۰. ع۳: 'بکاد' عیش

هر مغز کز استخوان خبر داشت — بر[1] پوست دوید و پرده[2] برداشت

دودی بمثال ناله برخاست — کز ریشه استخوان خبر داشت

طفل مژه چون دعای پیران — سر بر سر زانوی اثر داشت

[3]ما مرتبهٔ همای داریم[4] — موری چه شکوه بال و پر داشت

[5]با حوصلهٔ تو در تجلی — حرز قصب آیت قمر داشت

[6]بر زحمت کس نرفت رهرو — خود توشه خویش بر کمر داشت

[7]این ره نه بزاد رفت ورنی[8] — سر در خطر دل و جگر داشت

[9]دهقان بدرود بیخ با داس — هر تخم که کشته بود برداشت

[10]جان حرز تصرف اثر[11] بود — دل پاس تسلط نظر داشت

[12]از چشمهٔ نوش او نترسید[13] — لب بر لب آب نیشتر داشت

[14]عشق آئینهٔ بدست دل داد — سیمای دو کون در نظر داشت

[15]ما حوصلهٔ ملك نداریم

او ظرف دگر دل دگر داشت

---

۱.ع۲: 'در' — ۲.ع۱: 'پوست'

۳. ع۲: شعر ندارد — ۴.ع۳: هما' نداریم'

۵،۶و۷.ع۲: ابیات ندارد — ۸.ع۳: ' دربی'

۹و ۱۰.ع۲: ابیات ندارد — ۱۱.ع۱: 'حذر' بود

۱۲.ع۲: شعر ندارد — ۱۳.ع۳: 'به پرسید'

۱۴و ۱۵.ع۲: شعر ندارد

(۱۳۲)

[1]فتنها سر لشکرند و شحنه غوغا سر است	هر که هرجا پایه پا داشتست اینجا سر است

فرش در نوشست از بال همه کروبیان	گر ادب داری درین ره جبهه کام و پا سر است

نیست آسان قطع بحر اشك و طی بر آه	جوش خون تاسیه لست و موج آتش تاسر لست

دخل جنس ناروایی خرج این بازار نیست	مایه نقد روایی چیست یا جان سر است

زیب داغ بندگی نقشی که آن[2] بر جبهه است	افسر پایندگی عضوی که بر اعضا سر است

تحت و فوق[3] خواری و عزت نمیداند ملك

آنکه اندر زیر پا[4] بوده است در بالا سر است

(۱۳۳)

ناله ام دوش سرا پرده بر اخضر[5] زده است	دوش بر دوش کله گوشه قیصر زده است

دامن افشرده[6] تف سینه ام از گریه تلخ	آستین مژه بر عشوه[7] شکر زده است

هر کجا معرکه انگیخته افسرده دلی	گرمی عشق بیك ناله بهم برزده است

زنگ خورد آینه هم بر در اعمال اول[8]	تا نگویند عرض بر در جوهر زده است

صد ره آتش زده ام بر[9] خس و خاشاك مژه[10]	تا نظر باز کشودم[11] دگری سر زده است

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد	۲. ع۱: 'او'

۳. ع۳: فوق 'و' خواری	٤. ر: زیر' سر'

٥. ع۲،ع۳: بر 'اختر'	٦. ع۲،ع۳: ' افسرده'

۷. ع۱: بر' عشق'؛ ع۲: ' حیره'	۸. ع۲: ' اولی'

۹. ع۲،ع۳: ' در'	۱۰. ع۲: 'خار چمنست'؛ ع۳: 'خار حسنست'

۱۱. ع۳: ' گشودیم'

عشق هرجا که بسودای تو[1] آورد سپند — گره غالیه بر طرهٔ مجمر زده است
بسکه بر آتش دل دامن خدمت زده ام[2] — اخگرم صاعقه در خرمن اختر[3] زده است
خوان فردوس باین نی بمکان ارزانی — من و آن جرعه که گل بر سر کوثر زده است
صورت واهمه بر خاتم اقبال که کند — خاك اکسیر نگشتست[4] که این زر زده است
گریه ام سلسله در پای خم انداخته است — ناله ام مشعله بر سینهٔ ساغر زده است
میچکد گریه ز شریان بنان[5] تو ملك
بر رگ و ریشه کلك تو که نشتر زده است

(۱۳٤)

آئینه با پیاله ما رو برو نشست — هر[6] قطرهٔ که ریخت غباری برو نشست
سلطان عشق بر سر خواری کشان دواند[7] — گردی که خاست بر قدم آبرو[8] نشست
پیمانه کو شکسته خودرا درست کن — گرد فتوح[9] بر رخ جام و سبو نشست
بازم ز خوان درد گرفتند لقمه — پیکان زهر خورده ما[10] در گلو نشست
ناگه شتر دلی بخلاب عدم رسید — پایش بگل فرو شد و آنجا فرو نشست
[11] هر قطره کز صراحی حسرت فرو چکید — چون لعل پاره در[12] کمر آرزو نشست

---

۱. ع۲: هر جا' بسویدای دل' آورده ؛ ع ۳ : هرجا ' ز سویدای دل'
۲. ع۳: 'حدت زده ایم' — ۳. ع۱: 'اخگر' زده است
٤. ع۱: 'گشتست' — ۰. ع۳: 'بیان' تو
٦. ع۲: ' بر' قطره' — ۷. ع۲،ع۳: ' دواند'
۸. ع۲: 'گرده رسید بر نظر جستجو' ۹. ع۲،ع۳: گرد' فتور'
۱۰. ع۲: خورده' دیگر' — ۱۱. ع۳: شعر ندارد
۱۲. ع۲،ع۳: ' بر' کمر

پیك طلب بموزه کشانی [1]کشاد دست — گردی رسید بر نظر جستجو نشست
گل نیستم که خنده زنم [2] بر نبردگان — آن غنچه ام که بر سر هم توبتو نشست
چشم ملك چو بر در و بام بلا فتاد
دامن فرا کشید و برآن خاك کو نشست

(۱۳۵)

چشم مرا نظارهٔ خون جگر بس است — گلزار اشك در نظرم جلوه گر بس است
قانون وصل در نظر غیر ساز کن — ما را خروش سینه و[3]سوز جگر بس است
[4]مارا خمار عشق تو از پا دراز کو — خون دل فراق می درد سر بس است
کو زهرپرور غم گل [5]باش عندلیب — کام زغن ز خوان طرب پر شکر بس است
دفع هجوم بوالهوسان ننگ ناله است — صد پشته خار را اثر یك شرر بس است
کو آب [6] خضر بوالهوسانرا فریب ده — لب تشنگان بادیه را چشم تر بس است
گو باغ خلد در نظر غیر جلوه ده[7] — مارا فروغ دوزخ[8]غم بر جگر بس است
حب وطن خوشست ملك فکر زاد کن
تا کی جفای غربت و رنج سفر بس است

---

۱. ع۲: خنده' زند'
۲. ع۲،ع۳: بموزه'فشانی'
۳. ع۳: 'سینه سوز'
۴. ع۲،ع۳: شعر ندارد
۵. ع۳: 'دل' باش
۶. ع۳: 'آن' خضر
۷. ع۲ر: جلوه' کن'
۸. ع۳: دوزخ'و' غم

(۱۳۶)

کفر در طغیان[1] ایمان منزویست — فتنه سر زد راست[2] برهانش قویست

آزمون خامه کرد استاد کار — صورت نیرنگ نقش مانویست

وحدت اینجا اعتبارست اعتبار — هر کجا او نه یکی و نه دویست

نقطهٔ ما خط و خط مستقیم — خط ما سطح است و سطح مستویست

سطح جسم و جسم عین جوهر است — جوهر[3] آنکس که مرد معنویست

حل و عقد حسن[4] و هشیاری که چه — گر خورد جام[5] دو مرد سولویست

پنبه از کام جرس بیرون کشید — بینوا رفتن نه شرط[6] رهرویست

دل که بر وی[7] میکند اطلاق قید — شاه بیت عشق را حرف رویست

زیردستان در تلاش کفش کن — صدر جای صدر دینم قینویست

جسم کاهی را ملک دردش[8] فزای[9]

ضعف تن سهل است ایمانت قویست

(۱۳۷)

[10] جان شاد و دل شاداب و لب خرم نیست — خرمنم سوخته در آب و گل آدم نیست

جگرت گریه نشد داغ نه باغ مخند — زخم درهم شده جز سوختگی مرهم نیست

عقدهٔ چند بدر داد محیط از دل اشک — گوهر نشو و نما در صدف عالم نیست

---

۱. ع۲: در' بازار'

۲. ع۲: فتنه'فرودیست' . ع۲: راست' و'

۳. ع۲: ' جوهری'آنکس

۴. ع۲: عقد' عشق'

۵. ع۲،ع۳: 'جامی' که

۶. ع۳: 'بشرط' رهرویست

۷. ع۳: بر'دل'

۸. ع۲: 'دردی' ؛ ع۳: ' در دین'

ذلـــه فـرسـای تـمـنـا نشـود دوش فـنـا گردنی راست کم پشت تکلف خم نیست
گـل ده روزه کـجـا رنگ تـعـلق ز کجا داغ بـر نیـل مـنـه سور به از ماتم نیست
در بـرآمـد شـد اسباب تـمـنا بستیم بـدی از همه قانع شده ایم آن هم نیست
مـایـه درد نـداری ز دوا مـفـلـس بـاش گرمی تحفه کن افسردگی اینجا کم نیست
سلك از خویش رهایی دوجهان آزادیست
شادی عشق همینست جز این غم غم نیست

(١٣٨)

از صحبت پاکان سبب خوف و رجا چیست آلودگی در تو اگر نیست بلا چیست
زهـراب بـجـای شـکـرابـم بچشانید[١] دردی که طبیبان نشناسد ز دوا چیست
[٢]مـا آئیـنـه از زنگ فـنـا بـرنکشیدیم صیقل گری تا[٣]نشود کار دعا چیست
نخل از حرکت ماند خزان در تگ وپو چیست[٤] در سبز قبایان سبب نشو و نما چیست
سـر بـر قـدم دجـلـه نهـادنـد حـریفـان این سازوسماع از که واین صوت وصدا[٥] چیست
بـالـی نـفشـانـدیم و صفیری نکشیدیم آخـر سـبـب نالش مرغان هوا چیست
سریسـت محبت که رود سینه بسینه آن طایفه کین[٦] درد ندارند دوا چیست
بـر ناصیه اش گر نه غباری ز دیاریست در پـویـه شـدن بـر اثـر باد صبا چیست
دستی کـه بـدستی نرسـد عهد نماند ایـن مـحکمی سلسله اهل وفا چیست
مـا نـکـهـت پیـراهـن یـوسف نشنیدیم یـعقوب بگوید سبب دار شفا چیست

---

١.ع٣: 'نچشانید'
٢.ع٢،ع٣: 'ما' ندارد
٣.ع٢،ع٣: 'گر' نشود
٤.ع٣: 'حرکت'سست خزان یك'؛ ر: تگ و پو'چند'
٥. ع٣: ساز'سما'
٦.ع١: 'این' طایفه 'کآن'

بویی ز نفس سر زد و دودی ز جگر خاست    ورنه گره غالیهٔ باد[1] صبا چیست

صد ره سبب عربده گفتیم و نگفتند

فرق ملك و ضربت شمشیر بلا چیست

## (۱۳۹)

عهدی که تا بروز جزا استوار نیست    ای خاك بر سرش که بران اعتبار نیست

بر رخنهای دیدهٔ حیرت[2] زدیم بند    مارا دگر بجلوهٔ حسن تو کار نیست

دستانسرای راغ و زبان آور است[3] جغد    یك مرغ بذله گوی درین مرغزار نیست

[4]در خون نشانده هر دوجهان بی جنایتی[5]    این طرفه تر که یك سر مو شرمسار نیست

از بوستان ما[6] گل خون[7] میدمد بترس    هان پا باحتیاط بنه لاله زار نیست

دامان رهروان محبت فراهم است    یعنی ز ما بر آئینه کس غبار نیست

[8]تو بیوفا تر از فلکی لاف میر چند    رو کاعتماد بر تو و بر روزگار نیست

ما دیده از مطالعه مهر بسته ایم    کین حرف جز[9] جریده لیل و نهار نیست

منصور اگر ز محنت زندان شود ملول    جایی برای جلوه به از پای دار نیست

[10]کاخ طرب که جنت ازو کرده کسب فیض    معموره خوشیست ولی پایدار نیست

بسیار بر ملك مفشان طرهٔ فریب

مسکین حریف محنت شبهای تار نیست

---

۱.ع۳: 'بر تار' صبا    ۲.ع۲،ع۳: 'حسرت' زدیم

۳.ع۳:'اوست را چغد' نشود    ۴.ع۲: شعر ندارد

۵. ع۱: 'بی خیانتی'    ۶.ع۲: 'بوستان گل'

۷.ع۳: 'چون'    ۸.ع۲،ع۳،ر: شعر ندارد

۹.ع۲،ع۳:'بر' جریده    ۱۰.ع۲: شعر ندارد

(۱۴۰)

در کوی تو کس نیست که بیچاره نواز است    خار و خس این باغچه آماده راز [1] است
بی جلوه صورت مطلب پرتو [2] معنی    یعنی که حقیقت ثمر نخل مجاز است
بکشاد ز هم نرگس مخمور حریفان    پرهیز که امروز در عربده باز است
با مدت اندك نتوان قصه ما گفت    خاموش که افسانه ما دور و دراز است
[3] ما را جگر سوخته در سینهٔ [4] پرسوز    چون چاشنی عشق تو در سوز و گداز است
گو حادثه بر کشور ما رخش مینگیز    کین بادیه آرامگه آهوی ناز است
زنهار ملك پاس زبان دار که شوقش
دزدیست که غارتگر گنجینه راز است

(۱۴۱)

[5] آنکه بر اوراق بستان نقشهای تازه بست    چهره گل را بخون عندلیبان غازه بست
کلفت از حدرفته بود اما درآمد عشق کرد    فتنه را از شهر بیرون و در دروازه بست
پر شدم از باده وصل و خمارم کم نشد    خم تهی گردید ونتوانم لب از خمیازه بست
عشق بر غوغا دلیر و حسن در [6] شهرت حریص    چون تواند دست خاموشی در و دروازه بست
شوق منزل را صفا داد و طرب محمل کشاد    غصه راهی گشت و حسرت رخت بر جمازه بست.
راوی عشقت سر افشای سر عشق داشت    هر زمان از قصهٔ ما داستانی تازه بست
بر گلستان سخن طبع ملك چون دست یافت
رنگ گلهای معانی را بیك اندازه بست

---

۱. ع۲،ع۳: 'ناز' است
۲. ع۳: 'پرتوی' معنی
۳. ع۲: شعر ندارد
۴. ع۱: 'سوخته و سینه'؛ ع۳: 'سوخته سینه'
۵. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۶. ع۱: 'بر' شهرت

(۱٤۲)

این نامه از کجا بود این طرز واین عبارت — هر لفظ[۱] صد کرشمه هر حرف[۲] صد اشارت

هر سطر کرده پنهان صد عشوه زیر دامان — هر نقطه خال مانده[۳] بر چهرهٔ عبارت

ترتیب داده بزمی از نکتهای رنگین[٤] — حوران عشوه ساکن بر صدر این[٥] عمارت

[٦]گلشن کشیده سرمه آنگه[۷] بطنز دیده — در ابرهای رحمت از دیدهٔ حقارت

سیمای زندگانی بنهفته در سوادش — از[۸] آب خضر داده اصحاب را بشارت

چند آیتی ز رحمت بر تربتم فرستاد — چون قدسیان که آیند در دل پی زیارت

[۹]از بطن مادر آورد [۱۰]این شیوهای کامل — ورنه نشاید آموخت این رمز و این اشارت[۱۱]

گرد سر تو گردم آن[۱۲] حدت طبیعت — طبعی بآن تصرف حسنی بآن[۱۳] حرارت

ضبط ملك چه باشد اینست اگر کرشمه
جان میرود بیغما دل میرود[۱٤] بغارت

(۱٤۳)

حریم قرب تو مخصوص خاکسارانست — عروس بخت در آغوش بیقرارانست

باحتیاط می عافیت بساغر ریز — که سنگ تفرقه خصم پیاله گردانست

---

۱. ع۲: لفظ'و' صد — ۲. ع۳: حرف' و' صد

۳. ع۲،ع۳:'هر نقطه مانده صد خال' ٤. ع۲: نکتهای'رنگی'

۵. ع۲،ع۳: ' آن' عمارت — ٦. ع۲: شعر ندارد

۷. ع۳: 'وانگه بطرز' — ۸. ع۲،ع۳: 'وز'آب

۹. ع۲: شعر ندارد — ۱۰. ع۳: 'نادر افتاد'

۱۱. ع۲: این' حکایت' — ۲. ع۳: ' وآن وحدت'

۱۳. ع۲،ع۳: 'حسنی باین تصرف طبعی بآن' حرارت

۱٤. ع۳: ' می برد'

ز ابـر سـاغـر امید میچکد آبـی — کـه بـرق خـرمـن جـرم گـناهگارانست
در خـزانـهٔ دل بـر کـشـا صـلا در ده — که هرچه هست درین خانه وقف یارانست
محل ساز و [1] طرب نیست راه زهد [2] مزن — که زلف چنگ بدست شراب خوارانست
[3] چگونه رخت بساحل برد شناور عقل — که وقت موجهٔ دریای باده خوارانست
[4] درآ [5] بـجلوه بجولان در آر [6] تـوسن ناز — نه [7] کشـور دل مـا عـرصـهٔ سوارانست
[8] شکست گوهر دل میکنی عزیزش دار — [9] کـه زیـب افسـر اقبـال شهریارانست

ملك گیاه محبت درخت بارور است
ولیك سوخته کید و قطره بارانست

(۱٤٤)

جـنـس ایـمـان مـرا رونق بـازار برفت — این چه عشقست که دین برسر این کار [10] برفت
[11] دیـن و ایـمـان مـرا جمله بغارت بردند — حـاصل هردوجهان بر سر این کار برفت
تا که از حسرت دوزخ [12] شرری بیرون تاخت — از دل دیـده وران لـذت دیـدار بـرفـت
مذهب و [13] ملت من حجت ترسا باشد [14] — این چه کفر است که آب رخ [15] زنار برفت

---

۱.ع۲،ع۳: محل 'سازطرب'
۲.ع۲،ع۳: راه' عقل' مزن
۳.ع۲: شعر ندارد
٤.ع۲: شعر ندارد
٥. ع۳: 'آور او'
٦.ع۳: 'دراز'
۷.ع۳: که 'زیب
۸.ع۳: شعر ندارد
۹.ع۲: 'که وقت موجه دریای باده خوارانست'
۱۰.ع۲،ع۳: دین' درسر زنار'
۱۱.ع۲،ع۳،ر: شعر ندارد
۱۲.ع۲،ع۳: 'دوزخ حسرت'
۱۳.ع۳: 'مذهب ملت' من
۱٤.ع۲: خجلت' ترسایان' شد ؛ ع۳ : خجلت 'ترسانست'
۱٥.ع۲: خجلت' ترسایان' شد

مرد میدان ملامت[1] نگریزد ز بلا　　عرض عشاق ببرد[2] آنکه بآزار[3] برفت

دایه ابر بمشاطگی گل خوش بود　　جلوه کردی و رنگ از رخ گلزار برفت

عشوه کرد که مغز[4] قلمم را بگداخت　　ناوکی زد که بدل تا پر و سوفار برفت

جست بادی و سمن را بوزیدن[5] نگذاشت　　خنده هرزه او از گل و[6] گلزار برفت

خبر از مستی پروانه این[7] بزم مپرس　　که بگرد[8] سر آن آتش رخسار برفت

صد سخن بر جگرم نیش زد و گفته نشد　　وای نطقی که ازو لذت[9] گفتار برفت

دست افشاند[10] ملك راه فنا پیش گرفت

همه را ماند بیکسو[11] و بیکبار گرفت

(١٤٥)

گاهی که عشق[12] برسر آزار بوده است　　صبر از تو کرشمهٔ تو بزنهار بوده است

آنکو نیافت لذت وصلت کی[13] آگهیست　　کاندوه دوری تو چه دشوار بوده است

[14] مارا فراق قطرهٔ آبی جگر بسوخت　　بیچاره آنکه تشنهٔ دیدار بوده است

جایی که طرهٔ صنم افگنده[15] دام شوق　　جبریل در شکنجه زنار بوده است

---

١.ع٣: 'نداست'　　٢.ع٢ 'بود آنکه'

٣.ع٣: 'ببازار' برفت　　٤.ع٣: 'معزز' قلمم

٥.ع٣: 'چمن را بشگفتن'　　٦.ع٢،ع٣: خنده' سر نزد از گل که بگلزار'

٧.ع٢: پروانه 'ازین'　　٨.ع٣: که' گرد' سر

٩.ع٢: 'ازان قوت'؛ ع٣: 'ازو' قوت'　　١٠.ع٣: دست' افشانده'

١١.ع٣: 'مانده بیکسوی' و　　١٢.ع٢،ع٣: که' عشوه'

١٣.ع٢: 'چه' آگهیست　　١٤.ع٣: 'باز از' فراق

١٥.ع٣: 'افگند'

[1]نـازش هـزار نـکتـه بمـا درمیـان نهـاد　　غافل که غیر در پس دیوار بوده است
دل[2] دوش هـم وثـاق سـلیمان حسن بود　　هیهـات صبر مور چه مقدار بوده است
در راه عشق هر سر خاریست نشتری　　مـارا گـمـان این ره بـازار بوده اسـت
گل در هلاك بلبل و[3] غافل که عشق او　　پیـرایــه بـنـد چـهـرهٔ گـلزار بوده است
مـرد ستیـزه نیسـت ملك کاندرین[4] دیار
صبر انـد کـی و عـربـده بسیار بوده است

(۱٤٦)

[5]عشـق آمد ودر[6] گـلـو رسن داشت　　درد آمـد و[7] گـریــه در دهـن داشـت
بــــر دامــــن کـبــریــــات بستــم　　آن دسـت کــه پـای در کفن داشت
تــا نــافـــه مثـال چیـن خـطـا بـود　　در هـر سـر مـوی صـد ختـن داشت
بـر گـریــه عـنـدلـیـب بشـگـفـت　　آن غـنـچه کـه خـنده بر چمن داشت
در جـر گـه[8] گـریـخـت صبر[9] ورنـه　　سر در [10] سـر کـیـش بـرهـمن داشـت
نـخـل تـو کــه پـای در دل[11] افشـرد　　در ریشــه استــخــوان وطـن داشـت
هـــــر عشــــوه آن دراز گــــردن　　صـد خـنده[12] بـر آهـوی ختـن داشت

---

۱.ع۲: 'مایش' هزار　　۲.ع۲ 'در'دوش
۳.ع۱،ع۳: 'و' ندارد　　٤.ع۲: 'اندرین'
۵. ع۲: غزل ندارد　　٦.ع۳: 'بر'گلو
۷.ع۲: 'درآمد'گریه　　۸.ع۳: در' خرقه'
۹.ع۳: 'زهد' ورنه　　۱۰.ع۳: در' خط'
۱۱.ع۳: 'بر' دل　　۱۲.ع۳: صد' خرده'

عشقی[1] که ستیزه بر ملك ریخت
از حسن نداشت از حسن داشت

(۱۴۷)

[2]در عشق مباهات[3] کم از درد سری نیست — از نسبت این شیوه بنالم[4] هنری نیست
[5]خاصیت این شیوه و خاصیت زهرآب — تا بر سر این کاسه نمازی شکری نیست
موسی منشان گم شدهٔ وادی عشقند — هان بد مرو این بادیه را راهبری نیست
در عرصهٔ خورشید ازل ذره محالست — جایی که تو در جلوه آنجا دگری هست
از ما همه جا زمزمه عشق بلند است — بر رهگذری نیست که از ما اثری[6] نیست
جایی نه گذشتم که گل گریه نکشتم — یعنی شجر سوختگان بی ثمری نیست
هر کس بسراغی ز پی گم شده خویش — ما و سر راهی که امید خبری نیست
[7]هر گوشه کمینست ز دوران حوادث — در پاس سرت کوش که ره بی خطری نیست
[8]گو منتظر صبح جزا جمله نظر باش — در حضرت ما نیست شبی کش سحری نیست
[9]ضعفم بقوی ما یکی از سینه فروشست — صد ولوله یعنی ز کدورت اثری نیست
[10]می بارد از اندیشه آغوش بر سنان — کآغوش هوس بی خم و پیچ کمری نیست

[11]مهمان بلایی ملك این لقمه فرو پیچ
بر حوصله پیمانه ازین ماحضری نیست

---

۱. ع۳: 'عشق' که — ۲. ع۲ غزل ندارد
۳. ع۲: 'سیاهات' — ۴. ع۲: 'نلافم' هنری
۵. ع۲،ع۳،ر: شعر ندارد — ۶. ع۱: 'گذری' نیست
۷، ۸، ۹، ۱۰ و ۱۱. ع۲،ع۳،ر: شعر ندارد

### (۱٤۸)

دل ز جا جست برو سنگ مزن خارا نیست … جور تا چند مرا حوصلۀ[1] اینها نیست

امشب از گم شده خویش ندیده[2] اثری … آه مسکین بکجا رفت[3] چه شد پیدا نیست

[4] یار محتاج نیاز ست تکبر بگذار … سر فرمان بنه این کار باستغنا نیست

گر درین کوی بتنگی ز من آزرده مباش … غایتش من بروم حاجت این غوغا نیست

هیچ کس بر سر تو ره نگر است مترس[5] … خیز و از خانه برون آی کسی اینجا نیست

[6] گر دو گیتی شود آزرده[7] تو درهم نشوی … ور دوعالم بکشد بار[8] ترا پروا نیست

دیده کو که نه از هجر تو در خون غرقست … مژه کو[9] که نه از درد تو خون[10] پالا نیست

عشق را حوصله باید و می را ظرفی … گر شکیبا نتوان بود گناه ما[11] نیست

در و[12] دیوار بتنگست ملك افغان چند

این سر کوست برو ناله مکن صحرا نیست

### (۱٤۹)

مریم خم دگر آبستن عیسای میست … فیض روح الله جام از لب مینای میست

آفتاب قدح از برج صراحی بدمید[13] … کیست کو دیده ور جوهر سیمای[14] میست

---

۱.ع۱: حوصله'حوصله'

۲.ع۱ 'ندید'؛ ر: 'ندیدم'

۳.ع۲: رفت 'و'

٤.ع۲: شعر ندارد

٥.ع۳: 'نی' ترس

٦. ع۲: 'کرد' گیتی

۷.ع۲: 'آزرد'

۸.ع۲: 'بکشی ناز'

۹.ع۳: 'مژده ده' که

۱۰.ع۲: 'خون درد'

۱۱.ع۲،ع۳: گناه' از'ما

۱۲.ع۲: 'قدر' دیوار

۱۳.ع۳: 'بدهید'

۱٤.ع۳: 'چهره سیاهی' میست

ـار ایمن مترشح شده از موسی جام     در گریبان صراحی ید بیضای میست
بر لای از شفق[1] مغرب[2] خم بر جوشید     روز ما سایه نشین شب یلدای میست
سخه جنت و[3] حور از امداد[4] قدحست     لجه[5] کوثر و[6] تسنیم ز انشای میست
خلعت میر طرب بر قد هر کس مطراز     هم بمی بخش که این جامه ببالای میست
گشت محراب صراحی خم ابروی قدح     بت چین مست سجود رخ زیبای میست

نسبت عاشق و معشوق مثل ساز ملك
دیـر جـام هـم آغـوش دلارای میسـت

(۱۵۰)

ـتش شوق برافروخته وقت حذر[7] است     عشق چون شعله کشد بال ملك در خطر است
ا خود از محمل یاریم بصد مرحله دور     خرم آن رند که با دلبر خود در سفر است
ـشقبازان نفروشند بخوبان سر و تاج     کآنچه اینجا نستانندجوی تاج سر است
ـرس باز پسانرا بصدایی دریاب[8]     که بهر گام درین بادیه چندین خطر است
نگر[9] معجزه حسن که در عالم کون[10]     هر کجا می نگرم صورت او جلوه گر است

رحم اگر[11] نیست ملك در دل او شکوه مکن
نیسـت اورا گنهی نـاله من بی اثر است

---

.ع۲،ع۳: از'نفس'
۲.ر 'مشرق'
.ع۱،ع۳: 'و'ندارد
٤.ر: 'مداح' قدحست
.ع۲،ع۳: 'نشأ' کوثر
٦.ع۲،ع۳: 'و' ندارد
.ع۳: وقت' خطر'
۸.ر: 'برسان'
.ع۳: 'پیکر'معجزه
۱۰.ع۳: عالم'قدس'
۱.ع۲،ع۳: رحم'او'

(۱۵۱)

[1]نیـــازم در سـجـود نــازنین اسـت  کـه داغـش زیب هر لوح جبین است

بتـخـم افشـــانـی خـالـت قـرینـم[2]  بیـفشــان دانـۀ خـوش سرزمین است

ز مـژگــانـی سراپایم بجوشست  کـــه پیکـان خـدنگ آتشیـن اسـت

نـدارد مــرهـمی بـر خـاطـرش[3] دست  کـه چـاك دل نه[4] چـاك آستین است

ســریــر آرایی دل بـر تـو ختـم اسـت  ضرورت[5] هـر مـکـانی را مکین است

نـــه اسبـــاب مـحبـت را دلیـلیست  نـــه اســرار امـــانـت را امیـن اسـت

دلـــم بـــر آهـــوی چیـــن گستـــرد دام  پـی صیـد کـمـنـد عـنبریـن اسـت

[6]ز سـنـبـل بـر سـمـن پیرایـه بسـت  کـه در چیـنـش نـگارستان چینست

مـــلك بـــر بـت پـرستـان خـنـده میـزد
کـنـون اورا نـــه دنیـــا و نـــه دین اسـت

(۱۵۲)

اگـر وفـا نـکـند گـو مکن جفا خوبست  ستیزه خوب و[7] ستم خوب و[8] ماجرا خوبست

ز لـطف و قهـر تـو بیگانگیست نالیدن  که هرچه میرسد از یار آشنا خوبست

چـرا جـفـا نـنـمـایـد چرا ستـم نـکـنـد  کـه هرچه سرزد ازان شوخ نزد ما خوبست

بتان شما بکنید آنچه مدعای شماست[9]  اگر جفاست اگر[10] لطف از شما خوبست

---

۱. ع۲: غزل ندارد
۲. ع۳ 'حالت رهینم'
۳. ع۳: بر'خاطرم'
۴. ع۳: 'ز' چاك
۵. ع۳: 'فرود آ' هر
۶. ع۲،ع۳،ر: شعرندارد
۷و ۸. ع۳: 'و' ندارد
۹. ع۲: آنچه' نزد ما خویست'

ملك كلام تو دارد سرایت[1] عجبی
غریب طرز خوشی داری و [2] ادا خوبست

(۱۵۳)

بازم خراش دل رگ ایمان گرفته است
زنار عهد گردن پیمان گرفته است

صاف طرب نیم[3] که فریب آورد بجوش
دردم که کامهای حریفان[4] گرفته است

در پیچ و تاب دامن عیشیست[5] پای عقل
شوقم بسر بر[6] آمده طغیان گرفته است

آخر شگاف[7] ما برفو کاری رسید
خوش سوزنی ز خار مغیلان گرفته است

زد غمزه تو یك تنه بر قلب صد سپاه
این رخصت از تهمتن دستان گرفته است

اینك رسید پنجه عشق درازدست
غم را بعیش دست و[8] گریبان گرفته است

مغز سرم مکید دم خنجر بلا
این ماحضر ز خوان[9] دلیران گرفته است

هر جا پناه میبرم از صدمت زمان[10]
دست شکایتم خم دامان گرفته است

بر نقطه[11] چه دایره سنجم که این حصار
چشمم[12] به نیم گردش مژگان گرفته است

آهم دمید دودجگر در پی خدنگ
این ناوك از نگاه که پیکان گرفته است

اشکم بتازیانۀ موجی که جلوه داد
روی زمین بسیلی طوفان گرفته است

---

۱. ع۱: 'سرایتی' عجبی
۲. ع۱، ع۳: 'و' ندارد
۳. ع۳: صاف' طبیعتم'
۴. ع۳: 'کسهای بحریفان'
۵. ع۳: 'دشمن عشق' است
۶. ع۳: 'در آمد'
۷. ع۳: آخر' شکار'
۸. ع۳: 'و' ندارد
۹. ع۳: 'ما خضر زمان'
۱۰. ع۲، ع۳: صدمت' زبان'
۱۱. ع۲: بر' نکته'
۱۲. ع۲، ع۳: 'چشمی' به نیم

[1]بازم در آستین تردد[2] کشید دست      لیکن بناز شقهٔ دامان گرفته است
[3]خورشید عشق خانه بامی سپرد و رفت      یعقوب راه بر مه[4] کنعان گرفته است
صد شوره زار را ملك از گریه آب داد
این شورش از کدام نمکدان گرفته است

(١٥٤)

دل تن پرور آن مجاهد نیست      نفس مرتاض عشق را مرضیست
گربه گرسنه است راغب صید      سگ شهر[5] از شکار مستغنیست
علم ظاهر[6] خواص نی دارد      ظاهرش صاف و باطنش خالیست
عدم اینجا وجود و نفی اثبات      معنی لا بلی و نی آریست
مقصد اینجا ز عاشق و معشوق      غرض اثبات صورت و[7] معنیست
حرف مجنون فسانه لیلی      قصه ما محبت ملیست
داستان تو و حکایت ما      همه گفتند و همچنان[8] باقیست
[9]از که میجویی از که می پرسی      هرچه هست اوست این سخن با کیست[10]
یا حسن یا ملك دویی بگذار
یاد من تا بچند اینها چیست

---

١. ع١،ر: شعر ندارد؛ع٣ 'پایم'      ٢. ع٣: 'بتردد'
٣. ع١،ر: شعر ندارد      ٤. ع٢: مه'من'
٥. ع٢،ع٣: 'سیر'      ٦. ع٢: 'آسا بر'
٧. ع١: 'و' ندارد      ٨. ع١ 'آنچنان'
٩. ع٢،ع٣: 'ازچه سیگوئی روز' که ١٠. ع٣: سخن' فانیست'

(۱۵۵)

رفتیم گران گام و سبک[1] آمدنی داشت خوار[2] آمدنی بود بعزت شدنی داشت
حسرت بطپیدن نرود بسمل محضیم بر لاشه بلرزید که قربان شدنی داشت
هر قطرهٔ خون نیشتری بر جگرم زد زین نیزه گذاری مژه برهم زدنی داشت.
صد معرکه انگیخته شد بر سرهر کوی یکره[3] ز پس پرده برون آمدنی داشت
فکر کمر او[4] نظرم بر مژه می دوخت اندیشه فکر[5] و سعت آمد[6] شدنی داشت
بویی بدمید[7] از دل آغوش پرستان در هر بن مو حسرت نازك بدنی داشت
عشقست مقمر من و داد[8] ملکانه
گو هردوجهان باش چه شد کم زدنی[9] داشت

(۱۵٦)

تبسمهای دل بوی جگر داشت مگر گیتی بفرزندیش برداشت
پیام سست عهدان داشت سقمی که قاصد دست بر نبض خبر داشت
بحسرتهای گوناگون بلبل که امشب خرمن گل صد[10] خطر داشت.
دعای ما بهرجا گردن افراشت مسیحا دست بر دوش اثر داشت
تشخص راه آمد شد فروبست[11] ز[12] مژگان خار در پای نظر داشت

---

۱. ع ۳:رفتم' گزان گام آمدنی' ۲.ع۳:' خار' آمدی
۳.ع۳: 'یکروز' ٤.ع ۳: او' در'
٥.ع۲.ع۳: اندیشه' مگو' ٦.ع ۳: وسعت 'او'
۷.ع ۳: 'ندمید' ۸.ع ۳: ' دادی'ملکانه
۹.ع ۱: چه ' کم شد ' زدنی ۱۰.ع۱: 'در' خطر
۱۱.ع ۲: ' فزون است' ۱۲.ع ۲: ' که' مژگان

درستی را درستیهای ساغر | ز[1] سنگ نادرستان درد سر داشت
نفس باغ و بهار عندلیبی | که زندان در شکنج بال و پر داشت.
ز صید نیم بسمل دیده بردوخت | شکاری چشم بر صید[2] دگر داشت
[3]امیر شبروان راز[4] بگذشت | ز آه صبح خیزان صد حشر داشت
باین پیوند گل از[5] شاخ مشکن | که نخل سست عهدان بار بر داشت
بگریه آفت صد دودمانم | سحاب دیده اینك آب برداشت
بهرجا خیمه زد کیخسرو عشق | محبت دست خدمت بر کمر[6] داشت
جگر بر خوان[7] غم پیرایه می بست[8] | ز لخت سینه چشم ماحضر داشت
تبسم گونه از غنچه میریخت | که تلخی دیده بر تنگ شکر داشت
به پیماید سر تا پای بستان | کجا خاری شکیب یك شرر داشت
سحاب فتنه[9] پیکان آب میداد | که بلبل بر رخ گلبن سپر[10] داشت

ملك دریا کش بزم حریفست
که دل بر دست و دندان بر[11] جگر داشت

(۱۵۷)

این گلشن[12] خرم گل باغ نظر کیست | بستان ترا آبخور چشم تر کیست

---

۱. ع ۲: 'که' سنگ
۲. ع۱،ع۳: 'صیدی' دگر
۳. ع۲: شعر ندارد
۴. ع ۳: 'راه' بگذشت
۵. ع۲-ع۳: 'بر'
۶. ع ۱،ع۳: بر 'دگر'
۷. ع ۳: 'جان'
۸. ع ۳: 'بربست'
۹. ع ۳: سحاب 'سینه'
۱۰. ع۱: گلبن 'خبر' داشت
۱۱. ع ۳: 'در' جگر
۱۲. ع ۲: 'گلبن خورم'

[1] بر دامن و دستار دماندی گل خوناب | سر تا قدمت موج طراز جگر کیست
[2] صد دانهٔ الماس قضا بر جگرم سوخت | این درج گهر نذر کلاه و[3] کمر کیست
ما محمل امید بر آب مژه راندیم | تا یار سفر کردهٔ ما همسفر کیست
ره بر نفس طبلهٔ عطار فرو بست | این گرد که برخاسته از رهگذر کیست
دل گوی سراسیمگی از پیك[4] صبا برد | بیچاره هراسان که و[5] دربدر کیست
بر گردن شیران گسلد سلسلهٔ آز | این مایده بر خوان که و[6] ما حضر کیست
اخوان ز شناسایی یوسف چه سرایند | یعقوب شناسد مه کنعان پسر کیست
پروانه بخواری نگرد در صف عنقا | این جلوه گری از قبل بال و پر کیست

عشق است که بر هیئت[7] تحصیل وجوداست
هرچند که عیب ملك آمد هنر کیست

(۱۵۸)

عشق بمیدان تهور شتافت | آب و[8] گل حادثه درهم شگافت
تار غم و پود بلا نقش بست | بر کمر فتنه دوصد شقه بافت
عشق رجز پیشه بدستان رسید | عقل سراسیمه بمیدان شتافت
طرهٔ نیرنگ شد[9] انگشت پنج | عشوه[10] دگر رشتهٔ صد رنگ تافت
درج امانت بچه ماند مصون | کیسهٔ پر گنج ره نقب یافت

۱. ع ۳:شعر ندارد
۲. ع۳: شعر ندارد
۳. ع۱: 'و' ندارد
٤. ع ۱:' باد' صبا
۵. ع۳: 'و' ندارد
٦. ع ۲: بر خوان 'بلا'؛ ع۳: بر' جان بلا'
۷. ع۲، ع ۳: که'ماهیت'
۸. ع ۲:' و' ندارد
۹. ع ۳: 'شده'
۱۰. ع۲، ع۳: 'شکوه' دگر

عشــق صــنـم کـسـوت دیـن بـردریـد[1] تیـغ سـتـم سیـنـه دل بـر شـگـافـت

از ره خـــود دیـــد حسـن[2] هـــرچـــه دیـد

وز[3] دل خـــود یـــافـــت مـــلك هرچـه یـافت

(۱۵۹)

[4]ز عکس گوهرت آئینه آتش صدفست ز خاك بیز ی شبه تو کان محیط کفست

دلـم بـوصـل تو آمیزش از میان برداشت که از کنار کنار است و از طرف طرفست

گـل بقـا نپـذیـرفـت شکل محبوبـی بسـان بـرگ پـراگنده عمر در تلفست

نبسـت چشـم سیـه گریه ظرفی از ایثار سفید دست تر از دست و دیدهٔ صدفست

فـروز جـوهـر لـعـل لب تو شد مبهوت گهر خزف شد ازین حرف طعنه گر خزفست

مـلك مـدیـح تـرا گـفته و ز نقص بریست

سـخـن ز صفوت او ماه وماه بی کلفست

(۱٦۰)

[5]عاشقم حلال[6] ایـن مشکل کجاست غـرق بـحـر حیـرتـم سـاحل کجاست.

نـالــهٔ مــجـنـون نشـد پر کـالـه بـاف شـقــه بـنـد دامـن مـحـمل کجـاسـت

در کـــمـــر گـــاه هـــوس پیـچیـد دل صـاحـب اسـرار ایـن محفل کجاست

خـونـم آسـان[7] مـی نـگـارد تیغ کـفـر میـزنـم نـقـش و بـت قـاتل کجاست

---

۱. ع ۱: پرورند' ؛ ع۳' بر دهد' ۲. ع۳: ' چنین' هرچه

۳. ع۱: ' و ' ندارد ۴. ع ۲.ع۳: غزل ندارد

۵. ع۲: غزل ندارد ٦. ع ۳: 'عاشقیم و حل' این

۷. ع ۳: 'خوان ایمان'

جغد [1] نقشی بر خرابیها بریخت	صورت تعمیر آب و گل کجاست

قلزم می شست نقش اعتبار

گو ملك آن رند [2] لایعقل کجاست

(١٦١)

زاد راه فنا نه سیم و زر است	نقد همیان ما دل و [3] جگر است

دشت [4] را روح وجد در جسد است	کوه را بار شوق بر [5] کمر است

نالهٔ هرزه ننگ بدنامیست	که در اقلیم خاینان شمر است

سر منصوریان و کنگردار	طرفه تر نیز هر که پرده در است

بر قوی گردنان ناله شکست	که مثل زد که [6] سخت بر [7] اثر است

تاب [8] در استخوان شب خیزان	از تباشیر خندهٔ سحر است

باغبان صیت نوبری دارد	نخل نوخیز و [9] باغ نوثمر است

بر نفس تاخت فیض فتح الباب	گریه در کار و ناله بر [10] اثر است

فارغ البال بر [11] که می گذرد [12]

ملك است این نه خاك رهگذر است

---

١. ع ٢: ع٣' چند' نقشی	٢. ع١: ' زندان'

٣. ع١: ' و' ندارد	٤. ع ١: ' روح' را

٥. ع٢: ' در' کمر	٦. ع ٢، ع٣: که ' فتنه'

٧. ع ٣: سخت ' گر' است	٨. ع٢: ' تب در اندام آه' شب

٩. ع ١: ' و' ندارد	١٠. ع ٢، ع٣: ' در' اثر

١١. ع٣: ' هر' که	١٢. ع ٢: ' میگذری'

(١٦٢)

لحظهٔ کامشب خیالش[1] باعث آسودگیست
کار دل زاری و[2] کار دیده خون پالودگیست

عاشقی را نیست کاری با هوسناکی ازانکه
کار این[3] پاکیزگی و کار آن[4] آلودگیست

زآستانش دارم امشب پاسبان را مژده باد
کز فغان خستست آنکه نوبت آسودگیست

خوش اثرها میشود ظاهر ز عشق پاک من
کآفتاب حسن او هرروز درافزودگیست

از ملك دیگر[5] نخواهد بود نام و نه نشان
بسکه مسکین در غمت آماده فرسودگیست

(١٦٣)

ما بندهٔ تسلیم و[6] کسان بندهٔ عادت
عقل آفت فرمان و[7] جنون مست[8] ارادت

صد گل بدمید از گل قربانی تسلیم
[9]ادبار باقبال و نحوست بسعادت

صد ضربتم از عقل و بدل مهر جنون بند[10]
[11]ره بر نفس غالیه زد بوی شهادت

نیرنگ[12] فسون از گل رعنا بتراوید
لب مایهٔ تزویر و نگه خارق عادت

بر فرق سگ نفس مکش بال فرشته
بر کتف شیاطین مفگن برد عبادت

زاییده[13] جنین غضب از مادر فتنه
شد حامله حادثه را وقت ولادت

---

١. ع ۲: ع۳' خیالت'    ٢. ع۳: 'و' ندارد

٣. ع۲،ع۳: کار' آن'    ٤. ع ۲،ع۳: 'این'

٥. ع۲،ع۳: ملك' فردا'    ٦. ع ۳: 'و' ندارد

٧. ع ۱: 'و' ندارد    ٨. ع۳: 'بست' ارادت

٩. ع ۳: 'ره بر نفس غالیه زد بوی شهادت'

١٠. ع ۳: از عقل 'جنون بود بدل شد'    ١١. ع۳: 'ادبار به اقبال نحوست بسعادت'

١٢. ع ۳: نیرنگ 'و' فسون    ١٣. ر: 'زایید'

[1] آهوی ترا کام سگانست چراگاه　　چالاك ترا چابك میدان جلادت [2]
رجعت [3] نتواند قدم تفرقه پیما　　پیمان مشکن تا نشود صلب [4] اعادت
تلقین سبق پنبه شرایان محبت　　ایمان ادب سده نشینان افادت
عشق است گل [5] باغچه ملکت کونین
عقل ملك آن کاسته و [6] عشق زیادت

(١٦٤)

گریه از ما لعل خندان از کجاست　　دردمندی از تو درمان از کجاست
باغ را غوغای بلبل از چه خاست　　خار را گل در گریبان از کجاست
گردش چشم سیاه از غمزه بود　　جلوه شمشیر مژگان از کجاست
تار و پود شرك درهم [7] بافتیم [8]　　تار و پود کفر [9] و ایمان از کجاست
[10] هر طرف صد گونه سودا در کمین　　سود این بازار و نقصان از کجاست
قلزم نطق است در موج سوال　　کشتی ار نوحست [11] طوفان از کجاست
بر سر هر کوچه [12] صد دستان زدند　　کس نگفت این از کجا [13] آن از کجاست
پیشگاه ناز بزم کبریاست　　دورباش چوب دربان از کجاست

---

١. ر: شعر ندارد
٢. ع٣: 'حلاوت'
٣. ع٣: 'رفعت'
٤. ع ٣: 'سلب'
٥. ع٣: 'گل' از' باغچه
٦. ع ٣: 'و' ندارد
٧. ع ٣: 'برهم'
٨. ع٢، ع٣: 'تافتیم'
٩. ع ١: 'تار کفر و پود' ایمان
١٠. ع ٢: شعرُ ندارد
١١. ع٣: نوحست' و'
١٢. ع ٢: هر' کوی'
١٣. ع٢: از 'چه' و ؛ ع٣: از 'که و'

شست صافی[1] بر کمانداران که بست ناوك ار فتنه است پیکان از کجاست
از زمین بر آسمان منت خطاست رخش جولان از تو میدان[2] از کجاست
گنج دل را[3] خاك بر سر کن ملك
پس مگو این خانه ویران از کجاست

(۱٦٥)

[4]زهر حرفان که سر شکرشان نتوان بست صورت میوه بنخل[5] ترشان نتوان بست
عشوه دام ره مرغان بهشتی نشود طره کرد ببال[6] و پرشان نتوان بست
[7]گرد این مرده دلان تار تعلق مپسند[8] که بصد میخ درین کشور شان نتوان بست
[9]دو دل آن نوع که بستی بنگاهی درهم که بزنجیر بیکدیگر شان نتوان بست
[10]آتش گلخنیان را بفسون نتوان کشت آب بر دامن خاکستر شان نتوان بست
سکهٔ قلب مزن صیرفیان جوهر بند آب و رنگین[11] ز تو بر گوهر شان نتوان بست
[12]دامن عربده بر شاهسواران منشان قطرهٔ خون تو بر خنجر شان نتوان بست
ملك این خوش رقمان قصه نیارند شنید
بلکه حرفی ز تو بر دفتر شان نتوان بست

---

۱. ع۲،ع۳ : 'شصت خاکی بر'
۲. ع۲: 'جهدان' از
۳. ع۳: گنج' را گو 'خاك
٤. ع ۳: غزل ندارد
۵. ع۲: ' نخل'
٦. ع ۲: 'کردار که بال'
۷. ر: شعر ندارد
۸. ع۲: ' بیند'
۹. ع ۲: شعر ندارد
۱۰. ع ۲،ر: شعر ندارد
۱۱. ع۲: آب و'رنگین'
۱۲. ع ۱: شعر ندارد

## (۱۶۶)

[1]طـراز تهـنیـت از دلبـرانسـت
من و ماتم که عید از دیگرانست

گهی شب گشت با تو روز همدوش
نثار تهنیت بر اخترانست

چرا الماس از مژگان نپاشم
که ساغر در کف بدگوهرانست

چرا از بار گردن سر نپیچم
که افسر بر کنار سرگرانست[2]

بقدر[3] گفتگو در گریه آویز
زبان درکش که خاموشی برانست

نشاید سرکشی از[4] چنبر عشق
بنه گردن که بار سر گرانست

ز مژگانم[5] گل خورشید ریزد[6]
مگر این خار دشت خاورانست

ضعیفانیم حمل ما چه سنجد
سخن در صدمهٔ زورآورانست

[7]نیاز هر حریفان زهد خشك است
که تاثیرش بدست دیگرانست

ملك ز آمیزش اضداد پرهیز
که سعد و نحس را وقت قرانست

## (۱۶۷)

گو وفا کم کن که[8] مارا مدعای دیگر است
دردمندان محبت را وفای[9] دیگر است

چهرهٔ ساقی وروی مطرب از می[10] بر فروخت
یعنی امشب مجلس مارا صفای دیگر است

---

۱. ع۲: غزل ندارد؛ ع۳: 'طرز' تهنیت
۲. ع۳: 'بی سرانست'
۳. ع۳: 'بقدری'
٤. ع ۳: 'با' چنبر
۵. ر: 'دگر مژگان'
٦. ع ۳: 'برداشت'؛ ر: 'ریز است'
۷. ع۱، ر: شعر ندارد
۸. ع۱: 'که' ندارد
۹. ع ۲، ع۳: 'دوای' دیگر
۱۰. ع ۱، ع۳: از 'وی'

ساقیا[1] این بیخودی از ساغر و پیمانه نیست		باده میداند[2] که این مستی ز جای دیگر است

سنبلش گر سر زد اما صد گل از رویش شگفت		انتهای حسن اورا ابتدای دیگر است

مطربان شوق را نازم[3] که از مضرابشان		ساز عیش می پرستانرا نوای دیگر است

مطرب از یك جانب و ساقی ز یکسو چون کنم		دیده بر هرسو که میدوزم بلای دیگر است

دلبری از هر کسی ناید ملك دل جمع دار

آنکه او دل میرباید دلربای دیگر است

(۱٦۸)

بر[4] بساط پاکبازان حیله را تاثیر نیست		مایه اخلاص[5] اینجا صاحب تزویر[6] نیست

شرم دارانرا[7] برزم حیله نتوان صید کرد		رشتهٔ تزویر[8] را خاصیت زنجیر نیست

میکشد بر خاك راه امروز داماں وصال		دست خواهش را چه پیش آمد که دامنگیر[9] نیست

شیوهٔ چشمت که بر عاجز[10] کشیها قادر است		گرچه نامش غمزه است اما کم از شمشیر نیست

عقل گو دل را تصرف کن که مستغنیست عشق[11]		شهر ویرانست و سلطانرا سر[12] تسخیر نیست

دل سر صحت ندارد رنج خود ضایع مکن[13]		خانهٔ ویران ما شایستهٔ تعمیر نیست

ساخت اجزای وجودم را زر کامل عیار		خاصیتهایی که با عشقست با[14] اکسیر نیست

---

۱. ع ۲: 'شوق را'
۲. ع ۲: 'هم تو میدانی' که
۳. ع ۳: 'رازم را'
٤. ع ۳: 'در' بساط
۵. ع ۲، ع ۳: اخلاص 'است' اینجا
٦. ع ۱: صاحب 'تدبیر'؛ ع ۲، ع ۳: 'حاجت'
۷. ع ۳: 'شیرمردانرا'
۸. ع ۱: 'زنجیر'
۹. ع ۲: 'دامن' نیست
۱۰. ع ۳: 'عاشق' کشیها
۱۱. ع ۱: 'عشق' ندارد
۱۲. ع ۲: 'سر' ندارد
۱۳. ع ۲، ع ۳: 'مساز'
۱٤. ع ۲: 'در' اکسیر نیست

سینه گر صافست معراج[1] دعا مخصوص تست عشق اگر پاکست آه و ناله بی تاثیر نیست

جمله دردیم و ملك در گفتن آن عاجزیم[2]

پای تا سر شکوه ایم و قوت تقریر نیست

(۱۶۹)

خجلت گل بمجلس آرائیست که لکد کوب دست فرسائیست

شیوهٔ شمع آتش افروزیست[3] کار پروانه باد پیمائیست

باده در جام آرزومندیست جام در دست ناشکیبائیست

عشق مستأصل دل آشوبیست حسن مستغرق خودآرائیست

خوان ملت[4] بذله پردازی[5] لب خجلت بمعذرت خائیست

[6]ته زندان نه جای کنعانیست جرم بر منصب زلیخائیست

گبر زنار بند برهمن است گر صنم بت[7] پرست خودرائیست

با قوی گردنان عشق مپیچ ضعف سرپنجه توانائیست

مرغ بستان پرست بال افشاند گل تجرید نقش یکتائیست

[8]ناله الحمد معرفت برخوان سر گران غم شکیبائیست

[9]چشم بر پشت پای داشت ملك

که سپاس تو در شناسائیست

---

۱.ع۲: صافست'هم'

۲.ع۲،ع۳: 'عاجز است'

۳.ع۲،ر: ' افروزی '

۴.ع۲،ع ۳: خوان' منت '

۵.ع۳: پردازی'است'

۶.ع ۳: شعر ندارد

۷.ع۱،ر : 'خود'پرست

۸.ع۲،ع۳: 'ناله بر پشت پای دارد چشم'

۹.ع۲،ع۳: 'ملك الحمد معرفت برخوان'

(۱۷۰)

صورت پرسش حال آئینهٔ بی زیب[۱] است — کیست بیمار که آسین عیادت عیب است

غرّهٔ طالع ما جبهه طراز علم[۲] است — آزمودیم هنوز اختر ما در غیب است

دل همان خصم من[۳] و دیده همان دشمن دل[۴] — این هنر رنج[۵] اطلبست که صحت عیب است

درد کوگونه کاهی بتعرض مفروش — ضعف را آینهٔ خصلت[۶] ما در جیب است

از پس پرده[۷] برون آ که دل منتظران — پی تفسیر ظهور تو کتاب الغیب است

ملك افسانهٔ عمر تو به نیرنگ گذشت
غصه در آن شباب و طرب اندر[۸] شیب است

(۱۷۱)

رسم تعمد نه ز دیوانگی است — سهو سپند گل فرزانگی است

هر قدمی[۹] خانه بیغما سپرد — حادثه از[۱۰] نسبت همخانگی است

صبر بآمد شد عقل آشنا ست — [۱۱]عشق بدریوزهٔ بیگانگی است

[۱۲]ناله در انکار دل افسرد گیست — شکوه در اثبات کم افسانگی است

در چمنی کآب فروزد چراغ[۱۳] — آتش بلبل گل پروانگی است

---

۱. ع۳: 'لازیب' است — ۲. ع۳: 'عدم' است
۳. ع۱: 'دل و جان' — ۴. ع۳: دشمن' جان'
۵. ع۳: 'گنج' اطبا — ۶. ع۲، ع۳: ' خجلت'
۷. ع۲ : 'پس از پرده' — ۸. ع۳: 'شبابست طرب شیب است'
۹. ع۲، ع۳: هر'قدم' — ۱۰. ع۲، ع۳ : 'در' نسبت
۱۱. ع۲: 'شکوه در اثبات کم افسانگیست'
۱۲. ع۲: شعر ندارد — ۱۳. ع۱ : 'فروزد گیت'

شاخ هوس را گل آشفتگی است | کاخ[1] اصل را سر ویرانگی است
عشق و خرد شحنه ندانند[2] کیست | عربده خویی و بلاخانگی است
عقل نکو نسخه بی دانشیست | عشق نکو محضر دیوانگی است
این دو صفت نقش[3] یکی تخته اند | تفرقه از شدت بیگانگی است
غم سژه در[4] دیدهٔ بلبل شکست | زلف گل آشفته بی شان گیست

بر ته[5] دستار بران سر ملك
نقش[6] تجرد گل مردانگیست

(۱۷۲)

[7]فتنه به پهلوی ملامت نشست | غلغلهٔ اهل سلامت نشست
لشکر بیداد سراسیمه گشت | شه بکجا شد که علامت نشست
[8]مطرب غم نغمهٔ آغاز کرد | زمزمهٔ صور قیامت نشست
دل بسر کوی تو دلتنگ بود | آمد و بر خاك ندامت نشست
ناصیهٔ تربیت سدره[9] را | در جگر کان قد[10] و قامت نشست
چار سوی ناز کفایت پرست | کیسهٔ بردار غرامت نشست

خوش سفری داشت ملك در خیال
کوی تو دید و[11] باقامت نشست

---

۱.ع۳: 'شاخ' اصل | ۲.ع۱: 'ندا گفت'
۳.ع۳: 'نقشی' | ۴.ع۱: 'بر'
۵.ع۳: ته'و' | ۶.ع۲: خوانده نشد
۷.ع۲ : غزل ندارد | ۸.ع۳: شعر ندارد

## (۱۷۳)

گذشت[۱] گرم غضب یار تا کجا[۲] میرفت        که خیل فتنه سراسیمه از[۳] قفا میرفت

کمان عشوه ابرو[٤] کشیده گوش بگوش        دگر بسوی که سر گرم ماجرا میرفت

عنان بدست[٥] مدارا سپرده بود ار نی        صف ملایکه[٦] در زیر دست و پا میرفت

بدین ستیزه[٧] که او می گذشت از هر سو[٨]        هزار خانه بتاراج مرحبا[٩] میرفت

بعزم عربده میرفت بهر دفع گزند        هزار دست ز هر گوشه بر هوا میرفت

ببوی سنبل و گل[۱۰] عطر مجلسی که شدی        که بر دل از تو صد اندیشهٔ خطا میرفت

ز محرمیت نامحرمان[۱۱] جگر میسوخت        ولی کنایه در آمد شد صبا میرفت

ز سینهٔ دگران خون دل علم میزد        ز بحر دیدهٔ ما موج بر هوا میرفت

حریف ساغر دردی کشان غم داند
که بر سر ملك از بیخودی چها میرفت

## (۱۷۳)

سواد طرهٔ شب[۱۲] شمع شب نشینانست        بزیر دامن شب شمع[۱۳] عیش پنهانست

تو و تصور جوری که مرگ زنده دلانست        من و تحمل دردی که تنگ مردانست

---

۱. ع۳: 'گذاشت'        ۲. ع۳: 'تا دگر'

۳. ع۲: 'در' قفا        ٤. ع ۲: 'او بر'

٥. ع۳: 'نداشت'        ٦. ع۲: ' ملایك'

۷. ع۲ : 'کرشمه'؛ ع۱: ' ستیز'        ۸. ر: ' گذشت و دل میبرد'

۹. ر: 'ماجرا'        ۱۰. ع۱ : 'سنبل عطر مجلس '

۱۱. ع۳: 'ما مجرمان'        ۱۲. ر: 'شب'

۱۳. ع۲، ع۳: 'گنج'

ستیزه خویی[1] دشـمن نیارد اینهمه رنج　　تو مهربان نه ار هست کلفتی زانست

اساس وصل در آب از تراوش[2] کله است　　بنای لطف ز سیلاب شکوه ویرانست

صلادهید حریفان عیش[3] را کامروز　　کرشمه صدرنشین[4] و ستیزه دربانست

ز جنس عربده مملوست چارسوی دلم　　دریـن دیـار متـاع ستم فـراوانست

متـاع درد نفیس است چشم عیب ببند　　ولـی بهر چه فروشد بهرچه[5] ارزانست

هـزار صیـد ز دام بـلا خـلاصـی یـافـت
مـلك هـنـوز اسیـر کـمـند حـرمـانسـت

(۱۷٤)

[6]جگر بپرسش مژگان تر نیامده است　　هـنـوز آتشـم از آب تـر نیـامده است

[7]هنـوز زهـر تبسـم تبرزد آمیز است　　که سشك تر بسلام شکر نیامده است

هـنـوز میـدمـد از برهـمـن نسیم صنم　　هـنـوز عهد پرستش بسر نیامده است

جهان بسوختم و این سرایت اثر[8] است　　هـنـوز نـوبـت آه سـحـر نیـامده است

شکوفه[9] در[10] چمن صیت بی بری دارد　　کـه نخل تازه و وقت ثمر نیامده است

چـه شـد کـه دیـده مثل میزند بغمازی　　هـنـوز آئیـنـهٔ در نـظـر نیـامده است

نیـم برطـل گـران در مـقـام سر سبکی　　هـنـوز حـوصله از پای در نیامده است

---

۱.ع۱: 'خوشی'　　۲.ع۱: 'طراوش'

۳.ع۲: 'بزم'　　٤.ع ۲: 'نشینی ستیزه'

۵.ع۲: 'بجز'　　٦.ع۲: غزل ندارد

۷.ع۳ : شعر ندارد　　۸.ع۳: ' شرر'است

۹.ع۱ : 'شکنجه'　　۱۰.ع۳ : 'زیر'

پیام بیهده[1] رفت و جواب تلخ رسید    هنوز بوالعجبی را خبر نیامده است
زبانهٔ[2] ملك اندیشه را سر مغز است
که این[3] خدنگ ز شست اثر نیامده است

(۱۷۵)

مگر گل در مقام تازه کاریست    که بلبل در شکنج بیقراریست
مگر جغد نوا[4] افتاده در دام    که افسوس هما در سوگواریست
طرب گو دامنی بر گریه افشان    سراب[5] خنده در افسانه کاریست
وفا را آبرو بر خاك بر ریز    که پیکان[6] ازل در شرمساریست
من و نی بست[7] حرمان زلیخا    که یوسف بر سریر تاجداریست
سبکروحانه بربستیم محمل    تحمل در مقام بردباریست[8]
گل ده روزه بر پژمردگی زد    که خار فتنه در خنجر گذاریست
جدل شد حلقه جنبان در صلح    بنای کینه در نا استواریست
نم مژگان بطوفان میکشد سر    که دریای جگر در موجه کاریست
سراسیمه است پیك آه مجنون    بگوییدش که لیلی در عماریست
صراحی نغمه تر میسراید    که مستی در مقام هوشیاریست
ملك ناگه بفلسی در نمانی
که نقد صیرفی در کم عیاریست

---

۱.ع۳: 'شد برفت'    ۲.ع۳: 'زناله'
۳.ع۱: 'وین'    ۴.ع ۲، ع۳: 'چغدی بنوا'
۵.ع۳: 'شراب'    ۶.ع۳: ' پیمان'
۷.ع۳ : ' نسبت'    ۸.ع۳: ' برد و بار' ایست

## (۱۷٦)

[1]بکرشمه چون در آید نگه کرشمه سازت
ملك نیاز گردد سگ[2] آهوان نازت[3]

بکش و بسوز کارم ز وفا بآن رسیده
که باعتماد عشقت[4]دوجهان کشند نازت

بخدا که ضبط خود کن ز هجوم بوالفضولان
که ازین گروه واجب شده است احترازت

چه دهیم نبض خواهش بکف طبیب درمان
که نشسته در رگ و پی مژه هوس گدازت .

چو کشی لباس گلگون پی جلوه تنگ در بر
گل بوستان جنت بدهد ز سرو نازت

ملك از بهار عشقت شگفد هزار غنچه
چو ز بوستان خاطر بدمد گل نیازت

## (۱۷۷)

رنگ بنفشه ازچمن او عیان[5] شد است
گل درمیان خرمن سنبل نهان شد است

فریاد ز آتشی که دریـن بوستان فتاد
کش هر شراره داغ نوبوستان[6] شد است.

بلبل نیافت بوی گلی[7]و خزان رسید
خوش آفتی حوالهٔ این گلستان[8]شد است

آه این چه دود بود که صد دودمان[9] بسوخت
آه ایـن چه بود کآفت این دودمان شد است

دود از نهاد پیر و جوان خاست الحذر
ز آن سنبلی که با گل تو[10] توأمان شد است .

[11]جز خار خشك گشته درین بوستان نماند
هر چیز بود همره باد خزان شد است

---

۱.ع۲: غزل ندارد
۲.ع۳: 'سبك'
۳.ع۱: 'کویت'
٤.ع ۳: 'کویم '
۵.ع۲،ع۳: 'باغبان'
٦.ع۲،ع۳: 'دل باغبان'
۷.ع ۲: ' گل'
۸.ع۲،ع۳: ' بوستان'
۹.ع۲،ع۳ : ' خان و مان'
۱۰.ع۲: ' تر'
۱۱.ع۲،ع۳ : شعر ندارد

سنبل دمید و[1] ریخت حریفان وزید باز | بادی که تیره بختی مارا ضمان شده است
برخاست طرفه صاعقهٔ وقت رحلتست | حسنت[2] بآه سوختگان همعنان شد است
ظلمت ز حد گذشت ملك فكر زاد كن
وقت وداع كشور هندوستان شد است

(۱۷۸)

نزدیکی و[3] دوری نه[4] مکانی نه زمانیست | بل قرب مکانی[5] سبب بعد مکانی است
نور[6] ملکی جلوه مده بر سگ غضبی | [7]بر مغز مکش پوست که این کار فلانیست
عیب و هنرت را ز پس پرده نمودند | اخلاص تو آئینه اسرار نهانیست
کلك[8] هوست ریخته[9] بر خشك و تر اولی | این خشك لبی[10] مایده چرب زبانی است
[11]زانو گه خوفست مگو مأمن امن است | این بادیه غارت گه آمال و امانیست
شیران همه تسلیم و تو صید افگن موران | سد ره بازوی قوی سست کمانیست
پر کاله دل ز مزمه[12] منتظران است | این قطرهٔ خوناب[13] گل دل نگرانیست

---

۱. ع۳: 'و' ندارد
۲. ع۳: 'رقت'
۳. ع۲: 'و' ندارد
۴. ع۱: 'ز'
۵. ع۲،ع۳: 'زمانی'
۶. ع۲،ع۳: 'بر'
۷. ع۱،ر: ریگ ته دریا مشو اینها ز گرانی است
۸. ع۲: 'کلك و هوست'
۹. ع۲: 'ریخت'
۱۰. ع۱: 'لب'
۱۱. ع۲،ع۳: شعر ندارد
۱۲. ع۲،ع۳: 'برمژه'
۱۳. ع۲،ع۳: 'خونابه'

سیمای سخن حادثهٔ[1] سر قدیمست آثار صور موجهٔ[2] دریای معانیست
حال ملك و محنت ایوب یكی نیست
كان محنت جسمانی و این[3] حسرت جانیست

(۱۷۹)

[4]نیكوست حرف عشق تو از هر زبان كه هست اظهار آن خوشست بهر داستان كه هست
تسخیر كاینات نمودی بیك نگاه حسنت نمود جوهر خود را چنانكه هست
نازش ز روی كار برافگند صد نقاب آن حسن زیر پرده همان بی نشان كه هست
نایاب گشت نشو و نما كآفت خزان برباد داد حاصل هر بوستان كه هست
حسن تو گرم جلوه و دل گرم اضطراب روی تو در برابر و حسرت[5] همان كه هست
[6]حسنت متاع صبر بتاراج فتنه داد نگذاشت غمزه چیزی و ناز آنچنان كه هست
صد ره ملك كشاد زبانرا بخیر باد
غم همچنانكه بود و بلا همچنانكه هست

(۱۸۰)

روز المم سایهٔ خورشید ملامت[7] شام طربم خال رخ صبح قیامت
ارزانی او بستر سنجاب كه مارا بازوی ملامت شده بالین[8] سلامت

---

۱.ع۲: 'جاذبه' ۲.ع۲: 'مورچه'
۳.ع۲: 'آن' ٤.ع ۲: غزل ندارد
٥.ع۳: 'چشمت همانكه' ٦.ع۳: شعر ندارد
۷.ع۱: 'قیامت' ۸.ع۲ : 'بآئین'

در آتش دوزخ فگن آن[1] دل که نگردد — یك قطرهٔ خون مایهٔ صد گونه ملامت
ناسور شد از جلوهٔ او زخم درونها[2] — گویا ز نمك ریخته اند آن قد و قامت
بر طاعتیان جلوه ده آن گوشهٔ ابرو — تا سجده برد جبههٔ محراب امامت
چون معجزهٔ حسن شود مشعله افروز — بر ناصیهٔ عشق نهد داغ کرامت
آنکو ز غبار در او دامنی[3] افشاند — بسیار کند بر سر خود خاك ندامت[4]

خاموش ملك لاف وفا[5] منصب ما نیست
از اهل وفائی بچه نام و چه علامت

(۱۸۱)

[6]مستغنی از دشمن ای من سگ آیینت — قربان سرنازت گرد سر تمکینت
در کاسهٔ ما زهرت از تلخی خاموشیست — گاهی شکری می بخش[7] از گفتهٔ شیرینت
تاچند حیا ریزد بر جوهر حسنت خوی — هرچند[8] نهان باشد در جلوهٔ پروینت
پرهیز که آه دل گشته است قوی بازو — تاگه نزند دستی بر طره پرچینت
ای هستی صد عاشق خاك در بستانت — وی جان دو صد بلبل گرد سر[9] نسرینت

تو شمعی و میسوزد جان ملك و دودش
چون سبزه همی گردد گرد لب شیرینت

---

۱. ع۳: 'اس بگردد'
۲. ع۱: 'جلوه ده آن گوشه ابرو'
۳. ع۲، ع۳: 'آستین'
۴. ع۳: ' ملامت'؛ ر: ' قیامت'
۵. ع۱: 'ولا'
۶. ع۲: غزل ندارد
۷. ع۳: 'بخشی'
۸. ع۳ : ' بخشی'
۹. ع۲، ۳ : 'گل'

(۱۸۲)

[1]مرا دلیست که دریوزهٔ سحر گاهست بگریه توشه کش نالهٔ جگر کاهست
لباس عقل سیاهست و جیب عشق سفید درین دقیقه کسی پی برد که آگاهست
ثبوت حجت ما شوق و صبر کم ظرفست دلیل روشن ما عشق و عقل گمراهست

(۱۸۳)

[2]عشاق را چه باك ز غوغای محشر است کآنجا شهید عشق شفیع پیمبر است
لب تشنگان بادیهٔ شوق بیخودند از جرعهٔ که رشحهٔ آن حوض کوثر است
درد تراست لذت خاص و [3]کسی نیافت جز تشنهٔ که سوختهٔ آب خنجر است
جایی که عشق دانهٔ رحمت کند بخاك صد خرمن گناه بیك جو برابر است.
تکرار نیست در سخن عشق کین حدیث صد بار بیش گفته ام و نامکرر است
ظلمت بنور رفع توان کرد برفروز آنرا که نیست گرمیی از ذره کمتر است
ناخن بسینه میزند افسانهٔ فراق یاران حذر که نشتر ما زهرپرور است
عشقت دهد امیری اقلیم عافیت یکذره درد به ز متاع دو کشور است
هر عضوی از ملك بهوایست بنگرید
چشمش بجای دیگر ودل جای دیگر است

(۱۸٤)

[4]ای گل ثمر مهر بتاراج صبا رفت آن دوستی مصلحت آمیز کجا رفت

---

۱.ع۲،ع۳:غزل ندارد ۲.ع۲:غزل ندارد
۳.ع۳: 'خاصیت او' ٤.ع ۲:غزل ندارد

بی جلوهٔ گل نخل صفا نیست درین کوی بخرام که از گلشن ما نشو و نما رفت
آن آتش جانسوز که دل یك شررش[1] بود در کوی تو خاکی شد و همراه صبا رفت
ای قلزم رحمت بفشان قطره[2] آبی کز ناصیهٔ کشت امل رنگ صفا رفت
ما طاقت هجر تو نداریم برون آی هان پرده برانداز که عالم بفنا رفت
تاچند ز مردم سبب عربده پرسم عمرم همه در وسوسهٔ چون و چرا رفت
یك بادیه در راه وفا طی ننمودم صد قافلهٔ عمر باقلیم فنا رفت
صد ره ملك آمد بسر کوی تو امروز
بیچاره ندانست کی آمد بکجا رفت

(۱۸۵)

تا بلوح خاطرم نقش[3] گل و گلزار[4] هست ناکسم گر در دلم[5] فکر خیال یار[6] هست
دل پر است از درد و بر اظهار آن قادر نیم نیست یارای زبان و شکوهٔ بسیار هست
آرزوی گفتن حرفی شد و رخصت نداد یار می پنداشت مارا قدرت گفتار هست
با جفا راضیست عاشق گو وفا نایاب باش نیست گر مقبول احسان قابل آزار هست
هر کجا یاریست آنجا خالی از اغیار نیست اندرین گلشن نه پنداری گلی[7] بی خار هست
سبحه بگسستیم و دل بستیم در زلف بتان بستهٔ تسبیح نتوان بود تا زنار هست
داری از گلزار عشق امید گل چیدن[8] ملك
غیر داغ غم گل[9] دیگر درین گلزار هست

---

۱. ع۳: 'یکشرر'
۲. ع۱: 'طره'
۳. ع۳: 'نقشی'
٤. ع ۲،ع۳: 'خیال یار'
۵. ع۲: 'سرم'
٦. ع ۲،ع۳: 'گل و گلزار'
۷. ع۳: 'پنداری که گل'
۸. ع۲،ع۳: 'خندان'
۹. ع۲،ع۳: 'گلی'

(۱۸٦)

مارا ز دل گم شدهٔ خویش خبر نیست — یارب بکجا رفت کزو هیچ اثر نیست
پیمانهٔ دل درخور زهراب فراقست — طوطی نیم و در دل من ذوق شکر نیست
در مجلس احباب بجز ناله نماند است — در ساغر عشاق بجز خون جگر نیست
[1]هر گه که بآن[2] کو برسی پیش منه گام — کآن[3] کوچهٔ عشقست کزو[4] راه بدر نیست
از هستی خویشست ترا بیمی اگر هست — ورنه به بیابان فنا هیچ خطر نیست

بر بی هنریهای ملك خندهٔ پی چیست
عیبی بنمایید که آن محض هنر نیست

(۱۸۷)

خندهٔ غنچه نه بهر دل زاغ و زغنست — عشوهٔ شاهد گل خاصهٔ مرغ چمنست
دل همه دیده شد وچهرهٔ او سیر ندید — باوجودی که بخلوتگه جانش وطنست
التفاتی نکند یار که آن نبود[5] عام — تا نسازم دل خود شاد که مخصوص منست
همه عاشق و معشوق بهم[6] محتاجند — صنمی نیست درین دیر که بی برهمنست
پرتو رویتو[7] در دیده چو شمعست و لکن[8] — لذت عشق تو در سینه چو جان در بدنست

ملك از بادهٔ بزم[9] تو جهانی مستند
این چه کیفیت گفتار و چه طرز سخنست

---

۱.ع۳: شعر ندارد — ۲.ع۲:باین
۳.ع۲: 'کوین' — ٤.ع ۲:'خوانده نشد' ؛ع۳:' ازو'
۵.ع۲: 'آن عام بود' ؛ ع۳:' که نبود عامی'
٦.ع ۲:' بخود' — ۷.ر: ' مهر'
۸.ع۳: 'و لیك'. — ۹.ع۲،ع۳ : 'نظم'

(۱۸۸)

در سینهٔ ما آتش عشق تو فسرد است / دیگر مطلب نور ازین شعله که مرد است
از جام تو بر خرقهٔ ما هست[1] نشانی / زین[2] خرقه مجو بوی که پرهیز فشرد است
گفتن برخ ما سخن سرو چه لازم[3] / بر آتش[4] ما آب چه حاجت که فسرد است
دل یك یکم[5] از سینه کشید و بدر انداخت / هر تیر که از شست غم عشق تو خورد است
رفت آنکه ز افغان ملك در گله باشی
خوش باش که او درد سر از کوی تو برد است

(۱۸۹)

جوهر[6] شکن این گهر از کان که جستست / و[7] آن پارهٔ لعل از ته دندان که جستست
خونابهٔ داغ آبله دل شگفانید / این غنچه شاداب ز بستان که جستست
خایید[8] جنون دانه زنجیر ملامت / دیوانه برون تاخت ز زندان که جستست
با توسن چوپان نتوان تاخت ازین[9] بحر / این کشتی صد پاره ز طوفان که جستست
عقل آمده سر کوفتهٔ تختهٔ تعلیم / این طفل طبیعت ز دبستان که جستست
بر قافلهٔ مشك[10] ختن میزد و می تاخت / این رایحه از گلشن دامان که جستست
[11]سر لشکر اندیشه رسیدو علم انداخت[12] / در دامنش آویز ز میدان که جستست

---

۱.ع۲: ما 'نیست' — ۲.ر: 'زآن'
۳.ع۲: 'طارم' — ٤.ع ۱: 'بر حاجت'؛ ع۳: 'این آتش'
۵.ع۲، ع۳: 'یك بیك' — ٦.ر: 'گوهر'
۷.ع۲ : 'و' ندارد — ۸.ع۳: 'خایند'
۹.ع۲، ع۳ : 'برین' — ۱۰.ع۲ : مشك 'و'
۱۱.ع۳: 'بر' — ۱۲.ع۱ : 'افراخت'

سی آمد[1] و از هر بن[2] مویی شکرافشان      این[3] کان شکر[4] از شکرستان که جستست

[5]اشکی همه بر خرمن گل میزد و میسوخت      این برق جگر سوز ز مژگان که جستست .

نگذشت بباغی که نه پرورد دماغی      بوی جگر است این ز گریبان که جستست

هر گوشه دواندم[6] بسر پا سر و تاجی[7]      این گوی سراسیمه ز چوگان که جستست

بر شیر دلان وه[8] چه بلا تازه غزالی[9]      بس گرم برون شد ز بیابان که جستست

چون صاعقه بر جوشن جان زد ملك آنرا
این نیم شرار از سم[10] یکران که جستست

(۱۹۰)

محل مجمع دلها است طرهٔ سیهت      مقیم مزرع جانهاست آهوی[11] نگهت

ظهور حسن تو تسخیر عافیت فرمود      که صف کشیده در اقصا بلاد[12] دل سپهت

[13]در آ بجلوه و گردی ز خاك ره[14] بفشان      که آب روی دیار وفاست خاك رهت

بکش بکش حذر از بازخواست[15] ناله مکن      که دستگیر ضعیفانست[16] دامن کهنت

حریم قرب تو و ناکسی چو من هیهات      همان[17] بس است که دارم هوای بارگهت

---

۱. ع۲: می ' آید'، می 'آیدم'

۲. ع۱: 'بر هر سر موی'

۳. ع۲: 'این' ندارد

٤. ع ۲: 'شکرست '

۵. ع۳: شعر ندارد

٦. ع۳: ' دواند'

۷. ع۳ : ' تاج'

۸. ع۲، ع۳: 'رو'

۹. ع۱ : 'دماغی'

۱۰. ع۲ : 'سم' ندارد

۱۱. ع۱: 'موئی'

۱۲. ع۳ : 'اقفای داد دل' ؛ ر: ' اقصی'

۱۳. ع۲ : شعر ندارد

۱٤. ع۳ : خاك 'پا' ؛ ر: 'ما'

۱۵. ع۲، ع۳: 'از روز' باز

۱٦. ع۲، ع۳ : 'شفیعانست'

۱۷. ع۲، ع۳: 'همین'

شب مرا ندهی پرتوی و طرفه که هست　　خمر ز سایه نشینان دامن کلهت

ملك ز دست بلا رخت غم بدریا ریز
که برق دست و گریبان شد است یا گیهت

(۱۹۱)

اگرچه مجلس مستان تهی ز غوغا نیست　　ولیك صحبتشان خالی از تماشا نیست
چه دزد بود که زد بر خزانه دل ما　　که یك گهر ز گهرهای راز بر جا نیست
جسود را ز شهیدان عشق نشماری　　که هر که کشتهٔ تیغ تو نیست از ما نیست
جفا و جور مکن گر بمرگ من شادی　　بگو که جان بسپار احتیاج اینها نیست
بچشم شوخ مفرمای قتل اهل وفا　　که ترك چشم تو محتاج کارفرما نیست
بدرد محنت دوری مرا حواله مکن　　هنوز اول عشق است[۱] وقت اینها نیست
زبان ناطقهٔ ما اگرچه نکته[۲] کشاست　　ولی چه سود که در وقت کار گویا نیست

ملك دگر بجمالیست دیده ات نگران
وگرنه چیست که دل در برت شکیبا نیست

(۱۹۲)

سفال میکده امروز در مناجاتست　　که شیخ شهر دگر ساکن خراباتست
بنای میکده ذکرش بخیر تا که[۳] نهاد　　که هر که رفت درو ایمن از بلیاتست
درین بساط چنان کج نشسته[۴] بازی دل　　که عمرها شده[۵] بیچاره همچنان ماتست

---

۱.ع۲: عشقست و　　۲:ع۲،ع۳:' نقطه'
۳.ع۱:'آنکه'　　۴.ع ۲: 'نهاد' ع۳:'نشست'
۴.ع۲،ع۳:' شد'

نه مأمنی و نه جایی و نه سر کویی        چه زندگیست چه عمر است واین چه اوقاتست
ز پیر میکده ز آن پیشتر که خواهم جام        فگند[1] بیخودم این غایت کراماتست
کسی نکرده بیکبار قطع این وادی        مکش عذاب مکش[2] عشق را مقاماتست

ز ساکنان در دوست گشته ایم ملك
که خاك درگه او قبلگاه[3] حاجاتست

(۱۹۳)

جام شراب از پی دفع ملال ماست        آب و هوای میکده وقف نوال ماست
پیمانه پر کنید که هنگام عشرتست        افسانه سر[4] کنید که روز وصال ماست
دردی که آن دوا نپذیرد محبت است        چیزی که با کسی نتوان گفت حال ماست
آئینهٔ جبین تو عکس وفا نمود        معلوم میشود که دلت در خیال ماست
رضوان بسعی کوش که جنت بپروری        کآن بوستان چراگه وحشی غزال ماست
جام طهور رشحهٔ لعل لب بتانست        باغ جنان نشیمن نازك نهال ماست
ما طایران کنگر کاخ محبتیم        یعنی فضای کون و[5] مکان زیر بال ماست

حاشا که ترك باده نماییم چون ملك
هرچند می حرام شد اما حلال ماست

(۱۹٤)

[6]درون سینه ام اخگر بجای الماسست        نمك مریز که زخمم[7] بلای الماسست

---

۱.ع۲،ع۳: 'فگنده'        ۲.ع۳: 'بکش عذاب بکش'
۳.ع۲،ع۳: 'قبله گاه'        ٤.ع ۲: 'بر'
٥.ر: 'و' ندارد        ٦.ع۲: غزل ندارد        ۷.ع۳: 'چشم'

برغبت نگهت[1] گرم کاوش جگر است / که نوك آن مژه غیرت فزای الماسست
بسینه سیخلد آن غمزهای زهر گداز / سیان دیده و دل ماجرای الماسست
[2]تو بر جراحت بیگانه بند مرهم وصل / که زخم سینهٔ ما آشنای الماسست.
شکست من مکن آخر بصرف عربدهٔ / که ریزهای دلم پارهای[3] الماسست
نه وقت جلوه این قطرهاست دیده مجوش / که نشتر مژه ام خار پای[4] الماسست
ز معدن جگرم صد هزار نشتر رست / عجبتر اینکه هنوز ابتدای الماسست.
کرشمه ات نمکی ریخت بر جراحت خلق / که مرهم جگر من دوای الماسست
حیا ببند نظر وقت خیره چشمی نیست / که دود مجمر ما توتیا ی[5] الماسست
مدام گوشه نشین جراحت جگر است / خرابهٔ دل من[6] انزوای الماسست
ز آب جوهر اشکست دیده ام لبریز / دلم سربی نشو و نمای الماسست

ملك تو ساخته مرهمی و داغ دلت
کشاده دیده و محو لقای الماسست

(۱۹۵)

نفرین تو حرز[7] دل صاحبنظرانست / دشنام تو خوشتر ز دعای دگرانست
چون نقص محبت بود از دوست شکایت / خاموشی اگر پیشه کنم خیر درآنست
با خاك برابر شدم و شکوه[8] نکردم / اینها گل باغ[9] غم عشق پسرانست

---

۱.ر: 'دگرم'
۲.ع۳: شعر ندارد
۳.ع۱: 'پارهای دلم ریزه های'
۴.ع۳: 'صد هزار'
۵.ع۳: 'طوتیای'
۶.ر: 'ما'
۷.ع۲.ر: 'حرزی'
۸.ع۲: 'شرك'
۹.ع۱: 'باغی'

بشگفته ز نخل چمن حسن تو[1] گلها          این از اثر گریهٔ خونین جگرانست
گردن مکش ای شمع که شایستهٔ تیغست          هر سر که ز سودای غم عشق گرانست
[2]بر باد مده سرمهٔ خاك قدمت را          زنهار که حق نظر دیده ورانست

جان داد ملك بی تو و باز است دو چشمش
یعنی نگران باش که مسکین نگرانست

(۱۹۶)

امشب که دلم خاصیت مرغ هوا داشت          آزردگی داشت ندانم ز کجا داشت
بی ظرف می عربده را تاب نیاورد          کم حوصله تاب ستم عشق کجا داشت
وصل تو که اندوه فراقش بکمین بود          خوش بود ولی طرفه بلایی[3] ز قفا داشت
آموخت بما[4] قاعدهٔ خویش پرستی          حسن تو عجب آئینهٔ بر رخ ما داشت
دیوانهٔ او ساکن زندان جنون بود          دست خرد اینجا سر زنجیر بلا داشت
مارا جگر سوخته بس چاره گری کرد[5]          مرهم بکسی ده که تمنای دوا داشت
می آمد[6] و از جلوهٔ او غالیه میریخت          این گل ز کجا بود که سیمای وفا داشت
دوشینه که[7] دل در گذر کوی[8] وفا بود          تا روز نظر بر گذر پیك صبا داشت

امشب ملك از ناله[9] نیاسود حریفان
یکبار بپرسید[10] که مسکین چه بلا داشت

---

۱.ع۳: 'تویا'          ۲.ع۲: شعر ندارد
۳.ع۳: 'تلاشی رفقا'          ٤.ع ۳: 'آموخته قاعده'
۵.ع۲: چاره گر' داغ' ؛ ع۳: گر'درد؛ ٦.ر: ' آید'
۷.ع۲: 'که'ندارد          ۸.ع۲: 'دل اندر کرد بوی وفا'؛ ع۳:' دل در کردی بوی وفا'
۹.ع۲: 'گریه'          ۹.ع۲،ع۳: ' نپرسید'

(۱۹۷)

مگو بمشرب ما وصل به ز هجرانست  که پیش صاف دلان قرب و بعد یکسانست
نه عاقلیست دیت خواستن ز قاتل ازآنکه  کسی که کشتهٔ اوییم طفل نادانست
گذشت از برم آن سرو[1] عمرها بگذشت  هنوز در بر من دل چو بید لرزانست
ز طور آن بت بیباك میشود معلوم  که شوخ و ظالم و بیباك و نامسلمانست
زلال چشمهٔ عشقت نصیب خضر نبود  وگرنه بهر چه محتاج آب حیوانست
هر آن دیار[2] که باشد نزول[3] بت رویان  مجوی رحم در آنجا که کافرستانست
بهشت می طلبی رو بوادی عشق آر  که نخل باغ جنان خار این[4] بیابانست
هوای عربده دارد سوار عرصهٔ حسن  صلا دهید کسی را که مرد میدانست
ز شهر تن سر بیرون شدن ندارد[5] جان  مگر ز کشتنم آن بیوفا پشیمانست

اگر نه چشم ملك باز بر رخی افتاد
بسان صورت دیوار از چه حیرانست

(۱۹۸)

خانهٔ دل که[6] ز بیداد تو ویران شده است  عنقریب است که بازیگه طفلان شده است
ساکن بزم محبت سر و سامانی داشت  چه شد آیا که چنین بی سر و سامان شده است
جان[7] ندارد سر بیرون شدن از کشور تن  نگر از کشتنم آن شوخ پشیمان شده است

۱. ر: 'سرو و'
۲. ع۳: 'دربار'
۳. ع۲: 'نصیب'
۴. ع ۳: 'ان'
۵. ع۲: 'نیارد'؛ ع۳: 'بد ازو'
۶. ع۱: 'اگر'
۷. ع۱: 'چون'

اثـری مـی دهـد آزردن عـاشـق[1] ورنـه یوسف از بهرچه مستوجب[2] زندان شده است

آمـدی جلوه کنان گرمی عشقم افزود[3] کآتشم تیز ازان جنبش دامان شده است

دردمند[4] تو دوا یافت زهی حسن عمل تـاچه کرده است که شایستهٔ درمان شده است

کشتـهٔ دوش چـو افتـاده بـراهـی دیدم غیرتم کشت[5] که در راه که قربان شده است

مـانده[6] حیـرت زده چـون صـورت دیوار ملك

آه تـا باز کرا[7] دیـده که[8] حیـران شده است

(۱۹۹)

گفتن[9] حدیث تلخ می ناب دادن است می خوردنت[10] بگلشن حسن آب دادنست

مـژگـان بلند کردن و گفتن حدیث تلخ شمشیر خشم و ناز بزهر آب دادنست

[11] دل را بهم فشردن و انداختن ز دست جـام وفـا شـکستـن و پـرتاب دادنست

مـردن بیاد چشم تو[12] در قتـلگاه عشق جان در[13] هـوای خـنجر قصاب دادنست

در دشت هجر اشك فرو ریختن ز چشم بـنیاد عمر خویش بسیلاب[14] دادنست

رخسـار یـار و خـرقـهٔ پرهیز مـا مـلك

کتّـان پـاره پـاره بـمهتـاب دادنسـت

---

۱.ع۳: 'او دل'
۲.ع۲: 'آزردن'
۳.ع۳: عشق'افروزد'
٤.ع ۲: 'دردمندی'
۵.ع۲،۳: 'سوخت'
٦.ع۱: 'باز حیدر'؛ ر: 'ماند'حیرت
۷.ع۳: 'ما با دگران'
۸.ع۲،۳: 'و' حیران
۹.ع۲: 'گفتی'
۱۰.ع۳: 'خوردند'
۱۱.ع۳: شعر ندارد
۱۲.ع۲: تو' و'
۱۳.ع۳: 'چون هوای'
۱٤.ع۱: 'برباد'

(۲۰۰)

ساکن بزم محبت را بخواهش کار نیست — خلوت عشقست اینجا آرزو را یار نیست

باوجود آنکه کس نشنید بویی زین شراب — هردوعالم درنوردیدیم[1] کس هشیار نیست

دل پرست [2] از درد و بر اظهار آن قادر نه ایم — شکوه بسیار است اما قدرت[3] اظهار[4] نیست

از فغان[5] عندلیبانم همین معلوم شد — کز[6] وفا و دوستی بویی درین گلزار نیست

دلبر ما کمتر آزارد دل اغیار را — هرکه احسان را نشاید قابل آزار نیست

[7]گو بکش در کشتن ما هردوعالم تیغ جور — یار اگر یارست هیچ اندیشهٔ اغیار نیست

رسم عاشق پروری عیبست[8] در کیش[9] بتان — ورنه گر جوری کنند این قوم دور از کار نیست

از طواف کعبه طالب [10]را غرض دیدار تست — ورنه حظّی از تماشای درو دیوار نیست

برقع از عارض مکش بگذار تا باشد نهان — حسن اگر اینست مارا طاقت دیدار نیست

کام ما از کفر و ایمان بر نمی آید [11] ملك

آنچه من میخواستم در سبحه و زنار نیست

(۲۰۱)

دوش آن مجلس که میگفتند رشك گلشنست — دیدمش امروز کز[12] آه اسیران گلخنست

از اساس دهر ایزد را غرض عشقست و بس — هرچه می بینم درین[13] عالم طفیل يك تنست

---

۱. ع۳: 'نوردیدم' — ۲. ع۲: 'پرستان'

۳. ع۱: 'از' — ٤. ع۲،ع۳: 'گفتار'نیست

۵. ع۱: 'فغانم' — ٦. ع۳: 'در'

۷. ع۲: شعرندارد — ۸. ع۲: 'کفر است'

۹. ع۳: 'و کشی' — ۱۰. ع۲: 'طالب' ندارد

۱۱. ع۱: 'آرد'، ع۲: 'آمد' — ۱۲. ع۳: 'از' — ۱۳. ع۲: 'در'

گردنم در زیر بار منت آن بیوفاست　　عشق بنگر او جفا کردست و[1] منت بر منست

در حریم ما جوی کم نیست از اسباب عشق　　غصه دامن دامن و[2] اندوه خرمن خرمنست

هر کجا رفتیم خصمی میکند دیوار و در　　هر کرا دیدیم در عشق تو با من[3] دشمنست

شوق می گر تند شد[4] از گرمی گفتار تست　　آتشم گر تیز شد[5] از جنبش آن دامنست

بنده امر[6] توام تا هست آثاری ز من　　میکشم بار[7] ترا تا نیم جانی در منست

کی ز سیلاب بلا اندیشه ام باشد ملك
تر نگردد دامنم این آب را تا گردنست[8]

(۲۰۲)

آنکه غارت زدهٔ اوست دل و جان اینست　　و[9] آنکه گشتیم ازو بی سر و سامان اینست

با زلال دم تیغ تو حیات[10] ابدیست[11]　　خضر را مژده که سرچشمهٔ حیوان اینست

دیدن غیر ببزم تو عذابیست الیم　　دوزخ اولیست اگر روضهٔ رضوان اینست

من بهر کوچه دوان بیخود و[12] طفلان از پی　　سنگ در دست که دیوانهٔ خوبان اینست

چند آزار دل خلق کنی آه از تو　　کافرم گر روش هیچ مسلمان اینست

دوری یار ملك کوه در آرد از پای
وای بر جانم اگر محنت هجران اینست

---

۱. ع۲: 'و' ندارد　　۲. ع۲: 'و' ندارد

۳. ع۲، ع۳: 'ما'　　۴. ع۲، ع۳: 'شوق من گر شد فزون'

۵. ع۳: 'آتشم تیزاست اگر'　　۶. ع۱، ع۳: 'امری'

۷. ع۲، ع۳: 'ناز' ترا　　۸. ع۳: 'دامن'

۹. ع۲: 'و' ندارد　　۱۰. ر: با 'صفای دم تیغ تو زلال'

۱۱. ع۳: 'آمدنست'　　۱۲. ع۲، ع۳: 'و' ندارد

(۲۰۳)

بی روی تو مارا ز می ناب [1] ملالست / می بیتو حرام است اگر آب زلالست

تا نگذری از خویش نیابی ره مقصود / شومست اگر آرزوی بزم وصالست

این روسیهی ها که مرا هست ز عشقت / عشقست [2] که سرمایه صد گونه وبالست [3]

از وعدهٔ ساغر کشیم چند فریبی / یعنی چو منی باده خورد با تو محالست

با نور جمالت نبود بیم تغیر / خورشید گر اینست چه پروای زوالست

[4] عفت چمن وصل ترا ساخت حصاری / کاندیشهٔ آن سدره پیك شمال است

یك حرف نزد سر ز ملك با همه بیداد
شرمنده اگر نیست زبانش چه زلالست

(۲۰٤)

مده رخصت که ریزد خون مردم چشم فتانت / که ترسم در صف محشر زند [5] دستی بدامانت

چنان گستاخ در باغ تو میگردند میترسم / که تا واقف شوی یك گل نباشد در گریبانت

چنان شد بحر تیغت موج زن در کربلای غم [6] / که کشتی میتوان انداخت در [7] خون شهیدانت

اگر با مدعی عهد وفا بستی نمی رنجم / که میدانم ندارد اعتباری عهد و پیمانت

وصلت بی [8] وجود مدعی چون هست [9] ناممکن / مرا گر غیرتی باشد چرا نالم ز هجرانت

---

۱.ع۲: 'لب جام'
۲.ع۲: 'عشق'
۳.ع۱،ع۳: 'ملال'
٤.ع۱،ع۳،ر: شعر ندارد
۵.ع۲،ع۳: 'رسد'
٦.ر: 'در وادی عشقت'
۷.ع۲،ع۳: 'بر'
۸.ع۳: 'با'
۹.ع۲: 'نیست' ندارد

[1] جز اینم لذتی از خوان دیداری نشد حاصل[2]  که زخم سینه ام ناسور گردید از نمکدانت

ملك را پر مکن[3] منت کش[4] خوان خیال خود
که آن ناکام نیز از یکدوروزی نیست مهمانت

(۲۰۵)

بسکه در هر طرف آوازه زیبایی تست  هر کرا می نگرم واله و[5] شیدایی تست
صلح کردیم من و غیر درین بود صلاح  زانکه جنگ من و او باعث رسوایی تست
منعم از گریه مفرمای که این آب روان  باعث پرورش گلشن رعنایی[6] تست
ناتوان گر نهٔ ای دل ز جفا رنجه مباش  که جفا لازمهٔ تاب و توانایی تست
خواهم از دیدهٔ بینا[7] کشمت میل ای چشم  که دل و جان من آزرده[8] بینایی تست

ملك از بیخردیهاست نورزیدن عشق
عشق می باز که آن منصب[9] دانایی تست

(۲۰۶)

چند[10] آزار کنی گر ز منت عاری هست  به ازین[11] شیوه وبهتر ازین کاری هست
رخصتم[12] ده که دل از سینه برون اندازم  اگر از نالهٔ او در دلت آزاری هست

---

۱.ع۳: شعر ندارد  ۲.ع۲: 'حاصل نشد از خوان دیدارت'
۳.ع۳: 'مکش'  ٤.ع۳: 'مکش'
۵.ع۱،ع۳: 'و' ندارد  ٦.ع۲: 'زیبائی'
۷.ع۲: 'کشمت'؛ ع۳: دیدن 'خوبان'
۸.ر: 'آئینه بینائی'  ۹.ع۲،ع۳: 'می ورز که آن موجب'
۱۰.ع۲: 'چندم'  ۱۱.ع۱: 'به این'  ۱۲.ع۲،ع۳: 'خبرم'

ساکن دیرم و شادم که اگر هیچم نیست — بانگ ناقوسی و سررشتهٔ[1] زناری هست

غایتش گوش مکن رخصت حرفی می ده — تا بدانند مرا قدرت[2] گفتاری هست

مصریان مژده شما را که ز کنعان وصال — یوسفی آمده و گرمی بازاری هست

گر غمینیم ز عشق تو چه شد شکر خدای — که اگر هست غمی همچو تو غمخواری هست

یوسفی نیست ببازار محبت ورنه — هر طرف نقدی و هر گوشه خریداری هست

[3]ای که داری هوس صحبت ما خوش باشد — جگر[4] پارهٔ و دیدهٔ خونباری هست

در طربخانهٔ عشاق اگر چیزی نیست — صحبت گرمی و کیفیت دیداری هست

از کم و بیش ملك شکوه نه آئین وفاست
هیچ اگر نیست غم و محنت بسیاری هست

(۲۰۷)

من کیم دوری ز من ای سرو ناز از بهر چیست — از چو من خواری[5] نهادی احتراز از بهر چیست

من کیم کز هستیم باشد غباری بر دلت — خیز و[6] در خونم[7] نشان شمشیر ناز از بهر چیست

[8]گاه حرفی بشنو و[9] گاهی عتاب آغاز کن — ای سرت گردم دگر ناز و نیاز از بهر چیست

از وجود خاکیان برخاست[10] گرد نیستی — ای سوار آهسته تر این ترکتاز ازبهر چیست

چند سوزم چند بگدازم فغان از دست تو[11] — خود بپرس آخر که این سوز و گداز ازبهر چیست

---

۱.ع۳: 'ناقوس بسر رشته ؛ ع۲: سررشته' و'    ۲.ع۲،ع۳: 'قدرت'
۳.ع۳: شعر ندارد    ۴.ع۱: 'جگری'
۵.ع۳: 'خاری'    ۶.ع۲: 'و' ندارد
۷.ع۳: 'خونی'    ۸.ع۳: شعر ندارد
۹.ع۲: 'و' ندارد    ۱۰.ع۲: 'خواست'
۱۱.ع۳: 'کیست'

[1]راز دل گفتن بهر دم باعث رسوائی است    دل چه بی تاب است [2]این افشای راز از بهر چیست.

مدعای من برمزی میتوان گفتن ملك
لب ببند این قصه دور و دراز از [3]بهر چیست

(۲۰۸)

ای مرغ چمن در قفس[4] باز چه حالست    گل را مگر از ساز و [5]نوای تو ملالست
در بیشهٔ دل[6] شیر بلا پنجه فگند است    پرهیز که این شست چراگاه غزالست
بر[7]حسن بکامل صفتی غره مشو زانکه    از دولت عشقست که در عین[8] کمالست
این ذوق که من یافتم از [9]محنت هجران    آنم که بخاطر نرسد فکر وصالست
پرواز بمرغان محبت مکن ای جغد    کاندر صف شان روح قدس بی پر و بالست
دوشینه ملك صدر نشین[10] بود درآن بزم
امروز سبب چیست که در صف نعالست

(۲۰۹)

نکرده ام[11] گنهی و همین گواه[12] منست    که غمزه میکشد و عشوه عذرخواه منست
تویی که خلق دوعالم بزیر سایهٔ تست    منم که سایهٔ دیوار غم پناه منست

---

۱.ع۲،ع۳: شعر ندارد    ۲.ع۱: 'چو پیش تست'
۳.ع۲: از ندارد    ۴.ع۲،ع۳: 'قفسی'
۵.ع۲: 'و'ندارد    ۶.ع۲: 'من'
۷.ع۲،ع۳: 'گو'حسن    ۸.ع۲،ع۳: 'حد' کمالست
۹.ع۳: 'در'    ۱۰.ع۲: صدر'نشان'
۱۱.ع۲: 'نکرده ایم'    ۱۲.ع۲: 'گناه'

چه فتنهاست که در چشم نیم خفتهٔ تست ... چه شعلهاست که در آه[1] صبحگاه منست
هوای بزم تو صد ره غبار سی[2] انگیخت ... هنوز چین جبین تو سد راه منست
سواد خط و[3] بیاض رخت علامت چیست ... اگر غلط نکنم ناله[4] گناه منست
نمود گوشهٔ[5] چشمی که هان مشو مغرور ... بصبر خویش که موقوف[6] یك نگاه[7] منست
بسعی آب و هوا پرورند گل یعنی ... طراوت گل رویش[8] ز اشك آه منست

ملك مسخر تن[9] گشته شهربند فنا
که شاه دردم و[10] خیل بلا سپاه منست

(۲۱۰)

خوارم برش[11] در اول یاری[12] چه حالتست ... آغاز عشق و[13] اینهمه خواری چه حالتست
یکروزه عشق و[14] اینهمه افغان چه واقعست ... یکذره درد و[15] اینهمه زاری چه حالتست
داری هوای عربده از ما چه دیدهٔ ... هستی حریص کینه گذاری چه حالتست
[16] در صیدگاه عشق دلم سیچرید ساخت ... کاوش[17] بیك خدنگ شکاری چه حالتست

---

۱. ع۳: در ' راه'
۲. ر: 'صدره غبار من'
۳. ع۱: ' خط بیاض' ؛ ع۲، ع۳: ' خط به بیاض'
٤. ر: 'ناله'
٥. ع۲، ع۳: 'گردش' چشمی
٦. ع۳: 'موصوف'
۷. ع۱: ' گناه' منست
۸. ع۲، ع۳: ' رویت'
۹. ع۲، ع۳: 'من'
۱۰. ع۳: 'و' ندارد
۱۱. ع۱: 'ز'
۱۲. ع۲: 'یارم'
۱۳. ع۳: 'و' ندارد
۱٤. ع۳: 'و' ندارد
۱٥. ع۳: 'و' ندارد
۱٦. ر: شعر ندارد
۱۷. ع۱: 'کاهش'

چشـم تـو بـاز تیغ بقتـل کـه داده آب		دیـگر هوای عربده داری چه حالتست
اشب کشید طرهٔ خویش از [1] کف ملك
بـگسسـت بـاز رشتـهٔ یاری چه حالتست

(۲۱۱)

در مـجلس ما باز می عشق [2] بجامست		الـمنـه لـلـه که دگر [3] دور بـکـامست
همسایهٔ بلبل مشو ای جغد [4] که عیب است		این گلشن عشقست [5] زغن را نه مقامست
ایـن بـوالهـوسـانـرا مچشـان بـاده دیدار		بالله که نه می [6] آب برین قوم حرامست
بـا مسـت می [7] شـوق ز انـدازه مپرداز [8]		مـخمور ترا کار بیك جرعه تمامست
سهـل اسـت مـلك دوریـت از کعبهٔ مقصود
کـز صـاف دلان تـا حـرم قـرب دو گامسـت

(۲۱۲)

هـرچیـز بـود کـردیم ایثار جلوه گاهت		ماییم و [9] نیم جانی [10] آن هم فدای راهت
جـانهای مستمندان قربان چشم مستت		سـرهـای دردمـنـدان گـرد سر نگاهت
هـم روح میـفـزایـد هم روح میستاند [11]		چشمان بی دریغت لبهای عذرخواهت

---

۱.ع۲: 'و'ندارد		۲.ع۳: 'عیش'
۳.ع۳: 'در'		۴.ع۲،ع۳: 'زاغ'
۵.ع۱: 'عشق'		۶.ع۲: 'این' ع۳: 'آن'
۷.ع۲: 'می از'		۸.ع۲،ع۳: 'میبرد ناز'
۹.ع۳: 'و'ندارد		۱۰.ع۲: جانی'و'
۱۱.ع۲،ع۳: 'جور مینماید'

تـا پـادشاه حسنت مسندنشین دل شد		جـان پـایـمال گردید از کثرت سپاهت
سرمست گشت جانم از خشم می پرستت		لبـریز گشت[1] جـانـم از بـادهٔ نـگاهت
[2]تـو رخ نـمی نـمـایـی آه دراز دستم		تـرسـم کـه برشگافد دامان بارگاهت[3]
[4]حـالـم تباه گردید از زلف تیره راهت[5]		روزم سیـاه گـردیـد از نـرگس سیاهت

گرمسـت سینهٔ من ترسم ملك که گردد
بـرق هـزار خـرمـن هر شعلـه ز[6] آهـت

(۲۱۳)

دل مـعتـرف بـجـرم بـامید رحمتسـت		عـجـز گناه خوبتر از عجب طاعتست
مـا بیش ازیـن حریف غم هجر نیستیم		آخـر عـنـایتـی کـه محل[7] عـنـایتست
حیف آیـدش که خون دلم را سگان خورند		بنگر که دوست[8]دشمن ما تا[9]چه غایتست
هیهـات ظـالـمی چـو تـو و بنده پروری		بیچاره آنکس از تو که [10]چشم رعایتست
از وی[11]اشـاره و ز مـا [12] تـرك زندگی		حاجت بتیغ نیست نگاهی کفایتست
[13]آسان ز کـوی عشـق تو پا می توان کشید		چیزی که هست سد ره ما محبتست
صـد شکوه هست و نیست زبانرا سر بیان		مهر است بر زبان و دلم [14] پرشکایتست

---

۱. ع۳: 'گشته'
۲. ع۱: شعر ندارد
۳. ر: 'عذرخواهت'
٤. ع۳: شعر ندارد
٥. ع۲: 'شکلت'
٦. ع۲: 'بر'
۷. ع۲،ع۳: 'مجال'
۸. ع۳: دوست'و'
۹. ع۱: 'را'
۱۰. ع۲،ع۳: ازچو'توئی چشم رحمتست'
۱۱. ع۲،ع۳: 'تو'
۱۲. ع۱: 'من'
۱۳. ع۱،ر: شعر اضافی
۱٤. ع۲: 'دهان و سرم'

گــر داد دیــن و دل مــلك از وی قبـول کــن
بیچاره چون کند چو همینش بضاعتست

(۲۱۴)

بـجلوگاه وی امروز طرفه غوغاییست — طرب کنید حریفان که خوش تماشاییست[۱]
بـاین امید کــه یـابیم گوهر مقصود — بـزیـر هـر مـژهٔ مـا نهفتـه[۲] دریـاییست
یـکـی وصـال طلب میکند یکی هجران — بهـر کـه مـی نگرم در دلش تمناییست
ز شـور صـحبت ما چرخ در سماع آمد — درآ بمجلس[۳] مستان که خوش تماشاییست
نـگـارخـانهٔ چینست از خیـال رخت — بخلوت دل عاشق[٤] درآ که خوش جاییست
بـلا چگـونـه درآیـد ملك بخلوت[٥] مـا
کـه خـانهٔ دل مـا جای سرو بالاییست

(۲۱۵)

دایـم دلم[٦] نشـانـهٔ تیر جفـای تسـت — اینش سزاست هر که دلش آشنای تست
هـر کـار میکـنی سر فرمـان نهاده ایم — برخیز حکم حکم تو[۷] و رای رای تست
هرچیز رای تست بگو تا[۸] چنان[۹] کنیم — کاری نمیکنیم که آن بی رضای تست

---

۱. ع۱: 'طرفه غوغائیست'
۲. ع۲: 'نهفت'
۳. ع۲،ع۳: 'آ بحلقه'
٤. ع۲: 'عاشق عاشق'
٥. ع۱: 'بمجلس'؛ ر: 'بمنزل'
٦. ع۳: 'دلش'
۷. ع۳: 'حکم و رای و رای'
۸. ع۳: 'ما'
۹. ع۱: 'همان'

خو کرده وفای تو چون دل نهد بجور    گر تو جفا[1] کنی که حریف جفای تست

[2]دل گو بمیر در غم هجران تو شاد باش    محنت برای عاشق و عشرت برای تست

تو میروی و قافلهای نظر ز پی    یعنی که چشم هر دوجهان در قفای تست

مجلس ز غیر خالی[3] و ساغر ز باده پر    خوش صحبتیست خیز و درون[4] آ که جای تست.

ظلم و ستم نتیجهٔ عشق و محبت است
از جور او بنال ملك کین سزای تست

(۲۱۶)

در عشق تو مارا نه شکیب و نه قرارست    بیچاره کسی کش بتو بدخو سروکار است

پژمرده شد از باد خزان نخل حیاتم    با آنکه هنوز اول[5] ایام بهار است

مستی می وصل تو از درد سرم کشت    زین پس می و آن باده که بی رنج و[6] خمار است

از غمزهٔ فتان تو صد دل شده مجروح    وز نشتر مژگان تو صد سینه فگار است

با صد[7] سر و جان از[8] خطر ایمن نتوان بود    تا کار کن غمزهٔ او بر سر کار است

منصور صفت پای منه بر سر هستی[9]    دریاب که معراج محبت سر دار است.

گو زاغ فروبند لب از نغمه سرایی    چون شاهد گل گوش بگلبانگ هزار است

از هستی ما گرد برانگیخت سمندش
مردیم ملك آه بگو این[10] چه سوار است

---

۱. ع۳: 'وفا'
۲. ع۳: شعر ندارد
۳. ع۲: ' سازی'
۴. ع۲: ' خیز برون'
۵. ع۲: 'از دل'
۶. ع۲،ر: 'و' ندارد
۷. ع۲،ع۳: 'باشد'
۸. ع۲،ع۳: 'بر'
۹. ع۲،ع۳: 'مستی'
۱۰. ع۱: 'آن'

## (۲۱۷)

نی از فراق شام و نه از غم نشانه ایست
هجران بدل وصال[1] شده خوش زمانه[2] ایست

کـوثـر ز آب دیـده گریان من نم ایست
دوزخ ز شعلهای[3] درونم زبانه ایست

اسبـاب دستـگـاه مـحبـت بهم رسید
کـارآگهی کجاست که خوش کارخانه ایست

ما و حدیث خوشدلی اینها نه[4] حد ماست
این مجلس و حکایت شادی فسانه ایست

بـزم وصال منزل هر خود پرست نیست
ترك وجود گیر که مستی بهانه ایست

تـا شـد مـلك بـعشـق تـو مـجـنون بفـرق او
هـر داغ بهـر مـرغ جنون آشیـانـه ایسـت

## (۲۱۸)

مستم از نظاره چشم[5] باز بر رخسار کیست
در رگ و پی جای کرد این نشأه[6] دیدار کیست

می چشاند تلخی زهر[7] از تبسم خلق را
زهر دارد در[8] شکر تا بر سر آزار کیست

خود بکفرم رهنمون بود است اکنون منکر است
دین و دل او برده و میگوید[9] اینها کار کیست

دوش دیـدم در رهی افتاده بیجان پیکری
سوختم بر حال او تا مرده رفتار کیست

گشته از سودابیان عشق مصر حسن سیر
طرفه غوغاییست دیگر نوبت بازار کیست

باز مرغی[10] گرم گفتار[11] است یاران الحذر
ناله اش دل میخراشد یارب از گلزار کیست

---

۱. ع۲،ع۳: 'وصل' شد
۲. ع۲،ع۳: 'نشانه'
۳. ع۲: 'شعلها'
٤. ر: 'چه'
٥. ع۳: 'چشم'
٦. ع۲: 'نشاء بر'
۷. ع۲،ع۳: 'مرگ'
۸. ع۲: 'در' ندارد
۹. ع۲،ع۳: میگوید 'که'
۱۰. ع۱: 'مرغ'
۱۱. ع۱: 'رفتار' است؛ ع۲،ع۳: 'افغانست'

شد حریم سینها[1] از گوهر الهام پر		تا دل عشاق دیگر گوش بر گفتار کیست

شد ملك را دین ز دست و نیتش[2] معلوم نیست

کس نمیداند که مسکین بستهٔ زنار کیست

(۲۱۹)

فتاد طرح[3] جدایی میانهٔ من و دوست		جدا شدیم ز هم همچو استخوان از پوست.

ز مدعای دل من باو سخن مکنید		حذر کنید حریفان که یار ما[4] بدخوست

بصبر خویش مباهات مینماید دل		کجاست یار که موقوف یك کرشمهٔ اوست

من و تو هردو بیك خانه[5] در نمیگنجم		تو آمدی بدرون من برون[6] شدم از دوست

ز کوی دوست عنان بر نمیتوانم تافت		چه آشنا و چه بیگانه ما و در گه اوست

ز دیگران نتوان یافت کام معلومست		که لاف دوستی این و آن زدن نه نکوست

ملك چو رد و قبول دلت بدست ویست

اگر بد است و گر نیك هرچه هست نکوست

(۲۲۰)

دوش مرغ[7] قفسی حسرت بستانی داشت		بلبلی دوش[8] تماشای گلستانی[9] داشت.

---

۱.ع۳: 'سینه از'		۲.ع۲،ع۳: 'مطلبش'

۳.ع۱: 'طرح' ندارد		۴.ع۲: 'من'

۵.ع۳: 'بیکجائی'		۶.ع۱: 'بدر شدم'

۷.ر: 'دل در'		۸.ع۲،ع۳: 'ذوق'

۹.ع۳: 'تمنائی'

دل بفکر لب وی [1] طرفه سخنها میگفت طوطی اندیشه وصف [2] شکرستانی داشت
باعث بی سر وسامانی من مهر [3] تو شد ورنه این بی سرو سامان سر و سامانی داشت
دوش اگر زیست دلم لحظه از یاد تو زیست ورنه از دوریت اوقات پریشانی داشت
درد من [4] بود کزان شوخ بدرمان نرسید [5] ورنه هر درد دلی راه بدرمانی داشت

دوش کردی حذر از همنفسیهای ملك
خوب کردی که عجب سینهٔ سوزانی داشت

(۲۲۱)

امروز دم [6] پیك صبا فیض دگر داشت از یار سفر کردهٔ ما تازه [7] خبر داشت
دل داشت غباری مگر ازرهگذر [8] جان کز کشور تن دوش تمنای سفر داشت
تخمی که فشاندیم برش درد و الم بود نخلی که نشاندیم غم و غصه ثمر داشت
صد بار مرا در شکراب [9] اجل انداخت آن زهر که آمیخته با تنگ شکر بود
رفتم که نگاهی کنم از دیده نهان شد پنداشت که این سوخته دل [10] تاب نظر داشت
شد راهنمون خضر ره عشق تو ورنی در بحر فنا کشتی امید خطر داشت

شد [11] شعلهٔ آتش ملك از سوز درونم
هربار که بر سینهٔ من دوست [12] گذر داشت

---

۱.ع۲: خوانده نشد
۲.ع۲: 'طوق ز وصف' ع۳: 'اندیشه وصفی'
۳.ع۲،ع۳: 'عشق'
۴.ع۲: 'ما بود که مردیم'
۵.ع۲: 'نرسیدیم'
۶.ع۲: ' دلم'
۷.ع۳: 'تاچه'
۸.ع۳: 'راهگذر'
۹.ع۲،ع۳: 'سکرات'
۱۰.ع۳: 'دل'ندارد
۱۱.ع۳: 'صد'
۱۲.ع۳: 'سینه دوش'؛ ع۲: ' سینه من دوش'

(۲۲۲)

دوش مرغی در قفس[1] خوش نالهای زار داشت — آه تا بر دل چها از حسرت گلزار داشت

دل پر است از شکوه و بر یك سخن قادر نه ایم — خرم آن کو پیش خوبان قوت[2] گفتار داشت

برهمن از خدمت بت داشت آخر رتبهٔ — کآنچه از[3] تسبیح میجستیم[4] در زنار داشت

داشت پاس شاهد گل بلبل و خوشحال بود — لیك چون آگاه شد جا برسر بازار داشت

خویشتن را کشتم و کردم دوای درد خویش — ورنه درد و دوری او با من و دل[5] کار داشت

دوش آهی از ملك سر زد که جانم را بسوخت
آه تا باز از کدامین بت دلش آزار داشت

(۲،۲۳)

راه خلقی زده آن ظالم و گرم سفر است — زده[6] یك شهر بهم نوبت شهر دگر است

من همه شب بتمنای[7] تو مشغول شدم — دل من منتظر نالهٔ مرغ سحر است

عشق سلطان دل و لشکر او خیل بلا — شوق مهمان من و خون دلم ماحضر است

دل پی محل اومیرود و میگوید — الحذرزین[8] ره پرخوف که سر در خطر است

[9] دیده در هجر تو پر[10] کرد کنارم از اشك — هر متاعی که مرا بود بدریا گهر است

---

۱. ع۲: 'قفص'
۲. ع۲: 'قدرت'
۳. ع۲،ع۳: 'در'
٤. ع۲: 'می جستیم و'
٥. ع۲،ع۳: 'او با دل من'
٦. ع۲: 'زد'
۷. ع۲،ع۳: 'تمنائی'
۸. ع۲: 'ازین'
۹. ع۲،ع۳: شعر ندارد
۱۰. ع۱: 'در'

از مـن ای بـاد بـعشاق سلامی [1] بـرسان    که غمی آمد و سوی عدمم راهبر است

مـلك آن نیسـت که از بی هنری طعنه کـشد [2]

گر [3] سراپا همه عیب است که محض هنر است

(۲۲٤)

عشق در سینه ما [4] آتش سودا انداخت    سـوختیم آه ازین شعله که در ما انداخت

عشق آنروز که در عالم رسوایی تاخت    حـرف بـدنـامـی مـارا بـزبانها انداخت

حسن آن شعله [5] که در وادی ایمن افروخت    آتشی بود که در خرمن موسی انداخت

عشق میخواست که تا [6] شیشهٔ [7] دلها شکند    سـنـگ در مـعـرکـه اهل تمنا انداخت

دیـده در هـجر تو پر کرد کنارم از اشك    هـر متـاعـی کـه مرا بود بدریا انداخت

مـلك از عشق تو هر ناله که از سینه کشید [8]

یك جهـان ولـولـه در گـنبد مینا [9] انـداخت

(۲۲٥)

عرصه پرشور است یارب [10] نوبت جولان کیست    گوی سرها را دگر میل خم چوگان کیست

در دلم شوریست گویا گشته شوخی [11] جلوه گر    فتنهٔ سر کرده با از نرگس [12] فتان کیست

۱. ع۳: 'پیامی'    ۲. ع۲: 'کند' ؛ ع۳: 'کنید'

۳. ع۲: 'که' ؛ ع۳: 'گو'    ٤. ع۲: 'من'

۵. ع۲: 'شیوه'    ٦. ع۳: 'آن'

۷. ع۱: 'شعله'    ۸. ع۳: 'کشد'

۹. ع۳: 'والا'    ۱۰. ع۲: 'یاران' ؛ ع۳: 'ما را'

۱۱. ع۲: 'دیگر کیست در وی' ؛ ع۳: 'دیگر کیست یاران'    ۱۲. ع۲،ع۳: 'قامت' ؛ ع۱: 'نوبت'

باز جان می پرورم از نکهت باد صبا		[1]این نسیم روح پرور یارب از بستان کیست
ما دوعالم درنوردیدیم اندر جستجوی		تا خود آن [2]گنج نکویی [3]در دل ویران کیست
سوخت رخت [4]ستیم دیگر که گرم جلوه است		آتشم تیز است باز از دامن مژگان کیست
بیخودم بازم که مست باده دیدار کرد		در مقام حیرتم چشمم دگر حیران کیست
یکدم از سرگشتگی ساکن نمی گردد فلک
من نمیدانم که این سرگشته سرگردان کیست

(۲۲۶)

کشیده تیغ و [5]بخونریز خلقش آهنگست		حذر کنید حریفان که بر سر جنگست
طریق کعبه بر رهروان چه بنماید		که نیم گام تو[6] بر من هزار فرسنگست
عجب که محمل شوقم رسد بکعبۀ قرب		که راه دور و[7] دراز است و[8] بارکی لنگست
درآن مقام که هجر تو پا کند محکم		کسی که زنده بماند نه آدمی سنگست
دلی که در ره [9]عشق تو خوار بود بپا		ببین میانۀ خوبان که بر سرش جنگست
[10]ز کبریا تو بکونین در نمیگنجی		عجب عجب که مقامت بهر دلی تنگست
ملك وصال باین حال [11] مختلف مطلب
حریم قرب کسی را رسد که یکرنگست

---

۱.ع۲: 'تا خم زلف سیاهت در خم ایمان کیست'
۲.ع۳: 'یا خود از'		۳.ع۳: 'بگوئی'
۴.ع۲: 'کرم'		۵.ع۳: 'و' ندارد
۶.ع۲،ع۳: 'بود'		۷.ع۲: 'و' ندارد
۸.ع۲: 'و' ندارد		۹.ع۲،ع۳: 'در غم'
۱۰.ع۲: شعر ندارد		۱۱.ع۲،ع۳: 'وضع'

(۲۲۷)

منت در کار[۱] بودم تا کسادی داشت بازارت — کنون گرمست بازارت چه پروای خریدارت
لب ازدستان[۲] سرابی بست سرغ دل چنین ناید[۳] — کزین سان بلبلی حیفست باشد سرغ گلزارت
ازین بهتر تصرف کن دلم را ورنه ترکش کن — ز اصل کار رمزش گفتم و کردم[۴] خبردارت
باندك روزگاری شد چنان تغییر در وصفت — که دارد بوالهوس هم نفرت[۵] از اوضاع و[۶] اطوارت
فغان از لذت دردی که قدر آن ندانستم — دریغ از مدت عمری که کردم در سر کارت
[۷]ازین کو پای کوته میکنم تا کی توان بودن[۸] — که اشك غیر ریزد خار را در ره طلبگارت

سلك در ظلمت غم سوخت آخر تا بکی بیند
که باشد چشم غیر آئینهٔ خورشید رخسارت

(۲۲۸)

از دست غیر ساقی[۹] صهبا گرفته است — دستی که نکته بر سر بیضا گرفته است
از تنگ جا نکرد[۱۰] بگنجینهٔ سپهر — کنجی که در خرابهٔ ما جا گرفته است
زانگونه سوختیم که از ما اثر نماند — آه این چه شعله بود که در ما گرفته است
لیلی چه شد که هیچ ترحم نمی کند — بر بیدلی که دامن صحرا گرفته است
یارب چگونه دامن وصل آورم بکف — زور کرشمه دست تمنا گرفته است

---

۱. ع۱: 'کام' — ۲. ع۲: 'بستان'
۳. ع۲،ع۳: 'چه نیکو رفت' — ٤. ع۲: 'کردم گفتم و'
۵. ع۱: 'نفرت' ندارد — ٦. ع۳: 'و' ندارد
۷. ع۳: شعر ندارد — ۸. ع۲: 'بودن'
۹. ع۲،ع۳: 'ساغر' — ۱۰. ع۲: جا' کرد'

جان یافت از دم تو ملک طرفه حالتیست[1]

لعل لب تو جای[2] مسیحا گرفته است

(۲۲۹)

ای دل غمدیده در چنگ فراقت حال چیست | من خود از غم مرده ام باری ترا احوال چیست
تا بکی باشی اسیری بندی زندان غم[3] | یا که از بندم[4] رها کن یا بکش اهمال چیست
تلخ کامی بود در عشقت نصیب بیدلان | ورنه جام ما ز زهر غصه مالامال چیست
ای که دایم بر سمند خوشدلی بودی سوار | این زمان از ترکتاز غم سرت پامال چیست

صد ستم دیدی ملک یکبار سر کن شکوه را

نیستی شرمنده لطفی زبانت لال چیست

(۲۳۰)

ای آرزو را روی تو باعث | منع طلب را خوی[5] تو باعث
عرض طلب[6] را منع طمع[7] را | طور[8] تو بانی خوی تو باعث
[9]نقد بقا را زلف تو مشکین | سد رمق را بوی[10] تو باعث
آزردگی را طبع تو بانی | آشفتگی را موی تو باعث

---

۱.ع۲: 'حالی است'
۲.ع۲،ع۳: 'کیش'
۳.ع۳: زندان' غمست'
۴.ع۱: از'بندش' ؛ ع۲،ع۳: ' یا ازین بندم'
۵.ع۳:'روی'
۶.ع۲: ' حرص طمع' ؛ ع۳: 'حرص طلب'
۷.ع۲:'طلب'
۸.ع۲: 'نور'
۹.ع۲: شعر ندارد
۱۰.ع۳: ' موی'

راه سلك نیست در بزم کعبه[1]
محرومیش راست گوئی تو باعث

(۲۳۱)

[2]ای بلای ترا بلا باعث　　حبذا عشق و حبذا باعث
حشر داغست بعثت سرهم　　گشته درد ترا دوا باعث
غم و اندوه داشت صبر و شکیب　　این جدا باعث این جدا باعث
اخگری[3] سینه بی گزندی نیست　　[4]هست آتش سپند را باعث
[5]گوشه گیران زهد و تقوی را　　فتنهٔ چشم فتنه را باعث
[6]اینکه اهمال رفت در خونریز　　نیست جز قتل خونبها باعث
[7]رمد دیده را ز خاك رهش　　نیست جز ننگ توتیا باعث

مژدهٔ نورس از دم تو ملك
جیب گل را بود صبا باعث

(۲۳۲)

[8]پیرایهٔ سنبل را گشته[9] سمنت باعث　　بیتابی بلبل را شوق چمنت باعث
ای مایهٔ دعوی را طوبی قدت بانی　　وی جوهر معنی را درج دهنت باعث
از خوبی دوروزه [10] معلوم چه انگیزد　　شد شوق منت بانی شد ذوق منت باعث

---

۱.ع۲: 'در کعبه و هست'　　۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ر: 'اخگری'　　۴.ر: نیست جز ننگ توتیا باعث
۵،۶و۷.ر: اشعار ندارد　　۸.ع۲: غزل ندارد

ای کشته که مالیدی بر خاك درش خود را — شد رونق جنت را عطر کفنت[1] باعث

آشفتگی جانرا ازلف سیهت مایل — سرگشتگی دل را چاه ذقنت باعث

احسنت ملك احسنت بر واسطهٔ نظمت

کابین حسن او را شد عشق منت باعث

(۲۳۳)

زهی به تیر تو چندین هزار دل محتاج — خدنگ ناز ترا صد هزار جان آماج

نسیم گلشن کویت شمیم روضهٔ قدس — ستون خیمهٔ[2] عشق تو پایهٔ معراج

نمیخرند متاع وفا که بسیار[3] است — ازین متاع که هرگز ندیده[4] روی رواج

طبیب زحمت بیهوده میکشی[5] چه ضرور — علاج اگر نپذیرد مریض غم چه علاج

ز دل چه میطلبی حق سعی شرمت باد — خراب[6] کردی و دادی بنور چشم خراج

مرا بعرصه آورده است جذبه عشق — که درمیانهٔ خون موج میزند سر و تاج

فغان ز بوالعجبیهای درد عشق ملك

که حاذقند طبیبان و من سقیم مزاج

(۲۳٤)

[7]در مقامی[8] شده ام تیر بلا را آماج — که بکاهی نخرد هیچ کس آنجا سر و تاج

---

۱. ر: 'بدنت'

۲. ع۲: 'چشمه عیش'

۳. ع۱: 'ارزانست'

٤. ع۳: 'ندید'

٥. ع۲: 'کنی'

٦. ع۳: 'خراج'

۷. ع۲: غزل ندارد

۸. ع۳: 'مقام'

دیگران[1] در حرم عشق[2] غریق می لطف　　تلخکامان فراق تو بجامی محتاج

دل حقوق غم عشق تو نگه نتواند　　خسروان از ده ویران نستانند خراج

بمداوای حکیمان ننهم دل شرطست　　که گر از درد نمیرم نکشم ننگ علاج

دل ما در ره سودای تو باد[3] و گرد ست　　سر ما و ستم عشق تو سنگ و زجاج

بتواضع نتوان داد دلم را تسکین　　بتکلف نتوان چاره تغییر مزاج

مانده ام دوش تـه کام فضای ملکوت　　بلکه صد مرتبه پهلو زده ام بر معراج

عمرها در سخن بی صله شد صرف ملك
آه[4] ازین نادره درها که ندارند رواج

(۲۳۵)

[5]بگو تلخی بگو لب در شکر پیچ　　بساط ننگ را در یکدیگر پیچ

درین حضرت نشاید گردن افراخت　　اگر داری رگی در نیشتر پیچ

سر دام هدر در پا میفگن　　خم دامان گیسو در کمر پیچ

بجز عریان برا زای لحد نیست　　کفن دستار کن بر فرق سر پیچ

ید بیضا نیارد با تو پنجه　　و گر زور آورد بازوش بر پیچ

برات خنده بر ساغر که دارد　　لب خمیازه را بر یکدگر پیچ

ملك لخت کبابت بی نمك چند
اگر داری شراری در جگر پیچ

---

۱.ع۳: 'دیگری'　　۲.ع۱: 'عیش'؛ ع۳: 'قرب'

۳.ع۱: 'تار و 'گرد است؛ ع۳: 'تار است و گره'

۴.ع۳: 'حیف'　　۵.ع۲،ع۳: غزل نداد

(۲۳٦)

دی در نظرم آن گل رو[1] بود و دگر هیچ
فکرم همگی دیدن او بود و[2] دگر هیچ

دوشینه که مهمان شده بود[3] آن بت شبگرد
در مجلس ما جام و سبو بود و دگر هیچ

جز بر رخ او دیدهٔ من دیده نیفگند
منظور من[4] آن روی نکو بود و دگر هیچ

گفتم که[5] مگر یار ندارد سر دشمن
چون نیك بدیدم همه او بود و دگر هیچ

هر کس بتمنای تو خوشدل[6] بهوایی
مارا هوس آن سر کو بود و دگر هیچ

[7]زندانی غم بودم و از سلسلهٔ عشق
در گردنم آن حلقهٔ مو[8] بود و دگر هیچ

در مجلس او غیر ملك بار نمی یافت
پیداست که من بودم و او بود و دگر هیچ

(۲۳۷)

[9]طلوع کرد ز برج نشاط ماه قدح
عروس باده بیاراست حجله گاه قدح

غم از قلمرو شادی بست بار سفر
رسید نوبت جولان پادشاه قدح

ز شبروان قضا بود هر طرف خطری
چراغ باده بدارم بشاه راه قدح

ز گریه دیدهٔ یعقوب حسرتم گل کرد
کشید یوسف می را برون ز چاه قدح

لب طرب بترنم کشاده شد وقتست
که میر باده بسر کج نهد کلاه قدح.

---

۱. ع۳: 'گل و' ۲. ع۲: 'و' ندارد
۳. ع۳: 'شدآن آن'؛ ع۲: 'شده بودیم' ٤. ع۲: 'وی'
۵. ع۳: 'که' ندارد ٦. ع۲، ع۳: 'تو دل' بهوائی
۷. ع۲: شعر اضافی ۸. ع۱: 'او'
۹. ع۲: غزل ندارد

ز رهزنان بلا هر طرف کمین گاهست	بیا بیا بگریزیم در پناه قدح
بصدر بزم نشینید و جام جلوه دهید	که عیش میچکد از دامن نگاه قدح
ز آستین امل دست عشق بیرون آر	که فیض برزده دامان ما بگاه قدح

ز کنج خلوت زاهد ازان[1] ملول شدم
کشید رخت ملك را به پیشگاه قدح

(۲۳۸)

از پی وصل تو هر شام و صباح	چند ابرام کنم چند الحاح
عشق شد ساقی ما و نگذاشت	ذوق در مجلس و می در اقداح
با می[2] عشوه ساقی معلوم	که چه تاثیر[3] کند نشأه راح
تا بکی کشتی ما باشد غرق	چند تقصیر نماید ملاح
دوش در کشتن ارباب وفا	عشوه با غمزه همی دید صلاح
جلوهٔ کرد و[4] برو افشاندیم	جوهر هستی و نقد ارواح

ملك دلشده بی زحمت تیغ
کشته میگشت چه حاجت بسلاح[5]

(۲۳۹)

روزی ز خوان وصل توان یافت قوت روح	اما کجاست طاقت ایوب و[6] عمر نوح

---

۱.ع۳: 'و از انزوا'	۲.ع۲: با می 'و'
۳.ع۲،ع۳:'تاخیر'	۴.ع۳: 'و' ندارد
۵.ع۱: 'صلاح' ع۲: 'بصلاح'	۶.ع۱: 'و' ندارد

دورند پارسایی و رندی[1] ز یکدگر | یا درد جام میکده یا توبهٔ نصوح
قفل در اله[2] کجا و کلید فتح | ابواب عشق را نبود بهرهٔ فتوح
واجب بود ز صحبت نا جنس احتراز | یعنی که هست صحبت نادان عذاب روح
شب رخت بست و رفت ملك خفتگی بسست
بیدار شو که مست شویم از می صبوح

(۲٤۰)

[3]که دیت میطلبد خیز و[4] کن آماده سلاح | خون ما بر دم تیغ تو مباحست مباح
[5]موج خواران برسانند بساحل کشتی | گر باین طایفه خصمی ننماید ملاح
[6]تو تمام آتش و نظارگیان بر در تو | تو بر افروخته و سوختگان در الحاح
[7]چون کشایدلب خود را بترنم مطرب | شاید ار رقص کند شاهد می در اقداح
[8]پاسبان حرمت کار کنان از حسام | راه پیمای غمت پیشروان ارواح
پارسایان ز کجا مذهب رندان ز کجا | شیوه عشق مجویید ز ارباب صلاح
بتمنای حسن ساخت صد افسانه ملك
این چه حسنست که آمد دوجهانش مداح

(۲٤۱)

[9]بروی او نتوان ساختن نظر گستاخ | نگاه ذره نگردد بنور خور گستاخ

---

۱.ع۲،ع۳: 'مستی'
۲.ع۲،ع۳: 'اسید'ندارد
۳.ع۲:غزل ندارد
٤.ع۳:' و'ندارد
٥،٦،۷و۸.ع۳: اشعار ندارد
۹.ع۲،ع۳: غزل ندارد

شرر بشعله دلیری نکرد و ذره بمهر — شرار و قطره نگردد بخشك و تر[1] گستاخ
بهرچه گرم درآمد برآمد از وی دود — چنانکه برق درآید ببحر و بر گستاخ
بکویش ار گذری دیده را فرو خواهان — مباد چشم تو گردد ببام و در گستاخ
هزار بار بگلگشت این چمن رفتم — نشد بجیب و کنارم گل و ثمر گستاخ
بتان که قرهٔ عین منند بی ادبند — که طفل شوخ شود زود با پدر گستاخ
ملك بزهد بسر برد عمر و تلخ گذشت
لبی نساخت بدریوزهٔ شکر گستاخ

(۲٤۲)

[2]سرشك دیدهٔ ما سنگ را کند سوراخ — غریو نالهٔ ما صور را کند سوراخ
ز دود نالهٔ ما شد شرارها ظاهر — چو غنچها که نمایند رخ ز منظر شاخ
عنان آه نیارم نگاه داشت که هست — کمیت ناله روان و فضای سینه فراخ
بانزوای دل ما درآ تماشا کن — که هست تعبیه دروی هزار منظر و کاخ
شکن ز پرتو دیدار لمعه در نظرش — هرآنکه سوی تو بیند بدیدهٔ گستاخ
ملك بسوی تو می آید و ندارد بیم
چو گوسفند کش آرد اجل سوی سلاخ

(۲٤۳)

ما بیخودیم هرزه میپیما شراب تلخ — بهرچه میخوریم چه خیزد ز آب تلخ
دل بسکه سوخت میل مرا نیست[3] با شراب — [4]یعنی که لذتی نبود با کباب تلخ

---

۱.ر: 'بنور خود'　　۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع۲،ع۳: 'مرا میل آن نشد'　　٤.ع۲: 'تلخست لذتی که بود در کباب تلخ'

لعل تو ام بگاه دلم[1] زهرها[2] چشاند — کردم سوال از تو[3] شنیدم جواب تلخ

[4]سوی چمن گذشتی و از رشك عارضت — مینای غنچه موج زد اندر گلاب تلخ

[5]از شربت معالجه ام زهر غم چشاند — جلاب عشق[6] داد بکامم لعاب تلخ

[7]آمیزش کرشمه بناز تو بس نبود — کامیختی بپاسخ شیرین گلاب تلخ

تلخست خواب[8] بر ملك و عیش بر تو خوش

[9]لعل تو شکر و مزهٔ ما جواب تلخ

(۲۴۴)

[10]از لحمك لحمیست که هم جوش محمد — وز دمك دمیست هم آغوش محمد

بر بام حرم حرمت بت باش که بشکست — دست علی و پای فرادوش محمد

جز حضرت ساقی که حیات می باقیست — پیمانه که پیمود ز سر جوش محمد.

پرتو بدل انداختش از روزن دیده — رازی که ز غیب آمده در گوش محمد

عریان ز لباس دوجهان گشت که گردید — هم پیرهن عکس برو دوش محمد

مخصوص وی و امت وی باده دیدار — بر غیر گوارا نبود نوش محمد

در سدره نظر کرد بلی رفع قدس ماند — از همرهی سرو قباپوش محمد

کردم سر ننشتان گنه گار که صد بار — کشتند و نگشتند فراموش محمد

---

۱. ع۲،ع۳: 'سخن'    ۲. ع۲: 'زهر غم'

۳. ع۲: سوال' ناب ر' شنیدم؛ ع۱: ' جلاب عشق داد بکامم لعاب تلخ'

۴و۵. ع۱: اشعار ندارد    ۶. ع۲: 'عیش'

۷. ع۱،ع۳،ر: شعر ندارد    ۸. ع۲: 'عمر'

۹. ع۲: خوانده نشد    ۱۰. ع۲،ع۳: غزل ندارد

گلزار وبراهیم ملك خوان خلیل است
بـس مـایـده کـآراستی از نـوش محمد

(۲٤٥)

خیز ای بخت گران خواب که دلدار آمد — دیده بکشا که دگر نوبت دیدار آمد
خیز ای بلبل و در نغمه سرایی بخروش — که دگر شاهد گل جانب گلزار آمد
نکه میداد دلش وعده و میکرد انکار — صبر کردیم که خود بر سر اقرار آمد
شك اغیار چنان شد که بخلوتگه انس — وصل را خاصیت هجرپدیدار آمد
خوش هجومیست ز هر گوشه خریدارانرا — یوسف امروز مگر جانب بازار آمد
ملك آنروز خوش آزرده دلت میدیدم
خوب می بینمت امروز مگر یار آمد

(۲٤٦)

برآن گروه که از ذوق عشق دم زده اند — ز خود گذشته و در نیستی قدم زده اند
قا چو سد ره قرب بود دلها را — باین خوشم که قدم در ره عدم زده اند
بود لوح و قلم درمیان که سبز خطان — بنام اهل محبت بدل[۳] رقم زده اند
سان شکار نمودند پارسایانرا — بآن خدنگ که بر آهوی حرم زده اند
و چو نخل شود روز حشر سایه فگن — بهر دلی که بتان ناوك ستم زده اند
رور اگر نبود گو مباش زانکه بتان — بکشور دل عاشق صلای غم زده اند
ملك بعهد بتان زندگی مجو کین قوم
بحرف هستی اهل وفا قلم زده اند

---

ع۲،ع۳: غزل ندارد    ۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد    ۳. ع۱: 'جفا'

## (۲٤۷)

[1] گریه ام رشح غم برون ندهد | درو دیوار نم برون ندهد
طی راه حدوث در قدم است | سینهٔ سر قدم برون ندهد
نفی نفی خودی بقای بقاست | هست و بود عدم برون ندهد
حسرت از روی سینه ام برخاست | پای لغز الم برون ندهد
ناله بیتاب شد چو رشتهٔ خام | پختگی پیچ و [2] خم برون ندهد
از دلت حرص جزوی و کلی | حسرت بیش و کم برون ندهد

غرض از باده بیخودیست ملك
حسرت جام جم برون ندهد

## (۲٤۸)

گهی بغمکدهٔ ما قدم [3] نرنجانید | طراز دامنی از گرد ره نیفشانید
سرش بپرسش افتادگان فرو ناید [4] | که از طریق تکبر عنان نگردانید
[5] چه حیرتست که در هر قدم شهیدی دید | هجوم اینهمه [6] پای دلش نلغزانید
هزار مرتبه جان خیر باد هستی کرد | لبی بپرسش ما هیچگه نجنبانید
درین خرابه [7] نیامد بپرسشم باری | که غرق دجله خونابه ام نگردانید
ندید مجمع عیشی درین خرابه بلا | که خویش را بحیل درمیان نگنجانید

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۱: 'و' ندارد
۳. ع۲: 'لب'
٤. ع۲،ع۳: 'فرو ماند'
٥. ع۳: شعر ندارد
٦. ع۲: 'واهمه'
۷. ع۲،ع۳: 'زمانه'

هزار بار کمند بلا شکست ملك
ولی ز طوق رضا موی سر نجنبانید[1]

(۲۴۹)

[2]بحدی ناتوانم کآفتاب از تابم اندازد ... گر افتد عکس را آئینه در گردابم اندازد
ز نور مهر بت هر ذره ام شمعی برافروزد ... چو قندیل ار ز طاق ابروی محرابم اندازد
تلون بین که در هر گردش جامی کشد ساقی ... ز بحر آتش و در ورطهٔ گردابم اندازد
گل کبریت احمر شد سر مژگان خونریزش ... که اخگر پارها در دست و پای خوابم اندازد
اگر خط شعاعی گردم اندر دیدهٔ گیتی ... بپا وقت نظر چون رشتهٔ بیتابم اندازد
نجنبم چون شرار و گرم دارم جا و محکم پا ... بر آتش گر بسان قطره سیمابم اندازد
نشان نادیده آن دنبالهٔ پیکان بر تابم ... که تاب گوشهٔ ابروی او از تابم اندازد
گلم بر بار پژمرده ثمر بر شاخ افسرده ... ز پنجم باد زد تا در ره سیلابم اندازد

ملك عید است از قربانیان گو تهنیت رویی
که سر در دست و پای خنجر قصابم اندازد

(۲۵۰)

[3]امید بر سر راهست و بار می بندد ... وداع توشه بوس و کنار می بندد
سماع سرد در آمد بپای صوت خزان ... هنوز فاخته[4] نقش بهار می بندد
کجا ز زخم که لخت نمك تراشید است ... صبا که داغ دل لاله زار می بندد

---

۱.ع۲،ع۳: 'رضای تو سر پیچانید' ۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد ۴.ع۱: 'فاتحه'

برشته زخم درون دوختن بدان ماند — که باد رخنهٔ آتش بخار می بندد
جهان بر آتش سوزان خسیست دود انگیز — کم از شرار که دل بر بخار می بندد
بشکوه آمده خمیازهٔ دریده دهن — فسون باده دهان خمار می بندد
بنوك نشتر فصاد میزند دهنی — که زهر بر لب و دندان مار می بندد
اجل سرشته بخون که خاك معرکه را — که دست و پای لحد در نگار می بندد
دلم ز سینه برآورده میزند بر سیخ — نمك بلخت کباب از شرار می بندد
بجرم پرده دریهای راز اناالحق گو — بخون خویشتن آیین دار می بندد
ز شغل خویش فرو مانده بود روزی چند
رسید عشق و ملك را بکار می بندد

(۲۵۱)

[۱]کو شهید خون که از طوفان خون سر بر کند — موجهای زخم را سازد کفن در بر کند
شاهباز نیر چنگ ازرقعه شهبال خویش — در شکار دشت آهوی ختن محضر کند
از جراحتهای او شور نمك در چاشنیست — خون کشید از زخمها تا لذتی درخور کند
بذل جان کرد و زمینش ساخت پنهان زیر گل — گنج در دست کریمان خاك کی بر سر کند
تیغ که بر ساعدش کلك از کمر کش قط زند — آه گر روز حساب این حرف را دفتر کند
سینه روزن ساخت کز وی بوی جانان بشنود — ناله را کو کز جگر عود و ز دل مجمر کند
تیغ بر خونش دلیری کرد از بد گوهری — از عرض کمتر دگر چون دعوی جوهر کند
کرته پوشید از تنور سینه ام طوفان نوح — آه اگر فوارهٔ اشك آستین بر تر کند
در شکیبائی ملك کم مایهٔ چون خود ندید
صبر[۲] دعوی میکند ترسم ز دل باور کند

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ع۱: 'صبری'

(۲۵۲)

[1]صبحست طلوعم که زپی شام ندارد | آغاز ظهوریست که انجام ندارد[1]
در توبه نمانی که درین ورطه بمانی | جز بادهٔ تجرید سر جام ندارد
پایی که درین بادیه افتد بمسافت | جز همت والای فنا کام ندارد
با اینهمه اندام بداندامه گردون | دارد سر اندام من اندام ندارد
خون میچکد از سیخ بلا این چه کبابست | دل طاقت هضم جگر خام ندارد
عضوم همه بر عضو دگر یافته سبقت | شیدای حرم فرصت احرام ندارد
طاعت بقبولست و علامت بنشانیست | کو سجده که صد داغ بر اندام ندارد
گشتیم خراب تو عمارت نپذیریم | ویرانهٔ ما نقش در و بام ندارد
ترسم که بدریوزه درآید شکر از مصر | در لذتم از لعل تو دشنام ندارد
آراسته ام بی علم از زخم تو پرچم | هر کس که نشاندار تو شد نام ندارد
جز دانه بنا کس نفشاند کندم نیست | صیدی به ازین دست رسش دام ندارد
در طوف تو نیت نکند بار توقف | صد عقبه درین راه یکی نام ندارد
تا رخت بمنزل نرساند نشکیبد | سرگشتهٔ این بادیه آرام ندارد

ببرید سر خواهش و در گردنش آویخت
فانی شده از جمله ملك كام ندارد

(۲۵۳)

[2]گل کرد شب و صاف سحرنوش نکردند | صبحست صبوح از می سرجوش نکردند
صد راز سپردیم و یکی کار نبستند | صد نکته سرودیم و یکی گوش نکردند
می پرده برافگند بآن وسعت مستی | دست و بغلی تنگ در آغوش نکردند

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد

امروز نیامد بخود اندیشه پندار  ‌‌ از دوش و بر فتنه چها دوش نکردند
از چشم و دهان تو چه حظ دیده و[1] دل را  ‌‌ زهر تو می و نیش ترا نوش نکردند
بر دیدهٔ عشاق رخت عکس بینداخت  ‌‌ کس چون گل اشك از مژه چش نوش نکردند
چشم همگی دست شد و[2] لب همه دامن  ‌‌ گلچینی گلزار برو دوش نکردند
از نغمه نورش که بمی بیخودی آموخت  ‌‌ مستان عجب از باده فراموش نکردند
رمزی نه سرودند بگوش ملك از غیب
کو رو چو دل مصطبه بیهوش نکردند

(۲۵٤)

[3]بصید دیده خم زلف صید خو بستند  ‌‌ سر نظاره بفتراك تار مو بستند
گذشت ناقه فروگیر محمل تگ و دو  ‌‌ که زنگ آبله بر پای جستجو بستند
کشاده باد در خانه مغان هر چند  ‌‌ پی خرابی احوال ما فرو بستند
قدم پر آبله از شگاف گرد رسید  ‌‌ به بخیه مژه اش رخنه رفو بستند
رهم بدایره افتاد سیر کج نکنم  ‌‌ کجاست دل سر پرکار ها فرو[4] بستند
ز گریه های شمیم[5] قدح کشان[6] سحر  ‌‌ قلاده بر سر و بر گردن سبو بستند
بمغز جبهه عرق در شکست شرم طمع  ‌‌ بمشت خس سر صد دجله آب رو بستند
چه نقش تازه بر انگیخت نغمه نورس  ‌‌ که عضو عضو سماع مرا برو بستند
ملك چه نقش زبان زد شد ز پرده راز
که بر دم و نفست راه باز کو بستند

---

۱.ر: 'و' ندارد  ‌‌ ۲.ر: 'و' ندارد
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد  ‌‌ ٤.ر: 'بر'
۵.ع۱: 'شبنیم'  ‌‌ ٦.ر: 'کشای'

(۲۵۵)

[1]آنکه در دیدهٔ دید آئینه تمثالی نکرد	رفت چون عکس و سراپای مرا خالی کرد
مرغ دل کرد هوای تووبر سدره نشست	وز گران زخمی تیغ تو سبکبالی کرد
غم چو نشتر ز تف خون من انگشت گزید	درد را چاشنی داد که خوشحالی کرد
من گرفتم که نیم قابل آزار اما	میتوانی دلی از کینهٔ ما خالی کرد
سرش از خاك بتعظیم ملایك برخاست	عجز بر سدّه تسلیم جبین مالی کرد
مالك آراسته در چشم زلیخا صد مصر	که خود آمد بمیان یوسف و دلالی کرد
هر کبوتر که ز کویتو بپرواز آمد	بر درش[2] گاه درو بام تو شهبالی کرد
آنچه لایق بمی و منصب دل بود[3] نبود	حسن پارینهٔ او با خط امسالی کرد

حل وعقدی که میان ملك وعشق تو بود
حالی من نشد این نکته کرا حالی کرد

(۲۵۶)

فلك بدور تو یك جام عشرتم ندهد	که صد پیالهٔ خوناب حسرتم[4] ندهد
زبان من بشکایت حریص و من[5] بیتاب	کراست[6] رتبهٔ عشقی که جراتم ندهد
ستیزه میرود از حد حریف فتنه نیم	بگو بغمزه کزین بیش فرصتم[7] ندهد
بهرزه باد مپیما که عشق اگر اینست	شراب وصل تو تخفیف[8] کلفتم ندهد

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد	۲.ع۱: بر' تنش'
۳.ر: 'بود و نبود'	۴.ع۳:' غیرتم'
۵.ع۲:' دل'	۶.ع۲،ع۳: 'کجاست دهشت عشقی که فرصتم ندهد'
۷.ع۲،ع۳:' زحمتم'	۸.ع۳:'تحقیق'

بسـر رسیـد زمـان وصـال و میتـرسـم | کـه یـکدو روز دگر هجر مهلتم ندهد
بنـای غـصه توانم بخاك یکسان کرد | اگـر زمـانـه بـدسـت ملالتم ندهد
کـرشـمـهٔ تـو بلا را نشـاند بـر در دل | که شخص حادثه را ره بصحبتم[1] ندهد
بعرض حال چه حاجت که باعث گله است | حریف شکوه نیم کاش رخصتم ندهد

ملك تو جمله زبانی و دل تمام گله
همان بهست که راه حکایتم ندهد

(۲۵۷)

[2]اگـر لختی بجنبم حیرتم در دامن آویزد | تمنا در غم و دل در من و[3]جان در تن آویزد
نگاهم برنمیدارد سر از دنبال مژگانش | بسان رشتهٔ کو از دو سو در سوزن آویزد
[4]هوس را یا ببندم بند بند از هم دراندازم | که غیرت عضو عضوش بر سر هر برزن اندازد
[5]بلا نطع حسش گسترد مژگان ریگ بزم افشاند | امل را سر بریدم کارزو در گردن آویزد
هم از برد حجازی پیر کنعان چشم روشن شد | دماغ بیخودی در نکهت پیراهن آویزد
کمند افگندم از خورشید بردم رخت در گنبد | مسیحا کو که چابك سیر را در دامن آویزد
نه سعیم پای رهرو دارد و نه دست دامن کش | کشد تا سوی منزل در غبار توسن آویزد

ملك بر خورای من سجده دارد افسر عزت
چه شد خوارم اگر بادی وزد گل در من آویزد

---

۱.ع۲،ع۳: 'بخلوتم' | ۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع۱: 'و' ندارد | ۴.ر: شعر ندارد
۵.ر: شعر ندارد

(۲۵۸)

[1]پس از سرگشتگی عمری در آسایش درنگ افتد | بسان دانهٔ گندم که در گرداب سنگ افتد
زبان بی صرفه نگشا لب ببند و غوص دل فرما | که از ضبط نفس غواص را گوهر بچنگ افتد
دریغ از نسبت آمیزش چند از دل هردم[2] | برون آیم بصد نیرنگ تا رنگی برنگ افتد
پناه از غم بمی بردن نهان[3] ماند که دریایی | خلاصی یابد از گرداب ودر کام نهنگ افتد
بزرگ افتاده نخچیر و گرانی میکند ترسم | سبک گر بر کشایم بال و پر صیدم بچنگ افتد
که بر داغ حریفان چهره میتابد نمیتابد | که آب و تاب از می خیزد و گل زآب و رنگ افتد
بسان گل ببدنامی چو می در هردوعالم کو | بسوزم کآتشی در خار خشك نام و ننگ افتد
دل از غم بر کشم تا صافی جان پرده بردارد | بساحل کش چو رخت نور در گرداب رنگ افتد
درین نخچیرگه عار کمند و ننگ فتراکم | معاذالله سلیمان گر بصید مور لنگ افتد
مبادا عشق یکدل سخره عقل دو رو افتد
ملك مپسند کین آهو بچنگال پلنگ افتد

(۲۵۹)

[4]ز دام طره دلبت را رهی بدر ندهند | کبوتری که گرفتند زود سر ندهند
اگر نه زمزمه انس دانه ریز شود | کبوتران حرم تن بدام در ندهند
دهند راه و رهایی نه این چه صید فنیست | که بشکنند قفس را و بال و پر ندهند
چه بستهٔ خس و خاشاك تن بدریا ریز | هزار بسته ستانند و یك شرر ندهند
هزار دل که بسوزند بر دل ناسور | یکی بمرهم کافورها و خور ندهند
گر از درمنهٔ خورشید آتش افروزی | بصبح آه تو رو گرمی شرر ندهند

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۲.ر: 'بی رحم'
۳.ر: 'بآن'　　۴.ع۲،ع۳: غزل ندارد

گـر آفتــاب نشــد ذره ذره تـر کیبت　　　بـدسـت بـینشـت آئیـنـه نظر ندهند
ز خــاك تــوده دنیــا چــو بار بر بـنـدم　　　بـجـز ولای شهـم تـوشـۀ سـفر ندهند
مـــلازم در او بـــاش بـنــده وار مـــلك
گـرت بـخـدمـت او ره دهند اگر ندهند

(٢٦٠)

[1]بـمـی دلیـر روی شـعلـه در نهـاد افتد　　　چراغ کشته شود روغن ار ز باد افتد
هـزار سلسـلـه درهـم فتد پـریشـانی　　　اگـر ز زلف تـو تـاری بـدست باد افتد
بسوخت مزرع مقصود سرکشی بگذار　　　مشـو چـو برق که در خرمن مراد افتد
چـو عـقـده چـند فتد درهم آرزوی دلم　　　بـخـنـد تــا گـره گـریـه در کـشاد افتد
بـخـاینی مثل افتد که در امانت عشق　　　بسـان سست رکان ناقص اعتقاد افتد
وداع گـونـۀ آخـر رهـم بـخـویـش نداد　　　چـنـان نـرفـت کـه کارم بخیر باد افتد
بـخـاك تـه زنی از شعله سرکشی نزود　　　نـکـو سـرشـت مبادا که بد نهاد افتد
فتـادۀ نـظـر عـشـق بـرنـخـاسـت دگـر
مـلك ز طـاق دلـی هـرکـه اوفتـاد افتد

(٢٦١)

[2]شـمـع را بـــاد صبـح ســر پیـچـد　　　کـــه بـــه [3] افـشـــای راز سـر [4] پیـچـد
تـــا بـــآهـــنگ ایـن مــقـــام رسـد　　　زهــره صـد ره بیـکـد گـر پیـچـد
نــالــه در سیـنـه پشت راست نکرد　　　گـریــه تـــا کـی بـچشـم تـر پیـچـد

---

١.ع٢،ع٣: غزل ندارد　　　٢.ع٢،ع٣: غزل ندارد
٣.ع١: 'به' ندارد　　　٤.ر: ' در'

داغ بــر روی درد ســفــره کشـد　　خــوان حسـرت بســاط در پیـچـد

بـگــلــو در دهـد نـوالــه اشك　　دل بــه پــر کــالــه جگــر پیچد

پــنـجــۀ صبـر رس در آهـن گیـر　　ورنــه دســت فــراق در پیـچـد

دل بـر آتـش نهـم کـه نکهـت عود　　در خــم دامــن اثــر پیــچـد

بــه تــر و خشك اگــر فتد کــارم　　اشك و آهــم ببــحــر و بــر پیـچـد

ریــزۀ دل اگــر نبــاشـد اشك　　در و دیــوار در شــرر پیـــچـد

اگـــر از کـــوه خیـل آه مــلك
بـر نــه پیـچـد زمـام بـر پیـچد

(۲٦۲)

[1] ازان افغان که شب در کویت از دلهای ریش آمد　　توان دانست کز عشقت اسیرانرا چه پیش آمد

سرت گردم ازین معلوم میکن سر وفای دل　　کزان کو هر قدر کش پیشتر راندندپیش آمد

ندانـم قوت رفتن بکویش بخت آنم کو　　که گوید ناتوانی داشتم اورا چه پیش آمد

من و از نشأه حسن تو دین روی هشیاری　　اگر اینست می نتوان قیامت هم بخویش آمد

ملك دی رفت و ایمان رفت وجان هم خیمه بیرون زد
ببین کآخر مرا بر سر چها زان جور کیش آمد

(۲٦۳)

[2] آسمان سیران که مه را قرصۀ زانو نهند　　صبح وار این کرد بالش را ته پهلو[3] نهند

چون بحشر از چار دفتر نقل جست وجو رود　　نـامـۀ هر کس بخط او بمشت او نهند

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد

۳.ر: 'زانو'

سوی براندامشان خلشاك و دشت سوزنست — هر کجا زخمی برو چون بخیه رو بر رو نهند
روپرستان کمتر از آتش پرستان نیستند — بت تراشند از جبین و قبله ابرو[1] نهند
دیده و دل بر دمند از آب و رنگ اشك و آه — خاك را در رنگ گیرند آب را در بو نهند
شبه تیغ اندر نیام و مثل برق اندر سحاب — بردمند از خویشتن چون سیل و سر در خو نهند
بس گل سوری بناسوری دمید از زخمشان — داغ را مرهم کنند و درد را دارو نهند.
روز بازاری که بفروشند خود را مفتشان — این متاع ناروا را جمله تو بر تو نهند
دفتر کلِ اشارت را بجزو نقطهٔ — خاك آرایش کنند و بر خم ابرو نهند

نالـه و آه ملك نه تخت[2] ماند نه اساس
وای اگر چون شعله و صرصر بجایی رو نهند

(۲٦٤)

[3]باد بوی ختن آورد ز بوی تو ربود — باده بر خون زند این رنگ ز روی تو ربود
بعبیری که صبا بر خم دامان تو زد — دشت دشت آهوی تاتار ببوی تو ربود
از پی صبر و سکون دام منه دانه مریز — آن گل روی تو این سنبل موی تو ربود
لاشه در نیم ره افتاد و بمنزل نرسید — زور پا قوت زانو تگ و پوی تو ربود
[4]برگم از شاخ فرو ریخته بادم از نخل — ساز و برگی که نه رنگ تو و بوئی تو ربود.
نیست از قبضهٔ تسخیر تو بیرون دوجهان — آنچه خلق تو پیش نازده خوی تو ربود
ایکه در دست دلی داشتی از تعب که رفت — علم زلف که چوگان شده گوی تو ربود
چشمت از عشوه ابرو مژها چوگان ساخت — گوی صد دل ز لب نادره گوی تو ربود

نه تنی ماند بهوش و نه دلی ماند بعقل
ملك این بیخودی از جام و سبوی تو ربود

---

۱.ع۱: 'نهد'　　۲.ر: 'رخت'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد　　٤.ر: شعر ندارد

(۲۶۵)

یاران صلای جوهر دل بر فلک زنید　　عشق است صیرفی زر خود بر محک زنید
سازید لخت لخت درون فسردگان　　وآنگاه بر جراحت دلها نمک زنید
[1]گر پا برون نهد ز اندازه منکران　　از برق آه بر همه تیر و تفک زنید
دل خسرو است منصب شاهی بدو دهید　　وانگه صلا بعرصهٔ خیل ملک زنید
تا کی حجاب پرده ز رخسار دل[2] کشید　　برق یقین بخرمن اصحاب شک زنید
گلخن کنید سینهٔ خود را ز برق آه　　بس شعلهٔ بخرمن خار و خسک زنید
تا چند بوالفضول زند راه[3] دوستی
داد ادب دهید و ملک را کتک زنید

(۲۶۶)

[4]قبول از رد و خواهش رو نتابد　　توجه جز عنان آن سو نتابد
شمیم جنتم بار مشامست　　دماغم ناز کست و بو نتابد
سخن وا کرده میگویم گره نیست　　تجرد رشتهٔ نه تو نتابد
بگو با خضر کآب زندگانی　　سکندر را بجست و جو نتابد
طمع در اصل فطرت بت تراشست　　ازین پیش آتش هندو نتابد
نتابد رویش از رویی که بی روست　　نتابد رو اگر خود رو نتابد
ز استیلای او از خود چه پرسی　　شکوه شرزه را آهو نتابد
ملک هر جا که دل رفتست رفتست
ز راه راستان یک سو نتابد

۱.ر: شعر ندارد　　۲.ع۲: 'در'
۳.ع۲: 'لاف'　　۴.ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۲۶۷)

[1]بخسی آب پای بست شود — بدمی شعله مایه بست شود
بگلی [2] باغ پهن دل گردد — به نمی ابر تنگدست شود
چون کشد عشق تیغ توبه کشی — باده از خون خویش مست شود
گوش افسرده مرده صوت [3] بلاست — زندهٔ نغمهٔ الست شود
هشت جنت بتهنیت خیزند — هر دلی کو بلا نشست شود
باوجودت عدم که شد که بتو — نیستیها تمام هست شود
در نوشتیم آسمان و زمین — ناله تا کی بلند چو پست شود
مرز این مزرع خراب که بست — تخم شیرین چرا که پست شود

سلك ار قبله سازد از دل خویش
ملکوتی صنم پرست شود

(۲۶۸)

[4]آن دو لب در خنده شمشیری حمایل کرده اند — گریه را چون قطره سر بریده بسمل کرده اند
هیچ بتگر با خرابیهای بیت الله نکرد — آنچه کاین کافر نهادان با من و دل کرده اند
جز دل کشتی نشینان لقمهٔ گرداب نیست — دست از جان شسته و انداز ساحل کرده اند
چون قلم بر نطع پاکوبان و سر در آستین — سجده ها ایثار دست و تیغ قاتل کرده اند
سدره باد از خوشه چینان این کدامین مزرعست — خرمن دیدار در دامان سایل کرده اند
دیده و دل هردو بر اجزای کل گردیده اند — هر کجا نقشی بجز نقش تو باطل کرده اند

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲. ع۱: 'بر'
۳. ر: ' صوت مرده' — ٤. ع۲،ع۳: غزل ندارد

دیده و دل عقده اند از رشته دل باز کن — گرچه دشوار است آسان حل مشکل کرده اند
ناقه لیلی چو کشتی سینه بر دریا فشرد — اشك مجنون را مگر دنبال محمل کرده اند
از تلاش قدسیانم فرصت احرام نیست — خاك این منزل بدست خویشتن گل کرده اند
ما بفکر زاد ره اندیشه در ساز سفر — همرهان در گام اول طی منزل کرده اند
تخمی از خونابهٔ داغ توکل داشتند — غیر نلسور از گل سوری چه حاصل کرده اند
آمدیم از پرده بیرون ما ملك در پرده چند
درنوشتیم از نظر نقشی که باطل کرده اند

(۲٦۹)

[۱]آمد و رفت تار وپود آمد — کارگه گنبد کبود آمد
راه خط و رقوم نقش قدم — جدول صفحهٔ وجود آمد
طاعتی کاول اندرین درگاه — سود سر بر زمین سجود آمد
نیستی غیر عکس هستی نیست — عدم آئینهٔ وجود آمد
گله ام با کلاله گرد انگیخت — باد زد آتشم بدود آمد
شوق را با شکیب الفت رفت — مژده صبری که رفته بود آمد
حسرت امروز مایه دار تر است — بزیان رفتهٔ بسود آمد
قد نمودی و مسجد اقصی — بقیام تو در قعود آمد
هر که سر برزد از دریچهٔ غیب — بنظر خانهٔ شهود آمد
غصه رخت ملك ز لاشه گرفت
غم اگر دیر رفت زود آمد

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۲۷۰)

[1]هجوم گریه وقت آمد که گردا گرد من گردد / شکیبی کو که وقت گریهای صف شکن گردد
حقوق عشق ثابت کرده ام بر ذمهٔ هستی / نه دلها را بدل خواند [2]نه جانها را بتن گیرد
اگر نوری اگر ظلمت اگر زنگار اگر صیقل / ز دل غافل مشو کآئینه زنگ از خویشتن گیرد
بدور دیگران ساقی تکلف در شمار آرد / اگرخواهد که دورآخر شود اول [3]ز من گیرد
حدیث شوق راهی بر لب افگنده است میترسم / گرفت نکته گیریهاش حرفم در دهن گیرد
سراپا زهر شد شیرین ز بس تلخی نمیداند / چه انگیزد که خسرو را بخون کوهکن گیرد
بیاض کاروانیهای او نقش از خطا بندد / جبین ساده نقشیهای من چین از ختن گیرد
زجاجی ساز تن تا هرچه در پرده است ننماید [4] / برون کش مغز را از پوست جان گرد از بدن گیرد

ملك از خود پرستیهای ننگ توبه آشامان
بساغر جذبهٔ در ده مرا شاید ز من گیرد

(۲۷۱)

[5]دوشینه مهی پرده بر افگند و عیان شد / رفتم که نگاهی کنم از دیده نهان شد
زانگونه خراشید دل از تیزی مژگان / کز هر مژه ام دجلهٔ خونابه روان شد
از جنبش ابروی تو کونین ز جا رفت / یك تیر فگندی و بلای دوجهان شد.
وصل تو بغیر از الم رشك ندارد / ما و غم هجران که بآن شاد توان شد
از خاك درت قوت برخاستنم نیست / از بسکه بدل بار فراق تو گران شد
بی گفتهٔ اغیار بمن رخ ننمودی / فریاد ز وصلی که نصیب دگران شد

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد    ۲.ع۱: 'خواهد'
۳.ر: 'نوبت'    ٤.ر: 'بنماید'
۵.ع۲،ع۳: غزل ندارد

میخواست ملك دوش سر شکوه کشاید
از خنجر مژگان تو کوتاه زبان شد

(۲۷۲)

[1]ساقی کو که مراد من خود کام دهد — بنشیند نفسی جام خورد جام دهد
جان بلب آمده و ذوق پیامی دارد — قاصدی کو که بمن مژدهٔ پیغام دهد
میرم آن قهر و غضب را که چو آید[2] بر من — رو در روی کند در پس و دشنام دهد.
هردم از گریه فرستم بر او تحفهٔ اشك — که مگر یادش ازین تیره سر انجام دهد
ساده دل آنکه باین حال ملك را بیند
تکیه بر عهد تو و گردش ایام دهد

(۲۷۳)

[3]دریغا تلخ زخمی کو که در ناسورم اندازد — بعیدستان قربان کشتگان در شورم اندازد
بسان سایه از بس کوچه گردیها تنگ روزم — تجلی در تجلی افگند در نورم اندازد
ندارم نقش دیدار تو موسی نیستم محروم — خوش آن سیما که در سیما بگاه طورم اندازد
چو کوران درخلاب لذتم کو زهر حرفی کو — که تلخی از شکر بیرون کشد در شورم اندازد
بنقد شبروان سانم ز نقد روزها زارم — که غافل گر بدست کوری افتد دورم اندازد
هوای عجب طی شد در هوای چین ابرویی — چو تاج ار سر برآرم ازسر فغفورم اندازد
جوانیها چو شب در خواب و من چو صبح بیدارم — که پیری بر کشد از مشك و در کافورم اندازد

---

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد — ۲. ع۱: 'آرد'
۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد

چو شمع آن زیستن خواهم که نورم در کفن پیچد — نه هر کس بشنود نام آتشی در کورم اندازد
گیاه دشت غیرت وار بالا رسته میترسم — که برقی سازد و در خرمن منصورم اندازد
ملك کو جذبه کز آستین دستی برون آرد
گریبان گیر دو در خاطر مسرورم اندازد

(۲۷٤)

[۱] چشم دل میپردم مژدهٔ دیدن نرسید — نخل امید گل آورد و بچیدن نرسید
حسرتم لخت دلی از بن دندان نمزید — کار افسوس بانگشت گزیدن نرسید
ناله چاکی دو سه از سینه بداماں ندواند — بس کهن بود گریبان بدریدن نرسید
مرغ دل بر سر این کو پرو بالی نفشاند[۲] — جان بسمل شدهٔ او بطپیدن نرسید
شوق دل کشور دل شور هزیمت انداخت — کار طاعت بعنان باز کشیدن نرسید
خبر وصل تو از دیده نیفتاد بگوش — سن و رویی که ز دیدن بشنیدن نرسید
جلوه بر کنگرهٔ می دهدم رتبهٔ[۳] عشق — که پر و بال ملایك بپریدن نرسید
دم ز لعل تو زدم خون زده شد چهرهٔ می — آب شد[٤] ساغر و لختی بچکیدن نرسید
یوسف ما سوی بازار دگر رخت[٥] کشید — مصر و صد مصر زلیخا بخریدن نرسید
خیز اگر راه روی طی مکان بدرقه ساز — کس بمنزلگه پاکان بدویدن نرسید
ملك از نشاۀ نورس غزلی زمزمه داشت
غوطه زد در می و کارش بچشیدن نرسید

---

۱. ع۳: غزل ندارد
۲. ع۲: 'کوچه بغلطید بخاك'
۳. ع۲: ' طایر'
٤. ع۱: ' زر'
۵. ع۲: 'لخت'

(۲۷۵)

[1]جگرم تافته جز لعل تو تابم نبرد | گشتم از خود مترشح کله آبم نبرد
دل بجوش آمده و گریهٔ طوفان تا کی | مژه بر یکدیگر افتاده و[2] آبم نبرد
ره بسوی تو نبردم ز نفس چیدن آه | جوش زد بوی جگر پی بکبابم نبرد
چنگ در جیب شکیبائیم انداخته شوق | بدرنگ آمده بودم بشتابم نبرد
شب نیابد دلم از هیچ مقامی تسکین | تا نیایم بسر کوی تو خوابم نبرد
من و غیر تو دل و دیده ام انباشته باد | تا مثال تو در[3] آئینه و آبم نبرد
عشق رخت از خرد آباد برون برد امل | بخرابات مغان مست و خرابم نبرد
چون سر[4] طره پرپیچ گره بر گرهم | جز کشاد مژهٔ او خم و تابم نبرد
[5]طاعت عشق ز مسجد بکنشتم نگذاشت | بپرستش کدهٔ ناز و عتابم نبرد

گر ملك بر گل نورس نسرایم چکنم
صیحه ام گرم شد افسردگی آبم نبرد

(۲۷۶)

[6]اگر دوری کنم از یار خیر من دران باشد | زهی شهد وصالی کان طفیل دیگران باشد
دل نالان من همراه آن محمل نشین بادا | که افغان شهیدانش درای کاروان باشد
سزای بزم او هستم ولیکن ره نمی یابم | که سد راه من چین جبین پاسبان باشد
اگر لاف محبت میزنی هرگز منال ای دل | که افغان گرفتاران صدای الامان باشد

---

۱.ع۳: غزل ندارد　　۲.ع۲: 'افتاد که'
۳.ع۲: ' بر'　　۴.ع۲: ' خم'
۵.ع۲: 'چند بیحد زه کز تار گریبان نیاز'
۶.ع۲،ع۳: غزل ندارد

مرا در بتپرستی هر سر مو گشت زناری	هنوز آن نامسلمان در مقام امتحان باشد
چه ترسانند از روز جزا و پرسش حرفم[1]	که در عشقش مرا هر لحظه صد آخر زبان باشد

ملك کو قدرت آنت که گویی شمهٔ با او
بعرض مدعا گیرم ترا طی لسان باشد

(۲۷۷)

[2]گلرخان درد دلم را چاره سازی میکنند	من که و این لطفها مسکین نوازی میکنند
در ریاض حسن چشمانت دو آهویند مست	گاه میغلطند بر گل گاه بازی میکنند
خرقه را در بحر جام افگن که ساغر مشربان	هرچه او آلودگی دارد نمازی میکنند

حیف اوقاتی که آن بگذشت بی خوبان ملك
خرم آن عمری که صرف عشقبازی میکنند

(۲۷۸)

[3]بر سرم چون شعله گلگون جفا را گرم کرد	تاخت بر خاکی که نعل باد پا را گرم کرد
شرم سر درپیش را بر آرزو دستی نبود	گرم کرد افسانه تا چشم حیا را گرم کرد
مرگ عشرت را بماتمخانهٔ راهم فتاد	مویهٔ برداشتم کاهل عزا را گرم کرد
قطرهٔ خونم چکد بر خاك و رقصد چون شرار	زخم تیغ آتشین در سینه جا را گرم کرد
خواست عشقم بر سر کویی بغیرت سوختن	باد زد بازار نفت و بوریا را گرم کرد
در هوای سرهم ناسور داغ پهن چشم	تنگ کرد آغوش بر درد و دوا را گرم کرد

---

۱.ر: 'حشرم'	۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد

بر طلسم مهر سحر چشم بندیها که ساخت		سرو گشت اعجاز افسون و فسا را گرم کرد
داغ میریزد بزخم از تیزی مژگان او		شعلهٔ خونم دم تیغ بلا را گرم کرد
جذبهٔ آتش عنان اینک مسافت سوز شد		گرم رو گشت و براق گرم مارا گرم کرد
غنچه کولب گرد کن بر آتش بلبل بدم		دامن گل پهن شد مرغ هوا را گرم کرد
عشق را افتاد ره بر جوش طوفان بلا		بر تلاطم سینه افگند و شنا را گرم کرد
زاهد افسرده کالا رونقی در کار داشت		زهد سر آورد و بازار ریا را گرم کرد
آب و آتش را بنزدیك که آمیزش فتاد		یك نظر هنگامهٔ صد ماجرا را گرم کرد

مژده نورس ملك در نورس آباد سخن
نورسی در داد و نورس پادشا را گرم کرد

(۲۷۹)

[1]امشب که شمع روی توام در نظر نبود		دردی بسینه بود که راهش بدر نبود
مردیم از فراق وفا و وفا نکرد		گاهی وفا نمود که از ما اثر نبود
گفتم که نیم جانی ازین غم بدر برم		جایی مرا گرفت که راهم بدر نبود
می آزمود دل اثر نالهای خویش		صد ناله بیش کرد یکی کارگر نبود
اول وسیله در صدد عذر خواهیست		حاجت بسوز گریه و آه سحر نبود
آنرا که دوش ضربت تیغت بخون[2] نشاند		امروز دیدمش رمقی بیشتر نبود
آن چشم جاودانه عابد فریب دوش		لطفی بمن نمود که دل را خبر نبود

گر بیخودی نمود ملك جای منع نیست
اورا چه جرم حوصله اش آنقدر نبود

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد		۲. ع۱: 'فرو'

## (۲۸۰)

[1]عشق در اقلیم دلها پادشاهی میکند    پادشه گردیده است و دادخواهی میکند
[2]پادشاه عشق می آید به تسخیر دلم    بر سر لطفست یعنی عذرخواهی میکند
یافت از دریوزهٔ خواهش دلم صدر قبول    دی گدایی مینمود امروز شاهی میکند
ای حریفان الحذر از عشق اندر یکنفس    رنگ لعلی را ز تاب درد کاهی میکند

خیرباد آرزوی خود سلك دوشینه کرد
محمل امید را امروز راهی میکند

## (۲۸۱)

[3]بر سنانها زهر مژگان ریختند    بر جگرها زخم الوان ریختند
چاشنی کردند زان لب لهجهٔ    طوطیان بر شکرستان ریختند
رشحی از حسن مجازی مانده بود    مایهٔ بر خاك کنعان ریختند
عشق مصری را زلیخا ساختند    کفر ترسا کیش صنعان ساختند
بوی گل رست از گریبان بهار    بلبلان بر شور افغان ریختند
چشم روشن شد بخاك پای او    سرمه در خاك صفاهان ریختند
تا شکیبد لختی از خاکسترم    بر تلاطمهای طوفان ریختند
همچو غیبت حاضر وقت آمدند    صاف و می از درد هذیان ریختند
شهر چشم بد خماری شهد شد    بر حریف آب دندان ریختند
از بساط خورده [4] گیری خورده    بر درشت قلزم و کان ریختند

---

۱. ع۲ـع۳: غزل ندارد    ۲. ر: شعر ندارد
۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد    ۴. ع۱: 'خورد'

جنتی بودم بکم گستاخیی — حلّها از پیکر جان ریختند
ابر خونی بر دمیدند از مژه — دل بمشت گل بدامان ریختند
از نم مژگان سیلان ترم — خنده بر لعل بدخشان ریختند
امتحانرا قطرۀ از گریه ام — آب شد بر مغز سندان ریختند
صورت[1] مجموعی عقل و حواس — شش جهت بر[2] چار ارکان ریختند
باده را بیهوش دارو ساختند — بیخودی در جام مستان ریختند

سرهم داغ سلك دریوزه رفت
سونشی از زهر پیکان ریختند

(۲۸۲)

[3]حدیث ما بزبان قلم نمی افتد — رموز عشق جنون بر رقم نمی افتد
رقوم خاطر ابتر نیافت رابطۀ — گسسته رادّه دفتر بهم نمی افتد
غبار جلوۀ او دور دور از طرفی — که کام کام سری در قدم نمی افتد
کمین جذب توام دام میکشد کین صید — بصوت طبل و سماع علم نمی افتد
ز هم نمیگسلد نقش جاده چون زنجیر — سپاه فتنه ز دنبال هم نمی افتد
پیاله گوش بر آواز طایر سحر است — صلای می ز لب صبحدم نمی افتد
ز جزوی دوجهانم بکلی افگندی — بخاطرم گذر بیش و کم نمی افتد
مرا بتفرقه افگند باد حمله او — ز بس تزلزلم اعضا بهم نمی افتد
گذشته ام ز پل برزخ فنا و بقا — رهم بجوی حدوث و قدم نمی افتد
حساب دفتر دریا و کان فتاد از ضبط — ره قلم بشمار درم نمی افتد

---

۱.ع۱: 'صورتی'　　۲.ع۱: 'پا'

۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد

گداخت عشق تو نشو و نما در آب و گلم		زمین سوخته ام نم بنم نمی افتد
نشان یافتگان وجود از من پرس		رهت بگمشدگان عدم نمی افتد
کبوتران دل از آب و دانه رم خوردند		صفیر زمزمیان بر حرم نمی افتد
فلك ز خاك درت داد افسری بر سر		که نقش سایهٔ او بر درم نمی افتد
کف ملك دوجهانرا بنور خود انباشت
هنوز سایه او بر درم نمی افتد

(۲۸۳)

این صنم کیست که صد مرتبه حیرانم کرد		کرد یك عشوه و صد رخنه در ایمانم کرد
بفسون نگهی راه دل و دینم زد		بفریب سخنی بی سر و سامانم کرد
رخ بر افروخت بشکلی که سراپایم سوخت		طره برتافت برنگی که پریشانم کرد
کارم از گمرهی عشق بکفر انجامید		حسن چون طره بر انداخت[1] مسلمانم کرد
جرم افشای محبت ره تزویرم[2] زد		غیرت عشق تو زین راه[3] بزندانم کرد
مدت وصل مرا طول ابد می باید		تا بگویم که فراق تو چه با جانم[4] کرد
ملك آن نیست که بر ترك تو قادر باشد
میدهم جان و جدایی ز تو نتوانم کرد

(۲۸٤)

[5] از می عشق تو عاشق طبع مخموری ندارد		کرد خمها خالی و کیفیتش زوری ندارد

---

۱.ع۲: 'پنداخت'		۲.ع۲،ع۳: 'تدبیرم'
۳.ع۲: 'عشق تو ام برد وبزندانم' ؛ ع۳: 'عشق کدام بر تیبراندنم'

گر ز نزدیکان و خاصان ولی دورم میفگن — کز در او تاب دوری هیچ مهجوری ندارد
من هلاك دانهٔ لطفی و او اهمال ورز — خوش سلیمانی که پاس خاطر موری ندارد
ای تنك مشرب شراب عشق در وسعت نگنجد — هان ننوشی ظرف این می هیچ منصوری ندارد
جز نقیض[1] مطلب ما شیوهٔ دیگر نداند — نرگست در مردمی از عشوه دستوری ندارد
اشك چشمی گر نباشد سور مجلس کی نماید — گر نباشد هایهای گریه پرشوری ندارد

باز رو در تیرگی دارد ملك کاشانهٔ دل
بی فروغ چهره او شمع ما نوری ندارد

(۲۸۵)

[2]بر آمد صبح روشن رو بر آمد — لوای عاشقان از کو بر آمد
سر خلوت ز جیب انجمن خاست — ریاضت از پس زانو بر آمد
دل موری شکیب وعده ام نیست — ز چشم انتظارم مو بر آمد
دلم برگی سبك سنگی ندارد — ز صاف و درد رنگ و بو بر آمد
ز آب قطره زنده است و مرده است — گیاهی کز کنار جو بر آمد
نشان پای مور و کلهٔ شیر — بجستم سعیم از آهو بر آمد
بسایل عشق میورزد عطایش — تمنا زین چه و زان کو بر آمد
کسی را رخت عشرت ساحلی کرد — که از دریا بآب رو بر آمد
بزیت کیمیا تر کن دماغی[3] — ز خشکی حرص آتش خو بر آمد
نظر در دیدهٔ حرف و حکایت — که ابرویش بگفت و گو بر آمد

ملك گفتم بگفتا این ملك کیست
که او گم در تو گشت و او بر آمد

---

۱. ع۱: 'فیض'
۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: 'دماغان'

(۲۸٦)

[1]دوش نـوبـادهٔ امید درآغـوشـم بـود | زلف شب مجمره گردان برو دوشم بود
حسن در پـرده تـمثـال تجلی میکـرد | داشتم آئینه در دست و فراموشم بودم
[2]شـوق هیزم کش گنجینه علیانم گشت | صبر خـاکستر آتشـکدهٔ جوشم بود
[3]بـر خـم شـانـه مشـاطـه تنم رشتهٔ نور | گـر بگویم که سر زلف که بردوشم بود
صوت[4]ناقوس طرب بتکده در زمزمه داشت | نه صنم بلکه صنم خانه در آغوشم بود
[5]گـوشـمالـی کـه من از پند ادیبان خوردم | میـدهـد یـادم از آنهـا که فراموشم بود

ملك از [6]هر بن مو زمزمهٔ می پرداخت
گوش بر وسوسهٔ آن لب خاموشم بود

(۲۸۷)

[7]ازیـن طـلسـم که دل در نهاد من دارد | هـزار تـعبیـه در خـاك و بـاد من دارد
اثر چه شد که دلش را بآنطرف نکشید | سـری بـنـالـه و گـوشی بداد من دارد
سپهـر مـا هـمـه گـردن کله نهاد از سر | سپـر فگـنـده [8]سـر انـقیـاد مـن دارد
ز دست چون نرود پای صبر سست نهاد | کـه تـکیـه بـر دل نـاعتمـاد من دارد
سپهر قفل و کلید از دل و دماغم ساخت | کـه حـل و عقد زنند و کشاد من دارد
مسـافران ز غـم توشه دل سبك دارید | کـه دوش هفت فلك حمل زاد من دارد

---

۱. ع۳: غزل ندارد
۲. ع۱،ر: شعر ندارد
۳. ع۱،ر: شعر ندارد
٤. ع۲: 'صورت'
۵. ع۱،ر: شعر ندارد
٦. ر: شعر ندارد ؛ ع۱: خوانده نشد
۷. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۸. ع۱: فگنده' و'

شبم چو دود پراگنده در جهان و هنوز | سفید چشم بیاض از سواد من دارد
نماند مایهٔ تعمیرم از خرابی عشق | بآن رسید که دست از نهاد من دارد
نمك بمصر پراگندم از روایی حسن | سر معامله شور مراد من دارد
صحیفه بر گل و سنبل بخندد از نقشش | قلم که دیده برشح مداد من دارد
فلك ز منکر و معروف امر و نهی نهاد | تنی بعجز که سر بر نفاد من دارد
ز نیم لحظه وصالتو دیر خرسندم | دل تو پاس دل زود شاد من دارد
فراشی شدم و از دلم نیفگندی | بگرد یار تو گردم که یاد من دارد

حلال باد ملك بر تو ذوق شاگردی
که شیوهای بدیع اوستاد من دارد

(۲۸۸)

[1]قبول بندگیم جز برو حواله نماند | فروختم دل و مهری برآن قباله نماند
چه جای خاطر آباد بل خرابهٔ دل | برون ز قبضهٔ تسخیر آن کلاله نماند
غمت بساغر دل ریخت دجله دجله بلا | چنان کشید که یك قطره در پیاله نماند
دهان بلقمه گردون دلیر باز مکن | نوالهٔ چو مه اندر گلوی هاله نماند
کشود دفتر گل را صبا و بلبل مست | دوقطره ریخت که یکحرف در رساله نماند
باین کرشمه نراندی بهیچ صید گهی | که حق تیغ تو در گردن غزاله نماند
لب پیاله می گشت کز لك من و ما | برین صحیفه نشانی از آن مقاله نماند

ملك ز پنبهٔ داغت یکی شراره بجست
بسوخت دشت برنگی که رنگ لاله نماند

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد

[1] بــاز گشتــم از بــن دنـدان بـدردی خــوانــده بـود

صــاف کــردم لـقـمـه را نشـخـوار دردی مـانـده بـود

شــد تــلاطـم کـیـنــه بـحـر فتـنــه از قـعـر نیـام

رانـد بــر خــونـم بـلا تــا دلــربـایـی خـوانـده بـود

دسـت و پـا گـفتـم کـه درپیـچـم خـود استغنـای عشـق

دامــن از خـویــش آستیـن بـر کـایـنـات افشـانـده بـود

نــاتــوانــی مــانـد چـون کـرد از قـفـای کــاروان

بــود پیــش آهـنـگ لیك از جـمـلـه واپـس مـانـده بـود.

پــرده از نیك و بــد کـــار جهـــان بــرداشتـم

هــر کـــرا دیـدم ز مــن بـد تــر بـخـود [2] درمـــانـده بـود

پشـــت و روی دفتــر عشــق و مــحـبـت خــوانـده ام

هـــر کـــرا رو در تــو بـود از خـویـــش رو گــردانـده بـود

رهــروی مــی دیـدم از وی راه طـی شـد گـرد خـاسـت

پیــش پیــش کــاروان مــحـمـل بـمـنـزل مـانـده بـود

از در و دیـــوار مـــی آمـــد تـمـــاشـــا پیشـــهٔ

دیـده را صـد جـا فـزون بـر جـای خـود نـنشـانـده بـود

ســر مـکتبـخـــانـــهٔ عشـق از مـلك پـرس از مـلك

پیـــش استـــاد ازل او نیــز در ســر خــوانـده بـود

---

۱. ع۲،ع۳:غزل ندارد

۲.ع۱:' بخون'

(۲۹۰)

[1]بتی کش نیست نمکین دلربایی را نمیشاید گـل بیگـانـه پـرور آشنایی را نمیشاید
تـو شمع چهره روشن ساز و زیب بزم دیگر ده چراغ کور طبعان خودنمایی را نمیشاید
صلای عافیت زن گر سر تسخیر دل داری که مغرور سیاست پادشاهی را نمیشاید
کـمـان ام،تـحـانـرا میفگن در قوت بازو کـه این صید زبون زور آزمایی را نمیشاید
غـم خـوبـان نـمی ارزد باندوه پشیمانی تـاسفهای عشق انگشت خایی را نمیشاید
بـرون زن خمرا از اقلیم دل یعنی برون فرمائی کـه جـاه پـادشـاهـان روستایی را نمیشاید
[2]فـروغ حسـن را اکـنون صلای جلوه کمتر ده کـه طـاعـت خانه ما روشنائی را نمیشاید

مـلك امـروز نـقد دل بکف داری نمیدانی
گـدای نـو تـوانـگـر پادشاهی را نمیشاید

(۲۹۱)

[3]چـاه زلـفی را که آزادی اسیر و بنده شد دست و فترا کست با او هر سری کافگنده شد
کـوه مـنـت بر سرو در بردباری ناسپاس حیف تیغ و گردنی کز طور خود کیبنده شد
باد زد بیخ و برم سودای نورس چون برم ریشه کی گیرد درختی کوز بن بر کنده شد
رنـگـرز گو مرده بود از آرزوی رنگ تر گـونه شاداب اورا دیده مر گش زنده شد.
سینه را با ناله ربطی درد را با جان سری غـم بـدردش زنده بادا دل بداغ ارزنده شد

حسـن گـفتار مـلك اشعار عشق افروز او
آن ازل تـابـنـده بـادا ایـن ابـد پـاینده شد

---

۱. ع۲: غزل ندارد ۲. ر:شعر ندارد
۳. ع۲،ع۳:غزل ندارد

(۲۹۲)

[1] جمال کعبه و سیمای دیر همرنگند		نوای قاست و ناقوس بر یك آهنگند
نمود طی مقامات سعی محکم پای		هنوز سست بتان در سراغ فرسنگند
ز سحر ما چه کشاید که این فسونسازان		طلسم بستهٔ چندین هزار نیرنگند
گل موافقت ز آتش مخالفتند		بمهر در غضب اند و بصلح در جنگند
کجاست جذبهٔ محمل ربای کعبهٔ قرب[2]		که بخت نو سفر و بختیان کهن لنگند
نه تا تویی تو درین تنگنا فراخ روان		بوسع ملك سلیمان و مور دل تنگند
[3] کشاده پای نبستند بر ضعیف و قوی		نزار و فربهٔ فتراك عشق هم سنگند
گرانبها گهریم ار بعشق سرسبکیم		فناست پله درو کوه و کاه هم سنگند

ملك کلاه و نمد هر دو وارث مور است
که فوق دست سلیمان نگین و اورنگند

(۲۹۳)

[4] کنون که کشتی ما روی در تباهی کرد		سفیده ره وارستگی سیاهی کرد.
چنان بغل بشنا ده که باد سینه بموج		که ریگ قلزم رحمت گهر تباهی کرد
ز طاعت تو جهانیست در اطاعت من		که جبهه ام بسجود تو قبلگاهی کرد
نه این معامله بر وفق مدعاست دریغ		نکرد کار بدلخواه و هرچه خواهی کرد
محبتم سفر دور دارد اندر پیش		که توشه بر کمر ناله بست و راهی کرد

---

۱. ع۳: غزل ندارد		۲. ع ۲: ' عشقست '
۳. ع ۲: شعر ندارد		۴. ع۲، ع۳: غزل ندارد

نکرد عکس سهیلی بمن بنطع ادیم		هرآنچه سیلی عشقت بروی کاهی کرد
پگاه خیزی آهم بپایمردی اشك		چه طعنها که ز درگاه صبحگاهی کرد
نهاد درد کم عیش بر[1] بلا افزود		طرب فزای غم طرح عمر کاهی کرد
گزار شد لمن الملك واحد القهار
ملك گدای تو شد ترك پادشاهی کرد

(۲۹٤)

[2]بآن رسیده که گوشی باهل[3] راز کند		نیاز بیند و ناز و کرشمه ساز کند.
کنند خویش و تبار تو ناز و می زیبد		بحسن یك تن اگر در قبیله ناز کند
فسانهٔ شب غم رو بکوتهی آورد		مگر ز زلف تو لختی سخن دراز کند
کجاست تفرقه سنج عیار دشمن و دوست		که قلب را ز زر خالص امتیاز کند
ز بس رسیده ز من گر غلط کند نگهی		ز آهوی نظر خویش احتراز کند
چه آسمان چه زمین در سلوك عاشق سر		نشیب را ز نخستین قدم فراز کند
فتاد عقدهٔ از کار[4] عشق در کارم		مگر بناخن و دندان چرخ باز کند
فتاده ام ز نوا و گسسته ام چون تار		که همرهست بگو فکر بزم[5] و ساز کند.
ملك ز عهدهٔ شکر تو چون برون آید
هزار سال بیك سجده گر نماز کند

۱. ع ۱: 'عیش آنچه'
۲. ع ۲، ع ۳ غزل ندارد
۳. ع ۱: 'بر اهل'
٤. ر: 'تار'
٥. ر: 'برگ'

(۲۹۵)

[1]خنجر ناز تو بر سینه زدند | نقب او تا دل گنجینه زدند

کوبش سینه بوجد آمده است | رخنه بر خرقهٔ پشمینه زدند

عشق زد درّهٔ بیضا بگداخت | رشح انوار بر آئینه زدند

طبقات فلکی رابطه یافت | رشتهٔ شنبه و آدینه زدند

تیغ شد عشرت امروزی ما | بر سر حسرت دوشینه زدند

سپه عشق صف آرایی کرد | عشق نو بر غم دیرینه زدند

همه در وادی مهرند بمهر | کس ندیدیم که بر کینه زدند

چین زلف تو که بر مرغ دلم | دام را چین زده بر چینه زدند

ببر شادی امروز فگند | گریه بر روی غم دینه زدند

کو نشان[2] ملك امسالی را

از پی احمد پارینه زدند

(۲۹۶)

[3]کنم چون گرمخونی طور او دلمرده ام سازد

بگوید حرفهای سرد تا افسرده ام سازد

درخت گلشن دردم بآب دیده پرورده

معاذ اللّه سموم هجر اگر پرورده ام سازد

---

۱. ع ۲،ع ۳'غزل ندارد

۲. ع ۱: 'نشانی'

۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد

دلـم در بـرطپـد هـر گـز پیامـش پرسم از قـاصـد
کــه تـرسـم حـرفـی از وی سـر زنـد آزرده ام سـازد
ز خـوان وصـل او خـوش سـرمها[1] خـوردم مـعـاذاللّـه
اگــر از بهـر قـربـان سـاختـن پـرورده ام سـازد
سـلك چـون شـمـع بـا او گـرم حـرفـم لیك میترسم
کــه حـرفـی بـاز از وی سـر زنـد افسرده ام[2] سـازد

(۲۹۷)

[3]امشـب ز نـالـه رونـق تـاثیر برده اند
آب سـحـر بـآتـش شمشیر بـرده اند
در مغز صبح سوخت شب از گرمی شفق
سـردی ز استخـوان تباشیر بـرده اند
بـر پای شام کنده نهادند دست صبح
گیسـوی شـب بـریده بزنجیر برده اند
نـاموس حـربگـاه قـضا شد بدل بننگ
عـرض سلاح خـانـهٔ تـقدیر بـرده اند
پی کـرده انـد بـر در شام ابلق سلوك
بـر فـرق صبـح فتنـه بشبگیر برده اند
در پیشه کـه زور بخود پی نبرده است
روبـاه را بـمـعـرکـهٔ شیر بـرده انـد
آنـانکـه سفتـه انـد دل مو بنوك فکر
سـوی هـدف نشـان بـه پی تیر برده اند
نـخـچیر کی کـشد خط دیوار بر کمند
سیمـرغ را بـدام مـگـس گیر کـرده اند
ببـریده منصب ملکان عشق تاج بخش
نسبـت بـمـا گـمـان چه تقصیر برده اند

---

۱.ع۱: 'لقمها'
۲.ر: ' پژمرده ام'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۲۹۸)

[1]بعید هندوان سوگند سوگند | که آتش را برآورد آهن از بند
بیا دستی بآزادی برآریم | ببست از کنده در زنجیر پا چند
دلت را بر در دلها بگردان | مگر دریوزه گردد سیر و خرسند
چراغی برفروز و کف برانگیز | برآور حاجت هر آرزومند[2]
قد بی جلوه لعل بی تکلم | سی بی نشأه نخل نا[3] برومند
بهار خار بن گلهای خواری | کف نازای را خرجیست فرزند
فسردن جز شکستن بر ندارد | که گرمی با نفس کرده است پیوند
بر انگشتم اشارت راست چشمی | بهر جا گشت پرتو بر وی افگند

ملك بستی بقفل لب در گفت
زبان بکشا گهر در بند تا چند

(۲۹۹)

[4]آنچه غم کرد بدل باغ به بلبل نکند | باغبان با چمن و نامیه با گل نکند
عشق بر پرده که دید از نظر گل برداشت | کار عقلست که جز وهم تعقل نکند
عقل جز ساختگی عشق بجز سوختگی | کله خامیست مکن تا نفست گل نکند.
همه جا سلسلهٔ عشق بهم متصل است | جز بدور خطش اثبات تسلسل نکند
آهم آشفته بگویید بمشاطهٔ او[5] | شانه بازی بخم طرهٔ سنبل نکند

---

۱. ع ۲، ع۳:'غزل ندارد
۲. ع۱: 'خروسند'
۳. ع۱: 'پی'
۴. ع۲،ع۳ : غزل ندارد
۵. ع۱: 'باد'

زهره از چرخ به نیرنگ تو آمد بزمین　　　آه اگر زلف تو اش در چه بابل نکند
تاج بر تارك نه چرخ نهد پای ملك
اگر از مرتبه خویش تنزل نکند

(۳۰۰)

[1] شد خانهٔ صبر باد بنیاد　　　چون خانهٔ زین که بسته برباد
هر در یتیم کز صدف ماند　　　عقد نسبش ز رشته افتاد
می کنج مرمت جوانیست　　　ویران تو زین خراب تر باد
در خدمت قامت بلندی　　　دستم کوتاه شد ز اوراد
زنار برید طوق قمری　　　از طرهٔ سرو و زلف شمشاد
هشدار که خال عیب کور است　　　تا پا نخوری ز شط بغداد
گوساله بجنگ شیر با شاخ　　　ز آهن بحرام زاده فولاد
از سایه طرّهٔ کشیدم　　　زنجیر بپای سرو آزاد
نورس غزلم بطرح نه بیت　　　شاگردم و در فن خود استاد
نه مرتبه است و بیش ازین است　　　این نه سقف بدیع بنیاد
چون فطرت من فتاد نادر　　　بگو سخن از زیاد و کم زاد
ز آئینه مهرت ار فروزی
عکس ملکست بر وی افتاد

(۳۰۱)

[2] دوش در عرصهٔ ما نوبت جولان که بود　　　گوی امید دگر در خم چوگان که بود

---

۱. ع۲،ع۳ : غزل ندارد　　　۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد

خـواه بـویـی بـدمـاغـم ز کـجا می آید　　　رمـقی یافتم این نکـهت بستان که بود
دوش بـا اهـل وفـا بـر سـر لطـفـش دیدم　　　سـوخـت رشکم اثر ناله وافغان که بود
ظـلمت افزای دلم بود خیالش همه شب　　　تـا مـه طلعت او شمع شبستان که بود
گـوش بـر قصهٔ اندوه که بود است اورا　　　بـود بـرهـمـزده از حـال پریشان که بود
نکهت پیرهنش عمر خضر می بخشد　　　ایـن گل تازه هزاران ز گلستان که بود
زود شد کشته ملك شمع نشاطت امشب
آه تـا از اثـر جـنبـش دامـان کـه بـود

(۳۰۲)

چون گـل بسبك خیـزم از خـویـش برآورد[۱]　　　خـونم ز گران زخمی صد نیش برآورد
بـا سغبـچگـان سر ز یکی دوده بر آرم　　　زین باده که با جام جمم خویش برآورد
در پیچ و خم کارکسم کار نماند است　　　از مـغـلـطـه ام فکر کج اندیش برآورد
بـر سـوجهٔ صـد تفرقه زد عشق مشوش　　　تـا رخـت خود از ورطهٔ تشویش برآورد
بـر ریـش دل حرص و حسد پنبه نهادیم　　　معشـوقـهٔ امیـد و امـل ریـش برآورد
بر مسند دل عشق تو بنشست بشاهی　　　حسـرتـکـدهـا از دل درویـش بـرآورد
خـوابـانـد فـنـا بـر در دل نـاقهٔ تجـرید　　　تـا رخـت ز بـنـگاه کم و بیش برآورد
گـردیـد سـویـدای دل و مردمك چشم　　　هـر تیر کـه مژگان تو از کیش برآورد
بی جذبه ملك را سوی زنار کشان برد
بـا مـلـت و بی ملتی از کیـش برآورد

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۳۰۳)

[1]لخت دل بر دیدهٔ گریان پرد گریهٔ شوق تو بر مژگان پرد
تا شود دنباله دار ناوکت مردمك در دیدهٔ پیکان[2] پرد
رغبت قاتل بمقتولان نگر خنجرش بر خنجر قربان پرد
بشکند پرواز در بال و پرش بسکه دل در تنگنای جان پرد
بلبلان بر جیب گل دارند چشم خار غم بر سینهٔ بستان پرد
دام خوف ار گسترد زنّار عشق مرغ روح از کلّهٔ ایمان پرد
چون لب پیمانه گردد توبه خای نقص پیوند تو بر پیمان پرد
مژدهٔ دیدار غایب[3] حاضر است عضو عضو ظاهر و پنهان پرد
بر کشم از فرق طوطی بال و پر گر دلش بر ذوق هندوستان پرد
رخنه ریزد از گریبان ملك
پنجهٔ غم بر خم داسان پرد

(۳۰٤)

[4]تا دل ز ساکنان ره انتظار شد در انتظار روی تو چشمم چهار شد
آن جان مبتلا که ز می بود خار گشت آن جسم ناتوان که تو دیدی غبارشد
بی لطفی تو دوش در آمد بخاطرم دل آنقدر گریست که بی اختیار شد
عالم بهم برآمده برخاست رستخیز عاشق گرفت گنجی و مشغول یار شد

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۱: 'گریان'
۳. ع۳: 'غایت'
٤. ع۲،ع۳: غزل ندارد

در بوتهٔ وفای تو نقد وجود را چندان گداختیم که[1] صاحب عیار شد
آمد بپرسش من و تاب نظر نداشت گویا ز ناتوانی من شرمسار شد
در بحر عشق بسکه ملك دست و پا زدم
جانم ز تن برآمد و دستم ز کار شد

(۳۰۵)

[2]تا لعل تو بوسه ران نگردد خواهش گرد زبان نگردد
ساقی هنگام گرگ و میش است از باده سر شبان نگردد
هم شحنه تویی و هم عسس تو حکمست که پاسبان نگردد
می تیغ زند دعای سیفست جز قاتل درد خوان نگردد
عشق است کلاه سربلندی خاك افسر آسمان نگردد
شد[3] سرمه فسان بتیغ چشمت الماس سپند آن نگردد
بسته است طلسم جام جمشید جز باده طلسم دان نگردد
زاد از شب جمعه روز شنبه این نسل ز دودمان نگردد
کو فایدهٔ ز خویش رستن
سودای ملك زیان نگردد

(۳۰۶)

[4]کارم افتاد بشوخی که محابا نکند کشد و سوزد و اندازد و پروا نکند
در دلم رشکی دگر دوزخی افروخته است وای بر آنکه ازین شعله محابا نکند

---

۱.ع۲: 'در'
۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع ۱: 'شد' ندارد
۴.ع۲،ع۳: غزل ندارد

می کشم بار جفاها چکنم چون نکشم		یك دو روز است وفا می کند اینها نکند
وصل عامست ولی خاصگیان محرومند		غیر را مژده رسانید که غوغا نکند
نقد جان دادم از[1] دست پشیمانم ازین		سودمند آنکه ببازار تو سودا نکند
حرف کیفیت نظاره نداند عاشق		بهتر آنست که او وصل تمنا نکند

ملك آن نیست که بی خواهش ازو یابد کام
چه کند دلشده گر عرض تمنا نکند

(۳۰۷)

[2]ثلاثت سخنت باید آنچنان بدود		که نکته از ته دل تا سر زبان بدود
نشانه قصد و کمانست لفظ ومعنی تیر		بکش درست بزن تا دل نشان بدود.
نه لب بحرف گران نه زبان بلفظ سبك		چنانکه آمده از آسمان چنان بدود
میانه روز سبك سنگی سخن کردست		اگر سبك بنشیند اگر گران بدود
صفیر بانگ تذرو است و صفحه دامن دشت		چو کبك خامه ببال و پر بنان بدود
بتحفه می دهدم استخوان خویش همای		سگ گرسنه نیم کو باین و آن بدود
بحجلهٔ که شود بکر فکر گرم آغوش		کنار شوق شود آب و بر میان بدود
چو شیر خشم[3]قناعت گرسنه چشم مباش		همان بمغز رسد چون بر استخوان بدود
چون حرف[4] لال مشو عقده زبان بیان		کشای لب که روان در تن روان بدود
قلم چو تیر زبان گردد از فسان مداد		رقم بصفحه چو سوزن به پرنیان بدود

گل از ترانهٔ نورس ملك بر افروزد
که عندلیب چو آتش بر آشیان بدود

---

۱. ر: 'ازین'		۲. ع۲،ع: غزل ندارد
۳. ر: 'سیر چشم'		۴. ع۱: 'برق'

(۳۰۸)

[1]نـه جـام جـم طـرب انـگیز نغمۀ دارد    سـفـال دردی مـا نیـز نـغـمـۀ دارد
مـصـنف چمن اندر اصول فاخته ضرب    چـه صـوت بستـه کـه گلریز نغمۀ دارد
کـشـای دیـدۀ دل را بسـان روزن گـوش    شـنـو کـه سـرغ سـحـر نیـز نغمۀ دارد
[2]خدنگ آن مژه مضراب ساز چنگ بلاست    نـصیـب سیـنـه کـه سـر تیز نغمۀ دارد
سـحر چو صیحه برآورد و قمری از سر درد    سـمـاع سـرو بـلا ریـز نـغـمـۀ دارد
صـریر خامۀ شاپور نقش شیرین بست    هـنـوز صـورت پـرویـز نـغـمـۀ دارد
مـلك بـریـز ش اشکست سونش جگرت
هـنـوز نـالـه اثـر ریـز نـغـمـه دارد

(۳۰۹)

[3]آنـچـه مـن میـدانـم او بـنـمـایـدم شـادم کـنـد
عیـد قـربـانیسـت کـز صـد بـنـد آزادم کـنـد
بـادۀ تـر شـد هـوا جـام لبـالـب شـد زمیـن
خـاك سـاقـی گشتـه ام کـز جرعـۀ شـادم کـنـد
عشـق لیـلـی سـاخـت مـجـنون را اسیـر وحشیـان
بیستـون سـختسـت کـو شیـریـن کـه فـرهـادم کند
هـمـچـو خـار و خـس زمیـن[4] گیـر خـلاب پستیم
سـایـه کـو تـا پـایمـال سـرو و شـمشـادم کـنـد

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد    ۲.ع۱: 'سنان'
۳.ع۲،ع ۳: غزل ندارد    ۴.ع۱: 'خلاگیری زمین'

ازسرمست می گریزم خصم[1] معموریست کنج
خوش خرابم ترکتازی کو که آبادم کند

بسکه خاک من فروخورده است طوفان سرشک
نم بنم داداست ترسم سست بنیادم کند

سخت دستی بر بتر بستست عشق خانه کن
مشت خاکی مانده خواهد تحفهٔ بادم کند

سوسیم کز لن ترانی خورده ام صد پشت دست
دامن خضری بدست آرم که ارشادم کند

ناتوان صیدم ملك جذب ربودنها کجاست
کز خم فتراك دست آویز صیادم کند

(۳۱۰)

[2] حسن چون پاسخی بدر میداد — زیر لب می فشرد و سر میداد
لب لعلی کشیدم اندر کام — که بگوش امل گهر میداد
ورق از سیم ناب حل میساخت — جدول از ریشهٔ جگر میداد
نمك از پیرهن فرو می ریخت — شکر از آستین بدر میداد
بکف عشق دادم آئینهٔ — که ز کنه خرد خبر میداد
دیده هر گلبنی که می پرورد — آبش از چشمهٔ نظر میداد
ناله بر گریه سفره می گسترد — پارهٔ دل بما حضر میداد
طرهٔ دام بال و پر می کند — گره دانه بال و پر میداد
گریه میدید و خنده میفرمود — زهر میدادم و شکر میداد

---

۱. ع۱: 'خلق'
۲. ع۳: غزل ندارد

جگر واردات دل می سفت — مژه را آب نیشتر میداد
ملك امشب چه مایه حسرت داشت
ناله میکرد و درد سر میداد

(۳۱۱)

[1]تا دیدهٔ ادراك بر آن سرو قد آمد — صد گونه بلا بر سر اهل خرد آمد
دل مرده بدم چو گل رخسار تو دیدم — بار دگرم روح نوی در جسد آمد
شوق آمد و بگرفت سراپای وجودم — ای عقل کجایی که محل مدد آمد
بیهوشی دل از حد اندازه برون بود — بس تجربه کردیم که مسکین بخود آمد
گفتم بتو حرفی ملك آزرده شد از رشك
دانسته ام آن حرف ترا نیز بد آمد

(۳۱۲)

[2]گونه گون حرفی بنقش مهر و کین می افکند — دل ز کف آتش بجان آن برده این می افکند
کار هندو واز گون و کیش ترکان اشتلم — چشم وزلفش هرچه آن برده است این می افکند
یك عنان دستگیر و صد عنان گیر از کجا — هرچه پیش آید بروز واپسین می افکند
تازه کردم زخم دل را دستبردی میرود — چین دامان را بموج آستین می افکند
میکند ناسور داغ لاله مرهم می نهد — طرح هر گل کز نگاه [3]آتشین می افکند
سر باوج افراخت بخت و دل بموج انداخت عشق — آنچنان برداشت از خاك و چنین می افکند
در هوای تیغ او هر شام صید آفتاب — خویش را چون صید بسمل بر زمین می افکند

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: 'نشاط'

میوهٔ شوق از سر طوبی فرود آورد عشق		صیت نورس شور در عرش برین می افگند
بست در خون ملك ره بر کمان ابروان
جان نشان آن خدنگ دلنشین می افگند

(۳۱۳)

[۱]کنون که تیر فلك سینه کرد سینه مدزد		بجست برق بلاغم در آبگینه مدزد
چنانکه مهره برد سر بجیب حقه مگر		تو هم سپهر مشو سر بمغز کینه مدزد
باعتماد امانت توئی کلید دوکون		بنقب راز دلیری مکن دفینه مدزد
شرر بسوخته و شعله در گیا مخفیست		ورق چو پرده تند حرف در سفینه مدزد
بگل رسید دگر گفتگوی غنچهٔ راز		ز لب فسانهٔ بیهوشی شبینه مدزد
سرود قهقهه کبك تیز مضرابست		بریز خون بط و نغمه از خزینه مدزد
بقدر حوصله دریا دهد گهر بصدف		سخن جواهر نامیست از خزینه مدزد
یگانه گوهر فرد است دل برین رشته		مهینه عقده ز سلك جواهرینه مدزد
سفینه ساز مشو بحر دل مشور ملك
سفیه موج زد آرام از سکینه مدزد

(۳۱٤)

[۲]سرم شوری بسردارد نمیدانم چه خواهد شد		خطر رو در خطر دارد نمیدانم چه خواهد شد
من و اندیشهٔ آنرو دل و انداز آن قامت		بلا فکر دگر دارد نمیدانم چه خواهد شد
گرسنه چشم شد تیرت سراپا کرده منقاری		ز دل قصد جگر دارد نمیدانم چه خواهد شد
سبکروحست اما سرگرانی میبرد از حد		شکیب این ناله بردارد نمیدانم چه خواهد شد

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد		۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد

نه در دیده است تمکینش نه در دل جای آرامش      نمیگوید[1] چه سر دارد نمیدانم چه خواهد شد
بآن آغوش و آن برخشك خالی در گذشت از من      تمنا چشم تر دارد نمیدانم چه خواهد شد
نشست از دل برون خیل شکیب و شکوه طاقت
ملك عزم سفر دارد نمیدانم چه خواهد شد

(۳۱۵)

[2]تا کلك تویی بنان نگردد      حرفت بسر زبان نگردد
هان گوش مده بحرف هر کس      تا سامعه ات گران نگردد
حرف سبکان ز بس گرانی      گر نطق شود زبان نگردد
بر هیچ سواد دیده مکشا      تا پردهٔ چشم جان نگردد
تند است سیه کمیت آهم      با زلف تو همعنان نگردد
برخاست ز مرغ دل صفیری      سیمرغ ز آشیان نگردد
نوشین لب تیغ زخم تند است      چون سینه نمك ستان نگردد
از چشم که زنده رود گردید[3]      از سرمهٔ اصفهان نگردد
بر حرف ملك زبان مکن تیز
تا تیغ تو بر[4] فسان نگردد

(۳۱٦)

[5]صبا کوتا لباسی در عروسان چمن پوشد      کله بر سرو پیماید قبا بر یاسمن پوشد

---

۱. ر: 'نمیگویم'
۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: 'گردد'
٤. ع۱: 'بی'
٥. ع۲، ع۳: غزل ندارد

پرستار صنم طرفی نبست از سبحه پردازی  مگر آب رخ زنار عیب برهمن پوشد
فدای پیرهن شد جان یعقوب و همی خواهد  که ماتم را پلاسی بر در بیت الحزن پوشد
چو شوق کوه کندن کوهکن بر یکد گر بافد  ز صنعت کوه را بر تیشهٔ خارا شکن پوشد
بسرمستی درآ تا در نماند خار رسوایی  مگر چاك درونم را بچاك پیرهن پوشد
پریزاد گل اینك بال و پرهم زد بطاؤسی  که آخر چتر پر بر فرق مرغان چمن پوشد.
سپاه خط مشکین حلقه زد بر خون محبوسان  دلیلست اینکه میخواهد سر چاه ذقن پوشد
اگر آن لب بدست افتد ملك بر یکد گر خاید
پس آنکه معذرت را پرده بر خویشتن پوشد

(۳۱۷)

[۱] کو تیغ که بر رهن اثر بود دمی چند  شاید که سری چند بغلطد قدمی چند
بس خرمن شادیست درین مرز بیك خو  تخمی که فشاندم چه درودم المی چند
بر تخته سختی که قضا قرعه فگن شد  هر نقطه که گل کرد بر آمد ستمی چند
آمد بپرستش گه نمرود براهیم  کو تیشه که درهم بتراشم صنمی چند
راز است می کهنه و صبر است تنك ظرف  نو بود سفالی و برون داد نمی چند
دل طفل نوآموختهٔ مکتب راز است  چون مست تنك مایه بدر داد دمی چند
سهوی که بعمدا بنگارند کم انگار  در کش بفسان تیغ و قلم کن قلمی چند
ضبط دل خود کن ملك از سلسله مویان
در دست صبا نیست بجز پیچ و خمی چند

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۳۱۸)

[1]در گــلــزار خــار و خــس دارد | بــوی گــل تــنـگــی نـفــس دراد
قـطره چشمست و گریه مردمکش | دیــده وا کــردنــی هــوس دارد
کشتـی دیـده بـادبـان پریست | روی در ســـاحـــل ارس دارد
عیـد بـازی و طـایـران نشـاط | مـرغ مـا بـاغ در قـفـس دارد
نـخـل ایمن شگفت و در سر دست | یـد بیـضـای[2] گــل قبـس دارد
روی بـر خـاکسار این سر کـو | پـایشـان چشم بـاز پـس دارد
عـکـس آئینه دام گسترده است | سـر خـورشید در مـرس دارد
چـاك چـاکست دامن محمل | نـاقـهٔ کیسـت کین جـرس دارد

مـلك از پـا فتـاد دستـش گیـر
کـه بـدامـانـت دسـت رس دارد

(۳۱۹)

[3]بآن رسید که گوشی باهل راز کند | نیـاز بینـد و نـاز و کرشمه ساز کند
بـنـای عـافیتم میشود خراب اگر | در کـرشـمـه بـروی ستیزه باز کند
مقیم بزم طرب سخت غافلست ز هجر | بـلا رسیـد بـگـوییـد در فـراز کـنـد.
کـنـنـد خـویـش و تبار تو ناز و میزیبد | بحسن یك تن اگر یك قبیله ناز کند
بدست عشق بران صید کش تو صیادی | بـدام رقـص بـآواز طبـل بـاز کـنـد
بیکدو روز بجـایـی رسید اوضاعت | که غیر هم ز تو میخواهد احتراز کند

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد     ۲.ر: 'ید بیضای'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد

ملك بباخت دل و دین و این سزای کسی
که اعتماد بخوبان عشوه ساز کند

(۳۲۰)

[1]ساحل که بیند ارنی باد مراد باشد — آری عنان کشتی در دست باد باشد
مالك گرفته خود را مصراست و[2] صد خریدار — یعنی غرور کالا حسن مزاد باشد
دل داغ چیده درهم بر تخته نزد سینه — کی مهر را ز ششدر چشم کشاد باشد
دریای دیده هرگز بی شورشی نباشد — کز جزرو[3] مد گهی کم گاهی زیاد باشد
ذکرت رفیق رهرو فکرت دلیل سالك — اندیشهٔ تو منزل یاد تو زاد باشد
ظلم فراق تا کی آزار هجر تا چند — بیداد کن بزندان شاهی بداد باشد
راه عدم گرفتیم از شهر بند هستی — دل بار بست و جان نیز در خیر باد باشد
پرواز ملك فطرت گرد ملك نگردد
در دودمان معنی فخر از نژاد باشد

(۳۲۱)

[4]بدعوی تاختنها پیش دستیها زیان دارد — سوار مرد میدانست کو پاس عنان دارد
روان گشت از کناردشت هرسو چشمهٔ داغی — صبا از گرد راهی حرف مرهم درمیان دارد
چه عشق و عشق شاخ بی برست و دست بی برگی — ز گل بلبل همان دارد که سرو از بوستان دارد
زبس کز وسع دل در دست کس باور نکرد از خود — ندارد صبر بیش از بیش و حسرت بیش ازان دارد

---

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد — ۲. ع۱: 'و' ندارد
۳. ع۱: 'و' ندارد — ۴. ع۲، ع۳: غزل ندارد

بتیغ غمزه اش گستاخ شد سوگند بیباکی — بخونم میکند تقصیر و خنجر درمیان دارد

بپرس از غنچهٔ لب بسته نرگس کرد ایمانی — که گوياييم چون سوسن بخاموشی زبان دارد

بباغ آمد ز طرف دشت لب گلریز و سرپرمی — بغارت برده رنگ لاله قصد ارغوان دارد

سخن باریکتر گشت از سخن نازکتر از نازك — بمویی نکتهٔ در بند و [1] رمزی در بیان دارد

ز رنگ آمیزی مستان بی رنگست تمثالی

سلك گر قطرهٔ گل میکند داغی نشان دارد

(۳۲۲)

[2] امروز قتل منبر و محراب کرده اند — قندیل صبح را گل خوناب کرده اند

گشته است چشم فتنه نگه خیز تر ز صبح — طفلان صبح ترك شكرخواب کرده اند

دل اخگریست تافته وداغها کباب — مغز تنور سینه جگرتاب کرده اند

شبه گیاه سوخته سررشتهٔ الست — در یکدگر گسسته و پرتاب کرده اند

بر لوح جبههٔ سر سردان نوشته اند — حرفی که حرز بازوی اخراب کرده اند

برگی ز نخل وادی ایمن فشانده اند — زخمی که ترك افسر احباب کرده اند

از نوك تیغ بر سر شیرخدا زدند — يك زخم و هفت کرده چرخ آب کرده اند

در صبح نازده سر یکحرف کرده باز — چندین هزار نکته ز هر باب کرده اند

از برگ ریز عمر سلك یاد می دهد

مرغان که نوحه بر گل سیراب کرده اند

(۳۲۳)

[3] این می نتوان بساغر آورد — گفتی که لبت ز کوثر آورد

---

۱. ع ۱: 'بند است'

۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد

۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد

لافـی بـدروغ شـمـع بـا صبـح | سـی زد خـورشیـد سـر بـر[1] آورد
سـر بـرد بجیب و گشت خـامـوش | اینهـا گـل آنکـه سـر بـر آورد
چـون مـرغ ز آشیـانـه برخـاست | گـفتـی کـه ز شعـلـه پـر بـر آورد
پـروانـه بـآن خشـن لبـاسـی | نـازك تـن شـعـلـه در بـر آورد
خـورشیـد ز کـوه تیـغ زد تیـغ | لشـکـر کـش صبـح سـر بـر[2] آورد
بـاز آمـدنـی نـداشـت رفتـن | بـر مـا تگ و پـوی را سـر[3] آورد
حـرفـی نشنیـد و گـفـت خـامـوش | بـر مـا در گـفتـگـو بـر آورد
زنـار ملك گسست و[4] پیـوست
تسبیح ز زلف کافـر آورد

(۳۲۴)

قضـا بعشقـم اگـر سرفرو نمی آورد | قـلادهـا بـکـمین گـلـو نـمی آورد
[5]مـوحـدانـه بـکثرت علاقهٔ می داشت | یـگـانـگـی بجهـان دو رو نـمی آورد
یقین کعبه روانش[6] آنزمان منزه[7] بود | کـه او سـری بـره جستجـو نمی آورد
کـه محرمیت اسرار زنده پوشان داشت | کـه دلـق چاك[8] بپـای رفـو نمی آورد
کـفـی کـه جـرعهٔ خورشید را قفا میزد | نیـاز مـی بسـلام[9] سبـو نـمی آورد

---

۱.ر: 'بر سر'
۲.ر: 'بر سر'
۳.ع۱: 'سر بر'
۴.ع۱: 'و' ندارد
۵.ع۲: شعر ندارد
۶.ع ۲: 'دوفریش'؛ 'رو فروش'
۷.ع۲،ع۳: 'شده بود'
۸.ع۲،ع۳: 'فاقه'
۹.ع۲،ع۳: 'بسلامی'

مگر جرس بشب[1] آهنگ رهروان نرسید — که ناله رو[2] بدر های و هو نمی آورد
سخای عاریتی کود کست وقش ز کال[3] — و گـر نـه تـفـرقـه درآب رو نمـی آورد
مـلك اسیر نقوششست پای بند نقوش
و گـر نـه سـر بدوعـالـم فرو نمی آورد

(۳۲۵)

[4] دیـده ام شـد گـریـه و بر رو دویـد — نـالـه ام چـاکـی کـه بر پهلو دوید
بـر بسـاط دیـده شـد دل مهـره بـاز — هـر نـگـه چین گشـت و بر ابرو دوید
وصـل خـاص اینك صلای عـام داد — آرزوی مـنـزوی بـر کـو دویـد
[5] پـاك کـردم گـریـهٔ انبـاشتـه — آمـد آب رفتـه و بـر جـو دویـد
گـریـه رسـت از تـنـگنـای سردمك — دل بمـژگـان چـون گـره بـر مو دوید
سوی بزم باده خـواران مژده تاخت — لـخـت دل بـر آتشسـت و بـو دویـد.
بـا دوعـالـم عشـق یـکـرو شـد مـلك
ایـن خبر در چـار حـد شش سو دوید

(۳۲۶)

[6] هـر کـجـا حسـن مسـت سـاغر بود — عـصـمـت آنـجـا چـو حلقه بر در بود
دیـدهٔ پـاك و[7] حسـن آلـوده — آتـش خشك و هیـزم تـر بـود

۱. ع ۳:' ره'
۲. ع۲، ع۳: ' رو'ندارد
۳. ع ۲، ع۳:' عال'
٤. ع۲، ع۳:غزل ندارد
٥. ع۱:' بنده'
٦. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۷. ع۱:' و'ندارد

دل ز تـــرداســـان بـــزنگ افتـــاد ورنـــه آئيـنـــهٔ ســـكـنـدر بـود

(۳۲۷)

[1]در خـانـهٔ بسر كـن كـش مايهٔ نسوزد ور نـالـهٔ بـرآيـد هـمسـايـهٔ نسوزد
سـود و زيـان بسـوزم تـا حدتی نخيزد كـار ار بـمـايـه افتد پيمانهٔ نسوزد
آراستـی ايـاغـی افـروختـی چـراغـی پـروانـهٔ ببـالـد پيـرايـهٔ بسـوزد
بر عاصيان[2] چه خوانم[3] اسرار وحی منزل بـر صـفـحـهٔ نسوزم تـا آيـهٔ نسوزد.
دل در فـلك پـناهـد جان بر قمر گريزد در ظـلـمتـی نـميرد در سـايـهٔ نسوزد
بـر مـا در حـوادث بـكشـاد بـار حملی كـش كـودكـی نـميرد تا دايهٔ نسوزد

(۳۲۸)

[4]در رشتهٔ[5] كه جنس دعا خرج ميشود دخـل اثـر بـه بيع و شرا خرج ميشود
در طاعت تو راه خريد و فروخت نيست زهد است كآن برای ريا خرج ميشود
دخل زيان كه پر شد از آن كيسهٔ زمين در چار سوی نشو و نما خرج ميشود
اهـمـال چند در طلب يكدلان خويش از غـمـزهٔ تـو نيم بيـا خـرج ميشود
از رهـن كـاسدی بـدر آمد متاع عهد هـر نـقد كآن به بيع و وفا خرج ميشود
دخـل من و شكيب بهم وا نمی خورد كـايـنجا ذخيره های بلا خرج ميشود .
[6]حاشا كه جنس دشنهٔ خواری ز كف دهيم چـندانـكـه آبـروی حيا خرج ميشود
خضر و مسيح نسخه نويسان حكمتند دردت بـجـان مرض بشفا خرج ميشود

۱. ع۲: غزل ندارد ۲. ع۳: 'بر عصيان'
۳. ع۳: 'خانم' ٤. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۵. ر: 'رسته' ٦. ر: شعر ندارد

ریزم بقیمت حبشی نقد مرحبا    در حلقه که بکر حیا خرج میشود
هر خردهٔ که داشت ملك بر بساط جان
گردست خرج ناز تو یا خرج میشود

(۳۲۹)

[1] کس به بیگانه آشنا چه کند    غیر مهر و بجز وفا چه کند
عشق اجزای دل نکرد اکسیر    کیمیا گر بکیمیا چه کند
گل سوریست زخم ناسوری    گلم اینست تا گیا چه کند
درد بر روی درد تا چه شود    داغ بر روی داغ تا چه کند
ناقه راه غلط گرفت و برفت    تا بمجنون دم درا چه کند
همچو محراب برزدی دامن    قبلهٔ تا دم دعا چه کند
دید جانبازی مرا دل گفت    بتو آن می کند بما چه کند
آب رو ضامنی نیافت ملك
کس باین جنس ناروا چه کند

(۳۳۰)

[2] دل شهری بغارت برده و عزم سفر دارد    زده یك شهر برهم روی در شهر دگر دارد
دل بلبل ز گل میسوزد و پروانه از آتش    بلی هرکس بقدر خویش سوزی در جگردارد
فزودم صبر تا کمتر جفا بینم چه دانستم    که محنت بیش بیند هر که طاقت بیشتر دارد
ز رشك صحبت شبها میفگن دردلم آتش    بترس از آه من آه سحرخیزان اثر دارد
ثمرهای بلامی بخشدم یارب چه نخلست این    بلاگردان شوم آن بوستانرا کین شجر دارد

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد    ۲. ع۲،ع۳:غزل ندارد

نقاب افگندنت شوق دل افزون میکند ترسم — که بیتابی ز روی کارم آخر پرده بردارد

ملك ما خود بحسرت دیده بستیم از تماشایش
خوشا چشمی که گاه دیدنش از خود خبر دارد

(۳۳۱)

[1]داغ جگرم بجوش ناید — آتشکده در خروش ناید
می نالم و می گریزم از خویش — این ناله بهیچ گوش ناید
[2]گوشی به ازین براز دل ده — حرفی بلب خموش ناید
بر آیت عشق نیست تفسیر — این ترجمه از سروش ناید
آغوش کشاده ام چو محراب — دستم بطواف دوش ناید
بیهش داروست بادهٔ عشق — صور ار بدمد بهوش ناید

دوشینه ملك سوی خرابات
رفتست بسر بدوش ناید

(۳۳۲)

[3]ز هستی دل ما تا نشانه خواهد بود — نشان ناوك جور زمانه خواهد بود
اساس حسن فروچین و غمزه را سر ده — که دست پرور این کارخانه خواهد بود
همای همت عاشق بلند پرواز است — کجا فریفتهٔ آب و دانه خواهد بود
ز نغمهٔ پر تیر تو دل برقص آورد [4] — دگر که پیش خدنگت نشانه خواهد بود
بسینه عشق تو افروختست شعلهٔ آه — که دوزخ از تف آن یك زبانه خواهد بود

---

۱.ع۲،ع۳: ل ندارد — ۲.ر: شعر اضافی
۳.ع۲،ع۳:غزل ندارد — ٤.ر: 'آمد'

گمان مبر که ز هجران کناره گیر شوم — که با خیال تو جان درمیانه خواهد بود
مکن جفا و مران زین درم[1] که تا جانست
ملك مجاور این آستانه خواهد بود

(۳۳۳)

[2]عشق عقاست نه مرغی که نشانش گیرند — بخیالش ببرند و بکمانش گیرند
هر که در قبضهٔ تسخیر قضا و قدر است — بزیان گیرد اگر نه بزبانش گیرند
[3]حرف شوق تو قدم بر ورق کس ننهد — بزبان قلم آید بزیانش گیرند
کشتی هر که ز گرداب شود لطمه ربای — اگر افتد بکناری بمیانش گیرند
کشتگانش اگر از منت سر باز رهند — خم فتراك گذارند و عنانش گیرند
عضو افشا گر اسرار بگزلك پیچند — گر قلم سر کشد اول ز بنانش گیرند
عهد موجود بآنی بود آنهم معدوم — که ازل تا ابد اجزای زمانش گیرند
حشر ما با عمل ماست که هر کس هرجا — هرچه کرد از بد و از نیك بآنش گیرند
ملك از بسکه ضعیفست فتاد از پرواز
گر[4] پر و بال کند باز روانش گیرند

(۳۳٤)

[5]حرکت نقشبند هستی شد — میل کل جزو حق پرستی شد
آبروی مرا کباب که کرد — کآتش از آرزو پرستی شد
نیست جز عشق بر فنا قادر — نیستی را چو گفت هستی شد

۱.ع ۱:'ز درم'
۲.ع ۲،ع ۳: غزل ندارد
۳:ع ۱: شعر ندارد
٤.ع ۱: 'که'
٥.ع ۲،ع ۳: غزل ندارد

غیر حنظل ز خار زهر ترست | بر شیرین تاك مستی شد
آب بر آتشم نیابد[1] دست | خاك و بادم بهم نشستی شد
تیر بر صید کند ناخن گشت | تا کمان تند گرم شستی شد
پیکرم کندهٔ فنا گردید | آلت ضربت دو دستی شد

از تو ایما و از ملك گردن
بر سر هر که دست بستی شد

(۳۳۵)

[2]عشق تو عقل را چو[3]بکوی جنون[4] کشید | صد پردگی ز پردهٔ عصمت برون کشید
فرهاد رشك صحبت پرویز را چو دید | طاقت نداشت رخت سوی بیستون کشید
مطرب چو شور گریهٔ مارا نظاره کرد | دستی بساز زد که دوعالم بخون کشید
شادی هنوز در دل من جا نکرده بود | جیبش گرفته دزد درونش برون کشید
دل گشت سامری و سرایت درو نکرد | عشقش قلم بدفتر سحر و فسون کشید
عشقت چو در رسید مقیم سرای دل | آمد برون و رخت بلا را درون کشید

از ضعف تن ملك نتوانست ناله کرد
در حیرتم که بار جفای تو چون کشید

(۳۳۶)

[5]هوش در موج آغوشی شنا کرد | بطوفانی برو دوش آشنا کرد

---

۱. ع۱: 'نیارد' ۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: 'چه' ۴. ع۱: 'چنان'
۵. ع ۲،ع۳: غزل ندارد

نمی گویم چها آمد چها رفت	که نتوانم یکی از صد ادا کرد.
بهار آمدجنون در شور مستیست	بفرقم داغ دستی آشنا کرد
مسیحا را بساط نسخ درپیچ	که زخمم سرهم و دردم دوا کرد
نفس تیر است و پرواز نشانه	زهی حاجت که آمین هم دعا کرد
چنان صبرم بدست و پا ببردند	که نتوانست دست از پا خطا[1] کرد
غبارم را بکوی اوست خویشی	که دامانی بدستم آشنا کرد
رمق دارد هنوز افسرده اخگر	نشاید گرمی از آتش جدا کرد
زلیخا بود لایق تر بزندان	بجرم اینکه یوسف را رها کرد
بهر مویش چرا نفروخت خود را	عیار فطرت ناقص چها کرد
کمال عشق کار ناقصان نیست	بلا کاری عجب مرد آزما کرد

ملك چون میل زد در نیل غوطه
مگر چشمی بروی سرمه وا کرد

(۳۳۷)

[2]نظارگیان دل بتماشای تو بستند	بر دیده و دل نقش تمنای تو بستند
بر صفحهٔ جان جلوهٔ حسن تو نوشتند	بر لوح نظر صورت زیبای تو بستند
پیرایه کران چون قلم انگشت گزیدند	کز سرو وصنوبر قد بالای تو بستند
صد رنگ زدودند ز نقش دل و دیده	تا عکس رخ آئینهٔ پیرای[3] تو بستند
از چین و ختن قافلهٔ مشك فروشان	هر بار که بستند بسودای تو بستند.

با تست ملك معنی هرصورت دلچسپ
نقش همه بر دیدهٔ بینای تو بستند

---

۱. ع ۱: 'جدا'
۲. ع ۲، ع ۳: غزل ندارد
۳. ع ۱: 'آرای'

(۳۳۸)

[1]دل گل غنچه شد شوری درین گلزار میباید
صراحی وار بلبل صیحه در منقار میباید

ز کیش برهمن کن کسب تسلیم ار پرستاری
مرید خرقه را تکبیری از زنار میباید

قلم از عهدهٔ شرح [2] جدایی چون برون آید
که با طی لسان حرفی بصد طومار میباید

تمنا بیش از پیش و زبان عرض حال اندك
شکیباییست کمتر از کم و بسیار میباید

چه گستاخست من حیران کار پور عمرانم
که اورا منصبی جز منصب گفتار میباید

ز هر جا پرده بردارند نسبت شرط دید آمد
دل گفتار داری دیدهٔ دیدار میباید

ز حرفم بوی خون می آید و لعل تو خونخواره
ز بی زنهاریم انگشتر زنهار میباید

سبکروحانه طی کردند این ره را گرانجانان
رعونت برطرف دوشی بزیر بار میباید

تو در دل بردن و من در غم دل داشتن بودن
ترا چندانکه دل باید مرا دیدار میباید

نه رنگی دارم از کفر و نه بویی از مسلمانی
مرا طوری درای سبحه و زنار میباید

دل آمادهٔ ایثار بود و رونما دارم
سر شایستهٔ خاك ره رفتار میباید

شرابم بی سفالست و بهارم بی بت نورس
گل فرخار اگر نبود گل فخّار میباید.

جنون و شعر در یك پله دارند این ابوجهلان
کجا وحی و چه هذیان سنج در هر کار میباید

سلك تا کی توان خفتن چو بت در بستر غفلت
دل آگاهی چو صحبت دیدهٔ بیدار میباید

(۳۳۹)

[3]دلم از پهلوی بالای تو پهلوها خورد
لطمه بر هر که زد از موج کمر بر ما خورد

چه صلا عام کنم خون جگر خاص منست
نقل و می نیست که آنرا نتوان تنها خورد.

---

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۱: 'شکر'

۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد

دانـهٔ مـرز سـحـر نیسـت بجز بیداری	صبح سرسبز مگر آبی ازین دریا خورد
بی مـن و دل بـگـلویش نرود قطرهٔ آب	هرچه از خون دل اندوخت غمت با ما خورد
تختهٔ نرد فلك دست دعا بر شش و پنج	هـر کـه را مهرهٔ پا دار نشد سر پا خورد
از پـراگـنـده روی پا مکن و دل جمع آر	کز پریشان منشی[1] باد سر صحرا خورد
بـزم لاهـوت ازل سـاقـی و نقل جبروت	خواست آن باده که بی ما نخورد با ما خورد
مـلك از ازل ره آورد چـه داری کـز کی
تـا نـگـویـنـد کـبـاب از جـگر صهبا خورد

(۳٤۰)

[2]دل رفت از جهان و غم بیکرانه خورد	مـجـنون نماند و درد دلی درمیانه ماند
از شعلهای آتش عشق تو ظاهر است	آن داغـهـا کـه بـر دل اهـل زمانه ماند
مـرغی که از شکنجهٔ دام بلا گریخت	تا حشر در دلش هوس آب و دانه ماند
اول ز سـر نهـاد کـلاه غـرور عشـق	وانـگـه سـر نیـاز بدین آستـانـه مـاند
میخواست حسن عربده انگیزی کند	چون فتنه در گرفت قدم بر کرانه[3] ماند
دوشینـه تـا سـحر بتمنای مقدمت	چشـم چـراغ بـر گـذر آستـانـه مـاند
صـد داستان عشق ملك ساخت روزگار
یـکتـن نبـود بیـش ازو صد فسانـه[4] مـاند

(۳٤۱)

[5]نـالـه در سینـه سـر بـصحـرا مـاند	گـریـه از پـرده رو بـدریـا مـانـد

---

۱.ع۱: ' منش'	۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد	۳.ع۱: 'درمیانه'
٤.ع ۱: 'بهانه'	۵.ع۲،ع۳: غزل ندارد

آه شـد گـرم راه بـی اثـری	تـری اشك خشك بـر جـا مـانـد

مـژهٔ چشـم حیـرتسـت رفـو	زخـم را دیـده بـر مـداوا مـانـد

پـای کـوبـان گذشـت[1] کبك دری	سینـه کـوبی بکـوه و صحرا ماند

کـوهکن مرگ خود همیشه[2] خرید	سخـت جـانی بسنگ خـارا مـاند

دامـن افشـان گذشـت بـر خورشید	گـرد بـر خـاطـر مسیـحـا مـانـد

غـمـزهٔ یـوسـفـش کـفـی نبریـد	ایـن هـوس در دل زلیـخـا مـانـد

مـن و او هـردو مـرغ یك قـافیـم	نـام از مـن نشـان ز عـنقـا مـانـد

مـلك از جلـوهٔ تـو رفـت از دسـت
مـنـت دیـده بـر تـمـاشـا مـانـد

(۳٤۲)

[3]ز ضعف مـردم و بانگ عدم نمی آید	نشـاط بـر سـر بـالین غم نمی آید

مـرا بـکـعبه مـخوانید و زحمتم ندهید	کـه بـت پرست بطوف حرم نمی آید

خـزانهـای خیـال من از ذخیرهٔ وصل	چنان پراست که چشمم بهم نمی آید

سـحاب گریهٔ من داده نرگست را آب	کـه از[4] نگـاه تـو بـوی ستم نمی آید

مـلك جـریـده رو ایـن راه را اگر مردی
کـه هـمـره تـو کسی یك قدم نمی آید

(۳٤۳)

[5]گل افشان سر زلفش ز گیر و دار می آید	خم فتراك رنگین کرده از نخچیر می آید

---

۱. ع۱: 'گذشت' ندارد	۲. ع۱: 'به تیشه'

۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد	٤. ع ۱: 'از' ندارد

۵. ع۲،۳: غزل ندارد

[1]سر میخانه نزدیکست طی کردید دوری ها ... بمجلس آبروی رفته سا دیر می آید
[2]بگردون طوق میچرخد بزانو کنده میرقصد ... جنون زد بر دماغم بوی از زنجیر می آید
[3]زلیخا فکردیگر کن که یوسف نیست آن یوسف ... ز کنعان کاروان حسن عالم گیر می آید
[4]ز مشکل زندگانیها بآسانی نجاتم ده ... اگر دو شد تمنا بر کرم تقصیر می آید
[5]ز منزل کاروان ناله دور و یار دل سنگین ... نکرد انوار یاری کاری از شبگیر می آید
[6]ز سنبل گردن شیران به بست وبرنشست آید ... بآورد هزبران رفته از نخجیر می آید
صراحی جلوهٔ گلدسته دارد از دم مقری ... بگوش از غلغل می غلغل تکبیر می آید
گل چنگال و دندان جوش زد بر نوک خار و خس ... بی آهو برین بیشه است بوی شیر می آید

ز کف سر رشتهٔ ره را باین پا سر مده ای دل
اگر کوتاه رفتی بر ملك تقصیر می آید

(٣٤٤)

[7]ذکر نام تو نامدارم کرد ... بار شوق تو بردبارم کرد
عشق زآن پیشتر که توسن نفس ... شوخی از حد برد چزارم کرد
فقر در بوتهٔ غمم بگداخت ... تا بهمت سبك عیارم کرد

ملك امید را پذیره مشو
بگریز از امل که خوارم کرد

(٣٤٥)

[8]گره بر ابرو و چین بر جبین افگنده می آید ... چو طوفان بلا استاده جا بر کنده می آید

---

۱، ۲، ۳، ٤، ٥ و ۷. ر: اشعار ندارد ۷ و ۸. ع ۲، ع ۳: غزل ندارد

کدامین بی گنه تا گشته است امروز پامالش　　که بس از شرمساری سر به پیش افگنده می آید
زبس خاك در او فیض کسب[1] زندگی دارد　　رود گر مردهٔ سوی در او زنده می آید.
ندارم[2] غیر استعداد سر بازی بکش خنجر　　نمی آید ز هر کس ترك جان از بنده می آید
مرا در ژنده پرهیز هر کس دید میگوید　　که این کافر نگر کش بوی کفر از ژنده می آید
بآه خویش مغرور است دل مسکین نمی داند　　که گل را بر فغان عندلیبان خنده می آید
همانا پاسبانی بر در او بوده است امشب
که از کویش ملك می آید و شرمنده می آید

(٣٤٦)

[3]بگل افشانی چشمم نظری[4] باز نکرد　　[5]رخنها تا بدل خون شده از ناز نکرد
[6]فکر نازك نظران در کمرت ره گم کرد　　دقت هیچ کس این رشته ز هم باز نکرد
[7]نرگست بر ید بیضا چه فسونها که بریخت　　سحر مژگان تو آن کرد که اعجاز نکرد.
[8]همرهان رخت بسر منزل اصلی بردند　　جرسی از پی این قافله آواز نکرد
عشق بر نالهٔ من پای طرب می کوبد　　هیچکس بر بط حسرت به ازین ساز نکرد
عشق بر چهرهٔ دین طرهٔ زنار[9] شکست　　حسن مشاطگی بهتر ازین قافله آواز نکرد
یك دهن قهقههٔ بر ساغر مستان نزدیم　　گریه آخر شکرین خندهٔ آغاز نکرد
چند مستانه بر آغوش تو خمیازه کشم　　بختم آخر[10] بتکلف بغلی[11] باز نکرد

---

١. ع١: 'آب'　　٢. ع١: 'ندارد' غیر
٣. ع٣: غزل ندارد؛ ع ١: شعر ندارد　٤. ع٢: 'بختم دهنی باز'
٥. ع٢: که زبان تا بکمر در دهن نکرد ٦. ع١: شعر ندارد؛ ع٢: ' دهنم'
٧و٨. ع١: اشعار ندارد　　٩. ع٢: 'معنی'
١٠. ع٢: ' ناز هرگز'　　١١. ع١: ' دهنی'

بلبل اندر شکرین بال نزد منقاری		مایل دام و قفس بود [1] که پرواز نکرد

ملك افسانهٔ آغاز نکرد از سر وجد

که فضای نفسم را چمن راز نکرد

(۳٤۷)

[2] خاك درش [3] ز خجلت ما یاد می کند		از آب روی اهل وفا یاد می کند

ذکر صبا بخیر که در [4] کشت زار قرب		ما را گهی ببرگ گیا یاد می کند

خون بر تنم کرشمه ز اجزای شوق سوخت		از رخنهای سینهٔ ما یاد می کند

ماییم و هر زمان و دگر گونه پرسشی		حسرت جدا و غصه جدا یاد می کند

شد عمرها که دل سفری گشت عنقریب

ما را بتحفهای بلا یاد می کند

(۳٤۸)

[5] روزی ز پیر وقت مریدی سوال کرد		ساز ره سلوك چگونه است حال کرد

در خاك گشته بود ز خون بهار سبز		دی تیغ زنگ خورده خزان بید مال کرد

پر کن قدح که می بته خم رسیده است		ساقی دگر تهیه غنج و دلال کرد

شهباز حسن او ز دو ابرو دو بال ساخت		این هفت قله را دل کبکی خیال کرد

فصل ربیع رابطهٔ فطرت منست		عشقش از آن خطاب بتاج الرجال کرد

بر خاطرش ز هستی من بود کلفتی		تیغی زدود کردی و رفع ملال کرد

---

۱. ع۲: 'آه تا دام رهش صیت' که

۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد

۳. ع۱: 'درش' ندارد

٤. ع ۱: 'در' ندارد

۵. ع۲، ع۳: غزل ندارد

از دست رفت دل ز صدای خدنگ او — گویا صفیر طایر رحمت خیال کرد
طاقت ز اضطراب مواسا گذشته است — غم بیش ازین محال بود احتمال کرد
بر خار خشك سایه نگسترد آفتاب — طالع ز نور تربیت او نهال کرد
صدق ملك که بر قدم صدق مانده است
طی ره دگر بچه فکر و خیال کرد

(۳۴۹)

[1]خلد در سینهٔ ایاغ بماند — خارش عطسه در دماغ بماند
راز مرهم ز خون تراوش کرد — گل تر دامنی بداغ بماند
یوسف از جستجوی او گم شد — از پی خویش در سراغ بماند
سوخت پروانه و ز شعلهٔ بال — دست در گردن چراغ بماند
بوی گل می دمد ز کشت دماغ — رنگ وحشت بباغ و راغ بماند
بار نکشودهٔ باریست بهار — برگ ریز خزان بباغ بماند
هر دو از طایران یك چمنند — گل به بلبل قفس بزاغ بماند
غنچه زد مهر بر زبان بلاغ — نالهٔ بلبلان براغ بماند
ملك از انجمن بخلوت رفت
عیش در گوشهٔ فراغ بماند

(۳۵۰)

[2]بر گل خون میزند یاسمنت را چه شد — نار بن از پا نشست نارونت را چه شد.
مرگ قدم کرده سخت بار عیادت گران — رفتنم از دست رفت آمدنت را چه شد
نکهتی از جیب خویش بر کش وزی ما فرست — دیدهٔ یعقوب کو پیرهنت را چه شد

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد

بر سر جادو گریست هندوی ترکان چین　　بابلی غمزهٔ سحر فنت را چه شد
رست بهار از زمین خون دل آمد بجوش　　چون گل می برفروز نسترنت را چه شد
ماحصل چلّه چیست فیض گل صحبتست　　خلوت دل داشتی انجمنت را چه شد
هست ملك هرچه هست غیر بجز غیر نیست
از تو و او تا بچند ما و منت را چه شد

(۳۵۱)

[۱]خسانرا کاشکی در جنت دیدار نگذارد　　که میترسم من امشب یك گلی[۲] بر بار نگذارد
عدو کم مایهٔ درد است یعنی غمزه راهی زن　　که مرد بی بضاعت را درین بازار نگذارد
هجوم بوالفضولان رفت از اندازه میترسم　　که تاراج خزان یك گل درین گلزار نگذارد
حریفانند گرم پاس جان کو گردش چشمی　　که مغروران هستی را سر دستار نگذارد
هلاك عشوهٔ یارم سر کار آگهی کردم　　که یکدم عاملان فتنه را بیکار نگذارد
زیان کفر و ایمانم خوشا کیفیت عشقی　　که او نام و نشان از سبحه و زنار نگذارد
حریف مصلحت بینان نیم کو بادهٔ تلخی　　که یك تن را ز اهل بزم با هشیار نگذارد
[۳]هوس گستاخ می آید بسویت[۴] کو چنان شوقی　　که در پای تمنا قوت رفتار نگذارد
[۵]ملك در عذر تقصیرات می کوشد ولی ترسم
که استیلای بت اورا باستغفار نگذارد

(۳۵۲)

[۶]دل چو بردی جور کردی شیوهٔ یاری نبود　　بود هنگام وفا وقت جفا کاری نبود

---

۱. ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۲: 'که من می ترسم این رفت گلی'
۳. ع۲: شعر ندارد　　۴. ر: 'بکویت'
۵. ع۲: شعر ندارد　　۶. ع۲، ع۳: غزل ندارد

طرفه صیدی نیم بسمل جست از نخچیرگاه	آه اندر ترکشت یك ناوك کاری نبود
یار اگر ترك ترحم کرد جای شکوه نیست	چون کند زین بیش قادر بر وفاداری نبود
زود بر یاران جفا و جور کردن رسم کرد[1]	بل تو هم دانی که اینها شیوهٔ یاری نبود
بهره از نخل تمنا خواستم گشتم ذلیل	حاصلم زآن باغ چیزی جز گل خاری نبود
دل مدام از شیوهٔ وارستگی خوشحال بود	آه مسکین آگه از ذوق گرفتاری نبود
یار از آوارگیهای ملك چون شاد بود
آنچنان آواره شد زآن در که پنداری نبود

(۳۵۳)

[2]بخستهٔ که مسیحا دمان شفا بخشند	ضمان ز درد بگیرند پس دوا بخشند
بریزش دم شمشیر قاتلان نازم[3]	بخون کشتهٔ خویش آب کیمیا بخشند
برهنگان فنا نقش بوریا پوشند	ببرد آب حیات ابره بقا بخشند
ز گیر و دار مپرس از کشاد و بند مگو	خطا همین که بگیرند و بی خطا بخشند
باین قدر ز قضا راضیم که دریابم	اسیر بهر چه کردندم و چرا بخشند
بقاتلان کم ازین مزد دست نتوان داد	که جان بها بستانند و خونبها بخشند
شفیعی از بن هر موی خود برانگیزد	که خون کشته بیك یك جدا جدا بخشند
ز طرف دامن کین تیغ برمیان بندند	که هر که دست برآرد بخاك پا بخشند
بعشق روی تو موسائیان تیز نظر	هزار طور بیك چشم توتیا بخشند
کنند فاش نهان گناهگارانرا	که با گواه بگیرند و با گوا بخشند
ز آب بخش دو چشم ملك کشاورزان
عجب که نیم نمی هم بکشت ما بخشند

۱. ع۱: 'نیست'	۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد؛ ع۱:شعر ندارد
۳. ع۱: 'بازم'

(۳۵٤)

[1]از نـالـه دلـم بـربـط نـاهید بـر آمد        وز خـون مـژه ابریشـم خـوناب بر آمد
پیـچیده ورق بـر ورق از لعل تو حرفی        بـس غـنـچـه که از گلبن امید بر آمد
چون محرم این پرده شدی چشم نگهدار        عـکـس تـو ز آئیـنـهٔ تـقـلید بـر آمد
هـر قـطره که بر خاك خرابات فگندیم        صد جا گل جام از گل جمشید بر آمد
در پـردهٔ دیـدار نـمـانـی که حجابست        بستـم نـظـر و دیـده ز وادیـد بـر آمـد
از اسـم بـرون آمـده ام هـم ز مسـمـا        یـکـتـای تـو از کـثرت تـوحید بر آمد
دل دور ز چشـمی شده چون نیل سیه پوش        ایـن کـودك مـاتـمـزده از عید بر آمد
ازدایـگـی تـربیـت و مهـد رعـایـت        بـس کـودك امـیـد کـه نومید بر آمد
شـد دود شب انگیخته از اخگر اختر        اسپـنـد بـنـه صبح رخ اسبید بـر آمد
دامـان ازل بـر زده آهـنـگ ابـد کـرد        نـقـش قـدمـش قبـلهٔ جاوید بر آمد
آبی که بخاك چمن از اشك ملك ریخت
بـی جـلـوهٔ شـمشـاد قـدان بید بـر آمـد

(۳۵۵)

[2]هیچگه دیدهٔ زخم از نمکت سیر نبود        داروی درد تـو در نسـخـهٔ تقدیر[3] نبود
بخیه وار از بن دندان بگزیدم[4] لب زخم        گـرچـه چـاك دل نـاسور رفو گیر نبود
نـه بـفـتـراك در آویـخـت اثر نـه بعنان        نـالـه در کـنـده نـه و گریه بزنجیر نبود
خبرم نیست که در کار گرفتم لب شمع        شـعـلـهٔ نـالـه بسر بـر شد و تدبیر نبود
آیـهٔ خـط تـو از تـرجـمـه مستغنی بود        مصحف عشق مرا حاجت تفسیر نبود

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد        ۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع۱: 'تدبیر'        ٤.ع۱: 'نبریدم'

دوش بر تربت من آیهٔ رحمت بگذشت بر سر خاك منش مکث دو تکبیر[1] نبود
خاك جمشید نبود است بجز سونش زر جام کی بود که سرمایهٔ اکسیر نبود.
من و دل هر دو خرابیم بمعموری می مایهٔ نشو و نما در گل تعمیر نبود
رقعهٔ حسن تو در دفتر حسن دگران بیش ازین حوصله در خامهٔ تصویر نبود
چه سواد است که چشم و دلم از کار افتاد ناله فتراك ربا گریه عنان گیر نبود
سخنم شسته ورق رفته زهی فطرت ناب این صفا مایه در آب و گل تعمیر نبود
سر مرغان چمن زمزمهٔ نورس داشت خوش نفس بود که بی مایهٔ تاثیر نبود
در سیه حال دکن عمر بسر برد ملك
این قدر بود که در کنده و زنجیر نبود

(۳۵۶)

[2]هر روز بشکل دگرم در نظر آید هرچند که آید[3] بنظر خوبتر آید
امروز شه حسن سر عربده دارد تا باز جهان[4] بر سر اهل هنر آید.
از کعبهٔ دل رخصت بیرون شدنت نیست بیرون نرود هر که درین خانه در آید
تیری زدی و لذت آن[5] برد ز هوشم ای وای گرم تیر دگر بر جگر آید
بوی عجبی[6] می شنوم از نفس باد وقتست که از گمشدهٔ ما خبر آید
چون با غم عشق تو بیك جای نگنجد هر کس که در آید بتو از خویش برآید
رفتیم ره عشق تو از پای و ادب نیست هر کس که باین بادیه آید بسر آید
گر رفت سیه کاری هجران ملك از حد
غم نیست شب درد و غم آخر بسر آید

۱. ع۱: 'تدبیر'
۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: 'آید' ندارد
۴. ع۱: 'باز جها'
۵. ع۱: 'او'
۶. ع۱: 'نفسی'

(۳۵۷)

[1]مجاوران سر کوی عشق جلوه گر ند — ز دستبـرد حـریفـان فتنـه بیخبـرند
بضعف پای یقین قرب کعبه ممکن نیست — برو کـه بادیـه گردان جماعت دگرند
مبین[2] بچشم حقارت که ره روان[3] طریق — اگـرچـه خـاك گذارند لیك تاج سرند
یکـی تفحص احوال شب نشینان کن — که در هوای تو چون باد صبح در بدرند
کـجاست عشق که طبل جنون فرو کوبد — که شبروان سر کوی عشق[4] بی جگرند
کـدام باد برین تازه گلستان[5] ره یافت — کـه غنچهای تبسم ز گل شگفته ترند
لبی کشای و برون ده شکر مثالی خند — کـه طـوطیـان همـه مهمان پارهٔ جگرند
بـه بسـت جلوهٔ او[6] راه بـر نـظـارگیـان — هـنـوز بیـخبـر از شیـوهـای بـام و درند
درخـت نـاز تـرا دسـت نالهٔ که فشاند — کـه طـایـران چـمـن غـرقهٔ گل و ثمرند

کـرشـمـه نقـب زنـان بـرد پی بمخزن ما
ملك حذر[7] کـه گهـرهای راز در خطرند

(۳۵۸)

[8]نوحه تا کی میکنی گیتی که سرها خاك شد — نه زمین افسوس خورد و نه فلك غمناك شد
سـوزن مـژگان بدست عاملان ما زده[9] — تا بدوزند[10] آن گریبانی که از غم چاك شد
آتـش بـلبـل فزود از جنبش دامان گل — هر شرارش برق صد خرمن خس و خاشاك شد

---

۱.ع۳: غزل ندارد — ۲.ع۲: 'مبند'
۳.ع۲: 'سالکان' — ٤.ر: 'عشق'
٥.ر: 'گلستان'ندارد — ٦.ع۲: 'خلوة کو'
۷.۲: 'رصد' — ۸.ع۳: غزل ندارد
۹.ع۲:زتار شکل درزنگار سوخت ۱۰.ع۲:'چون بدوزیم'

صید عنقایی که بر صید افگنان دشوار بود　　آن هم آخر بستهٔ آن حلقه فتراک شد
بود دلگیر از وجود عقل عشق خانه سوز　　آتشی افروخت [1]برق خرمن ادراک شد.
نوبت وصلست عذر هجر میگوید سپهر　　در کنایتهای عشق آئینهٔ ما پاک شد
دست خواهش پرده از روی تمنا بر گرفت　　[2]آه ما چون پردهٔ آن روی آتشناک شد
در پس صد پرده نتوان داشت خوبانرا ملك
مژده یارانرا که رفع گنبد افلاك شد

(۳۵۹)

[3]گل نه آنست که هر خار و خسش بو نکند　　بلبل آن به که بگلگشت دگر خو نکند.
دیده آن به که نیارد سر کویت بنظر　　دل هم ای کاش که نظارهٔ آن کو[4] نکند
چمنی را که فروشند نیرزد بجوی　　گل که بخشند باکراه کسی بو نکند
داده ام با دل پر حسرت خود دوش قرار　　که گرش سر برود روی درآن کو نکند
هر که حال دل ما بیند و خونخواری ما　　تکیه بر عهد جوانان جفا جو نکند
دل کم حوصله را ظرف تماشای تو نیست　　کاش نظارهٔ آن نرگس جادو نکند
عافیت می طلبد در ره عشق تو ملك
پاس دارش که بآسوده تنی خو نکند

(۳٦۰)

[5]لب پیاله بیاد لبت پر آب شود　　فرشته هم مگس مجلس شراب شود

---

۱. ع۲: 'بر کرد'
۲. ع۳: 'وز کدورتهای عشق آئینه ما پاک شد'
۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد
٤. ع۱: 'آنرو'
۵. ع۲: غزل ندارد

بخنجر مژه چون موج خون بر انگیزی فلك سفینهٔ دریای اضطراب شود
بنا نهاده هوس خانهٔ و میترسم ز باد جنبش دامان او خراب شود
حسود هر نفس آرد حدیث ماتمیان باین وسیله مگر قابل خطاب شود
رسید گرد سمند کرشمه آن وقتست که صبر با ستم عشق هم رکاب شود
سپهر دیده فرو بست ذره را چه مجال که او نظارگی بزم آفتاب شود
[1]دگر فضول ز اندازه برد خاین عشق بآن رسید که مستوجب عذاب شود
مزاج حسن لطیفست پاس آئینه دار مباد دود دلی خیزد و حجاب شود
فروغ حسن در آمد بجلوه نزدیکست که ذره دست و گریبان آفتاب شود
زبون محنت شب زنده داریم وقتست که باده مغتنم و زهر نان و آب [2] شود

ملك بطاعت جبریل [3]دست رد چو نهند
تو کیستی که دعای تو مستجاب شود

(۳٦۱)

[4]در مجلسی که یار شراب آرزو کند ساقی شود فرشته و می در سبو کند
یابد ز بوی تربت ما نشأه ابد خاك شهید عشق ترا هر که بو کند
شوخی که پایمال خودم ساخت کاشکی یکروز [5] ظرف بام نگاهی فرو کند
باری کمان بر کش اگر میزنی خدنگ کاری که چون تویی کند آنرا نکو کند
تو با منی ز بادیه پیماییم چه سود نامحرمست آنکه ترا جستجو کند

یابد کجا نماز ملك عزت قبول
گیرم ز آب چشم ملایك وضو کند

---

۱.ع۳: شعر ندارد
۲.ع۳: 'ز ناصواب'
۳.ر: 'خورشید'
٤.ع۲،ع۳: غزل ندارد
٥.ع۱: 'یکروز'

(۳٦۲)

[1]دوش بـر دوش سـراپـردهٔ اخضـر میـزد　　دوش هـر ناله که از سوختگان سر میزد

فتنه هر سنگ که دی در بغل عربده داشت　　مشـت بـر کـنـگـرهٔ طارم اخضر میزد

شوق میخورد بخون غوطه و سر بر میداشت　　بـوسـه بـر جـلـوه گـه دامن خنجر میزد

جگر تشنه بخوناب گنه[2] لب می شست　　الـعـطش گرد[3] فـنـا بـر رخ کـوثر میزد

جـلـوه مـی داد صبـا دود دل مـرغـان را　　مـور سیـلـی به بـنـا گوش غضنفر میزد

گوهر[4] قـطره که از چشم صراحی میریخت　　خـنـده بـر طرف کله گوشهٔ قیصر میزد

چهرهٔ شاهدی می بسکه برافروخته بود　　گـونـهٔ قهـقـهـه بـر خون کبوتـر میـزد

هر شمیمی که ز عود جگرت خاست ملك
شـانـه بـر طـرهٔ دود دل مـجـمر[5] میـزد

(۳٦۳)

میـدوم بیـخود بدنبالش بهر جا[6] رو نهد　　همچو صیادی که سر را در پی آهو نهد

زور مجنون را چو دامنگیر گردد ضعف آه[7]　　خیـزد و هـر گـام دستی بر سر زانو نهد

رهـرو غم را متاع دهر دامن گیر نیست　　هرچه جز درد تو در اول قدم یکسو نهد

قبلهٔ گبر و مسلمان گوشهٔ محراب تست[8]　　کـعبه کو تا بوسه بر دامان آن ابرو نهد

---

۱. ع۲: غزل ندارد ؛ ع۳: دوش بر ناله که از سوختگان بر میزد　　دوش بر دوش سرا پرده اختر میزد

۲. ع۳: 'جگر'　　۳. ع۳: 'حال'

٤. ع۱، ع۳: ' دوش'　　۵. ع۳: 'خنجر'

٦. ع۲: 'بهر سو'　　۷. ع۲، ع۳: 'راه' ؛ ر: 'او'

۸. ع۳: 'گشت'

[1]هر که اورا خار خار بستر سنجاب تست — می تواند بر دم تیغ بلا پهلو نهد
مرغ بستان قد هستی کرد صرف آب و رنگ — چند دل بر عهد و پیمان گل خود رو نهد
درد ما مستغنی از درمانست مرهم گو مباش — کاش مهری بر دهان حقه دارو نهد
[2]خود متاع دین کند بازیچهٔ افسون تار — جرم این بر دامن آن نرگس جادو نهد

هر سحر از بستر خاکستر گلخن ملك
خیزد و چون باد رو بر [3]جلوه گاه او نهد

## (٣٦٤)

[4]باز امشب خلوت جان جلوه گاه ناز بود — صد در از هر سوی[5] بر روی تمنا باز بود
سحر و افسون را نظر بر ناز و استغنا نبود — موسی حسن تو امشب صاحب اعجاز بود
آرزو غرق[6] نیاز و غمزه داران پرشکوه — کار من افتادگی وشیوهٔ او ناز بود
از سماع شوق مرغ دل نمی آسود دوش — جسم در تحلیل بود و روح در پرواز بود
دی ز طرف یار[7]سوزی خاست کز تاثیر آن — روح قدسی گوش بر تحلیل اهل راز بود
امشب انواع تکلف شوق برد اینجا بکار — هرچه میبایست بر دلخواه اهل راز بود.
انتهای عشرت مارا اثر ظاهر نبود — آخر هر عیشی اینجا منشأ آغاز بود
شوق از یکسوی قانون طرب میکرد ساز — از دگر جانب صدای گوش بر آواز بود

---

١.ع٢: شعر ندارد — ٢.ع٢: شعر ندارد
٣.ع٣: 'در' — ٤.ع٣: غزل ندارد
٥.ع٢: 'در' — ٦.ع٢: 'غرقه'
٧.ع٢: 'دشت'

بود اگر در عشق بر جمعی ملك را امتیاز
یار هم در نیکویی بر عالمی ممتاز بود

(۳۶۵)

[1] امشب که یار ساقی [2] بزم شراب بود — دوزخ بر آتش جگر ما کباب بود
چون کشوری که حادثه بر یکدگر زند — در شهر بند دیده و دل انقلاب بود
چندین هزار پرده بر افتاد و همچنان — رخسار شاهدان امل در نقاب بود
در شیوهای مختلف آهنگ جلوه داشت — هر عشوه اش محرك صد اضطراب بود
می تافت چهره از نظرم طرفه اینکه دوش — هر ذره ام نظارگی [3] آفتاب بود
مستی ز موج ساغر ناز تو میچکد — باز این چه نشأ بود که با این شراب بود
غفلت ملول بود که امشب ندیم شوق — افسانه گوی پرده نشینان خواب بود
خواهش ز هیچ سوره آمد شدن نداشت — دل پرده دار پردگیان حجاب بود
از ماجرای خویش ملك بست لب فرو
نه وسعت سوال و نه وقت جواب بود

(۳۶۶)

[4] دوش کآن شمع بخلوتگه ما مهمان بود — غصه بگریخت بکنجی و بلا پنهان بود
دل که با درد تو سرمایهٔ صد کلفت دید — صبرها کرد که نا مستحق درمان بود
گلشن جان که نمیرست ازو جز گل عیش — بنمك ریز سخنهای تو شورستان بود
آنکه با مستی عشقت همگی حوصله بود — دید یك شیوه و تا روز جزا حیران بود

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲. ر: 'نارسائی'
۳. ع۱: 'کم' — ۴. ع۲،ع۳: غزل ندارد

قدم حوصله سست است نه مرد ستمیم    چون جنون رفت ز حد حامل آن[1] نتوان بود
آنکه در بردن دلهای کسان عاشق بود    کرد یك عشوه که غارتگر صد ایمان بود
خوش قوی بود سلك پایهٔ معمورهٔ صبر
هیچ آگاه نگشتم که چسان ویران بود

(۳۶۷)

[2]گله دشت ختن را بگیاهی نخرند    جگر شیر درین بیشه بکاهی نخرند
سر کشی را بته پا نه و مردانه بمان    که شکوه دوجهانرا بنگاهی نخرند
بیخودان چو سر زنجیر جنون جنبانند[3]    دوجهان نغمهٔ خلخال بآهی نخرند
مطرب از ره نرود پرده برو پرده مپوش    صد طربخانهٔ در بسته براهی نخرند.
تکیه بر مسند فردوس خطا بود خطا    گر شفیعی نپذیرند و گناهی نخرند
عشق چو ناصیه بر چین تکبر شکند    کمر کوه بداماان کلاهی نخرند
چون ز خورشید جزا سایه کنان جوش کنند    نتوانند که از سدره پناهی نخرند
گریه داماں لب آویخت چون طفلان لجوج    آه اگر پرد گیانش بگناهی نخرند
سر تسلیم نهادند ملك در[4] قدمت
خسروانی که بیك عشوه سپاهی نخرند

(۳۶۸)

آمدند و بگذشتند و صلایی نزدند    خفتگان ره غم را سر[5] پایی نزدند

---

۱.ع۱: 'او'    ۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع۲: 'اندازید'    ٤.ع۱: 'بر'
۵.ع۳: 'سروپای'

در بیابان فنا خود که زند طبل رحیل / بلکه صد قافله گم گشت و صدایی[1] نزدند

سبز بختان گل این باغ بداماں بردند / بر رخ سوختگان برق گیاهی نزدند

ساخت[2] گل ساز طرب مایهٔ بی برگی چیست / طایران چمن امروز نوایی نزدند

لاشه بردند بخاك عدم افسرده دلان / خویش را بر دم شمشیر بلایی نزدند

زنگها بست بر آئینهٔ امید تتق / که برو صیقل اندوه زدایی نزدند

خون در اعضای من آخر چه که تنها نیست / بر دلم[3] نیشتر عقده کشایی نزدند

گل باغ شرف[4] و جوهر خاك فرجم[5]

چه شد ار بر گهرم رنگ صفایی نزدند

(۳٦۹)

[6]هزار جرعه شکست و لبی برو نزدند / بقدر نیم لبی خندهٔ فرو نزدند

ردای توبه سرایان رفو پذیر مباد / که بخیهٔ دو سه بر ساغر و سبو نزدند

بطی مرحله گلبانگ بر قدم زده ایم / چه شد که طبل رحیلی بجستجو نزدند

خروش پرده سرایان خروش سینهٔ ماست / که کاسها بشکست و گلی برو نزدند

شگاف دامن[7] ما میخ دوز صد گله است / بچاك سینهٔ کس مژدهٔ رفو نزدند

ودیعتی[8] نسپردند اهل راز بهم / که قفل بر لب و مسمار بر گلو نزدند

نمایشی[9] که رگ گردن کرشمه قویست / مگر صلا به دلیران های و هو نزدند.

---

۱. ع۲،ع۳: 'درائی'
۲. ع۱: 'ساز'
۳. ع۲،ع۳: 'رگم'
٤. ع۲: 'نسب'
۵. ع۲: 'فرخم'
٦. ع۳: غزل ندارد
۷. ع۲: 'دانه'
۸. ع۲: 'دریقین'
۹. ع۲: 'مالش'

بهر کجا[1] که سپردند سر به نیرنگی  دم از مقولهٔ افشای رنگ و بو نزدند
بگلشنی نرسید آب روی گلخنیان  که هر قدم کف خاکستری برو نزدند
ملك جرس مزن آخر که خامشان طریق
هزار قافله بردند و های و هو نزدند

(۳۷۰)

[2]چشمم امشب بتماشای تو حیران شده بود  دلم از جلوهٔ دیدار گلستان شده بود
اشك و آه که گلستان ترا دهقان بود  که فضای چمنت پر گل و ریحان شده بود
میخرامیدی[3] و هر گوشه لطافت می ریخت  دل سراپا نظر و تن همگی جان شده بود
عشوه بر نعمت حسنت نمکی می افشاند  صایم خلد بر آن دیده مهمان شده بود
خوب کردم که در دوزخ خود کردم باز  که خس و خار درین کوی فراوان شده بود
چهرهٔ رحم[4] در آئینهٔ تیغت می تافت  نازت از کشتن احباب[5] پشیمان شده بود
رفت دامان توکل ز کف دل ورنه  هم در اول قدم این راه بیابان شده بود
پیش از آنروز که دل کسوت خواهش می بافت  عشق تا هستی ما دست و گریبان شده بود
یوسف آن نیست که محبوس توان دید اورا  چه گنه داشت که مستوجب زندان شده بود
کعبه نامحرم خود یافت ملك را ورنه
پرده برخاسته و طی بیابان شده بود

---

۱. ع۲: 'بمجرمی'  ۲. ع۲: غزل ندارد
۳. ع۳: 'میخرامیده'  ٤. ع۱: 'زخم'
٥. ع۱: 'ارباب'

(۳۷۱)

[1]وصل بیش از حد ملامت پیشتر می آورد — بادهٔ بسیار خوردن درد سر می آورد

می شمارد دل جفاهای ترا بر خویشتن — هرچه کردی یك بیك را در نظر می آورد

گرچه که گامیست اندر راه عاشق صد خطر — هرچه بادا باد این ره را بسر می آورد

تحفهای درد را از سینه بیرون ریخت دل — هرچه پنهان بود یك یك را بدر می آورد

آنکه او از قید زنجیر ملامت میگریخت — غمزه را دستور ده کش بیخبر می آورد

اشك ریزان از سر کوی تو می آید ملك
خاطر خوش برده است و چشم تر می آورد

(۳۷۲)

بر تو نگذشتم که مغزم را پریشانی نخورد — با تو ننشستم که خونم را پشیمانی نخورد

خیر باد زندگانی عشق بر ما تلخ کرد — زهر دشواری چشید و شهد آسانی نخورد

رند شهرستان آن دردم که هرگز بوی او[2] — بر دماغ شوق[3] مجنون بیابانی نخورد

دیدهٔ دل را باین خلوت نیاوردم که عشق — داغ بیهوشی ز چشم[4] زخم حیرانی نخورد

ناله دست افزار حسرتها و هجران کینه کار — خوش سبکدستی که جز خون گرانجانی نخورد

لذت اندر ضربت عشقست نه در تیغ عقل — کعبه میداند چه حسرتها که فرمانی نخورد

مغز ایمان کاشتم در پای سنگ سرزنش — کو مسلمانی که زخم نامسلمانی نخورد

بانگ یا حی دستگیر صبح خیزانست خیز — خفته پنداری که او سر جوش روحانی نخورد

جز نگین جایی نداند نقش منقوش امل — خاتمی بنما که انگشت سلیمانی نخورد

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲. ع۲: 'او' ندارد

۳. ر: 'هیچ'؛ ع۲: 'عشق' — ٤. ع۲: 'فشرد و زخم'

[1] گر مهست و آفتاب از تیرگی سالم نجست　　جلوه در آئینه کس زنگ سلیمانی نخورد

بذله پرور بر گل ده روزه نسراید ملك
مرغ آن با غم که تیر باد پرانی [2] نخورد

(۳۷۳)

[3] چه حسنست این که هر که طره افگند　　ز هر تاری بلایی کرد در بند [4]

بلا چابك عنانی کرد و بربود　　زمام دانش از دست خردمند

کدامین باد این مشاطگی کرد　　که سنبل بر گل رویت پراگند

ازل را با مه روی تو پیمان　　ابد را با سر زلف تو پیوند

شکر را عهد و پیمان با تبسم　　نمك را آشنایی با شکرخند [5]

بود ناقوس لحن سبحه سنجان　　درآن کشور که بت باشد خداوند [6]

دل از شمشیر نازت نیم کشته　　تمنا از وصالت نیم خرسند

مگس را مژدهٔ طوطی [7] بشارت　　که اینجا زهر دارد داروی [8] قند

[9] فراق مرگ بخشد قول ناصح　　خواص زهر دارد داروی چند

بتقصیری [10] نگاهی رفتم از دست　　تحمل تا کی و آزار تا چند

حسودان غرق انکار و اسیران　　در اثبات وفا محتاج سوگند

---

۱. ع۳: شعر ندارد
۲. ع۲،ع۳: 'هرگز باد بیزمانی'
۳. ع۳: غزل ندارد
٤. ع۱: 'پیوند'
٥. ع۲: شکر'چند'
٦. ع۲: 'خردمند'
۷. ع۲: 'طوطی را'
۸. ع۲: 'لذت'
۹. ع۱،ر: شعر ندارد
۱۰. ر: 'تقصیر'

مسلك لاف خرد میزد که افتاد
بزندان خانهٔ زلف تو در بند

(۳۷۴)

[1]تلخ گفتاری که خون خلق چون شکر خورد
کی ببزم شور بختان آید و ساغر خورد

وعدهٔ می خوردنم داد است شوقم کشته است
وای اگر بنشیند وساغر دهد ساغر خورد

تشنهٔ عشق بتانرا تر نخواهد گشت لب
صد هزاران غوطه گر در چشمهٔ کوثر خورد

بسکه در خاطر هوای صید دارد این سوار
دمبدم تازد[2] بسویی تا بصیدی برخورد

طفلی از شوخی دلم خون کرد کورا درخور است
بر مثال شیر اگر خون دل ما درخورد

جز خدا خوانی نباشد ذکر دیگر ورد آن[3]
دُردی میخانهٔ عشق تو گر کافر خورد

کی حقوق خدمت دیرینه آرد بر زبان
از کف عشقت ملك سنگی اگر بر سر خورد

(۳۷۵)

تا کی ز نخل وصل ثمر خار و خس خورد
طوطی بزهر میرد شکر مگس خورد

بلبل بخار خو کند و زاغ گل برد
عاشق جگر خراشد و می بوالهوس خورد

[4]گلزا در تصرف زاغست وای اگر
این بوی بر دماغ اسیر قفس خورد

هردم صلای[5] وصل مزن غیر را مباد
کین حرف بی ملاحظه بر گوش کس خورد

گم کرده ایم بادیه کو بخت آنکه باز
بر گوش اهل قافله بانگ جرس خورد

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۱: 'تازد' ندارد
۳. ر: 'او'
۴. ع۲،ع۳: شعر ندارد
۵. ع۳: 'صدائی'

مستی ترانـه آرد و شبگرد در کمین — ترسم که این فسانه بگوش عسس خورد
بیمـار عشق را کـه دهد راه [1] دم زدن — جـایی که سینه حسرت تنگ نفس خورد

دهقان نگر ملك که کهن میوه هم نیافت
انـدر چـمـن زغـن ثـمرتـازه رس خـورد

(۳۷۶)

[2]تـا بکی بر ساغر امید سنگ [3] غم خورد — وای اگـر هـنگامهٔ اهل وفا برهم خورد
از پی وحشی غزال خویش هرسو میدوم — همچو صیادی که آهوی ز داسش رم خورد
دور نبـود گر دهد اندوهش از نخل امید — آنـکه هردم خون دل از دیدهٔ پرنم خورد
کی درخت [4] آرزو جز نااسیدی بردهد — فـی المثل گر آب از سرچشمهٔ کوثر خورد

یـاد وصـلش می کند هردم ملك را وین عجب
تن بهجران داده آن مسکین که حسرت کم خورد

(۳۷۷)

[5]سـاقـی ز دسـت داد عـنان و نکو نبود — ایـن آب روی میکده بود آب جو نبود
دوش از فـروغ می گل اسرار می شگفت — کـآئینـهٔ پیالـه بـدسـت سبو نبود
دل در کرشمهٔ کمرت دست حلقه ساخت — کـو را ره بـرون شـدن از هیچ سو نبود
موج محیط باده غباری که دید شست — هـر گز رخ پیاله باین شست و شو نبود

---

۱.ع۱: 'جای'
۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ر: 'سنگها'
۴.ع۱: ' درختی'
۵.ع۲،ع۳: غزل ندارد

آنروز رونق نفسم را کمر شکست
کاسباب شکوه در گره گفتگو[1] نبود

عشقت ز لالهٔ جگرم دستهٔ که بست
گلدستهٔ بهشت بآن[2] رنگ و بو نبود

خجلت ترشحی نکند در کمند هوش
کاندر گل[3] وجود نم آب رو[4] نبود

داسان خرقهٔ ملك آنروز برزدند
کاندر سبوی شوق سی آرزو نبود

(۳۷۸)

[5]شب از عذار تو نور بصر[6] هویدا بود
[7]نظر در آئینهٔ صورت تو پیدا بود

تلاطمی عجبی داشت دوش قلزم جام
که از ترشح آن هر کرانه دریا بود

کرشمهٔ لبت در دیدهٔ نظارگیان
که حسن عربده بر چهرهٔ مدارا بود

نداشت حوصله امروز طاقت آزار
شکیب[8] سخت ضعیف و ستم توانا بود

صفای حسن باندازهٔ شکیب نماند[9]
که چشم حوصله مستغرق تماشا بود

شد آبگینهٔ ما نشتر شکسته دلان
که در شکستن دل غمزه بی محابا بود

نماند باده و نوبت بدیگران نرسید
که دور دور حریفان باده پیما بود

شب از کرشمهٔ ساقی ستیزه می بارید[10]
فروغ باده حجاب رخ تمنا بود

دلم بوعدهٔ دیدار عشوهٔ می خورد
ولی عنان طلب در کف تقاضا بود

---

۱. ع۱: 'به بست'
۲. ع۱: ' بدآن'
۳. ع۱: 'گل 'ندارد
۴. ع۱: 'آرزو'
۵. ع۳: غزل ندارد
۶. ع۲: 'فیض ازل'
۷. ع۱: که غمزه کشته خون هزار مسئله بود
۸. ع۲: 'که صبر سخت'
۹. ع۲: 'بندد'
۱۰. ع۲: ' بارد'

اگرچه دست تطاول دراز بود ملك
ولیك همت پاکان معاون ما بود

(۳۷۹)

[1]گر باین صورت بتان رو در صف محشر کنند — مومنان هر لحظه خاطر جوئی کافر کنند
محرمانرا گر گذاری تشنه لب روز جزا — دیده را از اشك حسرت چشمهٔ کوثر کنند
بیتو گر گلخن نشینان سوی گلشن بگذرند — خرمن گل را بآهی مشت خاکستر کنند
گو عبث بر تر مکن ساقی گلوی تشنگان — از غم این آب اگر میرند کی لب تر کنند.
ترسم آخر سر زند حرفی ز جورت روز حشر — اهل محشر هم ز بیدادت حکایت سر کنند
تکیه بر خیل سرشکم کن که گر ارباب درد — سر دهند آهی علاج یك جهان لشکر کنند
خون من باشد ملك چیزی که ناید در حساب
کشتگان او گر از خاك لحد سر بر کنند

(۳۸۰)

ناله بر ما پشت دستی می گزید — های و هویی بر رخ ما می کشید.
کاروان سالار در شبگیر بود — حسرت از پی لنگ لنگان می دوید
مصریان را که بگاهی می فروخت — یوسف آنرا که بفلسی می خرید
رنگ برا سرار[2] ساغر می شکست[3] — پرده بر اسرار مستان می درید
شاهد اندر خواب و بیمار[4] وصال — هر دم از بالش[5] سری بر می کشید

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲.ع۲،ع۳:'از رخسار'
۳.ر: 'میکشست' — ٤.ع۳:'بیماری'
۵.ع۲،ع۳:'بالین'

پاره کرده است آسمان صد جوره[1] کفش		ورنه این صحبت بهم کی[2] می رسید

خنده بر مستان چنان در گریه بود		کآتش از چشم صراحی می چکید

طرهٔ شمشاد دستی می فشاند		برگ گل در زلف سنبل می خزید

در صبوحی بود بخت درد نوش		آفتاب از برج ساغر می دمید

العطش جانم[3] بکوثر می سپرد		زیر لب الماس حسرت می مکید

بلبل از قول ملك گل می فشاند

شاهد بستان گریبان می درید

(۳۸۱)

[4]بفتوی که لبت شوق گرم ولوله[5] بود		که غمزه تشنهٔ خون هزار مسئله بود

جمال شاهد می جلوهٔ فرو[6] میریخت		ز نور ساغر آئینه در مقابله بود

هزار پوست بیفگند پای راهروان		ز ره مپرس تف ریگ جوش آبله بود

پیاله بر دهن کشف راز میزد کفش		فنا بمرگ کرامات[7] در مجادله بود

نه خضری و نه سکندر بلای لابه گرای		کسی بر آب خضر زد که تنگ حوصله بود

نهنگ شکوه بدم در کشید قلزم[8] شد		که نوح نوحه طراز[9] ترنم[10] گله بود

جگر نه بیخته پرویزن بلا آویخت		ز شغل گریه نیاسودم این[11] چه مشغله بود

---

۱. ع۳: 'جور'		۲. ع۳: 'کس'

۳. ع۲، ع۳: 'خاتم'		۴. ع۳: غزل ندارد

۵. ع۲: خوانده نشد		۶. ع۲: 'جلوه بر'

۷. ع۲: 'بمیدان'		۸. ع۲: 'کشتی'

۹. ع۲: 'سگال'		۱۰. ر: 'تکلم'

۱۱. ع۲: 'سودم این'

بشبروان حجازی که حد سابقه داشت — که پای راحله در[1] دست میر قافله بود
شبـان وادی مـا دورباش غـم میزد — کـه عقل حوصله میداد و گرگ در گله بود
ملک ملامتیان را چه داستان بستود
بذروهٔ که رسید از کدام سلسله بود

(۳۸۲)

[2]دوشینه که رخسار تو منظور نظر بود — بـنیـاد شـکیبـایی مـا زیـرو زبـر بـود
لب تشنه دیدار تو غوغای دگر داشت — دل سـوختـهٔ وصـل تـرا سوز جگر بود
مـی کـرد دلیـرانه بسوی تو نظرها — دل غـافل ازین بود که هنگام حذر بود
بستان طـرب داشـت سر میوه فشانی — مـرغ چـمـن امـروز نـگهبـان ثمر بود
از خـنجـر نـاز تو کزو عربده میریخت — صـد دیدهٔ دل غـرقهٔ خـوناب جگر بود
پیراهـن یـوسف کـه یـعقوب رسـانید — کـش واسـطـهٔ روشـنـی دیدهٔ تـر بود
بـر آتـش مـا آب وصـالـی زدی آخـر — آه جـگـر سـوختـگـان خـوش بـاثر بود
دامـان و کـنـار مـلک از غـالیـه پر کـرد
زان دایـره کـز خـط تـو بـر گـرد قـمـر کـرد

(۳۸۳)

[3]دیدها بر رخم از درد تو بستند دو رود — هـر یکی ساخته بر چنگ اثر تار سرود
سر مـضراب بسرتیزی صد چنگل باز — نغمه چون قهقههٔ کبك دری بر لب رود
باغ شد ساز و صبا مطرب و شمشاد سماع — من غزل گفتم و گل دف زد و بلبل بسرود[4]

---

۱.ع۲: 'بر'
۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۴.ع۱: 'نسرود'

گر نه بر نغمهٔ خلخال تو رقصد قمری
طوق در گردنش آرم ز سر سرو فرود

چه رسید از غم عشقت بدل و جان نرسید
از گرو کی بسیاوش و ز بیژن بفرود [1]

تخم نیك و بد دهقان جو و گندم بر داد
قامتش داس شد و کشتهٔ خود را برود

قصهٔ هند ملك گوش بخارا چو شنید
رودکی وار ببست این غزل و خواند برود

(۳۸٤)

گله پرداز تو یارب کله سر نکند
ورنه کس نشنود این قصه که باور نکند

نیم بسمل شدهٔ تیغ بلا نتواند
که بخون بر نکشد بال و پری [2] تر نکند

صوفی از خرقهٔ پرهیز [3] گریبان برتافت
یارب از جیب خرابات سری بر نکند

صیرفی سیم دغل از زرخالص نشناخت
مس اندوده چرا دعوی جوهر نکند

زهر از بال و پر طوطی ما میریزد
مگس آن به که هواخواهی شکر نکند

مرغ شب کور که در سایه پروانه گداخت
بهتر آنست که تقلید سمندر نکند

مسند آرای هوس بر سر کشور گیریست
فرصتش باد که سر در سر افسر نکند

تف زنگار دمید از نفس ظلمتیان
هیچ صیقل گری آئینه منور نکند

برق [4] خار و خسکم صاحب این مزرعه کیست
تا دگر تربیت دانهٔ بی بر نکند

چند سیر مگسان زحمت پروانه دهد [5]
غیرت شمع مگر مشعلهٔ بر نکند

نقد وفائی مطلب شان ملك
تا ترا مایه این کار توانگر نکند

---

۱. ع۲: 'ز فرود'
۲. ع۲: 'تیغ و بلا'
۳. ع۳: 'تذویر'
٤. ع۱: 'برگ'
۵. ع۲: 'دهند'

(۳۸۵)

بزورآهوی این[1]دشت کس چه چاره کند — کـه گـر هزار کمند[2] افـگنیم پاره کند

[3]بهـر جـفا که کند[4] یـار میکنم بحلش — بشـرط آنـکـه ز افسـردگان کـناره کند

کـرشـمـه مستی از اندازه میبرد بیرون[5] — کجاست شحنه که منع شراب خواره کند

رسیـد جـلـوه کـنان یار کـو ملامت گر — گـرش دلیسـت بـگـویند تا نظاره کند

[6]گرفتم این که به بستم رهش بمجلس غیر — و لیك آن نه دل را کـسی چه چاره کند

طلوع کرد ز جیب کرشمه خورشیدی[7] — کــه دامـن مـژه ام را پـر از ستـاره کـند

هـجـوم نـالـه ز حـد رفـت خانیان پرهیز — کـه دوزخی نکند آنچه این شراره کند

مـلك ز گریه یکی سبحه ساختی کامروز

مــلك ز دانــۀ اشك تـو استـخـاره کـنـد

(۳۸۶)

[8]از درت امـروز یـا فـردا سفر خواهیم کرد — که بهشتی از رخت قطع نظر خواهیم کرد

دست در آغوش هم خواهیم کردن ما و هجر — آرزوی بزم وصـل از سر بسر خواهیم کرد

زهر تا کی میتوان خوردن مگر طوطی نه ایم — تـلخی از حد رفت آهنگ شکر خواهیم کرد

راه اقـلیم[9] فـنـا خـواهیم رفتن[10] مردوار — زاد راه خـویش از خون جگر خواهیم کرد.

لـب فرو خواهیم بست و درد سر خواهیم برد — خـویشتن را بلبل باغ دگر خواهیم کرد

---

۱. ع۲: 'این' ندارد — ۲. ع۲: 'کوه هزار پاره'

۳. ع۲: شعر ندارد — ٤. ع۱: 'گذر'

۵. ع۲، ع۳: 'امروز' — ٦. ع۱، ر: شعر اضافی

۷. ع۲، ع۳: 'خورشیدش' — ۸. ع۳: غزل ندارد

۹. ع۲: 'ره باقلیم' — ۱۰. ع۲: 'کردن'

نالۀ از درد سینه سر برون خواهیم داد    کشور حسن ترا زیر و زبر خواهیم کرد
مدعای دل میسر نیست جز در نیستی    داد دل خواهیم داد و ترک سر خواهیم کرد
گاه گل خواهیم بویید و گهی گوهر فشاند    بر هوای دوست سیر بحر و بر خواهیم کرد
بر وفای یار هرجایی نشاید دل نهاد    هر که را خواهیم دید از خود خبر خواهیم کرد
هر که خواهد قصۀ عشق تو پرسید از ملك
یك سخن خواهیم گفت و مختصر خواهیم کرد

(۳۸۷)

[1]برون آ چند دست ناز دامانت نگه دارد    مگر دانستۀ بیچارۀ چشمی بره دارد
سزد گر دیدۀ خفاش[2] بر ایام من گرید    که خورشیدی باین باشد[3] کجا روزم سیه دارد
دلم بادا سپندش آخراین نخل ازچه بستانست    که یارب ایزد از چشم حسودانش نگه دارد
سحاب فیض گوکشت مرا هرگزمده آبی    که اینجا شاخ گل پیوند با برگ گیه دارد
ندارد لشکر آفات[4] در اقلیم ما راهی    کسی سلطان این ملکست کز دلها سپر دارد
زلیخا میزند لاف محبت لیك شرمش باد    که خورشیدی چنان در سلك محبوسان چه دارد
ملك بستست ره بر ما در دریوزۀ خواهش
گدای ناتوان بینید ره بر بادشه دارد

(۳۸۸)

[5]گل فسردگی امروز بوی ما دارد    که سنگ تفرقه رو در سبوی ما دارد

---

۱. ع۲: غزل ندارد    ۲. ع۳: ' جفاش'
۳. ع۳: 'تابندگی'    ٤. ع۳: ' آفاق'
۵. ع۲: غزل ندارد

امید دل ز وفا کند طور ما بگزید | شکیب تن ببلا داد وخوی ما دارد
جبین مطلب کونین سر بسجده نهاد | که قبلهٔ دوجهان رو بکوی[1] ما دارد
شب از ستارهٔ شماران آسمان بلاست | اگر[2] نه شعلهٔ از های و هوی ما دارد
رسید عارفی آلوده خرقهٔ بر دوش | که دیده بر اثر شست و شوی ما دارد
خدیو کشور غم شد بمملکت گیری[3] | هنوز دیدهٔ حسرت بسوی ما دارد
سری ز دار انا الحق بلند خواهد شد | کمند حادثه پا بر[4] گلوی ما دارد
کشاد دامن دریوزهٔ که دو عرقم[5] | حیا گدایی از آب روی ما دارد

ملك نسیم وفا میدمد ز چاك دلت
گل دوروزه که گفتست بوی ما دارد

(۳۸۹)

[6]هر باد که زورقی ز جا برد | ما را به جزیرهٔ فنا برد
موجی بتبسم اندر آمد | صد عقده ز سینهٔ بکا برد
بادی بخلاف شرط برخاست | دست و بغلی بآشنا برد
چشمی بترشح اندر آمد | اشکی به نیاز توتیا برد
آئینه ز دست باده بستان | گو عرض هزار پارسا برد
از زهد بخرقه در گریزد | کو سر بدرون اژدها برد
بویی ز حدیقهٔ برون تاخت | گلدسته بخدمت گیا برد

---

۱.ع۳: 'سر' ۲.ع۳:' همین'
۳.ع۱: ' سیری' ۴.ع۳:'در'
۵.ع۳: 'عشقم' ۶.ع۳: غزل ندارد

تحسین گل [1] از زه گریبان صد سر بسجود مرحبا برد

[2] رضوان بملك گلی فرستاد

گردی بسلام کیمیا برد

(۳۹۰)

[3] بگذشت عمر و پرسش احوال ما نکرد از صد هزار وعده یکی را وفا نکرد

دل در فریب وعده بسر برد روزگار امروز هم گذشت و [4] کسی یاد ما نکرد

جان خیر باد گفت و عبادت نکرد یار یعنی زبان بپرسش ما آشنا نکرد

دل داشت یك جهان گله و فرصتی نیافت یك حرف از هزار حکایت ادا نکرد

تیر غم تو کان الف تختهٔ بلاست در سینهٔ که تا پر و سوفار جا نکرد

دیدیم صد جفا و نکردیم شکوهٔ مارا بکشت و کس طلب خونبها نکرد

یار و طبابت از دل آزردگان ملك

تهمت منه که دوست کسی را دوا نکرد

(۳۹۱)

مجال شکوه نبود این سخن بداد که بود دلیریی که تو کردی باعتماد که بود

[5] رسید محملی آلودهٔ غبار وداع عنان قافله در دست خیرباد که بود

[6] خیال طلعت [7] او با دلم چها که نکرد ز من مپرس که این خوشدلی بیاد که بود

---

۱.ع۲: 'غم'

۲.ع۲: شعر ندارد

۳.ع۲: غزل ندارد

۴.ع۳: 'و' ندارد

۵.ع۲:شعر ندارد

۶.ع۲: شعر ندارد

۷.ر: 'طاعت'

نگارخانهٔ[1] عشقت بلاست[2] کار آموز | رساند نسبت شاگردی اوستاد که بود
ز درد سیکده خاکستری بآئینه بخش | نگر که خون تو در ساغر مراد که بود
سرود مجلس ما نیست جز ترانهٔ جغد | بنای غمکدهٔ[3] ما ز خاك و باد که بود
فلك بششدر تزویر مهرها فرسود | یکی نگفت که این عقده در کشاد که بود
ز دست توشه روای ز پای رفت[4] و نگفت | که ره بپای که رفت و[5] سفر بزاد که بود
[6] هوس ز مایدهٔ وصل زلّها اندوخت | عفاالله اینهمه جود از کف جواد که بود
[7] فزود بر سر شه بیت حسن فقرهٔ خط | صناعتی[8] عجبی رفت مستزاد که بود

[9] بقبض و بسط نیرزد ترانهٔ دوجهان
ملك نه گفت که غمگین که بود و شاد که بود

(۳۹۲)

[10] دل تن ببلا برد و روان سینه بغم داد | آزردگیی از همه رو دست بهم داد
از نفس مشو ایمن اگر خود سگ کهف است | کاهوی حرم را ز چراگاه تو رم داد
شبگرد بلا بر اثر گرم روان تاخت | از مشعلهٔ شمع بپروانه علم داد
در پرده اشارت نکند صورت معنی | اینست که اسرار صور تن برقم داد
نرگس بچمن در شد و سنبل بخطا رفت | آهو بچراگاه شد و طره بخم داد

---

۱. ع۲،ر: 'بکارخانه'
۲. ع۳: 'نداشت'
۳. ع۳: 'میکده'
۴. ع۲،ع۳: 'توشه ز پای روش'
۵. ع۱: 'بپای که گرد سفر بیاد که'؛ ع۳: 'بپای گرفت و سفر نزاد که'
۶. ع۲: شعر ندارد
۷. ع۲: شعر ندارد
۸. ع۱: 'صباحتی'
۹. ع۲: شعر ندارد
۱۰. ع۲،ع۳: غزل ندارد

امواج بلا خاصهٔ ما و دگران نیست	بل کشتی صد نوح بطوفان ستم داد
از هیچ طرف حیّ علانی نشنیدیم	محراب بلا پشت بدیوار حرم داد
ساقی چو باندازهٔ هر حوصله در رفت	اورا گل و می داد و مرا خار الم داد
مرغان سحرخیز چرا ورد نخوانند	امشب که باین سوختگان سرمهٔ غم داد
ابری ز گریبان سلك سر بدر آورد
اسباب بلا برد و بسیلاب عدم داد

(۳۹۳)

اگر میرم کسی نزدیك او از دور نگذارد	گدا را هیچکس در مجلس فغفور نگذارد
دوروزی شد که بوی غیرتی [1] درخویش میابم [2]	معاذالله اگر شوقم باین دستور نگذارد
[3] چراغ آتشم در خرمن پروانه زد ترسم	که دودی خیزد و در [4] چهرهٔ او نور نگذارد
حریف [5] جام استغنا مشو اینست اگر گیتی	مرا زینگونه پامال و ترا مغرور نگذارد
تو بیباکی و گرنه حسن هر گه پرده بردارد	تحیر کرد موسی را بکوه طور نگذارد
تکبر بر نتابد عشق واری بر سر پا کن	که رنگ خود پرستی بر رخ منصور نگذارد
ز شوق [6] وعده دلگیریم و ذوق صحبت فردا	همان بهتر که کار ما بنفخ صور نگذارد
نه بیرنگم بخواهد کشتن آخر کاش غمخواری	طبیب حیله گر را بر سر رنجور نگذارد
سلك پشتم شکست از خودپرستان کو چنان دستی
که در بازوی مغروران مستی زور نگذارد

---

۱.ع۳: 'جواهر'	۲.ر: 'می بینم'
۳.ع۲،ع۳: شعر ندارد	۴.ر: 'بر'
۵.ع۲،ع۳: 'حریص'	۶.ع۲،ع۳: 'طول'

(۳۹٤)

[1] تا کی ترانهای صبا گریه آورد　　گلبانگ عیش مرغ هوا گریه آورد
تا کی گل تبسم این قصه بشگفد　　او خندد و فسانهٔ ما گریه آورد
افسون مهر بریدم این شیشه ناز کست　　خاموش هان که حرف وفا گریه آورد
مجنون شتاب چیست اگر مرد این رهی　　آهسته رو که بانگ درا گریه آورد
در دامگاه صید تو هرسو کمین گهیست
بگریز هان که دام بلا گریه آورد

(۳۹٥)

من کیستم که بهر من آن گل جفا کشد　　جور کسان و طعنه هر ناسزا کشد
مخصوص عاشق است جفاهای روزگار　　معشوق خود ملامت گیتی چرا کشد
بلبل که عاشقست سزاوار محنت است　　شاخ گل از برای چه جور صبا[2] کشد
آن طبع نازك و ستم خلق الحذر　　ترسم که این قضیه بروز جزا کشد
مجنون ضعیف و ناقه[3] لیلی حریف راه　　آن فرصتش نداد که خاری ز پا کشد
من عاشقم حوالهٔ من کن جفای عشق　　طبع من از برای چه این ماجرا کشد
ما[4] و جفای حادثه ای کاشکی ملك
رخت بقای خویش بملك فنا کشد

---

۱. ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۳: 'جور و جفا'
۳. ع۲: 'ناله'　　٤. ع۳: 'یار وجفای'

(۳۹۶)

[1]مارا کرشمهای تمام تو می کشد | طور[2] نگاه و طرز [3] خرام تو می کشد
خوش تلخ بادهٔ که حریفان درد را | کیفیت ترشح جام تو می کشد
در پیشگاه قرب حریفان غریق وصل [4] | مارا هوای گوشهٔ بام تو می کشد
نام کدام شیوه برم کاهل درد را | ناز تو جلوهٔ تو خرام تو می کشد
حسنت بطی مرتبه جایی رسانده است | کاندیشه را هوای مقام تو می کشد
مرغی که او بحیله ازین دامگه گریخت | اکنونش یاد دانهٔ و دام تو می کشد
عاشق هلاك وعده و قاصد بلای جان | بیچاره را ز نقل پیام تو می کشد
من مرغ تنگ حوصله دانه پر مریز | سیمرغ را تصور دام تو می کشد

دیگر هوس چه می پزی اندیشه کن ملك
صد پخته را تصور خام تو می کشد

(۳۹۷)

بیش ازینم سر فریب نماند | طاقتم[5] طاق شد شکیب نماند
مبتدی[6] را دماغ موعظه نیست | ادبم را سر ادیب نماند
عشق کو خاك هستیم دربیز | کش ازین خاکدان نصیب نماند
گریه می کرد عرض صورت حال | رنگ در چهرهٔ طبیب نماند
خطبهٔ عشق منبری آراست | که عصا در کف خطیب نماند
صد چمن گل بجز بیك کف خار | کآب در جان عندلیب نماند

۱.ع۳: غزل ندارد ۲.ر: 'طرز'
۳.ر: 'طور' ۴.ع۲: 'عشق'
۵.ع۳: 'طاقتی' ۶.ع۳: 'مبتدا'

گریه بر صفحها نشانی ماند　　دفترم را قبول زیب نماند
عشق زانگونه سربلندم ساخت　　کز فرازم ره نشیب نماند
تاب حبل المتین نداشت ملك
دست از دامن حبیب نماند

(۳۹۸)

[۱]جانب هر بزم تکلیف از پی آهم کند　　تا کند لطفی بغیر و رخنه در جانم کند
[۲]تا بکی آزرده خاطر کردم و از کوی او　　یك قدم نارفته بی تابی پشیمانم کند
بو[۳]که از هم برشگافم غنچهٔ پرخون دل　　هرزه خندیهای دل[۴]تا چند گریانم کند
باد بوی سنبل آورد و جنون طغیان گرفت　　کاش تدبیر خرد محبوس زندانم کند
چند بتوان دید مجلسهای مالامال رشك　　چند خوانها گسترد از زهر و مهمانم کند
نیك معمورم بنای طاقتم هست استوار　　لیك میترسم سپاه فتنه ویرانم کند
[۵]کاشکی اجزای دل جمع آورم تا کی صبا　　طرهٔ برهم زند خاطر پریشانم کند.
ذوق جان افشانیی دارم ملك کو قاتلی
تا بجنباند صف مژگان و قربانم کند

(٤۹۹)

[۶]ز دیوار که موج غم بر آید　　بخاکستر رفو کردن نشاید

---

۱.ع۲: غزل ندارد　　۲.ع،ر: شعر ندارد
۳.ع۳: 'به'　　٤.ع۳:' او'
۵.ع،ر: شعر ندارد　　۶.ع۳: غزل ندارد

قـــراول در قـــراول پـــاس دارنـــد    شبیـخـونـی مبــادا بـر سـر آیـد
تبسـم گـونـهٔ یـا زهـر چشـمی    کـه شیرینی بدین[1] تـلخی نشـاید
نـگـردد آرزویـی گـرد خـوانـی    کـه پیش از لـقمـه انگشتی نخاید
درونـم را بـحسـرتهـا مـا بـار    کـه دردی بی غـمیهـا بر نیـاید
ز خـاموشان این خلوت خموشیست    کـه رمـز بی زبـانی[2] در سـر آیـد
بـخـجلتهـای[3] سهـو رازداران    کـزیـن بیشـم نـصیحت در نیـاید
چـه فرسـاییم لـب بر غـنچهٔ غنج    کـه جای[4] پـای حرمـان بوسه آید
نهـال سسـت عـهدانـرا میـارای    کـه این پیونـد با[5] بـرگـی نشـاید
کبـاب درد و نـقـل خـود پـرستـی    کـه نـفـخ صـور هـم بـا خـود نیـاید
خرد در شیشه دیدست آن تنک رای    کـه مشت خـویش بر سنگ آزماید
بمـرگ حسـن صـورت مـوی بر کن    کـه بستـانـت بسرسبزی در آیـد.
مـلك مهـری بـدیـن سخـزن نماند است
کـدامیـن جـوهـری جـوهـر ستـایـد

(٤٠٠)

[6]رسیـد عشـق و بطـوفان آتشینم داد    محیـط سـر بگـریبان آستینم داد
ودیـعتی کـه بعزت ستد ذلیل آورد    امـانتی کـه چنان داده ام[7] چنینم داد
[8]متاع صبر بدکان شوق در گرو است    بغـمـزه آن بـربـود و بـعشوه اینم داد

١.ر: 'باین'    ٢.ع٢: 'زبانان میر'
٣.ر: 'بخلوت های'    ٤.ع٢: 'خاك'
٥.ع: 'بی'    ٦.ع٣: غزل ندارد
٧.ع٢: 'داده مش'    ٨.ع٢: شعر ندارد

تدارک غم امروز را چه گویم چه
بدست منتقم[1] روز واپسینم داد

[2]چو ناف کله دشت ختن بنافه رسید
صبا بمژده رسانی نگارچینم داد

[3]سرا بمزرعهٔ عشق تیش دهقانست
که خرمن دوجهان مزد خوشه چینم داد

کشید سوج کمانم[4] برون ز دریایی
که ریگ ساحل آن گوهر یقینم داد

رموز تربیت عشق سرو پاداشیست
تن ضعیف خرید و دل سمینم داد

ز تار و پود وفا رشته ایست عهد قدیم
که جیب وعده سر پنجه آهنینم داد

ملك مگر سر شبگیر داشت رهرو عشق
که های و هوی هوس نالهٔ حزینم داد

(٤٠١)

مجردانه سپردیم داستانی چند
قلندرانه سرودیم ترجمانی چند

فلك تدارك افشای راز ما ننمود
مگر به تیغ ادب بسترد زبانی چند

حریف بادیهٔ ما حریص تجربه است
دریغ قوت پایی و امتحانی چند

گل شگفتگی از خشك سال ناله فسرد
ز ابر دیده رساندیم بوستانی چند

ترا[5] ز دودهٔ خواهش نصیبهٔ[6] نرسد[7]
بدود ناله فرو پیچ دودمانی چند

ز لخت سینه چو خوان بلا بیارایم
بهر صلا[8] که زنم پر کنم دهانی چند

اسیر طرهٔ گل بود طایر قفسی
ز چاك[9] سینه فرو ریخت الامانی چند

---

١.ر: 'منتقم'
٢.ع٢: شعر ندارد
٣.ع٢: شعر ندارد
٤.ر: 'تمام نمرد'؛ ع٢: 'درونم برون'
٥.ع١،ع٣: شعر اضافی
٦.ع٢: 'اگر'
٧.ع٣: 'پرشد'
٨.ع٣: 'صدا'
٩.ع٢: 'خاك'

فسردهٔ گله ام کو حرارت نفسی — که داغ مهر خموشی نهم زبانی چند

ملك خزان بلا در کمین گلشن ماست
زهر کرانه برانگیز دیده بانی[1] چند

(۴۰۲)

[2]وقتست که پرشکوه سرایم سخنی چند — واراسته سازم گله از انجمنی چند

مهتاب فنا گر قصب عمر ببافد[3] — جمع آرم و بر مرگ بدوزم کفنی چند

آئینه فروشان نظر[4] پاك چه دانند — ظلمتکده بگذار باین[5] اهرمنی چند

از بتکدهٔ سینه برون آی و فرو بار — سنگی دو سه بر ساغر پیمان شکنی چند

بر غنچه درونان نفس قهقهه پژمرد — [6]کو باد بهاری که بخندد دهنی چند

دود جگر سوخته با مغز من آمیخت — بر نافه پرستان نفشاندم[7] ختنی چند

گر قلزم طاعت برساند بکف آبی — از خاك نداست برساند چمنی چند

[8]پاشید ز هم لخت جگر طایر جنسی — جمع آر و بگل جلوه نمائی هرنی چند

صد نکته ز هر شیوه ملك بر سر کار است
گر راه سخن هست بگویم سخنی چند

(۴۰۳)

خسرو گردن فرازان سوی میدان میرود — باز کوی سر باستقلال چوگان میرود

---

۱. ع۲،ع۳: 'دودمانی' — ۲. ع۳: غزل ندارد

۳. ع۲: 'باشد' — ۴. ع۲: 'چمن'

۵. ع۲: 'گراین' — ۶. ع۲: 'گو باغ و بهاری که بخندم دهنی چند'

۷. ع۲: 'نفشاندی'؛ ع۱: 'بفشاند' ۸. ع۱،ر: شعر ندارد

ابرنیسان گریه آلودست بلبل خنده ناک — دُر بدریا می شتابد [1] گل به بستان [2] میرود
روی در بیت الحزن دارد نسیم پیرهن — پادشاه مصر می آید بکنعان میرود
[3]دور باد از روزگار خوش نشینان وصال — آنچه بر حال گرفتاران بزندان میرود
خوش دلی از خاکیان سالم [4]نیارد بر گذشت — دست خجلت بر دل سر در گریبان میرود
بوی دامان طبیبان داغ ها را مرهمست — درد ما دریوزهٔ دارد بدرمان میرود
هر طرف زلف صنم صد فتنه برپا کرده است — برهمن اینك به امن آباد ایمان میرود
[5]عافیت زندانیست و خوشدلی زنجیر جای — زینهار اینك به نزهتگاه سلطان میرود

هرچه داری برفشان و چشم برهم نه ملك
سر چه باشد دل چه باشد بحث بر جان میرود

(٤٠٤)

[6]دل بجا های و هوی بیجا چند — وای ویلا ز وای ویلا چند
این وفا دشمنی بگو تا کی — این دغل دوستی بگو تا چند
دست در دامن طبیب چه شد — درد در پردهٔ مداوا چند
دامنت دست پیچ صد گله است — خود سری تا کی و مدارا چند
جرس کاروان ناله شکست — آب رویم نماند غوغا چند
صنم و برهمن بچرخ درند — صوت ناقوس و ساز ترسا چند
اسب چوبین و تازیانهٔ موج — مغز کشتی و تیغ دریا چند

---

۱. ع۳: 'بیاید'
۲. ع۳: 'به پیکان'
۳. ع۱، ع۳، ر: شعر ندارد
۴. ع۳: 'دانم نباید'
۵. ع۱، ر: شعر اضافی
۶. ع۳: غزل ندارد

نقــش تـغییــر و لـوح اصـل کـه چـه		مسـخ در کسـوت [1] مسیـحـا چـنـد
آزمـودن [2] دلــی تــحــمـل صبــر		شیشــه و امتـحــان خـــارا چـنـد
بـکــم و کیف در شــمـــار نـــه ایـم		چـنـد ازیـنهـا چـه و ازآنهـا چـنـد
لــب بــه مسـمـار خـامشی بـردوز
مـلك ایـن قـال و قیـل و غـوغا چند

(٤٠٥)

[3] گرگ حرص آمد و بر کلّهٔ ایمانت زد		سگ مـردار شـدی بـاطـن مردانت زد
مـوسی و منصب فرعون زهی عـهد شکن		آخر این سنگ که بر کاسهٔ ایمانت زد
[4] عقل بر [5] سـر کشیـت طرفه مثلها پرداخت		دست حسرت لگدی بر سر طغیانت زد
داستان ساز فسون [6] سـر ز گریبان بر زد		چـه مثـلها که نه بر حیله و دستانت زد
پرده بر حرص متن [7] هان که سبیلست سبیل		خون این بت که سر از خاك گریبانت زد
شب رو [8] حادثه ات بر سر کوهی بگرفت [9]		تیـغ هفتاد و دو ملـت سر [10] یکرانت زد
با جنونت خم [11] زنجیر بلا عهدی بست		قفلی از آتش کین بر سر [12] زندانت زد
[13] مـنـکر باطنی و دشمن ظاهر مسگال		سر تـقـلـیـد بـزن صـاعـقـه بر جانت زد

---

١.ع٢: 'کسویت'		٢.ر: 'آزموده'
٣.ع١: شعر ندارد		٤.ع١: شعر ندارد
٥.ع٣: 'با'		٦.ع١: 'فسونی'
٧.ع٣: 'متن' ندارد		٨.ع٣: 'گرو'
٩.ع١: 'بگریبانت'،ر: 'پاکان مدوان' ١٠.ع٣: 'پی'
١١.ع١: 'غم'		١٢.ع١،ر: 'در'
١٣.ع١: 'منکری'

[1]دیده برهم سنه و بر سر پاکان مدوان    جرم افشانی صحبت ره کمتانت زد

مشک داری ملک از جیفه مزن راه دماغ
نکهتی کو که نه[2] بر گلشن عرفانت زد

(۴۰۶)

[3]آتشی دارم که بر بال سمندر میزند    ساغری دارم که بر خون کبوتر میزند
غوطه بر مغز فنا خود دست شمشیر فراق    شاهدلست این شعله کزچاك درون سر[4] میزند
هر کجا آئینه بر زنگار زد صیقل مشو    نور بر اعمی مپیما سرمه نشتر میزند
محرم این بزم را هر ذره باید دیده    ورنه خفاشانه بر خورشید انور[5] میزند
پیکر دل در لباس ناتوانی سرگم است    ناله دامانی بعزم جستجو برمیزند
داغدار آن تهی دستم که گاه العطش    کاسهٔ ترکیب جم بر خون خنجر میزند
عشق و مستی جنس هستی را بیغمابیع کرد    نیستی امروز و فردا حلقه بر در میزند
ما بخلوت نکته میگوییم و دستان میزنیم    واعظ این پیمانه بر بالای منبر میزند
از سخن دودی برآمد دودهٔ بر خامه[6] ریخت    لاف اینمعنی که زد کآتش بدفتر میزند
نرگس این باغ نور از چشم اختر میکشد    خار این گلزار گل بر فرق[7] قیصر میزند
شهر و کورا در ضیا گیرید و آمین در[8] کشید    خسرو معنی صلای هفت کشور میزند

تخت و منبر را بیارایید و افسر نو کنید
شاه غازی خطبه می خواند ملك زر میزند

۱. ع۱،ر: شعر ندارد    ۲. ع۳: 'برین'؛ ع۱: 'نه بر من'
۳. ع۳: غزل ندارد    ۴. ع۱: 'سمندر'
۵. ع۲: 'خاور'    ۶. ع۲: 'خاك'
۷. ع۲: 'تاج'    ۸. ع۲: 'بر'

(۴۰۷)

[1]غروری گرد دامان کلاه ناز می گردد نیاز سست بازو می رود تا ناز میگردد
هنر بر شوق در هر حلقهٔ فتراك غم دارد هلاك صید گرد شست صید انداز میگردد
غریو طبل باز امروز غوغای دگر دارد چه مرغست اینکه گرد چنگل شهباز میگردد
صبا پیمود بر بادام چشمان چمن جامی که مستی گرد چشم نرگس غماز میگردد
بامید نگاهی کردنی کج کرده ام جایی که گر نامحرم آید محرم این راز میگردد
به پیر پیشه ور از طور رمزی گفته ام جانی که سحر سامری گرد سر اعجاز میگردد
سر دار فنا معراج منصور است تن در ده حریفان [2] بلا از ماسوای راز میگردد
غزالان معانی را ملك در باغ دل سر ده
که گل دنبال مرغان نوا پرداز [3] میگردد

(۴۰۸)

[4]هوای عشق دل مرده در خروش آرد محبت آتش افسرده را بجوش آرد
صهیب اگر نگرد عشوهای شاهد می فرشته اش ز در ساقیان بدوش آرد
خوشست جنس می و نیست خوش معاملهٔ که رخت عقل ببازار می فروش آرد
[5]شراب شوق نه آن نوع [6] راه مستان زد که نفخ سور [7] هم این قوم را بهوش آرد
شراب بیغش و ساقی حریف باده کجاست که مژدهٔ بحریفان درد نوش آرد
هجوم کینه پرستان عدوی عافیت است خدا شکست برین قوم کینه کوش آرد

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۱: 'حریف این'
۳. ع۱: 'پرواز'
۴. ع۳: غزل ندارد
۵. ع۱: شعر ندارد
۶. ع۲: 'طور'
۷. ع۲: 'صور'

زبان عشوه سخن ساز و شوق در تگ و تاز — که رخت حافظه بر پیشگاه هوش آرد

ملك فسانهٔ قاصد[1] نداشت بوی امید

پیام وصل مگر مژدهٔ سروش آرد

(٤٠٩)

دوش درد[2] دلم افسانهٔ بیخوابی بود — پیچ و تابم رقم دفتر بیتابی بود

در سرایی که نفس باد پرانی[3] می کرد — داغ تفسیده درونان گل شادابی بود

گلشنی[4] عرض صفا داد[5] چو نیسان بگذشت — هرطرف گلخنی گرم جگرتابی بود

نقد پاکان گل مسمار در تجربه شد — قصهٔ صیرفی[6] افسانهٔ قلابی بود

زخم ما با دم شمشیر بلا زد[7] دم صلح — لیك ساطور بلا را سر قصابی بود

بت صامت چه و تشخیص[8] رموز حسنات — عشق داند که کنشتی و که محرابی بود

عشق آنروز سر کسوت بیرنگی داشت — کآسمان آستر ابره[9] سنجابی بود

عفو او پردهٔ خجلت زدگان بود آری — منبع[10] قیمت ما مشرب اعرابی بود

ملك از آتش دل عرض تجلی میداد

که بدست خود آئینهٔ سیمابی بود

---

١. ع٢: 'سابق' — ٢. ع٢: 'دردی'

٣. ع٢، ع٣: 'بادیه رائی' — ٤. ع٣: 'گلشن'

٥. ع٢: 'داد' — ٦. ع١: 'صرفی'؛ ع٣: 'سیرفی'

٧. ع٢، ع٣: 'در' — ٨. ع١: 'تسخیر'؛ ع٢: 'تقصیر'

٩. ع٢: 'ما' — ١٠. ع٣: 'سیغی'

(٤١٠)

آن کسانی که حمد را شایند | همه چون پسته با دهان زایند
برشگافند کسوت جبروت | صوفیان چون ز خود برون آیند
عندلیبان چو گریه در شکنند | در گلشن بگل بر[1] اندایند
استخوان طرب فرو کوبند | در حریر بلا بیالایند
سکهٔ قلب را عیار دهند | جان بکاهند و در[2] دل افزایند
سهو بر عهد ساقیان بندند | ورنه پیمانهٔ به[3] پیمایند
چابکان خبر فرو تازند | گونهٔ خاکیان بیارایند
بت پرستی بساط طی فرمود | دل و دین را بکو بفرمایند
پاکبازان جلوگاه شهود | دامن آبرو نیالایند
دربه بی صرفگی کشد سخنی | لب و دندان بهم فرو خایند

تن فرو ده ملك که کینه وران
از سمند جفا فرود آیند

(٤١١)

[4]از تو آن قوم که برهمزده خاطر شده اند | عنقریب است کزان کوی مسافر شده اند
ای که داری سر خونریزی ما خوش باشد | تیغ بردار که یاران همه حاضر شده اند
بااسیران تو خوش حوصلهٔ داد خدای | کز تو دارند بدل صد غم وصابر شده اند
تا تو احوال ره یار نخواهی پرسید | هان ببین در حرم یار[5] مجاور شده اند

---

١.ر: 'در'
٢.ع٢: 'بر'
٣.ع٢: 'پیمانه را نه'
٤.ع٢،ع٣: غزل ندارد
٥.ع١: 'قرب'

نخل امید ملك یاد عجب گلها کرد
داغهایی که نهان داشته ظاهر شده اند

(٤١٢)

[۱]سرای عربده را غمزه چون عمارت کرد هزار خانه بامداد عشوه غارت کرد
من آن زمان شدم از خویش ناامید که یار بقتل دلشدگان غمزه را اشارت کرد
فرشته با همه پاکی چو بوی عشق شنید برسم کعبه شهید ترا زیارت کرد
دعای دل باجابت قرین نشد هر چند بآب دیدهٔ کر و بیان طهارت کرد
چو یافت فرصت تقریر حال خویش ملك
بیان حرف تمنا بصد عبارت کرد

(٤١٣)

[۲]مبادا ناله زانو از زمین درد بردارد که طفل گریه سر بر دامن مژگان تر دارد
مبادا قطرهٔ خونابه سیلی بر اثر بارد که آه صبح خیزان دست در خون جگر دارد
بقفل منع درهای اجابت بسته می بینم دعای شب نشینان بند بر پای اثر دارد
نسیم پیرهن در جیب کنعان نافه میریزد صبا می آید از گم گشتهٔ ما صد خبر دارد
غم مجنون اگر بر کوه بندی بر کمرسر زد گرانبار است محمل ناقهٔ لیلی خطر دارد
گهی تاج سر وصلم گهی خاك ره هجران نمیگوید چه میخواهد نمیدانم چه سر دارد
نه هر صیاد بتواند بدام آورد نخچیری که فرق شیرمردان [۳]ذوق فتراك دگر دارد

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: 'شیران'

نه وقت جلوهٔ خار و خس است آخر محالبی
ملك سر میدهم آهی که تاب یك شرر دارد

(٤١٤)

چراغ دودمان احمد مختار می آید — نهال بوستان حیدر کرار می آید
سرودی روی در بالین خواب آلودگان دارد — که مرغ صبح خوان افسانه در منقار می آید
معنبر نافهٔ کز مژده ساز[1] وصل میخیزد — معطر نکهتی کز طبلهٔ عطار می آید
صبا در آستین دارد نهان صد تودهٔ گوهر — همانا کاروان درز دریا بار می آید
بدامان و گریبان دجلها دارم نثارش را — که می آید که نیسان[2] از پی ایثار می آید
برقص ای ناله یعنی قاصد امید میرقصد — بپر ای[3] دیده یعنی مژدهٔ دیدار می آید
[4]غزال عیش سر در مرغزار کزدمی[5] دارد — که می آید که بوی نافه تاتار می آید
ملك فالی بتشریف تقی الدین محمد زد
که بانگ خیر مقدم از در و دیوار می آید

(٤١٥)

[6]هرگز دلم ز کویت[7] راه سفر نگیرد — کاندوه عشق بر وی راه سفر[8] نگیرد
چون جذبهٔ محبت در جیب جان زند دست — در گوش هیچ فرزند پند پدر نگیرد.
رخش دعا بتازم در آسمان هشتم — کز دست دل عنانرا آه سخن نگیرد

---

١.ع٢،ع٣: 'کز نافه سازد'
٢.ع١: 'بوی'
٣.ع٢: 'به پران'
٤.ع١،ر: شعر ندارد
٥.ع٣: 'خور'
٦.ع٣: غزل ندارد
٧.ع٢: 'هر دم ز در کویت'
٨.ر: 'گذر'؛ ع٢: 'دگر'

کی شوق میگذارد عاشق شکیب یابد — سویی اگر نتازد راهی ز سر[1] نگیرد
کاسی توان گرفتن گاه نظاره از[2] وی — گر اشك نا امیدی راه نظر نگیرد
ناصح نصیحتی تو در دل نکرد کاری — جایی که دوست گیرد پند تو در نگیرد
هجران اگر ملك را از گریه کور سازد
طفل سرشك اورا از خاك بر نگیرد

(٤١٦)

مهی تا که سر از کویی بر آورد — که بر افلاکیان مستی[3] سر آورد
کف خونی[4] بخاکستر بر آمیخت — در عشرت بروی ما در[5] آورد
[6]که دست نقص بر عهد کهن داشت — سپهر این رسمهای نو در آورد
سپاه[7] فتنه را دادم کمینی — شبیخونهای صعبم[8] بر سر آورد
سبك رو هر مقامی را که طی کرد — طلب دستش گرفت و بر تر آورد
ز بدعتهای گیتی بر حذر باش — که گردنها بزیر چنبر آورد
ختن در سر گریبان صبا داشت — ره آورد از کدامین کشور آورد
بلا گسترد نطع و ریگ افشاند[9] — سر پاکان بزیر[10] خنجر آورد
بسودا می فروشد خازن بحر — خزف در کار کرد و گوهر آورد

---

١.ع٢: 'اگر'
٢.ع١: 'از' ندارد
٣.ع٢: 'هستی'
٤.ع٣: 'کویت'
٥.ع٣،ر: 'بر'
٦.ع٢،ع٣: شعر ندارد
٧.ع٢: 'سپاهی'
٨.ع٣: 'صبحم'
٩.ع٢،ع٣: 'بلا افشانی ریگ و نطع گسترد'
١٠.ع٢،ع٣: 'پای'

گسستم باز از [1] حبل المتین دست		که شاه سست عهدان لشکر آورد

مسلك مرآت دل نگذاشت در زنگ

بصیقل کاری خاکستر آورد

(٤١٧)

[2] چند چون گل هوس بزم خسان خواهی کرد		چند همصحبتی هیچ کسان خواهی کرد

تا یکی گوش بگفتار خسان خواهی بود		چند فرمانبری بوالهوسان خواهی کرد

مرد این بادیهٔ پیشروان را دریاب		تا بکی همرهی بازپسان خواهی کرد

چند بر روی خسان مایده خواهی آراست		شکر ناب طفیل مگسان خواهی کرد

چند بر آتش ما آب جفا خواهی ریخت		تا بکی خصمی آتش نفسان خواهی کرد

[3] کوه را حوصلهٔ شکوه ما نیست بترس		گر بگویم بشنو گوش چسان خواهی کرد

مسلك امروز [4] ببوی گل رویت خوش بود

وه چه دانست که آهنگ خسان خواهی کرد

(٤١٨)

[5] دوای دردمندان مرهمی کز درد برخیزد		علاج سینه ریشان [6] شعلهٔ کز چشم [7] تر خیزد

ز نیرنگ جنون و عقل محو صورت عالم		کسی تاچند هشیار افتد و مستانه برخیزد

مکحل شد بیاض نرگس از پیرایهٔ سنبل		بلی فیضی که خیزد از سر راه [8] نظر خیزد

---

١. ع٢،ع٣: 'از همه'		٢. ع٣: غزل ندارد

٣. ع٢: شعر ندارد		٤. ع٢: 'امشب بهوای'

٥. ع٣: غزل ندارد		٦. ع٢،ع٣: 'بریشان'

٧. ع٢: 'مغز'		٨. ع٣: 'که هر شور که خیزد از کمین گاه'

صبوحی کرده صبح اینك سبکروحانه می آید | که گرد شب نشینان از سر راه سحر خیزد
اثر محراب میسازد دعا احرام می بندد | بیا دستی برافرازیم شاید درد[1] برخیزد
غرورت را بدهقانی فرستم تا نه پنداری | گل دولت سرای عشق از تاج وکمر خیزد
هلاك گوشهٔ بامی باندازی نمی ارزد | کم از گردی که از پیراسن آن بام و در خیزد
بیابانی بهر خاری که در پیچد ثمر چیند | وگر من گل برافشانم زمین از بیخ درخیزد

ملك هر کس بآئینی زداید زنگ از آئینه
صفای خاطر عشاق ز آهی کز جگر خیزد

(٤١٩)

[2]سپاه ناز که مستانه باج می طلبید | ز زهد گوشه نشینان خراج می طلبید
شکیب ساخته با عشق این چه بوالعجبیست | که شوق و صبر بهم امتزاج می طلبید
نسیم لطف و مشام طمع چه بیخبرند | که این گل از چمن احتیاج می طلبید
[3]سپهر گو در بازار کاینات به بند | که قلب پیشه حریفان رواج می طلبید
زهی کدورت خاطر که این سیاه دلان | صفای وقت ز جام زجاج می طلبید
نه مرد ظلمت عقلیم ساقیا مددی | که شمع باده بشبهای واج می طلبید
تو مرهم دگران باش کین شکسته دلان | فنای چاره و مرگ علاج می طلبید

تو کیمیای مرادی ملك که کینه وران
ز جوهر نظرت زیب تاج می طلبید

---

۱. ع۲: 'پرده بر' ۲. ع۳: غزل ندارد
۳. ع۲: شعر ندارد

(۴۲۰)

[1]چه فتنه بود که از پشت زین بجلوه درآمد — کـه گـرد نیستی از عرصهٔ وجود برآمد
هلاك جنبش آن ابرویم که هرسر مویش — چو خنجر مژه سرگرم کاوش جگر آمد
بجستجوی تو از بس فزود دهشت خواهش — هـزار جـا قـدم آرزو بسـنگ درآمـد
کشید سنبل این بوستان ز غالیه دامی — کـه طـایـران حرم را عدوی بال وپر آمد
سگ وفـای دل و بـنـدهٔ تـحـمل عشقم — که غمزه هر قدمش پیش رفت[2] پیشتر آمد
بآب روی خود در شست و شوی دیده نمودم — کـه گـریـه نـاصیه پیرای نالهٔ سحر آمد
بخند و دامن لب را برنجش آر و میفشان — تبسـمی که خلل در حلاوت شکر آمد

مـلك در آئینـهٔ دل کـشـاد دیده کـه بیند
بشـکل چهرهٔ خود صورت تو در نظر آمد

(۴۲۱)

[3]بوالهـوس امروز مردود است یاران مژده باد — یار مستغنیست دیگر خاکساران مژده باد
فـضـلـهٔ بستـان بتـاراج حوادث برده اند — زاغ بیرون رفته از گلشن هزاران مژده باد
باز رشکی اضطراب افزا ست از مجلس برون — وقت تسکین است اکنون بیقراران مژده باد
بـاز مـوج قـلـزم ساغر بگردون می رسد — یار ساقی گشته امشب باده خواران مژده باد
قـطـرهٔ از مـوج خیز گریه ات ضایع نماند — بوستان درهم شگفت ابر بهاران مژده باد
بـر جراحتهای پنهان خنده سیریزد نملك — عشق مرهم میفروشد داغداران مژده باد
نعمت دیدار آماده است محرومان نوید — وقت افطار است هان ای روزه داران مژده باد

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲. ع۱: 'رفت و'

۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد

دوزخ غـم تا بکی آلودگانرا ضامنست　　　عشق آتش میفروزد خامکاران مژده باد

دوزخ حرمان ملك را می سزد یعنی که هست

روضه مخصوص شما پرهیزگاران مژده باد

(٤٢٢)

[1]درد پـرورد غمـت از پی درمـان نـرود　　　اگـرش سـر بـرود از سر پیمـان نـرود

بیگمان در حق بلبل مشوای گل عیب است　　　بستـهٔ دام تـو هـرگـز بگلستـان نـرود

تـرك چشمت چو در جنگ زند مرد کسی　　　کـه بگـرد سـر آن خنـجر مژگان نرود

دامـن از صحبت این کام پرستان برچین　　　بـر حـذر بـاش که دستی بگریبان [2] نرود

حـاجی از طی ره کـعبـه چه لذت باید[3]　　　اگـر انـدر قـدمـش خـار مغیلان نـرود

[4]تـرك گـلشـن نتوان کرد ز طعن خس و خار　　　بـلبل آن نیست که او جانب بستان نرود

عشـق را مـعـجزه طی مـکان می باید　　　کـه بسعـی قـدم این راه بپایـان نـرود

[5]مـعـنـی یـافتـه مـرغ چمن از باغ ارنـه[6]　　　سـوی بستان بهوای گل و ریحان نرود

ملك و ترك حسن برهمن و ترك صنم [7]

مـرد زنـارپـرسـت از پی ایمـان نـرود

(٤٢٣)

[8]ستیزه چند کسی طرح این چرا فگند　　　کـه یك جهـان گله هر گام در قفا فگند

---

١.ع٢: شعر ندارد　　　٢.ع٣: 'ز گریبان'

٣.ع١،ع٢: 'یابد'　　　٤.ع٢: شعر ندارد

٥.ع٢: 'شفقتی'　　　٦.ع٢: 'دگرنه'

٧.ع٢: 'صنیم'　　　٨.ع٣: غزل ندارد

هزار گوهر شاداب جان چنان افشاند
دلش نداد که سنگی بسوی ما فگند

رهش دهید که حرصش فزوده میخواهد
که جلوهٔ کند و[1] بیدلی ز پا فگند

نثار مجلس بیگانه شد گل طربش[2]
نشد که برگ گیاهی بآشنا فگند

کمند ناله دراز است دست منعی کو
که عقدهٔ دو سه بر رشتهٔ دعا فگند

جهان بگشت و دلش راز کینه سیری نیست
بسست چند کسی طرح ماجرا فگند

نه اتحاد نه رشك وصال کو هجری[3]
که سنگ تفرقه درمیان ما فگند

نه مرد کسوت مستوریم خوشا مستی[4]
که رخنهٔ دو سه در پردهٔ فنا فگند

ملك گذشت ز حد موج فتنه نزدیکست
که رخت حادثه در دجلهٔ فنا فگند

(٤٢٤)

[5]زلف شبرنگت که عالم را اسیر دام کرد
تیرگی از روزگار تیره بختان وام کرد

حسنت آخر از مذاق شهرنوشان فراق
کسب تلخی کرده وقف شکر و بادام کرد

آتش دوزخ بجان خامکاران کی کند
آنچه رخسار صنم با لشکر اسلام کرد

دور بادا بوالهوس زین کو که از تر دامنی
حسن را آزار داد و عشق را بدنام کرد

رونق بازار ما را گرمی در کار بود
آب زد بر آتش و سودای سارا خام کرد

خاکساران ره عشقیم هر بادی که خاست
گرد ما را توتیای دیدهٔ ایام کرد

درد نوشان بلا را مژدهٔ کامشب ببزم
گردش چشمی نمود و بادهٔ در جام کرد

---

١. ع٢: 'و' ندارد
٢. ع٢: 'گل و ثمرش'
٣. ع٢: 'هجر کجاست'
٤. ع٢: 'خوشا دستی'
٥. ع٢، ع٣: غزل ندارد

لاف دانش میزدم ناگاه نوری جلوه کرد هوش را از کار برد و عقل را سرسام کرد
شد ملك صید حریفی کاندرین نخچیرگاه
شیـرمـردانـرا بـآهوی نگـاهـی رام کـرد

(۴۲۵)

[1]یـار را هر لحظه بد گو تازه آزاری کند کینه از حد میبرد یارب خدا کاری کند
آتـش دوزخ نـخواهد کرد روز رستخیز آنـچـه دود سینـهٔ ما در شب تاری کند
کـوه را دل مـی خـراشد نالهٔ مرغ قفس الـحـذر از بـلبـلی کو یاد گلزاری کند
دعوی دل داشت در دارالقضای عشق عقل عشوه کرد اقرار طی گرغمزه انکاری کند
فـارغ البـالـی کـه یارب با دگر آمیخته[2] هیچ میگوید که رحمی بر گرفتاری کند
من خراب ساقیم گو ساغر عیشم مباد کـاش یار این جرعه را در کار هشیاری کند
حسن دکان زیب دادم نام کالا کس نبرد یـوسف مـارا بـگـو فکر خریداری کند
کیستـند افسردگان آزرده دل منشین ملك
یك شـرر دفع هزاران[3] پشتـهٔ خـاری کند

(۴۲۶)

[4]درد دل گـفتـم یـکـی این نکته ام در کار کرد نیسـت عاشق آنکه سر عشق را اظهار کرد.
بـت پرستی بر در دیر این سخن میگفت دوش هـرچـه بـا مـا کـرد قید رشتـهٔ زنار کرد
تـا بـمی چشم دل از وی بر سر اقرار بود مسـت بودم این اشارتها مرا هشیار کرد
آنکه منکر بود روی خواب را شکر خدا دید چون رویت بعجز خویشتن اقرار کرد

۱. ع۳: غزل ندارد ۲. ع۲: ' ذکر ار بخیر'
۳. ع۲: 'یکشرر سر ده که دفع' ۴. ع۲،ع۳: غزل ندارد

غنچه از مستوری اندر پردهٔ پندار بود گل شد و همصحبتی با شاهد بازار کرد
دید کین رسوایی و بدنامی از حد میبرد
از سر کویش ملك رخت اقامت بار کرد

(٤٢٧)

[1]هر دم فلك مشاهدهٔ حال ما کند بر وضع ما نظر[2] کند و خندها کند
ریزد باین کرشمه اگر خون فرشته را شرم آیدش کزو طلب خونبها کند
شوخی که جان منتظرانرا بغمزه[3] سوخت کاش از هزار وعده یکی را ادا کند
جایی که روح قدس نزیبد بقاصدی عاشق چه اعتبار[4] به پیك صبا کند
در خیل اهل درد چسان سر بر آورد گر دردمند عشق تو میل دوا کند
آنکس که روی تافت ازین راه گوییا تا خاك پای راهروان توتیا کند
[5]خیزد گر از وجود ملك گرد نیستی
کی دامن وصال تو از کف رها کند

(٤٢٨)

[6]ای قدت گلبن امید گزندت مرساد هیچ آسیب ببالای بلندت مرساد
آشنایان ز تو و طور تو در خون غرقند گرد بر خاطر بیگانه پسندت مرساد
دست در گردن دلهای اسیران دارد یارب آسیب ببالای[7] بلندت مرساد

---

١. ع٣: غزل ندارد
٢. ع٢: 'نگه'
٣. ع٢: 'بعشوه'
٤. ع٢: 'اعتماد'
٥. ع١، ر: شعر ندارد
٦. ع٢، ع٣: غزل ندارد
٧. ع١: 'ببازوی'

تا بود خنجر جلاد محبت خونریز        سر اغیار بفتراك سمندت مرساد
گوش بر حرف تو دارد ملك ای مایهٔ ناز
هیچ نقصان بزبان گله مندت مرساد

(٤٢٩)

[1]تا کی از هجر تو پای حسرتم در گل بود        وای گر بیرون نیایی کار من مشکل بود.
شیوهٔ خلوت نشینی کار هر فرزانه نیست        کنج عزلت خانهٔ رندان لایعقل بود
یوسف صدیق شد محبوس کنج انزوا        جای آن دارد اگر یعقوب پا در گل بود
آرزو در ورطهٔ ما دست و پایی میزند        بسکه چون کشتی نشینان مایل ساحل بود
ناقه را سر داد در راه بیابان ساربان        وای گر بیگانهٔ همراه آن محمل بود
تا ز رنگ و بوی عالم چشم دل پوشیده ایم        هرچه جز نقش تو آید در نظر باطل بود
نالهٔ مرغ دل ما درد سر می آورد        مرد غوغا نیستی بگذار تا بسمل بود
هیچ کس از ابر فیض رحمتش نومید نیست        خاصه آنکس که بعجز خویشتن قایل[2] بود
بر نمیدارد ملك چشم از تو آزارش مکن
مرغ بسمل را نظر بر چهرهٔ قاتل بود

(٤٣٠)

[3]نالهٔ دریوزهٔ[4] ما در دلت کاری نکرد        روزه دار هجر بر خوان تو افطاری[5] نکرد
شب گدایی جان سپرد از حسرت انعام شاه        دامنی بر وی نیفشانید و ایثاری نکرد

---

١. ع۲،ع۳: غزل ندارد        ۲. ع۱: 'مایل'
۳. ع۲: غزل ندارد        ٤. ع۳: ' ویزه'
٥. ع۳: 'انظاری'

دل باندك روی[1] اسباب دوعالم را فروخت اینچنین سودا کسی در هیچ بازاری نکرد
گوشهٔ چشمی نگردانید بر زندانیان پادشاه امروز رحمی بر گرفتاری نکرد
گرداین تمکین شوم کز هرطرف بر هر زبان صد شکایت رفت[2] و مارا هیچ آزاری نکرد
فرصتی رو داد آنهایی که با ما کرده بود یك بیك خاطرنشان کردیم و انکاری نکرد
[3]عجب طاعت راه بر عجز گنهگاران نیست آنچه من از سبحه دیدم هیچ زناری نکرد

هر دمم بر عندلیبی گریه می آمد ملك
کوخزانها دید وهرگز میل[4] گلزاری نکرد

(٤٣١)

[5]آمد و بازم باندك عشوهٔ خوشحال کرد جلوهٔ کرد و دوعالم شکوه را پامال کرد
عشق میل جستجوی گوهرمقصود داشت خاك اقلیم فنا را جمله در غربال کرد
مجمری در گردش آورد وشراری برفروخت مجلس مارا ز بوی عود مالامال کرد
درد شوق هجر آهنگ طبیب وصل داشت یك قدم نارفته درمان صد ره استقبال کرد
ناگهان برخاست بوی سنبل اطراف باغ طایران بوستانرا بی پر و بی بال کرد
بوستان بر سنبل و گل سرگران انصاف بین باز ازین[6] لایق نبود این جورکو امسال کرد
دیده ام عاجز کشیهای سپه سالار ناز در صف پیشین نکرد آنها که از فضال کرد

پوست را از مغز نتوانست بگذارد ملك
دیده از معنی ببست و گوش بر تمثال کرد

---

١.ع٣: 'دردی' ٢.ع١: 'دید'
٣.ع٣: شعر ندارد ٤.ع٣: 'شعر'
٥.ع٢،ع٣: غزل ندارد ٦.و: 'یار ازو' ٢.

## (٤٣٢)

[1]درد آمد و در عروق جان شد | عشق آمد و مغز استخوان شد
شوق آمد و مژدهٔ بلا داد | یار[2] آمد و شحنهٔ جهان شد
دل تار تعلقات بگسست | از نزد یکان[3] لامکان شد
یك ذره ز نور حسن بر[4] تافت | خورشید زمین و[5] آسمان شد
این نور چه بود پرتوش چه | که شمع هزار دودمان شد
گردی ز مزار کشتگان خاست | پیرایهٔ آخر[6] الزبان شد
ایمان مطلب کنون که صد بت | از خرقهٔ صوفیان عیان شد
عاشق چه گداخت پوست در مغز | بر خوان فرشته میهمان شد

از حسن حسن بجست برقی
بر جان ملك زد و نهان شد

## (٤٣٣)

[7]که دید گردش چشمی که بیقرار نشد | شراب بر که فشاندی که داغدار نشد
هزار گونه سخن[8] در گلو شکست و هنوز | دلم برخصمت حرفی امیدوار نشد.
کدام عشوه که ننهاد رشته بر صد پای | کدام وعده که دام صد انتظار نشد
بدام عشق فرومانده ام خوشا مستی | که نفخ صور دمیدند و هوشیار نشد

---

۱.ع۳: غزل ندارد | ۲.ع۲: 'ناز'
۳.ع۳: 'پرد گیان' | ٤.ع۲: 'در'
٥.ع۲: 'در' | ٦.ع۲: 'آخر آخر'
۷.ع۳: غزل ندارد | ۸.ع۲: 'گلخن'

مباش غره ببازوی جور و زور و ستم — نکرد هیچ کس آنها که شرمسار نشد
بگاه عرض تمنا کرشمهٔ ننمود — که دل ز دست نرفت و زبان ز کار نشد
زدم بیاد تو صد نقش بوالعجب بر آب — که دل ز ورطهٔ اندیشه بر کنار نشد
ملك مقاومت سحر را حریف نبود
که پای صبر درین عرصه استوار نشد

(٤٣٤)

[١]یارب سخنان که ترا خانه نشین کرد — کآوارهٔ عشق تو وداع دل و دین کرد
از خاك ره کوی تو برخاست نسیمی — مستغنیم از جلوهٔ فردوس برین کرد
ای کبك خرامان روش قهقهه بگذار — خاموش که شاهین قضا باز کمین کرد
[٢]آنکو نپذیرد اثر نقش تعلق — دل را بتمنای تو بتخانهٔ چین کرد
از خانه برون آی که نظاره نمایی — کاندوه فراق تو چه با جان حزین کرد
دل بردی و پنهان شدی از دیده زهی ظلم — انصاف بده تا دل مردم که چنین کرد
[٣]چشمم[٤] که بنوك مژه می سفت در و لعل — هر قطره بتاثیر نظر در ثمین کرد
زنهار مده وسعت میدان شکایت — پرهیز که اندیشه سمند گله زین کرد
در عشق ملك رسم نباشد گله خاموش
کار آگه دیوان قضا حکم چنین کرد

---

١.ع٣:غزل ندارد — ٢.ع٢: شعر ندارد
٣.ع٢: شعر ندارد — ٤.ع١: 'چشم'

(۴۳۵)

[1]بلا بعرصهٔ ما لشکر عتاب آورد — کرشمه تاخت باین [2]کشور خراب آورد

دلت که برگ گلی کرد ازو نزاکت وام — حدیث سخت دلانرا چگونه تاب آورد

وزید بادی و برخاست موجها زین بحر [3] — شکستها بگله گوشهٔ حباب آورد

لبالبست دگر مدعی ز بادهٔ لطف — سفال او چه بلا تاب این شراب آورد

چه حیرتست که در کار ماست قاصد را — نه یك پیام رساند و نه یك جواب آورد

نسیمی از سر کویت بگلشنی [4] بگذشت — بسوی درد کشان مژدهٔ شراب [5] آورد

سلك تو نیم دلی داری آنهم از غم خون
چگونه طاقت این ظلم بی حساب آورد

(۴۳۶)

[6]بوی این گلزار بر [7]خاطر گرانی میکند — نکهت این باغ قصد زندگانی میکند

آنکه هر ساعت دعایی داشت پاس خاطرش — این زمان در مزرع ما پاسبانی میکند

آنکه نازش از تمکن کوه را سیزد قفا — این زبان با نالهٔ ما همعنانی میکند

شیرمردانرا برش وزن سگ گرگین نبود — چیست کاندر وادی دلها شبانی میکند

در ریاض عشق ما برگ گناهی هم نماند — هر کرا دیدیم آنجا گلفشانی میکند

---

۱.ع۳: غزل ندارد
۲.ع۲: 'برین'
۳.ع۲: ' موجه زن بزین'
۴.ع۲: 'بگلخنی'
۵.ع۲: 'کباب'
۶.ع۳: غزل ندارد
۷.ع۲: 'در'

(٤٣٧)

[1]هر که عشق تو مقیم عدم آبادش کرد	جلوهٔ حسن تو بار دگر ایجادش کرد
خانهٔ دل که لب جغد برو می خندد	نرگس او بنگاه دو سه آبادش کرد
صعوه بر جلوهٔ سیمرغ تبسم می کرد	عشق پا بست خم طرهٔ صیادش کرد
[2]حسن دلگیر شد از حسرت دیدار مرا	آلت تجربهٔ خنجر بیدادش کرد
ضبط مرغ دل ما ننگ شکار افگن بود	ریسمان بست بپای وی و آزادش کرد.
چاشنی گیر ازل مایدهٔ شیرین را	نمکی داد و بلای دل فرهادش کرد
دل بسودای گلی گرد گلستان میگشت	صوت مرغ چمن آمادهٔ فریادش کرد

آنچه در موعظهٔ عشق ملك برد بکار
نکتهٔ بود که پیر ازل ارشادش کرد

(٤٣٨)

[3]فرهاد صد کنایه ز پرویز بشنود	هر که نویدی از سم شبدیز بشنود.
ایدل خموش باش که آزرده می شود	تا کی حکایت گله آمیز بشنود
هر نکتهٔ که بود برو عرض کرده ایم	صد چیز گفته ایم که[4] یك چیز بشنود
شبهای وصل کوته و او مایل صبوح	آه از فغان مرغ سحر خیز بشنود
حسرت زبان دراز و ندارم دلی چنان	کاین نکتهای تفرقه آمیز [5] بشنود
او می دهد پیام غم و دل در اضطراب	چون خستهٔ که مژدهٔ پرهیز بشنود

---

١.ع٣: غزل ندارد	٢.ع٢: شعر ندارد
٣.ع٢،ع٣: غزل ندارد	٤.ع١: 'که' ندارد
٥.ع١: 'انگیز'

تـا کی سخن نهفته توان گفت کینه چند
بـاری چنـان بگـو کـه ملك نیز بشنود

(٤٣٩)

[1]بـا مـژدۀ وصـال وی امشب اثر نبود — مـی داد وعـده لیك دلـش را خبر نبود
پیك خیال وسعت آمد شدن نداشت[2] — کـز تـنگنـای سینـۀ مـا ره بدر نبود
لـغـزیـد دوش پـای طلب صد هزار جا — کز اشك ما[3] نبـود مـقامی که تر نبود
گـفتیـم دوش حـرفی و بستیم لـب فرو — کز بیم غمزه رخصت حرف دگر نبود
آن نـالـۀ کـه دوزخ غـم را کـلید بود — افسرده شد چنانکه درو یك شرر نبود
دی عـنـدلیب قوت پرواز می فروخت — امـروز بـر تـنـش اثـر بال و پر نبود
در خـلوت وصال ملك از هجوم عشق
دل جـمله[4] چشـم بـود و مجال نظر نبود

(٤٤٠)

[5]عشـق هـر گـاه در مـخزن دل باز کـند — سینـۀ حـوصلـه را حـاملـۀ راز کـند
قـلـزم فیـض چـو بر عرصۀ دل آب زند — عشـق بـا جوهر گل عربده آغاز کند
آتـش طـور اگـر بـار دگـر جـلوه کـند — سنگ را میرسد ار دعوی اعجاز کند
صندل بت چو بمالد بجبینها انگشت — جبهـۀ بـرهـمـنان آیـئنـه راز کـنـد

---

١. ع٣: غزل ندارد — ٢. ع٢: 'نیافت'
٣. ع٢: ' سن' — ٤. ع١: 'همچو'
٥. ع٣: غزل ندارد

[1]طایر ما قفسی بوده ملامت زود است	آنقدر صبر که گامی دو سه پرواز کند
جلوهٔ چرخ ز حد رفت ز منزل بدر آی	تا زمین سر کویت بفلك ناز کند
[2]مرغ این باغ سراسیمهٔ دامست ای کاش	نتواند که پر و بال ز هم باز کند
عنکبوت ار ز لعاب غم ما یابد بوی	رشته را دام ره جلوه شهباز کند
آشتی شیوهٔ بیگانه دلانست ای کاش	ناوکی سر دهد و عربدهٔ ساز[3] کند
کثرت خویش پرستانست ملك کو امروز
خویشتن را بکشد وز همه ممتاز کند

(٤٤١)

[4]امشب دم ما چو نفس اهل ریا بود	افسانهٔ ما در گرو باد صبا بود
[5]در بزم تو اندیشهٔ ما زهره گداز است	با شکر ما خاصیت زهر فنا بود
بیمار تو در کاسهٔ جان زهر اجل داشت	بر بستر آرام[6] هم آغوش وفا بود
از قهقهٔ جام دل کبك گره داشت	گلبانگ طرب زمزمهٔ مرغ هوا بود
هم جلوهٔ[7] جان جلوه گه[8] پیك نظر بود	هم جادهٔ دل رهگذر خیل دعا بود
آن شهد تبسم که شد آلودهٔ دشنام	شیرینی جان داشت ولی زهرنما بود
دل کشته شد و از طرف اوست جنایت	او جور نمود و گنه از جانب ما بود
خالی ز ملك بود سر کوی تو امشب
معلوم نکردیم که بیچاره کجا بود

---

١. ع٢: 'ما' ندارد	٢. ع٢: شعر اضافی
٣. ر: ' آغاز'	٤. ع٣: غزل ندارد
٥. ع٢: شعر ندارد	٦. ع٢: ' در بستر آزار هم آغوش بلا بود'
٧. ع٢: ' قبله'	٨. ع١: 'که' ندارد

(٤٤٢)

[1]کرشمهٔ تو که میلی باستحان [2] دارد — هزار ناوك دلدوز در کمان دارد
صبا رسید لبی و هزار گونه نوید — مگر ز گمشدگان بلا نشان دارد
بجوش گرد[3]جهان از هجوم دشمن و دوست — غرور حسن چه پروای این و آن دارد
چنان حسود باظهار این و آنست دلیر — که هرچه دیدن [4]دل داشت بر زبان دارد
دلم ز سینهٔ دوزخ نیاز و عجز نکرد[5] — هنوز دغدغهٔ آخرالزمان دارد
هلاك خنجر نازم چنان نیازی کو[6] — که یاریی کند و غمزهٔ بران[7] دارد
بلا چه بر سر زندانی وفا [8] آورد — که بر زبان دگر آواز الامان دارد
چنان[9] بسرکشی دل نیاز دود [10]انگیخت — بر آسمانست ولی سر بر آستان دارد

[11]بیا که بر ملك و دین او فرو خندیم
که سبحه در کف و زنار برمیان دارد

(٤٤٣)

[12]سخن از مهر و وفا می گوید — شوق بنگر که چها می گوید
هرچه در سینه نهانست نهان — ناله یك یك بشما می گوید

---

١.ع٣: غزل ندارد — ٢.ع٢: 'آهنگ استحان'
٣.ع٢: 'کرد و جهان' — ٤.ع٢: 'در ته دل
٥.ع٢: 'هزار دود انگیخت' — ٦.ع٢: 'کرد'
٧.ع٢: 'غمزه را بران' — ٨.ع٢: 'فراق'
٩.ع٢: 'سبین' — ١٠.ع٢: 'و عجز و بکر'

راز بلبل که گلش محرم نیست　　غنچه در گوش صبا می گوید
غنچه اشب سر غمازی داشت　　گفته حرفی بتو یا می گوید
رسقی بیش ز دل باقی نیست　　پاس دارش که دعا می گوید
گر ببرّند زبان بد گوی　　باشارت[1] بد ما می گوید
خبر عیش[2] مگویید که باز　　بر رسولان بلا می گوید
عشق خود دفتر اشعار نخواند　　این سخنها ز کجا می گوید
رنجشی نیست ملك را ورنه
حرف بی چون و چرا می گوید

(٤٤٤)

[3]قاصد آمد باز کز پیغام او بارم کند　　یك جهان کذب از زبان یار درکارم کند
بر متاع کذب یعنی از سخنهای دروغ　　آنچنان زخمی زند کز جان خبردارم کند
گاه حرفی گوید و تخفیف آزارم دهد　　گه پیامی آورد کز خویش بیزارم کند
بگسلم صد ره کمند غم پی وارستگی　　باز در زنجیر پیغامی گرفتارم کند
حرف او تاثیر میدارد که گاهی گفتگو　　یار را نادیده مست عام دیدارم کند
از زبان یار سازد نکتهای بوالعجب　　کز گرانیهای نومیدی سبکبارم کند
پای ایمانرا اگر خواهم که بکشایم ز بند　　باز حرفی گوید و محبوس زنارم کند
گر شود دشت و گریبان غفلت بیهوشیم[4]　　سر کند افسانهٔ کز خواب بیدارم کند
مستی مارا شراب صاف می باید ملك
این می ناصاف میترسم که هشیارم کند

---

١.ع١: 'با شاه'　　٢.ع٢: 'شوق'
٣.ع٣: شعر ندارد　　٤.ع٢: 'غفلتی تا هشیم'

(٤٤٥)

[1]ز نوك آن مژه بنياد جان بآب رسيد هزار فتنه باين كشور خراب رسيد
خراب چشم تو گردم كه شب ز پاس دلم نخفت اگر چه ز صدسو سياه خواب رسيد
دل[2] نمك زدهٔ بر تنور غم بستم شراب عيش برغبت كش كباب رسيد
چراغ ظلمتيان فراق روشن باد كه دست ذره بدامان آفتاب رسيد
قيامتست دگر شهر صبر برهم خورد حذر كنيد كه هنگام انقلاب رسيد
كرشمه فرصت آسودگان نخواهد داد شكيب كوه بايام اضطراب رسيد
صبا بطرهٔ شمشاد باغ تا ره يافت كمند حادثه را وقت پيچ و تاب رسيد
مقيم جنت ديدار بوده ام شب دوش كجاست غم كه دگر نوبت عذاب رسيد
زبان بعزم تكلم كشا ولب مكشا
ملك سوال ترا نوبت جواب رسيد

(٤٤٦)

[3]خسروان بى بضاعت پاى بند افسرند ضبط دلها كن كه درويشان صاحب كشورند
وصل جويانرا چه نسبت با شهيدان فراق دور گردان ملامت كيش قوم ديگرند
قوت پرواز در اعضاى اين مرغان شكست بلبلان اين گلستان سخت بى بال و پرند
آب شمشير شهادت شست گرد اختلاف گبر و ترسا و مسلمان كشتهٔ يك خنجرند
برهمن را ناگريز است از تماشاى بتان گرچه خصم جان و ايمانند از جان خوشترند
حق پرستانرا عروجى نيست كايد در ضمير فكر را دستور فرما كز تصور برترند
هان كه ضديت نمى بينيم در كيش ملك
كفر و ايمان هردو مست نشأه يكديگرند

---

١.ع٣: غزل ندارد ٢.ر:'دلى' ٣.ع٢،ع٣: غزل ندارد

(٤٤٧)

[1]لبت ز قهقهه امشب بیکدگر نرسید | ز گریه ام بگل خنده ات اثر نرسید

خسان ز حاصل این باغ بهرها بردند | به بلبلان قدری ز آن گل و ثمر نرسید

هزار دوزخم از آه دل زبانه کشید | ولی بخرمن این قوم یك شرر نرسید

ز حسرت شکرستان وصل طوطی دل | هلاك گشت و به پیرامن شکر نرسید

دلم ز شکوه سر شکوه داشت نیز امشب | هزار شکر که عیش ترا ضرر نرسید

ز خاینان محبت نمیکنی پرهیز | مگر بگوش تو آواز الحذر نرسید

بگرد شمع نزد یك دو چرخ پروانه | دریغ دلشده را فیض[2] بال و پر نرسید

گل از کجا و هم آغوشی خسان پرهیز | مگر ز باد بگوش تو این خبر نرسید

سلك بعهد تو دلتنگ شد شگفتگیی
بخنده خوش که گلی از تو تازه تر نرسید

(٤٤٨)

[3]این دل که ز ذره کمتر آمد | با لشکر عشق چون بر آمد

از صبر نماند جز نشانی | شوق آتش صبر اخگر آمد

صد رنگ نهادم و گرفتم | سنگی که ز جمله خوشتر آمد

القصه بر آمدم بصد رنگ | تا یار برنگ ما[4] بر آمد

غواص بلا که دجله پیماست | در قلزم دل شناور آمد.

در خلوت دل که وقت حرمانست | هر که گفتم درا در آمد

در راه تو هر سفال پاره | آئینهٔ صد سکندر آمد

---

١.ع٣: غزل ندارد     ٢.ع٢: 'روز'

نقشی که سپهر تختهٔ اوست		در دیدهٔ ما مصور آمد
در کوی تو دل بخاکساری		تا پای نهاد بر سر آمد
جز درد ملك ندید چیزی
هر چند بگرد دل بر آمد

(۴۴۹)

[۱]یاران بقلبگاه [۲] محبت گذر کنید		در خاك و خون طپیده او [۳]را نظر کنید
ابرو بلند کرده محل خطر رسید		تیرش تمام کش شده از وی حذر کنید
در ماتمم سرشك مریزید من کیم		گر بهر مردن چون منی نوحه سر [۴] کنید
جوری بمدعای دل خود نکرده است		زود است کز ستمگر ما شکوه سر کنید
پر صید گشته دشت بلا خوش تفرجست		ترك شکار [۵] پیشهٔ ما را خبر کنید
[۶]امشب ز سر صحبت ما می دهد نشان		افشاگر است شمع صبا را خبر کنید
پرسید اگر ز حال ملك آنچه دیده اید
گوئید شمهٔ و سخن مختصر کنید

(۴۵۰)

[۷]آنکه چون بیگانگان ناآشنایی میکند		هرچه بر [۸] ما میکند از بیوفایی میکند

---

۱.ع۳: غزل ندارد		۲.ع۲: 'بقتلگاه'
۳.ع۲: 'طپیدن ما'		۴.ع۲: 'دیده تر'
۵.ع۲: 'سوار'		۶.ر: شعر ندارد
۷.ع۳: غزل ندارد		۸.ع۲: 'هر جا ما'

عشق شد مسند[1] نشین در حل و عقد مشکلات    [2]زآنکه او در کشور دلها خدایی میکند
هر کجا رفتیم کفر کینه برما راه بست    هر کرا دیدیم کافر ماجرایی میکند
دل بزنجیر کمندش پای آزادی نداشت    تاچه می بیند که اظهار رهایی میکند
وصل[3] اورا پر امیدی نیست یاران شکوه چند    لب فرو بندید کآهنگ جدایی میکند
دل کجا و آرزوی قرب خاطر جمع دار    هرزه می گوید که بخت آزمایی میکند
رهرو حرمان دمار از ما برآورد و هنوز    ناامیدی را سوی ما رهنمایی میکند
نقد دلها می رباید از کف مردم بزور    غمزه درکار است یعنی دلربایی میکند
ساعدش را جوهر جان عاشق و [4]ما نا امید    گنجها در آستین و بد ادایی[5] میکند
دل چو دریای می و از خویش نم بیرون نداد    غیر جامی خورده است وخودنمایی میکند

یافت از دریوزۀ خواهش ملك صدر قبول
دی گدایی بود[6] اکنون پادشاهی میکند

(٤٥١)

[7]دل دوش ناصحانه سر قصه باز کرد    هرچیز گفتمش گهر گوش راز کرد
گوش سخن شنو صدف در قیمتست    خوش آنکه گوش محرم اصحاب راز کرد
هر جلوۀ تو برق نهاد نظار گیست    بیچاره آنکه دیده بروی تو باز کرد
هرگز خلاف مصلحتم ره بخود نداد    از هر که منع کردم ازو احتراز کرد
آشفته شد دماغ شکیبم که باد صبح    سوی بنفشه دست تطاول دراز کرد

---

۱.ع۲: 'خلوت'    ۲.ع۲: شعر خوانده نشد
۳.ع۲: وصل را بر استدادی هشت ز شکوه چند
۴.ع۲: 'جان غرق دولتها نا امید'    ۵.ع۲: 'بد روائی'
۶.ر: 'بود' ندارد    ۷.ع۲،ع۳: غزل ندارد

وقت ترنم است که دستانسرای عشق | قانون ناله در حرم سینه ساز کرد
بر قد حسن خلعت مشکین خط کشید | وانگه سواد دیدهٔ مارا طراز کرد
آنکس که رو بمسجد[1] اقصای دل نهاد | بر زندگان بمرگ عزیزان نماز کرد

تا باز کرد قفل در آرزو ملك
بر روی آسمان در رحمت فراز کرد

(٤٥٢)

[2]هرگز آن شوخ بمن وعدهٔ دیدار نداد | مردم و در حرم خاص خودم بار نداد
چه کنم درد دلم ماند اگر ناگفته | حیرت روی توام فرصت گفتار نداد
عاشقت در طلب وصل سراپا فرسود | وندران کو نفسی پشت بدیوار نداد
گشت کونین شهید و مژه ات سیر نگشت | دوجهان کشته شد و تیغ تو زنهار نداد
زاهد از عشق بتان تازه نکرد ایمانی | تار تسبیح و سر رشتهٔ زنار نداد
این چه تمکین و چه ناز است بنازم کز[3] من | دید صد مرتبه بیتابی و آزار نداد

ملك از عشق تو میخواست که گردد منکر
شاهد درد تو اش فرصت انکار نداد

(٤٥٣)

[4]دی که یوسف بر سر یعقوب در فریاد بود | خرمن عمر زلیخا بر گذار باد بود
بر سر بالین بلبل نوحهٔ میکرد گل | صوت مرغان چمن بار دل شمشاد بود
بر سر پروانه امشب شمع اشکی میفشاند | هر کرا در سینه سوزی بود در فریاد بود

---

١. ع١: 'بمقصد'
٢. ع٢،ع٣: غزل ندارد
٣. ع١: 'اگر'
٤. ع٣: غزل ندارد

بیستون را چشمهٔ خون جوش میزد در جگر		بسکه شیرین تلخکام از محنت فرهاد بود
آهویی بر ناتوانیهای مجنون میگریست		نوک هر مژگان او نوش[1] دل صیاد بود
یار امشب داشت با آه گرفتاران سری		نغمهٔ سر کرد هر کس را سرودی یاد بود
بسکه کردم گریه[2] بر حالم دل دشمن بسوخت		باوجود آنکه سر تا پایش از فولاد بود
بر سر بالین بیماران مسیحا میگریست		خفتگان خاك غم را نوبت ایجاد بود

داغهای ما ملك بودند از مرهم بری
یعنی آن دردی که مارا بود مادرزاد بود

(٤٥٤)

[3]امشب از هجر تو پای طلبم در گل بود		گر نمی آمدی احوال دلم مشکل بود
چهرهٔ عقل در آئینهٔ دل نقش نبست		آنقدر مست بلا بود که لایعقل بود
همه وقت از شکرت زهر تبسم میریخت		خاصه امروز که طبعت بغضب مایل بود
رهرو داد تو از راهروان باز نماند		همه جا پیشتر از قافله در منزل بود
دامن وصل بدست طلب افتد روزی		چه توان کرد که از محنت ما غافل بود
یار در کشتن من سعی تمامی بنمود		این که تسلیم نگشتم گنه از قاتل بود

نیست افسوس ملك را اثری معلومست
آرزوی وی و اندیشهٔ ما باطل بود

(٤٥٥)

[4]چه فتنه روی باین کهنه بوستان آورد		که بر بنفشه و گلزار ما زیان آورد

---

١. ر: 'نوش'		٢. ع٢: 'نوحه'
٣. ع٢، ع٣: غزل ندارد		٤. ع٢، ع٣: غزل ندارد

فراق[1] سنبل این باغ تیره بختم ساخت　　خزان نگر که چه بر جان باغبان آورد
فتاد صاعقهٔ در نهاد سنبل و گل　　که طایران چمن را به الامان آورد
تو یك گره بکشادی ز زلف بیتابی　　هزار نکتهٔ سربسته بر زبان آورد
که باز کرد پر و بال طایران چمن　　که مرغ گلشن ما رو[2] بآشیان آورد
گلت شگفت و ریاحین دمید عربده چند　　مکن که طاقت اینها نمیتوان آورد
کدام ماشطه کرد از کلالهٔ تو فشاند　　که بوی نافه خلل در دماغ جان آورد
گناه شمع نبود اینکه شعلهٔ نفروخت　　که تیره بختی ما پای درمیان آورد
ملك مباش پریشان که گرچه باد صبا
بنفشه بود ولی گل بترجمان آورد

(٤٥٦)

[3]نخلی که نشاندیم[4] غم دل ثمر آورد　　تخمی که فشاندیم[5] جگر پاره بر آورد
اندیشه بگرد حرمت راه ندارد　　وصلت بتصور نتوان در نظر آورد
وقتست که پرواز کند دل بهوایت　　گنجشك ضعیف تو پرو بال برآورد
یار از دل مستان صبوحی زده میداد　　هر بوی کبابی که نسیم سحر آورد
ای دیده ترا مژده که ایام وصالست　　یعنی نگران باش که قاصد خبر آورد
ز آتشکدهٔ سینهٔ ما خاست شراری　　کز خرقهٔ پشمینه ما دود برآورد
هر کس ز سر کوی تو آورد متاعی
دل دامن خوناب و ملك چشم تر آورد

---

۱.ر: 'فراغ'　　۲.ع۱: 'اورا'
۳.ع۳: غزل ندارد　　٤.ع۲: 'نشاندم'
۵.ع۲: 'فشاندم'

(۴۵۷)

[1]سراسیمه است دل هرسو که اورا در کمند آرد    چو صیادی که خواهد وحشی آهویی ببند آرد
ز بحر گریه موج شکوهٔ برخاست میترسم    خللها در بنای آرزوهای بلند آرد
[2]بآن تلخی خوشم تاکی تبسم شکر انگیزد    شبیخونی مبادا بر سپاه زهرخند آرد
ملایك را برشك آورد عیشت کاش غمخواری    ببزمت از سویدای دل پاکان سپند آرد
نصیحت گوی بیگانه است ترسم دست بیتلی    گسستنهای دور از کار در زنجیر و بند آرد
صبا گو دامنی برمجمرما پاش کین آتش    بسی تنلست میترسم که در مجلس گزند آرد
بجولان میرود هر روز و می تازد ز فتراکش    که شاید ناتوانی در ته پای سمند آرد
ملك برگ صفا ده تا بلا ترتیب بزمت را
ز نعمتهای الوان تحفهای ناپسند آرد

(۴۵۸)

[3]بوصل مردم بیدرد کی سزا باشند    چه کرده اند که شایستهٔ دوا باشند
کسان که حوصلهٔ بادهٔ ستم دارند    چه لازمست که منت کش وفا باشند
ز یاد اهل مروت [4]نمیروی شرطست    که با خیال تو باشند هر کجا باشند
فراق میرسد اینك بطالبان وصال    خبر دهید که آمادهٔ بلا باشند.
بکش بکش که دمی [5]اهل عشق بی اثر است    ز پای تا سر اگر خنجر دعا باشند
بشهربند بقا سر فرو نمی آرند    کسان که ساکن دروازهٔ [6]فنا باشند

---

۱.ع۳: غزل ندارد    ۲.ع۲: شعر ندارد
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد    ۴.ر: 'محبت'
۵.ر: 'دم'    ۶.ر: 'دردان'

شدیم کشتهٔ شمشیر عشق و میترسم		که روز حشر بتان شرمسار ما باشند
ستم کشیم ز خوبان و کار هم گیریم		جفا و جور کنند و بمدعا باشند
نهند بر سر جان پای در نخستین گام		کسان که در طلبت[1] همره صبا باشند
ز آشنا همه بیگانگی کنند بتان		ولی بمردم بیگانه آشنا باشند
[2]کسان که خاین راز محبتند ملك
سزای تیر غم و خنجر بلا باشند

(٤٥٩)

[3]بر گل که تاخته است که پشتش خمیده باد		سنبل که چیده است که دستش بریده باد
هر کس که بر حصار خط او خلل رساند		بر دورش از سپاه بلا صف کشیده باد
آنکو بر انگبین تو پای مگس ببست		زهر بلا ز ساغر دوران چشیده باد
آنکو بدور مجمر ما پشت دست زد		از خاك تربتش تف دوزخ دمیده باد
آنکس که بر صحیفهٔ حسنت قلم کشید		بر حرف هستیش خط بطلان کشیده باد
تا طرهٔ بنفشه دهد زیب بوستان		آهوی شیر گیر تو سنبل چریده باد
ایمن شدی ز سلسلهٔ زلف او ملك
نیك آرمیدهٔ که دلت آرمیده باد

(٤٦٠)

[4]وقت آن آمد که دل بنشیند و عشرت کند		آرزو را با خیال وصل هم صحبت کند
چون بر آید وصل اندك با دوعالم آرزو		یا سزای غم دهد یا چارهٔ کلفت کند

---

۱.ع۱: 'طلب'		۲.ع۱: شعر ندارد
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد		٤.ع۳: غزل ندارد

گمره عشق از حریم وصل گو محروم باش	حسن از آنها نیست کو بر مجرمان رحمت کند
تن به بی صبری منه کان عشق را دارد زیان	نقص مرد است آنکه بر بیطاقتی شهرت کند
هر که در قید تمنا ماند بی زحمت نرست	مرد عشق آنست کو از آرزو نفرت کند
بیخودی مستولی و شخص شکیبایی زبون	شوق میترسم متاع صبر را غارت کند
[1]نقص مردست اینکه ماند در مقام آب و رنگ	دست از معنی بداد وروی در صورت کند
بی مشقت باده نتوان کرد در جام مراد	هر که راحت خواهد اول روی در محنت کند
عاشقان را نیست از آداب رسمی بهرهٔ	عشق اول کام ترک مذهب و ملت کند
میرود رنج خمار از حد فراق می بلاست	کو هجوم مستی تا دفع این کلفت کند

کرد بر خوان غمش خوش کامرانیها ملك
صد زبان میبایدش تا شکر این نعمت کند

(٤٦١)

[2]خوبان گهی که دیده ز می لاله گون کنند	بر هر دلی که چشم کشایند خون کنند
کم بود باده مست نگشتیم ساقیان	از لطف کاش قطرهٔ چندین[3]فزون کنند
حیران خویش مانده بتان از هجوم دل	کاول کدام یك بربایند و چون کنند
دیوانهٔ کزوست جهانی بتنگ کاش	شمشیر بر کشند و ز شهرش برون کنند.
مارا نه عقل ماند و نه هوش از بتان شهر	تا خود دگر چه با دل اهل جنون کنند
عشاق بسکه بی تو بسختی دهند جان	وقتی که جان دهند اجل را زبون کنند

[4]صد ره ملك بکیش بتان کردم امتحان
کفر است اینکه چارهٔ داغ درون کنند

---

۱.ع۱،ر: شعر ندارد	۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد

(٤٦٢)

[1]گشت دل دیوانهٔ آن مهر تدبیرش کنند	تا ز حد نابرده رسوایی بزنجیرش کنند
آه ازین زورین کمانان کاندرین نخچیرگاه	بال جبریل ار بدست افتد پر تیرش کنند
طرفه غافل گیریی دارند این صید افگنان	هر که او غافل شود فی الحال زنجیرش[2] کنند
خورده حسرتها دل پر حسرت ما دور نیست	گر ز خوان نعمت دیدار خود سیرش کنند
دوش دیدم درمیان بحر خونین خویش را	طرفه خوابی بود آیا تا[3] چه تعبیرش کنند
چون ندارد دل سر صحت مکن تیمار آن[4]	قابل آن نیست این منزل که تعمیرش کنند

پاسبانان سخت دلتنگند ز افغان ملك
ترسم اندر کوی او یك شب گلوگیرش کنند

(٤٦٣)

[5]دل چه تاب آرد اگر چشم تو نازی سر کند	یك خدنگ غمزه دفع صد جهان لشکر کند
غمزه را گر رخصت قتلم دهد سلطان عشق	هر سر مو بر تن من کار صد خنجر کند
هر که بار سر کشد بر دوش مرد عشق نیست	مرد عشق آنست کاول گام ترك سر کند
وعدهٔ وصل تو کذب آمیز و عاشق ساده لوح	آه میترسم که مسکین این سخن باور کند
بر نمی تابد دلش غوغای مظلومان عشق	صرفه در آنست کآزار کسان کمتر کنند
طرفه بر خاك شهیدان میخرامی هوشدار	کشتهٔ ناگه مبادا کز لحد سر بر کند

در بساط قرب گستاخانه می آید ملك
او کجا و وصل بگذارش بهجران سر کند

---

۱.ع۱،ع۳: غزل ندارد	۲.ر: 'نخچیرش'
۳.ع۱: 'تا آیا'	۴.ر: 'او'
۵.ع۳: غزل ندارد

(٤٦٤)

[1]کی دل بجور ترك تو بدکیش می کند　　هرچند جور بیش وفا بیش می کند
حسرت فزای خاطر ارباب عزتست　　جوری که بر من آن ستم اندیش می کند
[2]تو شاهی ایمن از غم عالم نشین که چرخ　　درد و الم حوالهٔ درویش می کند
وصل تو گر نصیب شد از سعی ما نبود　　گردون تلافی ستم خویش می کند
از بسکه دلخراش بود زاری ملك
آهی که می کشد جگری ریش می کند

(٤٦٥)

[3]یار ما عاشق شد و رسم جفای خویش دید　　جایی اظهار وفا کرد و سزای خویش دید
چون ز معشوقی[4] بتنگ آمد هوای عشق کرد　　رفت در کویش مجاور شد چون جای خویش دید
کرد داغ سینه ام را طرفه مرهم کاربی　　بر طبیبی زد چون درد بی دوای خویش دید
امتحان عشق از وی انتقام من کشید　　هرچه با من کرده بود از دلربای خویش دید
یار را میخواست تا همدرد خود سازد ملك
زود در اخلاص تاثیر دعای خویش دید

(٤٦٦)

[5]امشب چمن ما چو دل سوختگان بود　　بستان طرب بر گذر باد خزان بود
آئینهٔ اصحاب صفای عجبی داشت　　در خاطر ما[6] هرچه نهان بود عیان بود

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۱: شعر ندارد
۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۴. ع۱: 'معشوق'

هر سو چمنی ساخته بودند حریفان		بلبل نگران بود که گل با دگران بود
آنروز که خورشید ز رخ پرده برانداخت		صد گونه سخن در دل هر ذره نهان بود
هجران تو کان خاصیت زهر فنا داشت		همصحبت دل بود ولی دشمن جان بود
با بوی وفا از گل آدم نشنیدیم		گر در تو وفا نیست پریشان نتوان بود
از کینه نشد سیر دل کینه پرستان		بیداد همان جور همان فتنه همان بود
حسن تو یکی پرده برانگیخت که خورشید		چون ذره درآن معرکه بی نام و نشان بود
بر روی ملك بست در حرف و حکایت
نی راه سخن بود و نه یارای زبان بود

(٤٦٧)

[١]دلت از همرهی بوالهوسان سیر مباد		طبعت از صحبت این طایفه دلگیر مباد
گر شکار دل ناقص نظران خواهی کرد		چشم صیاد ترا فرصت[٢] نخچیر مباد
کاسهٔ فرق خسان حقهٔ ترکیب بلاست		سر این طایفه جز آلت شمشیر مباد
بوسیلت نتوان ساخت درین ره کاری		یارب این واقعه محتاج بتعبیر مباد
فتنه تا کی فگند طرح سیاست یارب		خامهٔ حادثه را قوت تصویر مباد
بزم عیشی که به پروانه صلایی نزدند		هست ویران شدنی قابل تعمیر مباد
فرصتستت باده خلاصی ده آزادان باش		غیر مجنون تو پابستهٔ زنجیر مباد
منزلی مانده که امشب بحریفان برسم		یارب این قافله را فرصت شبگیر مباد
ملك از نالهٔ ما رسم سرایت بگریخت
تا که گفتست که با آه تو تاثیر مباد

---

١.ع٣: غزل ندارد		٢.ع٢: 'صلت'

(٤٦٨)

[1]کسی علاج دل ناتوان تواند کرد — که درد دل بتو نامهربان تواند کرد
مقیم راه تمنا کسی تواند شد — که مرغ بر سر او آشیان تواند کرد
بلاست دشمنی و دوستی خوشا عشقی — که قطع سلسلهٔ این و آن تواند کرد
بده بکاوش رازم کرشمه را دستور — زبان کجاست که حرفی بیان تواند کرد
دم از تصرف دلها نمی تواند[2] زد — که او احاطهٔ اقلیم جان تواند کرد
سن و بیان غم خویش این کسی را گوی — که این سخن بتو خاطر نشان تواند کرد
تو بیوفا نه چنان سخت تندی و سرکش — که سعی[3] ناله ترا مهربان تواند کرد
ز بیم خوی تو حرفی نمیتوان گفتن — کسی چگونه ترا هم زبان تواند کرد

ملك تمام عیار است نقد خالص ما
کجاست صیرفی کامتحان تواند کرد

(٤٦٩)

[4]بیك کرشمه ز اقلیم صبر دورم کرد — حذر ز شیوهٔ چشمی که ناصبورم کرد
سرم بطوق رضا بود باوجود که عشق — هزار مرتبه مست می غرورم کرد
دلم بخلد تسلی نبود و رضوان هم — فریب حسن گرفتار دام حورم کرد
بهر طریق سلیمانی از برم بگذشت — ولی دریغ که پامال خیل مورم کرد
لباس صبر و خرد پرده پوش عیبم بود — رسید غارت دزدان شوق و عورم کرد
بلاست گرم وفا دیدنش به بوالهوسان — ز دل خوشم که بامداد گریه کورم کرد

---

١. ع۲، ع۳: غزل ندارد — ۲. ع۱: 'کسی تواند'
۳. ع۱: 'بسعی و' — ٤. ع۲، ع۳: غزل ندارد

فروغ حسن ملك را رفيق موسى ساخت
كه شوق او ز مقيمان كوه طورم كرد

(۴۷۰)

[1]اميد وصل باندوه انتظار نيرزد ... نشاط باده بدرد سر خمار نيرزد
نكوست وصل گر از پی گزند هجر نباشد ... خوشست زلف[2] و ليكن بزخم[3] مار نيرزد
خلاف وعدگيت ظاهر است پر مفريبم ... برو برو كه وصالت بانتظار نيرزد
خوشست عشق جوانان بلاست طعنهٔ دشمن ... كرشمهٔ گل و نسرين بجور خار نيرزد
جفای يار نخواهی هوس ز سينه برون كن ... كه آرزوی محبت بگير و دار نيرزد
گر اين بود غم دوری ز ما بدرد سلامی ... خزان يكدمهٔ ما بصد بهار نيرزد
ملك زبون رقيبان برای وصل چرايی
دوصد بهشت بعجز گناهگار نيرزد

(۴۷۱)

[4]هزار جور بيك عشوهٔ نهان ارزد ... خوش آن كرشمه كه اين جورها بآن ارزد
بزهر تجربه شمشير غمزه آب مده ... بلی كجاست دلی كو بامتحان ارزد
بر آستان تو دل صد جفا كشيد و نديد ... نوازشی كه بآزار پاسبان ارزد
بخر بهر چه فروشند شيوهٔ ز آن چشم ... كه يك كرشمه بچندين هزار جان ارزد
كمان عربده زه كن مبين بضعف ملك
هزار ملك به تيری ازان كمان ارزد

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ... ۲. ع۱: 'زخم'

(٤٧٢)

[1]پاکبازانی که در محراب دل رو کرده اند — هم در اول گام کار خویش یکسو کرده اند
عاقلان[2] غافل که صیادان این نخچیر گاه — با کمند نالهٔ صید صد آهو کرده اند
داغداران تو مستغنی ز دربان بوده اند — خویشتن را کشته وآنگه فکر دارو[3] کرده اند
گاه وزن درد ما اعمال سنجان قضا — حاصل کونین را سنگ ترازو کرده اند
طایران باغ را آشفته می بینم دماغ — سنبل و ریحان این گلزار را بو کرده اند
نیست در شست کمانداران ناز او خطا — امتحان ضرب دست و زور بازو کرده اند
من که حسرت خورده ام هستم رهین انتقام — وای بر قومی که بر انعام او خو کرده اند
چند روزی بود مغرور مسلمانی ملك
کافران ملك هندش باز هندو کرده اند

(٤٧٣)

[4]دلم خیال تو در چشم تر نمی بندد — که ناز[5] شرم تو رو از نظر نمی بندد
ز تاب عشق چنان آب شد سراپایم — که اشك در دل و خون در جگر نمی بندد
ز نقش غیر فرو شست گریه لوح دلم — بجز خیال تو نقش دگر نمی بندد
بهر که رخ بنمایی ز جان بشوید دست — بهر کسی که درآیی کمر نمی بندد
ازین دو روز جدایی چها ندید ملك
دگر ز کوی تو بار سفر نمی بندد

---

١.ع٣: غزل ندارد — ٢.ع٢: 'علاقی'
٣.ر: 'فکر درمان' — ٤.ع٢،ع٣: غزل ندارد
٥.ع١: 'تا'

(۴۷۴)

[1]این زمان غیر درآن کوی نو آوازه[2] بود — حرمت غیر نگهدار که آن تازه بود

من تنک حوصله و جام محبت پر زور — بمی این باده چنان ده که باندازه بود

غیر را اول مستی و مرا وقت خمار — سر او گرم و مرا نوبت خمیازه بود

گرم یاری شده تا گیر چه پوشی از من — مکن انکار که از هر طرف آوازه بود

یار را میل سخن نیست ملك نپذیرم
که ورقهای چنین قابل شیرازه بود

(۴۷۵)

[3]دوش در بزم تمنا شکوه زور آورده بود — کرده ام خاطر نشانش آنچه با من کرده بود

امشب از چشم صراحی اشك گلگون میچکید — تا ز دست خندهٔ مستان چه خونها خورده بود

گلشنی دیدم که بودش در کمین تاراج زاغ — سوختم بر باغبانی کان چمن پرورده بود

صد ره از بزم وصالش دل ز رشك غیر خاست — تا نظر کردم نگاهی بازش از ره برده بود

دوش در چنگ غمت حال خرابی داشت دل — گر نمی آمد خیالت بر سر او مرده بود

چابکیها دیده ام از خنجر مژگان او — تا نظر میکرد از هر گوشه صد خون خورده بود

نالهٔ کز سینهٔ چاك ملك میخاست دوش
سوخت جانم را همانا از کسی آزرده بود

(۴۷۶)

[4]هر کبوتر که مقامش لب بام تو نبود — بایدش سوخت که شایستهٔ دام تو نبود

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲.ع۱: ' آزاده'

۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۴.ع۲،ع۳: غزل ندارد

نگهت در شکراب اجل انداخت مرا — وه که جز زهر فنا در ته جام تو نبود
غرض این بود که از ذوق بمیرم ورنه — این ستمدیده سزاوار پیام تو نبود
کس ندیدم[1] که باین کوچه گذارش افتاد[2] — که بحسرت نگران در و بام تو نبود
دل دران زلف سیه دید و ز دهشت جان داد — مرغ کم حوصله را زهرهٔ دام تو نبود

سلك ار دوست بکام تو نشد شکوه چرا
چکنی گردش ایام بکام تو نبود

(٤٧٧)

[3]بیگانگی ز ما روش دوستان نبود — زود آشنا شدی بجفا وقت آن نبود
صبر و خرد تصور عشق و جنون نداشت — این می بقدر حوصلهٔ این و آن نبود
در بزم وصل بودم و خواهش نداشت بار[4] — یعنی هنوز پای طلب درمیان نبود
رفتم که عرض حال کنم سحر غمزه اش — بست آنچنان زبان که محال فغان[5] نبود
از فتنهٔ تو برحذرم ورنه ظاهر است — اندیشه ام ز فتنه آخر زبان نبود
از رهروان نماند اثر طرفه وادییست — چندانکه تاختیم از ایشان نشان نبود

حال سلك بعلم نظر گفته شد تمام
کاظهار این معامله حد زبان نبود

(٤٧٨)

[6]گر شگافند دلم پر ز فغای تو بود — [7]ور سرم خاك شود مست لقای تو شود

---

١. ع ١: 'کن برم'
٢. ع ١: 'افتد'
٣. ع ٢، ع ٣: غزل ندارد
٤. ع ١: 'یاد'
٥. ع ١: 'بیان'
٦. ع ٢، ع ٣: غزل ندارد

نیشکر رویدش از تربت اگر خاك شود　　سینهٔ کآن هدف تیر بلای تو بود
ما نه آنیم که پیچیم ز حکم تو عنان　　سر نهادیم بکن آنچه رضای تو بود
اثر از رشك دم گرم اسیران نبود　　اندران شب که گذرگاه دعای تو بود
شعلهٔ عشق تو افروخت بدل دوزخها　　تا در آتش فگند هرچه ورای تو بود
صاحب عمر ابد را بفنایش رشکست　　هر که او تشنهٔ شمشیر جفای تو بود
تو باین کوکبهٔ حسن نگنجی بدوکون　　دل ما لایق آن نیست که جای تو بود
گفتم ای دل که ازو شکوه مکن نشنیدی　　این زبان هرچه کند با تو سزای تو بود

غمزه پرکار و نگه پرفن و نرگس پرباز
ملك اینها همگی خاصه برای تو بود

(٤٧٩)

بزمی که طرب درو نگنجد[1]　　از کثرت غصه مو نگنجد
از مایدهٔ بلا بپرهیز　　کاین لقمه بهر گلو نگنجد
این باده که آرزو گداز است　　در حوصلهٔ سبو نگنجد
بالید برغبتی دل شوق　　کاندر بر آرزو نگنجد
در جادهٔ رهروان امید　　آوازهٔ جستجو نگنجد
در خاطر صاف بی زبانان　　اندیشهٔ گفتگو نگنجد
در خلوت بلبلان این باغ　　افسانهٔ رنگ و بو نگنجد

تا چند ملك ترشح شرم
در ظرف تو آب رو نگنجد

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد

(٤٨٠)

[1]سوی هستی رهنمونم یاد این خودکام بود ورنه از من تا بسرحد عدم یك گام بود
این زمان محتاج پیغامم و گرنه پیش ازین درمیان ما و او کی قاصد و پیغام بود
اهل مجلس جمله بر احوال ما[2] آگه شدند دل ز شوق دیدن او بسکه بی آرام بود
جان فدای صبر آن مرغی که بیتابی نکرد باوجود آنکه تا مردن اسیر دام بود
وی ز تشریفت ملك را منفعل دیدم که داشت
نیم جانی از پی ایثار و آن هم وام بود

(٤٨١)

[3]هجوم شوق باز افشاگر راز نهان آمد بدل هرچیز پنهان بود یك یك بر زبان آمد
مقیم مجلس وصل تو در عالم نمیگنجد دراقلیم تمنا گرچه بی نام و نشان آمد
لب از دستان سرایی بست بلبل را چه پیش آمد بهارستان عشقش را مگر وقت خزان آمد
ببازار وفا عشق این منادی میکند یعنی که عاشق نیست آنکو از پی سود و زیان آمد
بترك سر مشو مغرور اگر سرخیل عشاقی که سربازی درین ره کم ز لعب کودکان آمد
قبول از طاعتم برخاست چون قرب آرزو کردم اثرجست ازمیان[4] چون حرف خواهش درمیان آمد
منم صید زبون و بسکه از من ننگها دارد خدنگش هر که آمد جانب دل سرگران آمد
ملك در مجلس عشاق چیزی نیست جز محنت
اگر غم میتوانی خورد اینجا میتوان آمد

---

١.ع٢،ع٣: غزل ندارد ٢.ع١: 'من'
٣.ع٢،ع٣: غزل ندارد ٤.ع١: 'دعا'

(٤٨٢)

[1]بنامه شرح غم یار در نمی گنجد　　حدیث عشق بطومار در نمی گنجد
ز چهره پرده میفگن که حسن اگر اینست　　بظرف ما سی دیدار در نمی گنجد
ز شرح درد دل خویشتن زبان بستم　　که درد عشق بگفتار در نمی گنجد
تو عاشقی و برآ از حجاب و رسوا باش　　که زیر پرده بجز یار در نمی گنجد
گذر ز کسوت هستی که از تجرد عشق　　ببزم ما سر و دستار در نمی گنجد.
ملك ز دولت عشق آنچنان مجرد شد
که در دلش بجز از یار در نمی گنجد

(٤٨٣)

[2]به بند غم فغانی از دل ناشاد می آید　　که از هر دانهٔ زنجیر صد فریاد می آید
پی صید دل ما گو بدام او مکش زحمت　　که این آهو بپای خود بر صیاد می آید
دم سرد او بیان مجلسم را دارد افسرده　　چراغم زان نمیسوزد که سوی باد می آید
کشادم تا نظر برچشم شوخت زخمها خوردم　　ز مژگان تو بوی خنجر جلاد می آید
حریفان مژده کامشب بادهای لطف در جامست　　که هر کس رفت سوی کوی او دلشاد می آید
سراپایم ز سوز عشق دارد آنچنان دردی　　که بر هرجا نهی انگشت در فریاد می آید
بلا کو کامرانیها بران ز آزار جان من　　که گر تنهاست غم آهنگ بی امداد می آید
ملك پوشیده گویا خلعت رسوایی عشقت
که از هر گوشه آواز مبارکباد می آید

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد

## (٤٨٤)

[1]دل دوش اگر ز تیغ تو در خون طپیده بود اما خوشم که شربت دوری چشیده بود
هجران رسیده بود ولی وصل پا فشرد ایمن شدم که[2] سخت بلایی رسیده بود
زد دانۀ فریب دگر راه مرغ دل ورنه ز دام عشق تو نیکو پریده بود
خوش میدوید غیر سراسیمه در پیت لطف نگاهی از تو مگر واکشیده بود
از دورباش غمزه ام امشب ببزم خاص شخص هوس بخانۀ دل پا کشنیده بود
دیدم کشاده دوش در گلشن وصال مردم کزان چمن می عشرت چشیده بود
مجنون هم از محبت ما داشت نشاۀ او نیز یکدو جام ازین می کشیده بود
دی بیدلی براه حرم می شد و غمت با او رفیق گشت که مسکین جریده بود
دوران ناز بود دگر دوش با ملك
معلوم شد که حرف نیازی شنیده بود

## (٤٨٥)

[3]شب وصل کی گذاری که کس آرمیده باشد چه شکیب باشد آنرا که رخ تو دیده باشد
دم مردنست پر کن قدحی و بیخودم کن که بزیر خاك شاید دلم آرمیده باشد
مزنید طعنه بر دل که ز عشق بود عاری که شراب درد باید قدری[4] چشیده باشد
دل ما مجرد آمد ز تعلقات هستی که بوادی محبت چو رود جریده باشد
کشد اضطراب رشکم که بصید کیست یارب برهی چو بینم اورا[5] که عنان کشیده باشد
نه ز نوع خسروانی نه ز جنس آب و خاکی چو تویی عجب که ایزد دگر آفریده باشد

---

١.ع٢،ع٣: غزل ندارد
٢.ع١: 'که' ندارد
٣.ع٢،ع٣: غزل ندارد
٤.ع١: 'قدسی'
٥.ع١: 'آنرا'

ملك از جدایی او تو چه گریها که کردی
به بنای صبر ترسم که نمی رسیده باشد

(٤٨٦)

[١]بدل نشست خدنگی کزان کمان آمد — هزار شکر که تیر تو بر نشان آمد
بخانهٔ دگران ره نمی برد گویا — نصیب ماست بلایی کز آسمان آمد
چنان ز شوق تو پرداختم خزانهٔ راز — که هرچه در ته دل بود بر زبان آمد
ببزم غیر روی چند این چه انصافست — گهی بکلبهٔ ما نیز می توان آمد
ز بند غصه همانا دل آمده است بتنگ — که از فغان وی آواز الامان آمد
هزار شکر که آمد بموج قلزم اشک[٢] — وزآن محیط خس و خار بر کران آمد

بزهر تجربه داده است تیغ مژگان آب
ملك کجاست که هنگام امتحان آمد

(٤٨٧)

[٣]در دل من دگر آن شوخ بلا می گردد — اللّه اللّه بدلم باز چها می گردد
گر کمان زه کند آن شوخ عیاذا باللّه — روح قدسی هدف تیر بلا می گردد
بوی لطف از در و دیوار تو می آید باز — در ضمیر تو مگر حرف وفا می گردد
طالب وصل بتان گر همه جبریل بود — آلت تجربهٔ تیغ[٤] بلا می گردد
جلوهٔ آن بت و آنگاه حریم دل ما — ما که باشیم که او در دل ما می گردد

---

١. ع٢،ع٣: غزل ندارد — ٢. ع١: 'عشق'
٣. ع٢،ع٣: غزل ندارد — ٤. ع١: 'تیر'

ای خوش آندم که مرا دیده بیاران میگفت		باز پرسید درین کوی چرا می گردد
سوخت جان ملك از رشك که آن بیهده گرد
می رود در دل هر بی سر و پا می گردد

(۴۸۸)

دل[1] نه آن طور غمینست که مسرور شود		تن نه آنگونه خرابست که معمور شود
شوق چون بیش شود راز نماند پنهان		راز عشقست که افشا گر منصور شود.
هر که گردن کشد از تیغ بقربانگه عشق		زود بینی که سرش آلت ساطور شود
ای که از دوست کنی شکوه اگر داری صبر		باش تا یکدوسه گام از نظرت دور شود
هر که افسانهٔ ما بد شنود کر گردد		وانکه در ما بحقارت نگرد کور شود
چند پژمرده بود نخل تمنای ملك
پرده بردار ز رخ تا شجر طور شود

(۴۸۹)

دل[2] که دندان طمع زان لب شکرخا کند		تا که دندان طمع کند ازو جانها کند
نخل امید من اندر رگ و پی ریشه دواند		صرصر حادثه برخاست درخت از جا کند
غمزه ات شخص هوس[3] را بطلب رخصت داد		شوق گستاخ شد و کفش[4] ادب از پا کند
عشق در کاوش بنیاد دلم پا افشرد		عاقبت دست بلا ریشهٔ جان ما کند
بهوای گل رخسار تو جان داد ملك
غنچهٔ دل نتوانست ازان بالا کند

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد		۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ر: ' هوا'		۴.ع۱: 'گفتن'

(۴۹۰)

[1] آنکسانیکه دل و دین همهٔ غارت کردند
کشته بودند مرا باز مروت کردند

مست کردند مرا باده فروشان بی خواست
ذکر شان خیر که این لطف و کرامت کردند

طاعت طایفهٔ یافته سرحد قبول
که بخون جگر خویش طهارت کردند

یك رخست اینکه دوعالم همه حیران ویند
یك غمست اینکه بدلها همه قسمت کردند

دید بر دار سر اهل وفا شخصی و گفت
آنکسانند که افشای محبت کردند

عشق بدنامی ازان طایفه دارد کز غیر
هر که آزرده شدند از تو شکایت کردند

نشأه یکدمه ام مستی جاویدان داد
این چه می بود که در ساغر عشرت کردند

کارفرمای محبت باسیران فراق
هرچه فرمود بصد ذوق اطاعت کردند

تا چه بیتابی ازو سرزده در بزم وصال
که ملك را بغم هجر حوالت کردند

(۴۹۱)

[2] هنگام عرض حال زبان از بیان بماند
حیران شدم چنانکه سخن [3] در دهان بماند

رفتم که سر کنم ز جفای تو شکوهٔ
کردی نگاه و صد گله ام بر [4] زبان بماند

بودم ز جور عشق تسلی بپرسشی
[5] آن نیز تا بدامن آخر زمان بماند

با شوق صبر طاقت همخانگی نداشت
این از جهان برون شد و آن در جهان بماند

[6] گفتند شمهٔ چو ز اخفای رازها
هر گوشه صد هزار حکایت نهان بماند

این خوان که گسترید وصالت ببزم عشق
صد آرزو ازآن بدل میهمان بماند

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: 'زبان'
۴. ع۲: 'زیر زبان'؛ ع۱: 'در دهان'
۵. ع۲: مصرعه خوانده نشد
۶. ع۲: مصرعه خوانده نشد

[1]بر پیکرم علامت داغ تو ظاهر است چون نقش کعبتین که در استخوان بماند

[2]دیدم ملك نگاهی از آن چشم نیم خواب
تا روز حشر دیده می خونفشان بماند

(۴۹۲)

[3]آه این چه شعله بود که خون در جگر نماند زانگونه سوختیم که از ما اثر نماند
هنگام برگ ریز بهار طرب رسید بلبل برفت و باغ فسرد و ثمر نماند
چشمم ز شرم عشق باین وسعت نگاه مسدود شد چنانکه مجال نظر نماند
کوتاه بود مدت وصل آنچنانکه دل یك حرف گفت و فرصت حرف دگر نماند
ناگه رسید دست خیانت بخوان وصل مهری که بود بر سر تنگ شکر نماند
سارا خمار بادهٔ وصلت بجان رساند یعنی از آن شراب بجز درد سر نماند
زین بیش تاب جور نمی آید از ملك
کمتر جفا که طاقت ما بیشتر نماند

(۴۹۳)

[4]دل گل برگ کنده را ماند بلبل پر فگنده را ماند
از تبسم فراخ عیش نشد دهن تنگ خنده را ماند
نفسم سوخت ناله ام تلخ است آه نیش گزنده را ماند
بشب خفته ماند ار چه دعا اثرش صبح زنده را ماند
خوف چون خواب گشت بستر گیر امن خون جهنده را ماند

---

۱.ع۲: شعر ندارد ۲.ع۲: شعر ندارد
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد ۴.ع۲،ع۳: غزل ندارد

نقش آسودگی ز دیده پرید	خواب مرغ پرنده را ماند
شوق در سینه کرد پا محکم	صبر اشك دونده را ماند
ملك از استخوان چو مغز برآی
سخن پوست کنده را ماند

(٤٩٤)

[1]فروغ چشمم از دوری چراغ مرده را ماند	دل چاکم ز مهجوری گل پژمرده را ماند
عیار نقد دل موقوف تاثیر نفس باشد	دمی دور از سرایت کورهٔ[2] افسرده را ماند
درون سینه طوفان میکند خونابهٔ حسرت	ز جوش گریه دل دریای برهم خورده را ماند
نمیدانم درین صحرا بجایی میرسد یا نه	سراسیمه است دل آهوی ناوك خورده را ماند
تو می آیی و من گنجور نعمتهای جاویدم
وصال بی توقف گنج بادآورده را ماند

(٤٩٥)

[3]دوش در بزم تو اغیار عذابم کردند	بسکه می با تو کشیدند کبابم کردند
عقلم از طول امل داشت خطرها درپی	خوب کردند که مست می نابم کردند
کشتی حوصله در ورطهٔ بیهوشی ماند	بسکه مستغرق دریای شرابم کردند
بیکی عشوه که کردند فریبم دادند	بفسونی که دمیدند بخوابم کردند
یافتند از من و از حوصله ام آگاهی	آلت تجربهٔ تیغ عتابم کردند
[4]سالها ساکن آتشکدهٔ غم بودم	تا مقیم صف ارباب صوابم کردند

---

١. ع٢،ع٣: غزل ندارد	٢. ع١: 'کوزه'
٣. ع٣: غزل ندارد	٤. ع٢: شعر ندارد

خـانـهٔ هستیم از بیـم خـلل ایمن بود          بـودم آبـاد بیك عشـوه خـرابم کـردند
شـرم را چـاره بـجـز باده نمی کـرد ملك
ذکـرشـان خیـر نکو رفع حجابم کـردند

(٤٩٦)

[1]گرچـه میدانـم یقین کـو قصـد جانم میکند          میدهم خود را تسلی کامتحانم میکند.
من همایم منزلم[2] برج سعادت بوده است          چـرخ اکنون جغد را هم آشیانم میکند
دیـگرانرا مینماید تیزدستیهای خویش          اینکه هردم پیش تیر خود نشانم میکند
در دلم حرفی گره شد کآورم گر بر زبان          غیـرت از تیـغ جـفـا کـوته زبانم میکند
تـا بـجـرم حرفی از من انتقام خـود کـشد          گـاه مستی کـاوش راز نهـانـم میـکند
انـدك اندك راز من بر هر زبان خواهد فتاد          رفتـه رفته عشق رسوای جهانم میکند
ایـن جفاها کز تو هرگز در گمان من نبود          عشـق اکنون یك بیك خاطر نشانم میکند
یار بی رحمست اگر افتم[3] بدست او ملك
هـر نـگـاهش رخنها در استخوانم میکند

(٤٩٧)

[4]در پیشـگـاه قـرب کـسی را مجـال داد          کـو هـر دو کـون را بـطفیل وصـال داد
ایـزد کـه داد حسـن تـرا طور دلبری          مـارا سرشك[5] و آه تـرا خـط و خال داد
کس درد دل نگفت که از جان نشست دست          نـازم تهـوری کـه بـآن شـرح حـال داد

---

١. ع٢،ع٣: غزل ندارد          ٢. ع١: 'منزل'
٣. ع١: 'افتد'          ٤. ع٢،ع٣: غزل ندارد
٥. ع٢: 'شرشك'

از شـام هـجـر بـر سر من سایهٔ فتاد کـآن آفتـاب هستی مـارا زوال داد
شادم که هر که خازن راز محبت است عشقـش ز روی دیده وران انفعال داد
زان یك خروش کز دل من خاست بی محل گـردون هـزار مـرتبـه ام گـوشمال داد
هـرگـز مـلك بسایهٔ قد تو جا نکرد
بیچاره آنکه دل بتو نازك نهال داد

(٤٩٨)

[1]دل از برای چه وصـل مـرا خیال کند چه لازمسـت کـه اندیشهٔ محال کند
چه دست و پا زنی ای دل بدام کین صیاد عجب که رحم بمرغ شکسته بال کند
شکسته بـالـم و آزاده دل معـاذ اللّٰه اگـر مـرا سپـه فتنـه پایمال کنـد
کسی که صدر[2]نشین بود در حریم وصال بـآن رسیده کـه جـا در صف نعال کند
ز شـوق روی تو هر داغ بر تنم چشمست زبهـر آنکـه تماشای آن جمال کند
بـآن رسیده که از رشك غیر وصل طلب حـریم قـرب تـرا کـنج غم خیال کند
مـلك بـمذهب عشاق کام دل کفراست
نـه عـاشقست کـه اندیشهٔ وصال کند

(٤٩٩)

[3]دوستی بـاغیـر در آغاز یاری زود بود اول عشقـت بمـا بی اعتباری زود بود
دیر با ما رام گشتی زود کردی ترك ما دشـمنی در ابتدای دوستداری زود بود
اختـلاط غیـر شـد مـقراض تار عیش ما ورنـه قـطع رشتـهٔ امیدواری زود بـود

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ع۱: 'اندر'
۳. ع۲،۳: غزل ندارد

زود شد افسردگی در عشق او اندك چه شد ذوق مستی و هوای هوشیاری زود بود
صحبت تر دامنان شرمندگی می آورد ورنه آن بی شرم را این شرمساری زود بود
التفات جلوۀ او برد از راحت[1] ملك
زود از جا رفتی این بی اختیاری زود بود

(۵۰۰)

[2]متاع عقل عجب گر توان برون آورد که عشق بر سر ما لشکر جنون آورد
مرا مدیر[3] محبت رسید کار بآن که بت ز خرقۀ می میتوان برون آورد
کدام دلشده را باز گشتۀ امروز صبا ز چشمه ز کویتو[4] بوی خون آورد
بلا بخانۀ می پا نمی نهاد از عار کشان کشان غم عشق تواش درون آورد
ملك اسیر غم عشق و من درین سودا
که این ستم زده تاب غم تو چون آورد

(۵۰۱)

[5]محرمان تو مرا تا بکی آزار دهند کاش یکبار سوی بزم تو ام بار دهند.
دیدم از دور ترا وز طپش دل مردم وای گر در حرم خاص تو ام بار دهند
چشم گستاخ من و دیدن روی چون تویی من که باشم که مرا رخصت دیدار دهند
زاهدان گر بتمنای صنم رو[6] یانند تار تسبیح بسررشتۀ زنار دهند
چند خوبان بمراد دل دشمن باشند چند بینیم که کام دل اغیار دهند

---

۱.ر: 'راهست' ۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ر: 'بدیر' ۴.ر: 'تیغ تو'

دل بخوبان مده از گریهٔ من عبرت گیر		که ستانند دل و دیدهٔ خونبار دهند

چون برد جان ملك از عشق که این بد کیشان
هر غم و درد که بینند بیکبار دهند

(۵۰۲)

[1]دلم بغیر سخن زآن دهن نمی خواهد		دگر چه خواهد ازو جز سخن نمی خواهد
هلاك گرمی پروانه گردم و دل او		که جز میانهٔ آتش دلم نمی خواهد
هزار گبر و مسلمان بیاید و برود		دل صنم بجز از برهمن نمی خواهد
[2]رسیده است بمعراج صحبت پرویز		که عشق زندگی کوهکن نمی خواهد
ز هرزه خندی گل[3] عندلیب افسرده[4] است		چنانکه مرده فضای چمن نمی خواهد
دلم که قطع تعلق گرفت ازآن برو دوش		بجز نسیمی ازآن پیرهن نمی خواهد

ز دوریت بنهایت رسید ضعف ملك
گرانی سر و بار بدن نمی خواهد

(۵۰۳)

[5]بعد از هزار سال که یکره عیان شود		باز از نظر چو آرزوی دل نهان شود
همدم بکوی درد دل ما بیار ما		اما نه آنچنان که بما سرگران شود
[6]تو پرده برنمی فگنی و لباس هجر		ترسم طراز دامن آخر زمان شود
تابوت غیر کز سر آن کوی میگذشت		آنم گمان نبود که از پی دوان شود

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد		۱.ع۱: شعر ندارد
۳.ر: 'خود'		۴.ع۱: 'آزرد'
۵.ع۲،ع۳: غزل ندارد		۶.ر: شعر ندارد

هرگز نمرده است باین[1] مرگ مدعی — کش در پی جنازه نهانی روان شود
ما بی زبان و طبع تو مغرور خویشتن — مشکل که درد ما بتو خاطر نشان شود
جان در ره وفا نفشاندیم ای دریغ — ترسم که یار در حق ما بدگمان شود
بندد ملك ز مایدهٔ درد زلّها
گر در سرای او غم او میهمان شود

(٥٠٤)

[2]آن نیست دل که ترك تو نامهربان کند — ترك تو چون تواند اگر ترك جان کند
تو کشت باغ میکنی و باغبان ز شرم — نزدیك شد که گل ز نظرها نهان کند
دل نقد خالصیست اگرنیست باورت — با غمزه ات بگو بمحك[3] امتحان کند
یارب چه حالتست که اندر بهار عمر — نزدیك شد که نخل حیاتم خزان کند
آن حسن خلق عربده را دست و دل دهد — وآن زهر چشم حوصله را بی زبان کند
کو قدرتی و حوصلهٔ تا اسیر عشق — اندوه خویش را بتو خاطرنشان کند
نزدیك شد که باهمه کم مایگی ملك
در شهر وصل شکر خواهش روان کند

(٥٠٥)

[4]در آنکو میشنیدم دوش کز هرسوی غوغا بود — چو گوش انداختم غوغای ارباب تمنا بود
گهی در آب افگندی[5] دلم را گاه در آتش — چها کردی باین یك قطره خون کاندر بر ما بود

---

١. ع١: 'زده بود باین'
٢. ع٢،ع٣: غزل ندارد
٣. ع١: 'محك'
٤. ع٢،ع٣: غزل ندارد
٥. ع١: 'افگندم'

من از سود و زیان دل نیم واقف همین دانم	که میگردید در بازار عشق و گرم سودا بود

طلب را حرص روزافزون هوس در غایت طغیان	تو میدادی بوصلم وعده و دل در[1] تقاضا بود

دلم را موج خون از هر طرف میبرد و او غافل	گهی شد ناخدا واقف که کشتی غرق دریا بود

کمند جذبه ام آخر بدست آورد آهویی	که زلفش دام راه وحشیان کوه و صحرا بود

ملك را بود از کفر سر زلف تو زناری
که هر تاری از آن زنار رشك گبر و ترسا بود

(۵۰۶)

[2]هرگز آن شوخ ستم پیشه بما رام نبود	رام اگر بود چنین خودسرو خود کام نبود

چشم بد دور کز آنگونه مقرب بودم	که میان من و او وسعت یك گام نبود

بی جوی مهر کنون دام بلایی دارد	خرم[3] آنروز که با دانهٔ او دام نبود

دلبران مرغ دل غیر رماندند ز خود	خوب کردند که شایستهٔ این دام نبود

متردد نتوانست شد امشب قاصد	وقت را فرصت آمد شد پیغام نبود

بود ناز تو ز اندازه برون معذورم	گر مرا حوصلهٔ بادهٔ این جام نبود

هرچه دربار ملك بود تعلق بتو داشت
حاجت اینهمه بی تابی و ابرام نبود

(۵۰۷)

[4]دل که زلف سیهت بی سرو سامانش کرد	هر که همصحبت او گشت پریشانش کرد

---

۱. ع۱: 'کرم'	۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: 'خورم'	۴. ع۲،ع۳: غزل ندارد

در دلــش بـود کـه یـکـچند درآید با ما　　غمزه تعلیم ستم داد[1] و پشیمانش کرد

خولست یوسف که کند سرکشی آغاز گرفت　　جـذبـهٔ عشـق گریبان و بزندانش[2] کرد

ساکن کوی تو جان داد بسختی بدر آی　　تـا به بینی که غم هجر چه باجانش کرد

صبر در ملك دلم خانهٔ معموری ساخت　　تـرکتـاز سپـه شـوق تـو ویرانـش کرد

مـلك آورد دلـی در عـرفات غم عشق
غمزه ات تیرخدنگی زد و قربانش کرد

(۵۰۸)

[3]خـوبان که به نیرنگ دل خلق ربایند　　تــا دل بــربــاینـد بـصـد رنگ بـرآیند

کــردیـم زیــارتـگــه دل وقف جوانـان　　شـاید که گهی لطف نمایند و در آیند

شایستهٔ حرمانست چون من نامه سیاهی　　تـرسـم کــه در خـلـد بـرویم نکشایند

کـوشنـد هـمین کـآئنهٔ زنگ برآرد　　آن نیست که زنگی ز دل کس بزدایند

چـون از افـق حسـن بتـابد مـه رویـش　　مـردم بهـم از دور بـانـگشـت نمـایند

بسیــار بتـنـگـم مـلك از ضبـط دل و دین
ای کــاش درآیـنــد بتــان و بــربــایـنـد

(۵۰۹)

[4]یار عاشق گشت و دردی در دل شیدا رسید　　مـنـت ایزد را که یار ما بدرد ما رسید

صبر تا ما رام شد در عشق او شکر خدای　　یـارعاشق گشت و کار ما بدرد ما رسید

---

۱. ع۱: 'کرد و'　　۲. ع۱: 'و زندانش'

۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد　　۴. ع۲، ع۳: غزل ندارد

از غم عشق آن گل عارض بزردی مایلست چشم زخم [1] طرفه بر بوستان ما رسید
درد داغ عاشقی زار و ضعیفش کرده است آه باغ عیش ما را طرفه آفتها رسید
میرسد یار ملك غمهای عشق از پیش و پس
برحذر باشید کآن بدخو بصد غوغا رسید

(۵۱۰)

[2] فراق بر سر ما گرچه صد بلا آورد بشکروشکوه دل این طاقت از کجا آورد
بنالهٔ دل خویش اعتقاد آوردم که ظالمی چو ترا بر سر وفا [3] آورد
مرا شکست و بشد جان فدای نامش باد که نیك قاعدهٔ دوستی بجا آورد
صبا مگر که ز [4] دارالشفای وصل رسید که دردمند ترا مژدهٔ دوا آورد
بشهر عشق خبر ده بمصریان کامروز رسید قافله و مژدهٔ لقا آورد
هزار جان گرامی برفت و صبر نماند ببین که عشق بتان بر سرم چها آورد
ز کنج خانه ملك پا برون منه زنهار
که عشق آمد و صد فتنه از قفا آورد

(۵۱۱)

[5] شعلهٔ آتش عشقی دل و جان میسوزد اگرش شرح دهم کام و [6] زبان میسوزد
قلزم عشق کزان کشتی جان در خطر است گر کشم آه کران تا بکران میسوزد
دوزخی تافته در سینهٔ من آتش عشق که بیك شعله متاع دوجهان میسوزد

---

۱. ع۱: 'زخمی'
۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: ' جفا'
۴. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۵. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۶. ع۱: 'و' ندارد

شده صحرای دلم جلوهٔ گهی آهویی	که نگاهش جگر شیر ژیان میسوزد
زآتش سینهٔ پروانه حذر کن ای شمع	که بیك آه دل کون و مکان میسوزد

بیتو گر روز جزا سوی بهشتش طلبند
زآتش آه ملك باغ جنان میسوزد

(۵۱۲)

[۱]خاطر گریه مشوّش دارد	ناله ام نعل در آتش دارد
نتوان دست بفترا کش زد	جلوه بر توسن سرکش دارد
خوشگواراست بخور خونم را	ساغرم[۲] بادهٔ بیغش دارد

(۵۱۳)

[۳]چون ز مستوری بتنگ آمد گل و گلزار شد	پرده را برخود درید و شهرهٔ بازار شد
دل بجز رشك از درخت آرزو چیزی ندید	عمرها پروردنخل و نیك برخوردار شد
بیدلی افتاده بود از جام حیرت بیخبر	خورد ناگه بر دماغش باده و هشیار شد
رفت آن بی شرم یارو در دلم افغان گرفت	ترك یاران کرد یعنی مونس اغیار شد
عشق اول زور آورد و خرد را برشکست	لیك آخر شرمسار عقل دعوی دار شد

بود از وارستگی دلگیر یکچندی ملك
آرزوی عشق کرد از عمر برخوردار شد

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد	۲.ع۱: 'سپه'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد

(٥١٤)

[1]دم نظاره از آن دیده بی حجاب نبود — که چشم عشوه گرت را سر عتاب نبود
مرا بدوزخ حرمان بهرزه افگندی — که این ستم زده شایستهٔ عذاب نبود
ز من فسانهٔ غم ناشنیده خوابت برد — هنوز اول شب بود وقت خواب نبود
ز قید[2] عقل خلاصم نکرد بادهٔ وصل — دریغ و درد که مستی درین شراب نبود
بنای عمر مرا سیل غصه ویران کرد — وگرنه خانهٔ من پیش ازین خراب نبود
بتازگی ستمی کن ز رفته یاد میار — که هرچه با دل ما کردهٔ حساب نبود

گه جواب سلامم چرا خموش شدی
مگر سلام ملك قابل جواب نبود

(٥١٥)

[3]جز تو آهنگ دار و گیر که کرد — فتنه را بر ستم دلیر که کرد
آرزو را گرسنه چشم که ساخت — اژدها را بطعمه سیر که کرد
افسرت را ببرگ گل که نواخت — پیکرت را ز گل سریر که کرد
آتش و باد را بآب که داد — خاك ما را بخون خمیر که کرد
برکشم گردنی بآزادی — طوقی[4] عشق را اسیر که کرد
دم افسردگان و کورهٔ سرد — بنفس کار زمهریر که کرد
گشت منقار بلبلان ناسور — مرهمی از گل صفیر که کرد
بقمی گشته گریهای غمین — چهره را گونهٔ زریر که کرد

---

١. ع٢،ع٣: غزل ندارد
٢. ع١: شعر ندارد
٣. ع٢،ع٣: غزل ندارد
٤. ع١: 'طوطی'

هیچ کس راز دل ز من ننهفت
جز ملك جای در ضمیر که کرد

(٥١٦)

[1] چند عاشق پدرت رخت اقامت ببرد　　آرزوی دل خودرا بقیامت ببرد
غمزه در ساخته با عشوه بخونریزی ما　　کس ازین بزم چرا سر بسلامت ببرد
دل چوبی رخصت ما عشق بتان کرد هوس　　وای[2] بر جانش اگر اگر نام ندامت ببرد
گو ازان کو بسلامت سر خود گیر و برو　　آنکه زین در بستم رخت اقامت ببرد
جلوهٔ کن دم مرگست ملك را مگذار
که بدل آرزوی آن قد و قامت ببرد

(٥١٧)

[3] عاشق ز درد عشق جز آزار جان ندید　　بیچاره زین[4] متاع بغیر از زیان ندید
پژمردگی نه خاصهٔ باغ حیات ماست　　کو گلشنی که آفت باد خزان ندید
دل دوش دید غمزدهٔ را اسیر غم　　تا چشم باز کرد کسی درمیان ندید
تاکی کشم عذاب محبت خوشا کسی　　کو جان سپرد و فتنهٔ آخر زمان ندید
آه این چه بحر بود که از دست و پا زدن　　گشتم هلاك و دیدهٔ سعیم کران ندید
کاوید کان بمغز قلم عشق پیکرم　　چیزی بغیر تیر تو در استخوان ندید
عشق آنچنان بسوخت ملك را که هیچکس
از استخوان سوختهٔ او نشان ندید

---

١. ع٢، ع٣: غزل ندارد　　٢. ع١: 'و' ندارد
٣. ع٢، ع٣: غزل ندارد　　٤. ع١: 'آن'

(۵۱۸)

[1]عاشق از کوی بتان رخت اقامت نبرد		آرزوی دل خود را بقیامت نبرد
اگر اینست غم[2] عشق که من می بینم		یك تن از کوی بتان سر بسلامت نبرد
هر که گردد ز مقیمان سر کوی بلا		اگرش سر برود رخت اقامت نبرد
بخت بر[3]گشته کسی کوز ملامت تا حشر		ره بخلوتگه ارباب سلامت نبرد
هر که از سبحه و سجاده نماید توبه		بهتر آنست که او نام ندامت نبرد
گر درآرد بنظر خرقهٔ پرهیز ملك
مفتی شهر دگر نام کرامت نبرد

(۵۱۹)

[4]گر فرشته ز دلم بوی کبابم نبرد		سوی خلدم برد و نام عذابم نبرد
شب نیابد دلم از هیچ مقامی تسکین		تا نیایم بسر کوی تو خوابم نبرد
بیند و سوزدم آن مست از آن بیخبر است		وای اگر باد باو بوی کبابم نبرد
رفع اندوه صحبت نکند نشأه می		غم عشقنست کس از دل بشرابم نبرد
ملك از دفتر عشقم چه کشاید کآن شوخ
شعر من نشنود و نام کتابم نبرد

(۵۲۰)

[5]سراغ یار سفر کرده با دلم آن کرد		که هجر یوسف مصری به پیر کنعان کرد

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد		۲. ع۱: 'غم' ندارد
۳. ع۱: 'سر'		۴. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۵. ع۲،ع۳: غزل ندارد

هزار غنچهٔ سربسته از دلم بشگفت　　خیال روی تو ام غیرت گلستان کرد

(۵۲۱)

[1]دوش آب خضر از آن لبهای میگون میچکید　　یارب از آتش زلال زندگی چون میچکید

هر نگاه سحر سازش تلخی سر گم چشاند　　بسکه امشب زهر از آن چشم پرافسون میچکید

بسکه دوش از خندهٔ مستان دلش بگرفته بود　　امشب از چشم صراحی اشك گلگون میچکید

نقد هستی دوش خاك جلوه گاه راز بود　　بسکه جان از جلوه گاه قد موزون میچکید

یاد میداد از گل رخسارهٔ لیلای عشق　　هر سرشك لاله گون کز چشم مجنون میچکید

من نمیدانم کز آن بیرحم زخمی خورده ام　　اینقدر دانم که از شمشیر او خون میچکید

تا بحشر از وی گیاه مهر سر میزد ملك
قطرهٔ اشکم اگر در کوه و هامون میچکید

(۵۲۲)

[2]یار هر گه دست سوی ناوك بیداد برد　　صیقل پیکان او زنگ از دل ناشاد برد

هر کجا اخلاص ره کرد از پیش باید شتافت　　ورنه شیرین را که سوی تربت فرهاد برد

حاصل اوقاتم افسون کسان بر باد داد　　هرچه از کشت تمنا جمع کردم باد برد

بر خرابیهای دل بیچاره عاشق خون گریست　　پیش او هر کس که نام منزل آباد برد

هردوعالم بود صید دام عشقش بس نبود　　رفته رفته عشق ما را هم سوی صیاد برد

دی بفکر وصلش افتادم بزیر تیغ عشق　　زاری کردم که رنگ از چهرهٔ جلاد برد

خیرباد زندگانی کرد از عشقت ملك
رفت و یك عالم کدورت زین خراب آباد برد

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۵۲۳)

[1]عشق مگو چیست عشق آفت آن مردان مرد	نفحهٔ او خاك خشك نکهت او یاد سرد.
سالك سامان بحر سالك صحرای وجد	گریهٔ دریا شگاف نالهٔ هامون نورد

(۵۲۴)

[2]نیست جای شکوه گر تیر ملامتها رود	کین بلاها هرزمان بر مردم رسوا رود
او سبکروحست از هرسو هوسناکان ز پی	غیرتم سوزد چو جایی بینمش تنها رود
من نه مجنونم که چون آیم [3]بتنگ از طعن خلق	یار را بگذارد و خود جانب صحرا رود
کی بود بیم ملامت طالب دیدار را	آنکه گل چیند چه غم خاری گرش در پا رود
آنکه می سوزد [4] درونم از جداییهای او	کاشکی یك لحظه بیرون از دل شیدا رود
دل در آغاز محبت صد ملامت بیش دید	تا در انجام غم عشقش چها بر ما رود

کی ز کوی او ملك پای طلب کوته کند
صد جفا گر بر سرش از عشق پرغوغا رود

(۵۲۵)

[5]چگونه دل بجفا ز آن نگار بر گردد	نه عاشقست کز اینها ز بار بر گردد
کنون که دور بکامست کار من اینست	نعوذبالله اگر روزگار بر گردد

---

۱. غزل مکمل نیست	۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳. ر: 'آید'	۴. ع۱: ' میسوزد' نارد
۵. ع۲،ع۳: غزل ندارد

اگرنه مژدهٔ[2] راحت رسد بمجرم عشق / بود محال که از پای دار بر گردد
دل انتظار نگاهی کشیده نگذاری / که ناامیدش ازین رهگذار بر گردد
ملك بآن سر کو گر کسی بود همراه
کند کناره که تا شرمسار بر گردد

(۵۲۶)

[2] آنچه نازت ذوق با من می کند / چشمهٔ کوثر کجا کی می کند
عالم و آدم شوندش پایمال / رخش خوش رفتار اگر هی می کند
تیغ خونریز از نیام ار بر کشد / توسن امید را پی می کند
گشتم ازوی بدگمان اما که دل / وادی اخلاص را طی می کند
دید با غیرش ملك از رشك آن
قطع دیدن از رخ وی می کند

(۵۲۷)

[3] خیال دوست چنان گرم عشرتم دارد / که روح قدس تمنای صحبتم دارد
چنین که مجلسم آراست از خیال رخت / فرشته آرزوی کنج خلوتم دارد
چرا بدست تو این خواریم بباید برد / بدیگری دهم این دل که حرمتم دارد
من این جفا نه بخود میبرم تو هم دانی / که مبتلای تو قید محبتم دارد
بخیر باد سلامت ملك زبان بکشاد
که عشق ساکن کوی ملامتم دارد

---

۱.ع۱: 'شمرده'
۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۵۲۸)

[1]باز این درون ریش من از خندهٔ پرشور شد — از بسکه پاشیدی نمك زخم دلم ناسور شد
[2]گفتم که آب دیدگان شیرین کند کامم ولی — من بودم و یك قطره آب آن نیز تلخ و شور شد
رفتم که خار از پا کشم محمل نهان شد از نظر — یك لحظه غافل گشتم و صد ساله راهم دور شد
[3]گر طالب قربی بنه ناز و تکبر را ز سر — ابلیس از آن مردود شد کو هم بخود مغرور شد
از بسکه کردم خویش را آماجگاه ناوکت — از نیش پیکانت تنم چون خانهٔ زنبور شد
[4]چون عشق مستولی شود نتوان نهانش داشتن — شوق محبت بیش شد کافر اگر منصور شد
[5]نبود عجب گر کشتگان بیرون کنند از خاك سر — کز دل بر آمد آهی و آغاز نفخ صور شد
از سعی معمار الست آباد[6] شد اقلیم دل — آخر خراب آباد ما در عشق[7] او معمور شد

پاشیده شد چشم ملك در زیر خاك نیستی
آن سر که پامال تو بود آخر سرای مور شد

(۵۲۹)

[8]عشق آنروز که بر مسند سلطانی بود — خانهٔ صبر من آمادهٔ ویرانی بود
نه اثر بود ز بتخانه نه از کعبه نشان — که پرستار ترا شیوه خدادانی بود
گر ز کیفیت نظارهٔ او محو شدم — گنهی نیست مرا عالم حیرانی بود
لب فرو بسته و ابرو باشارت مشغول — مژه در حرب و نگه گرم سخن رانی بود
جسم را در حرم حضرت او بار نبود — درمیان من و او صحبت روحانی بود

---

۱. ع۳: غزل ندارد؛ ع۲: آخر درون ریشی من از خنده آب شور شد    من بودم و یکقطره آب آن نیز تلخ و شور شد
۲، ۳ و ۴. ع۲: شعر ندارد    ۵. ع۲: 'شد وقت آن تا'
۶. ع۲: 'آماده'    ۷. ع۲: 'آباد در عهد او' معمور
۸. ع۲، ع۳: غزل ندارد

آنکه دوشینه ز جمعیت دل مثل نداشت دیدم امروز که در آن پریشانی بود
ملك از بی سرو سامانی خود شکوه مکن
رتبهٔ عشق تو در بی سر و سامانی بود

(۵۳۰)

[۱]خدا کند که دلت مایل ستم نشود توجه تو ز ارباب درد کم نشود
زدی به تیغم و خلقی بجستجوی تو اند بود که غمزهٔ شوخ تو متهم نشود
هوای باد فریبم نمی تواند داد که مست عشق ترا میل جام جم نشود
بخاك اگرچه برابر شدم نمی نالم که هر که خوار نگردید محترم نشود
اگر دمی نکنی التفات می میرم کسی فریفتهٔ لطف دمبدم نشود
بدست هجر اسیر و بلاست نومیدی فریب خوردهٔ شادی اسیر غم نشود
وجود عیش بود مغتنم ملك دریاب
بر آر کام که این آرزو عدم نشود

(۵۳۱)

[۲]گو بکش خلق چه اندیشه ازینها دارد اول حسن و غرور است چه پروا دارد
طرهٔ لیلی حسن از دل ما دست نداشت مرد مجنون و همان [۳]سلسله بر پا دارد
وصل میخواست دل آمادهٔ وصلش کردیم یار میخواست کنون در نظرش جا دارد
باز پرسید که این ناله و غوغا تا چند غرضش چیست دگر بهر چه غوغا دارد
ایدل [٤] از درد و الم هیچ ندارد تقصیر چه بلاها که ز بهر تو مهیا دارد

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: 'همین'
٤. ر: 'این دل'

تیغ بردار و بخونریزی ما دست برآر　　مدعی آمده و میل تماشا دارد

جگرم سوخت شب از ناله و افغان ملك
کس نپرسید که مسکین چه تمنا دارد

(۵۳۲)

[1]عشقت بدل از راه خرابات در آمد　　می در سر مستان بمناجات در آمد
بگشاد بغل جزو بکل قطره بقلزم　　خورشید هم آغوش بذرات در آمد
بر ساز افق بست سحر تا شب آهنگ　　ناهید بقانون بمقامات در آمد
در پیروی زهد و ورع نیز رهی نیست[2]　　کو عشق که عقل از ره طامات در آمد
بر راه سکندر نفسم داشت چراغی　　خضر از طرف صبح بظلمات در آمد

کار دل و جان ساخت ملك عشق مسلط
غالب شد و آنگه بمواسات در آمد

(۵۳۳)

[3]چون دم شکوه زبانم ز خجالت گیرد　　شرم زور آورد و راه شکایت گیرد
تکیه بر تقوی و دانش نکنم می ترسم　　بجهد برقی و در خرمن طاعت گیرد
مدعی هرچه مدد گیرد و منت دارد　　من اگر جان دهم از من بکراهت گیرد
مرگ را مژدهٔ عمر ابد آید در گوش　　ناز هر گاه بکف تیغ سیاست گیرد

ملك از رشك زند در دل غفران آتش
دامنت را اگر از بهر شفاعت گیرد

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۲.ر: 'هست'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۵۳۴)

[1]نیست یکدم که دل آزرده ز هجران نشود — کس باین مرتبه مستوجب حرمان نشود

ای دل روسیه اندر طلب وصل مکوش — دوزخی مستحق روضهٔ رضوان نشود

میدهد یار بزندانی غم مژدهٔ وصل — خوش نویدیست اگر زود پشیمان نشود

در کمان خانهٔ ابرو چو نهی ناوك ناز — مرده آنکس که ترا بیند و قربان نشود

هر غمی را طربی هست ز پی جز غم دوست — درد عشقست که شایستهٔ درمان نشود

[2]هر که پیش آید ازو میکشد و ممنونم — هر که اینها نکشد قابل درمان نشود

کشتی نوح بساحل نرود زین دریا
ملك از گریه بپرداز که طوفان نشود

(۵۳۵)

[3]چون تو بار سفر بندی دلم در رغبت افزاید — سراغت گیرد و منزل بمنزل از پیت آمد

طریق وصل بی پایان و شوق جستجو بیحد — معاذ الله اگر پای طلب ناگه بفرساید

ز عاشق تا اثر باقیست آسایش کجا یابد — مگر در زیر خاك نیستی مسکین بیاساید

دلم را هردم از خود دور می اندازی و ترسم — که ناگه دلربای دیگر از دست تو تر باید

سر فرمان نهم تا در محبت در رسد فرمان — نه پیچم گردن تسلیم تا سلطان چه فرماید

دلم کز هر طرف گنجیست از عشقت درو پنهان — طلسم بسته را ماند مگر لطف تو بکشاید

ملك گر حسن اینست و محبت این معاذالله
اگر عشقش بروی من در راحت براندايد

---

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد　　۲. ر: شعر ندارد

۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد

(٥٣٦)

[1]عشق آمد و مارا هدف تیر بلا کرد — آه این چه بلا بود که سر در دل ما کرد
آن یار که دی مژدهٔ عمر ابدم داد — دیدید که با جان من امروز چها کرد
دور از تو دلم طاعت بسیار قضا داشت — چون دید رخ خوب ترا جمله ادا کرد
هرچند جفا بیش وفا بیش نماییم — سهلست اگر یار وفا دید و جفا کرد
از هستی ما دود برآورد زهی ظلم — کافر نکند آنچه فراق تو بما کرد
تا زلف تو دل دستکش بوالهوسان دید — بیتاب شد و دامنش از دست رها کرد

صد ره بملك وعدهٔ دیدار فزون داد
یکبار ندیدیم که با وعده وفا کرد

(٥٣٧)

[2]صاحب حوصله را ناز تو بیتاب کند — غمزه چون تیغ کشد زهرهٔ شیر آب کند
بخت آن کو که چو در بزم طرب مست شود — بر سر زانوی من سر نهد و خواب کند
سجدهٔ کعبه[3] چو[4] بر برهمنان محض[5] خطاست — کافر عشق کجا روی بمحراب کند
جگرم سوخته از تشنگی آن بخت کجاست — که مرا چشمهٔ شمشیر تو سیراب کند
ساقی عشق تو صد ساغر خون داد و نشد — که یکی جام مرا پر ز می ناب کند
خوی کرده است بساغرشکنی میترسم — بشکنند جام امید من و پرتاب[6] کند

تو[7] نهان ساخته خورشید و ملك شب همه شب
بتمنای تو نظارهٔ مهتاب کند

---

١. ع۲،ع۳: غزل ندارد
٢. ع۳: غزل ندارد
٣. ع۲: 'حسن'
٤. ع۲: 'چو' ندارد
٥. ر: 'محض'
٦. ع۲: 'بی تاب'
٧. ع۲: 'او'

(۵۳۸)

[1]چو یار خورد شراب و هوای مستی کرد    هوس در آمد و میل دراز دستی کرد
شب شراب اگر آرزو بکام رسید    مراچه جرم و گناهست اینکه مستی کرد
چو یافت دامنش آلایش شراب هوس    بجست برقی و قصد لباس هستی کرد
نه عقل ماند نه ایمان نه هوش وه چه بلاست    چه روز بود که دل میل بت پرستی کرد
متاع هردوجهان صرف دوست میکردم    ولیك حوصله اظهار تنگدستی کرد
بسوی شاخ هوس زود دست برد ملك
هنوز نوبت اینها نبود پستی کرد

(۵۳۹)

[2]چو دیده ناظر آن عارض خجسته شود    حیا بیاید و راه نظاره بسته شود
بناامیدی دل آنچنان بگریم زار    که نقش هستیم از لوح خاك شسته شود
به پیچ و تاب میاور صبا خم زلفش    مباد رشتهٔ تدبیر ما گسسته شود
دلیست در بر من ز آبگینه نازكتر    که گر غبار نشیند برو شکسته شود
نخورد بویی از آن بر دماغ و نزدیکست    که سنبل و گل این باغ دسته دسته شود
دلش ز درد پر و غم مزید علت نیز
دگر چه چاره ملك را جز اینکه خسته شود

(۵۴۰)

[3]دیده ام در کاسهٔ سر همچو[4] ماهی میطپد    نور در ظلمت سفیدی در سیاهی میطپد

---

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد    ۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد    ۴. ع۱: 'همچو' ندارد

سرد شد نبض هوا این آب برآتش که ریخت	خون صفرایی چو تپ در جسم کاهی میطپد
گریه دارد شمع چون داغ شرر در آستین	شعله در مغزش چو باد صبحگاهی میطپد
دوش منبر برنمیتابد شکوه خطبه ام	خاطر افشا بر اسرار الهی میطپید
زورقی در ورطه از لنگر افتاداست دور	جان بی زادان کشتی بر [1] تباهی میطپد
گر جزا خواهم جزا جز جنت دیدار نیست	دوزخ پاداش را دل بر ملاهی میطپد
منصبی دارد ملك بر صدر محنتها بلی
حضرت اندوه بر حسرت پناهی میطپد

(٥٤١)

[3] هر که او شکوه کند از تو نه عاشق باشد	در طریقت گله از دوست نه لایق باشد
راه باریك فنا کس نتواند پیمود	مگر آنکس که مجرد ز علایق باشد
لاف عشقش نرسد ور رسدش محض خطلست	برسری [4] دعوی عشق آنکه نه صادق باشد
آنکه بر بی سروسامانی ما میخندد	خواهمش دید که رسوای خلایق باشد
باهمه وعده خلافی ز تو منت دارم	وای اگر قول تو با فعل موافق باشد
هرچه بر طبق رضای تو نباشد هیچست	سن و کاری که برای تو مطابق باشد
یار باید که نقاقی نکند با تو ملك
ورنه سهلست اگر غیر منافق باشد

(٥٤٢)

[5] داغ عشقش که ز دل رفع بمرهم نشود	دارم امید که افزون شود و کم نشود

---

١. ع١: ' در '	٢. ع٢، ع٣: غزل ندارد
٣. ر: ' سرد '	٤. ع٢، ع٣: غزل ندارد

بـادهٔ درد نـدانیـم کـه پروردهٔ کیست — کـه ازو هـر کـه مکیّف نشد آدم نشود
خسرو ملك وفا باش که در عالم خاك — بر کسی مملکت عشق مسلم نشود
ما خود از کوی تو رفتیم ولی دل آنجاست — آنـچنان باش که از طور تو درهم نشود
اتحادی[1] تو و اغیار دوروزی سهلست — غرض آنست که این سلسله محکم نشود
هـمـه دردم بگـریـزیـد حـریـفـان کـز مـن — مـجلـس سور شـمـا حـلقهٔ مـاتم نشود
وصل خواهی ملك از غیر بپرواز درون
تاکسی در حرمش غیر تو محرم نشود

(٥٤٣)

[2]چند بینم که بهر ناکسی الفت گیرد — جام دیـدار دهـد سـاغـر عشرت گیرد
صحبت تیره دلان سخت ملالت افزاست — دل[3] ز آمیـزش ایـن طایفه کلفت گیرد.
هـر کسی روز جزا دستی و دامان کسی — دسـت عشـاق تـو دامان محبت گیرد
نـجـس و خار درآویختهٔ[4] مـی تـرسم — دامـن پـاك تـرا گـرد مـذلـت گیـرد
ضـربـت تیغ بلا ساخته در خونم غرق — مـدعـی کـو که مرا بیند و عبرت گیرد
غمزه بستست بخونریزی بیداد کمر[5] — مانده موقوف که از چشم تو رخصت گیرد
مـن و دور از تو زدن جام طرب زهرم باد — عاشق آن نیست که بیتو می[6] عشرت گیرد
مـی شـود سیـر ز اغیـار ملك بگذارش
که باین طایفه روزی دوسه الفت گیرد

---

۱. ر: 'اتحاد' ۲. ع۳: غزل ندارد
۳. ع۲: 'ترسم آئینه ما رنگ کدورت گیرد'
۴. ع۲: ' آمیخته آمیزشم' ۵. ع۲: ' احباب کمی'
۶. ع۲: ' بی ادبی'

(٥٤٤)

[1]شکیب در دل عاشق که غم رسیده نماند — یك آفریده ز عشق تو آرمیده نماند

[2]بعشوهٔ که نمودی شهید شد دوجهان — بناوکی که فگندی یك آرمیده نماند

وصال یار غم از دوش عاشقان برداشت — قد خمیدهٔ اهل وفا خمیده نماند

دلم ز عشق تو تبخال غم رساند بلب — هزار شکر که این زهر ناچشیده نماند

نهفته بود سخنها و عشق زور آورد — ز راز عشق تو یك حرف ناشنیده نماند

ز تاب آتش عشق تو خشك شد جگرم — نمی رسید سرشکم درون دیده نماند

مجردانه ملك داشت رو براه عدم
رفیق گشت باو حسرت جریده نماند

(٥٤٥)

[3]هرگز لبم ز بادهٔ وصل تو تر نشد — کآن در خمار باعث صد درد سر نشد

بربخت خفته ام که دمیده است این فسون — کز آه ناله مردم و اوار خبر نشد

وارستگی خوشست ازین بحر بیکران — خرم دل کسی که درو غوطه ور نشد

غماز کرده بود کمین در شب وداع — زانروی اشك بر رخ ما پرده در نشد

بر من خدنگ زن که نه ثابت قدم بود — سرکشتهٔ که تیر بلا را سپر نشد

دادند زهر هجر ملك را و گرنه او
این طور بیخبر ز شراب دگر نشد

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲.ر: شعر ندارد

۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۵۴۶)

[1]پهلویم گر تهی از بستر راحت باشد | سر خاکستر گلشن بسلامت باشد
آب خضر ارچه نیرزد بجفای ظلمات | تشنه آن نیست کش اندیشهٔ ظلمت باشد
عاشق از محنت صد ساله بپردازد دل | اگرش یك دو نفس پیش تو فرصت باشد
عاقبت بر جگرم خنجر الماس بزد[2] | بارك اللّه همین رسم مروت باشد
ما که از بیم نگاه تو بخون میغلطیم | از پی کشتن ما تیغ چه حاجت باشد
وصل نایاب شد آن به که شوم من هم نیست | عیش اگر اینست بهرحال مصیبت باشد
هوس آلودهٔ عشق تو بدوزخ اولی | کافر عشق مگو درخور جنت باشد
گر زمایی منه از تیغ بلا رو بگریز | که گریزنده نه از اهل محبت باشد

ملك بیکس و وصل چو تو شوخی هیهات
او که باشد که ترا لایق صحبت باشد

(۵۴۷)

[3]در محیط اشك ما هرگز کسی گوهر ندید | هر که زین دریا گهر میجست جز اخگر ندید
شهسواری آمد و در کشور دل خانه ساخت | وز تکبر مصلحت با صاحب کشور ندید
کشوری کاورد در فرمان خود سلطان عشق | پادشاهی[4] عقل را دیگر کسی دروی ندید
راه عشقست تا بکی پوییم بار سر بدوش | هر که شد از رستگاری[5] کام اول سر ندید
در طراوت باد یارب شکرستانت مدام | گرچه از وی تلخکامی لذت شکر ندید
هردمم بر باغبانی خنده می آید که او | عمرها نخلی بجان پرورد و بر ازوی ندید

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد　۲.ر: 'زدی'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد　۴.ر:'پادشاه'
۵.ر: 'رستگاران'

نـاید از خوبان ملك کاری بجز عاشق کشی
سر بنه کو هیچکس را از تو عاجز تر ندید

(٥٤٨)

[1]هـر دم ز بـزم از پی کـاری بدر کنـد — بـا نـاکسـان مـقـدمـهٔ خـاص سر کنـد
صیـد افـگـن دگر شده صیاد مرگ دل — آن بـه کـه یـار فـکـر شـکـار دگر کنـد
دیـریـنـه صیـد دل شده در دام او کنون — کـاش آن نگار صیدی ازین تازه تر کنـد
ای بیوفا چه وضع بد است این که غیرتم — مـی خـواهد از جمال تو قطع نظر کنـد
زد قـفـل تـازه بـر در گـنـجیـنـهٔ دلـم — گنجی که خواست از دلم اورا بدر کنـد
از قـصـهـای عشق بتان کاشکی ملك
کـوتـه کـند زمان و سخن مختصر کنـد

(٥٤٩)

[2]باین کرشمه بدشتی گرت گذار افتد — ز هـر نگاه تو هر گوشه صد شکار افتد
کـمـال رتبـهٔ مـعـراج عشق دریـابند — گهـی کـه دیـدهٔ مـنـصوریان بدار افتد
فـرو خـوریـم مـگـر نـالـهٔ بدل ورنـه — غـریـو ولـولـه در اهـل روزگـار افتـد
مـحیـط حـادثه در موج و ناخدا دشمن — عـجـب کـه کشتی امید بر کنار افتد
غـریق بحر غمم حال من چه میپرسی — بود چه حال کسی را که با تو کار افتد
ز سـاکـنـان سر کوی او شدم روزی — بـعـزم سیـر بسـوی مـنـش گذار افتد
مـقیـم را نـدهـد بهرهٔ تـحرك بـاد — مگر گهی که گذارش بسوی [3]یار افتد

---

١.ع٢،ع٣: غزل ندارد — ٢.ع٢،ع٣: غزل ندارد
٣.ر:'بسوی'

ملك ز ساغر او طرفه مستیی دارد
بآن رسید کزین باده در خمار افتد

(۵۵۰)

[۱]فغان کنم چو بروی تو ام نگاه افتد — چو دادخواه که چشمش بپادشاه افتد
فراز کنگرهٔ عرش میکنم جولان — ملك بگیرد اگر از سرم کلاه افتد
رسید گرم و برانگیخت دودم از گرمی[۲] — بسان برق که در خرمن گناه افتد
تو گر بعشوه درآیی فرشته هم روزی — رخت ببیند و از عشوه ات بچاه افتد
دلت بداد کسی کی رسد مگر روزی — که گوش شاه بر افغان دادخواه افتد
تو گر بجلوه در آیی چو بیندت آنروی — فرشته سایه مثالت بخاك راه افتد
ستیزه رفت ز حد و نتیجهٔ ندهد
از آن بترس که کار ملك بآه افتد

(۵۵۱)

[۳]رغبت صحبت این مرده دلان ترکش باد — یارب این طفل باین بوالهوسان سرکش باد
دل سخت تو بآزار اسیران خوش باد — دل من نیز بعهد تو ملامت کش باد
طبعت از مجلس اغیار مبادا دلگیر — ای دلت مایل دشمن شب و روزت خوش باد
هر که بی گرمی عشقت بود افسرده دلست — طبع این مرده دلان جز[٤] ازین آتش باد

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲.ع۱:'هستی'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۳.ر:'دود'

درخور حوصلهٔ تست ملك بادهٔ عشق
کاسه ات کشتی دریای می بیغش باد

(۵۵۲)

[1]رفتی و صد گونه حسرت در دل احباب ماند
در فراقت داغها بر جان شیخ و شاب ماند

رفتی و[2] صد شعله آه از دلم سر میزند
بسکه از سوز[3] جدایی سینه ام در تاب ماند

ابر رحمت قطرهٔ از خاکیان دارد دریغ
ای دریغا مزرع امید ما بی آب ماند

بحر عشق آمد بموج و ناخدا خصمی نمود
تا قیامت کشتی امید در گرداب ماند

ساغر از دستم فتاد و ریخت می بر خرقه ام
بر لباس عصمتم داغ شراب ناب ماند

گفت پیش دانش آموزان حکیمی رمز عشق
لب فروبستند و چندین نکته از هر باب ماند

از فسون عشوه بستی خواب بر چشم ملك
دیدهٔ او تا قیامت ناامید خواب ماند

(۵۵۳)

[3]ناله هر گه سرور در گیرد
عضو عضوم بنور در گیرد

خنده پاشد تبسم افشاند
بزم را در گل و شکر گیرد

(۵۵٤)

[4]هوا گرفته بآهنگ کوی او کاغذ
فرشتهٔ شده گویی بسوی او کاغذ

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲.ع۱:'هستی'

۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد ۳.ر:'دود'

مباد شکوه بر آید ز کاغذی[1] جامه		اگر دلیر بر آید بروی او کاغذ
بیاد گار چون مژگان نهاد بر دیده		اگر شده است هم آغوش موی او کاغذ
بسان نافه که پیچیده خویش را بر مشك		چه تنگ دست و بغل شد ببوی او کاغذ
نه در صحیفه توان یافتن نه در طومار		که پی نبرده بسر نکوی او کاغذ
تمام چشم شده چون سفید از غم روز		سفید ساخته در جستجوی او کاغذ
ملك تنك شدهٔ نشر راز دل نکنی
که نم برون دهد از گفتگوی او کاغذ

(۵۵۵)

[2]دارم دلی بخاك ز بختم فتاده تر		وانگه غمی ز حوصلهٔ من زیاده تر
یارب چه لذتست جفاهای عشق را		هرچند جور بیش محبت زیاده تر
اکنون که آمدی و نشستی و سیروی		باری نقاب شرم ز عارض کشاده تر[3]
[4]آخر تو هم فریفته او شدی ملك
تو سادهٔ و من ز تو صد بار ساده تر

(۵۵۶)

[5]خنجر مژگان چشم مست برآور		ز آستی فتنه تیغ دست برآور

---

۱. ر: 'بکاغذی'		۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳. ع۳:اضافه:	هرچند پیش رای نمان از حریم فرت		هستیم بر در بخدمت ستاده تر
	عاشق ز بیم غمزه خواهش گذارد		هر چند پیش اراده کندسی اراده تر
۴. ع۱،ر: شعر ندارد		۵. ع۲،ع۳: غزل ندارد

کشتی ماهی شکار رفت بساحل — کام نهنگ آمدی بسیت برآور
بر سر دل چند مثل بید بلرزد — آرزوی جان خودپرست برآور
کار گر افتد ترا بعنف و تعدی — عجز بکف بر نه و شکست برآور
روی بمحراب ابرویش بدو زانو — پیش نه اشکسته پا و دست برآور

(۵۵۷)

[1]کفن اخگر است خاکستر — مدفنش آستانهٔ آذر
گر پرستار نوری اینك راه — سوز انگشت باش و ساز شرر
بسکه پهلو باین بساط افشرد — گشت بالین ذره بالش خور
سر یکتا قرین قد دوتا — طاق ابروی کعبه جفت نظر
بذل کن بار کی وهمت زاد — زین دو اصلست برگ و ساز سفر
سرحسابم نتیجه دار غمم — نسخهٔ چار فصل و نه دفتر
در جگر غوطه خورده سر تا پا — نیش حرمان چون مار کوفته سر
بی نمم چون گیاه چشمهٔ خشك — با لب تابناك و دیدهٔ تر
بصبوحی نشین که برخیزد — سر خورشید از کنار سحر
تشنهٔ آب زندگانی را — جز دم تیغ نیست آبشخور
توسن عمر در کریوهٔ شصت — گرد رحلت نشسته بر سر و بر

ملك معنی ملك بنام منست
سکه بر سیم و خطبه بر منبر

(۵۵۸)

[2]نه عکس آئینهٔ چشم ازین و آن بردار — حجاب نور مشو ظلمت از میان بردار

---

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد — ۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد

قفس شده است نفس گیر سنج کن پر و بال بکوب بر هم و آهنگ آشیان بردار
بزیر بال تو آمد هما ز بیضه برون که گفت سایه ازین مشت استخوان بردار
ببین که سر بکجا میکشد طریق سلوك بدیده نقش پی پای کاروان بردار
زبان ناله چو سوهان شد است آهن جای بسان قفل لب و بند از دهان بردار
چو طرف دامنت افتاده ام بپابوسی سرم بدست خود از خاك آستان بردار
وصیت است ز پند ملوك سر نکشی هر آنچه عشق کند دل بنه بجان بردار
چو سکته کندهٔ پای سخن مباش ملك
ثلاثتی بده و لکنت از زبان بردار

## (۵۵۹)

[۱]سایه تا چند زنگ غم بردار بنه آئینه جام جم بردار
باده پا از رکاب جام کشید از کزك توشهٔ قدم بردار
لاشه در نیم ره سقط نشود از دلت بار بیش و کم بردار
عشق را زنده دار عدل اینست تیغ برکش سر ستم بردار
بنه بار دل دلبر در آی سر حسرت ز دوش غم بردار
میتوانی و از تو می آید از جهان تودهٔ الم بردار
زیر بار بلا چه وامانی هم بنه گام چند و هم بردار
تا بگردن نشستمی در خون جام بر دم نه وز دم بردار
ملك از خط مستقیم نگشت
از ره راست پیچ و خم بردار

---

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد

(٥٦٠)

[1] کسوت ما بردرید دست حریفان ناز
پرده برانداختند پردگیان نیاز

عشق بزور وصال گرمی از اندازه برد
تا شب هجران شود مایهٔ سوز و گداز

هردوجهان صید شد چند شوی دانه ریز
کون و مکان خاك گشت چند کنی ترکتاز

بر سر لطف آمدی باز پشیمان شدی
آه ازین اختلاط داد ازین احتراز

صبر بغارت ببرد دل بمدارا [2] مده
دست تصرف قوی عمر تغافل دراز

خاتم حسن [3] ترا دانهٔ اشکم نگین
کسوت حسن ترا شعلهٔ آهم طراز

پیش تو یکسان بود عاشق و آلوده طبع
دادهٔ از دست باز قاعدهٔ امتیاز

چند درآید دل غیر باین [4] صیدگاه
چند دهی صعوه را حوصلهٔ شاهباز

پیش تو امشب ملك عرض تمنا نمود
راه سخن یافتند پرده نشینان راز

(٥٦١)

[5] صد صبوحی کرد عیش و حسرت آشامم هنوز
پر شد از مستی دو کون و من تهی جامم هنوز

پیش دستیهای سعیم دارد از پسماندگان
بر سبك روحان سرآهنگ گران کامم هنوز

تابکی افسرده جوشیهای عشق عشق پخته کار
عقل را کردم کباب و بادهٔ خامم هنوز

از ازل بستم چه طرف و بر ابد بندم چه دل
آنم آغاز است در فکر سرانجامم هنوز

حسرتم سرپیش و رو بر پشت پایم حلقه وار
با نگاه واز گون محو در و بامم هنوز

---

١. ع٣: غزل ندارد
٣. ع٢: 'ببرد کام تمنا'
٣. ع٢: 'عشق'
٤. ر: 'درین'
٥. ع٢، ع٣: غزل ندارد

وحشیـان دارنـد تـعـلیم رمیدنهـا ز من | آهـوانرا وحشتستان کردم و رامم هنوز
خـلوتی با خویش دارم انجمن با دیگران | خاص حیرت گشتم و در کثرت عامم هنوز
بـر گـرفتـم نـام شـب را و مـدار ظلمتم | صبـح بـر روز جـزا پیمودم و شامم هنوز
جنس طاقت ساختم نقد و رهین بسته عیش | شـغل هستی شد ادا و رهن آن وامم هنوز
نقش خود طی کردم و از سادگیها در خطم | رفتم از ننگ نشان بیرون و در نامم هنوز

دوزخ افسـرد و ملك چون قلزم آتش بجوش
بـرد خـاکم باد حشر و شعله آشامم هنوز

(۵٦٢)

[1]از کـیـنـۀ جـاودانـه بـرخیـز | بـنشیـن ز سـر فسـانـه[1] بـرخیـز
ایـن بـارگـه مـقـربـانسـت | گـو واسـطـه از میانـه برخیز
هـان نـالـۀ سینه کوب بنشست | سـاقـی بـمـی مـغـانـه برخیز
بـا کیسـه بران عـقـل منشین | از مـعـرکـۀ فسانـه بـرخیـز
صـد وسوسـه در کـنـار خفتـه[2] | ای مسـت مـی شبانـه برخیز
پـامـال شـدی کسی نپرسید | ای گـرد ز آستـانـه بـرخیـز
مـرغـی کـه بـطـالع همـا زاد | گـو از سـر آب و دانـه بـرخیـز
دستـی بـعـنـان[3] دل بـر[4] آورد | گـو فتـنـه ز هـر کـرانـه برخیز
[5]بـار تـو بثـقـل اگـر گـرایـد | زانـو زن و پـردلانـه بـرخیـز
صـد گـونه غم از کرانه برخاست | یـکـره تـو هـم از میانـه برخیز

---

۱.ر: 'بهانه'
۲.ع۲،ع۳:'کنایه دل'
۳.ع۲،ع۳: 'بمیان'
۴.ع۲،ع۳:'در'
۵.ع۳: شعر ندارد

ننگ ملکست نقش تعمیر
با جغد ز[1] آشیانه برخیز

(٥٦٣)

[2]تلقین حوادث بزبان قلم انداز — عذر قدم صور بشر بر قدم انداز
دود نفس برهمن آتشگه کفراست — گرم صمدی صاعقهٔ بر صنم انداز
گر پارهٔ درد از کمر کوه بغلطد — بنشین سر پایی بزن و در عدم انداز
هر ناله که سر پا نکند در ره تاثیر — پاداش جبینش بسجود قدم انداز
صد معرکه انگیخته شد بر سر هر کوی — بر تجربه زن عقل وجنون را بهم انداز
تا کی گره دانه شود بستهٔ موران — این دام برآمد شد صید حرم انداز
گردن کشی شمع بیك شعله شود پست — چون لشکر پروانه بتازد علم انداز
ظرف آبلهٔ خاطر و ساغر تنك آبست — سنگی دو سه بر حوصلهٔ جام جم انداز
کام ملك از جمله کونین نشد تر
کو قلزم رحمت بدم نیم دم انداز

(٥٦٤)

[3]ای غبار در تو گوهر بیز — گرد پرویزن تو صد پرویز
بتو نزدیك گشت دور تو باد — هر که از ناگزیر جسته گریز
ذره در دیده سونش الماس — خور پدیدار چشمهٔ از ریز
زهره ساز صبوح را بستست — سر شب شانه گیر شد برخیز

---

١. ع٢: 'چغد از سر'؛ ع٣: 'چغد از پی آشیانه'

٢. ع٢،ع٣: غزل ندارد — ٣. ع٢،ع٣: غزل ندارد

در پــس انـفـعــال خــود پنهــان　　آشتــی پیــش کــرده است ستیـز
مــرحبــا مــرحبــا کــه جــام حیــا　　از سیــه جــرده ســاختـم لبـریـز
جــگــری بــر نــمك نــگــردانیــد　　آتـــش بــاده گشــت دود انگیــز
گـــریــه ایـنك ز دل بـدیـده دوید　　پــارهــای جـگــر بدســت آویــز
بـعــراقــی بـگـو بگـو بکـمـال
کـه دکـن گشـت از ملك تبریز

(٥٦٥)

بـنـور بـاده چـراغ کـرشمه روشن ساز[1]　　بـگیـر سـاغرو لـب نقل بزم دشمن ساز
کـسـان کـه زهر بتنگست از پیالهٔ شان　　چو باده در رگ و اعضایشان نشیمن ساز
حریم تیره درونان که ننگ روز جزاست　　درآ بـجـلـوه و رشك هـزار گلشن ساز
لبـاس عشـوه بـآهنگ جلوه دربر کش　　ســواد دیــدهٔ مــارا طـراز دامـن ســاز
کسـی ز حـلقهٔ افسوس سر برون نکند　　ترا که گفت که این رشته طوق گردن ساز
قـضـا چـو تیغ کـشد جز رضا سپر نبود　　تــو خواه خرقه ببر گیر خواه جوشن ساز
مـریز دانه درین کـشت زار حادثه رای　　بــرآر آهـی و بــرق هــزار خـرمن سـاز
بغیر شرکـت اسمی میان ذات و صفات　　نـمـانـد تـفرقـه ایـن سخن مبرهن ساز
مـلك تـو نـفس پرستی و خویشتن داری
اگــر ز راه روانـــی بسیـــج رفتـن ســاز

(٥٦٦)

این چـه رخ بـود کـه منظور نظر بود امروز[2]　　وان چـه لبها که نمکپاش جگر بود امروز

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد

طوطی لعل تو گرم شکرافشانی بود زهرپرورد بلا غرق شکر بود امروز
طاعت مرغ چمن رفت بتاراج صبا گل بستان ترا زیب دگر بود امروز
هیچکس حوصلهٔ گردش چشم تو نداشت که ز تیغ مژه ات وقت حذر بود امروز
دلم از وصل تو دریوزهٔ خواهش میکرد که گل راز تو مشغول ثمر بود امروز
تا پی قتل که از خانه برون آمده بود که بلا ساکن هر راهگذر بود امروز
صد گل از باغ تو بشگفته و بلبل محروم زندگانی دل از مرگ بتر بود امروز
[1]دل ز کوی تو نمی یافت ره آمد شد گر برش از خط تو گونه حشر بود امروز

موج دریای محبت سر ویرانی داشت
محنت آباد ملك زیر و زبر بود امروز

(٥٦٧)

وداع سنبل باغ تو می کنم امروز علاج خبط دماغ تو می کنم امروز
ایا دلی که درآن طره گم شدی خوش باش غمین مشو[2] که سراغ تو میکنم امروز
هر آن متاع که در انزوای پروانه است فدای دود چراغ تو می کنم امروز
نشاط تازه درین بزم طرح می فگنم می دگر بایاغ تو میکنم امروز
مقیم گوشهٔ غم را رسیده[3] مژدهٔ وصل که فکر کنج فراغ تو میکنم امروز

ملك خموش نشین و ز سوز سینه منال
که فکر مرهم داغ تو میکنم امروز

---

١. ع٣: شعر ندارد ٢. ع٣: 'مباش'
٣. ع٣: 'دهد ز'

(٥٦٨)

گو صبا بر بلبلان خار و خس بیداد ریز — خرمن گلهای الوان بر گذار باد ریز
[1]تا کی ای زندانی از کشتن حذر بر حال خود — خیز و نقد زندگی بر خنجر جلاد ریز
خفته می بینم دگر[2] کار آگهان عشق را — گریه گو آبی بروی ناله و فریاد ریز
[3]تاب خون ما ندارد غمزه کرداری شکی — امتحان را قطرهٔ بر آهن و فولاد ریز
عالمی کردی خراب اقلیم ما آباد[4] چیست — خشت چندی هم ازین سقف کهن بنیاد ریز
مزرع پرویز تخم مهر[5] را شایسته نیست — این گرامی دانه در آب و گل فرهاد ریز
نیك آرایش بده[6] جنگ آوران ناز را — پس درای و خون استغنا باستعداد ریز
جمع کن دلهای مظلومان و عارض برفروز — پس یکایك را ببر در آتش بیداد ریز

بزم ویران ملك را گریهٔ غم نقل بس
شکر و بادام را در محفل آباد ریز

(٥٦٩)

[7]شور نمك نیافته زخم جگر هنوز — در لذتست محو و ندارد خبر هنوز
دل مأمنی نیافته است از خطر هنوز — چون صید تیر خورده ندارد خبر هنوز
باز است چشم گرسنه چاك جگر هنوز — صد زخم خورده است و ندارد خبر هنوز
گواص بحر جلوه او سینه باخته است — دست و بگل نرفته بموج کمر هنوز
بر کشتگان بادیه زمزم بخون طپید — حلقی نگشته از دم تیغ تو تر هنوز

---

۱.ع۳: شعر ندارد — ۲.ع۲:'دگر'ندارد
۳.ع۳: شعر ندارد — ٤.ع۲:'معمور'
۵.ع۳: 'سبز' — ٦.ع۲،ع۳: 'مده'
۷.ع۲،ع۳:غزل ندارد

صد عید کرد تهنیت از کشتگان عشق — محروم من که تا شده خونم هدر هنوز
هفت آسمان ز اخگر[1] هر ذره در گرفت — خونم نخورده است دم نیشتر هنوز
صد ره بمهر دست و بغل گشت ذره ام — نگرفته ام چو آینه عکسی ببر هنوز
در تنگنای سینه چه[2] شبها بشام رفت — از بیضه برنیامده مرغ سحر هنوز
رو یافت عرض حال و ملك رو نیافته است
شد شرمها پس سر او سر ببر هنوز

(۵۷۰)

[3]ز سرخ گل شده خاشاك زر دبستان سبز — چه خرمیست که شد آشیان مرغان سبز
بیاد لعل تو از بسکه آب زرد گریست — زنم چو آینه شد گوهر بدخشان سبز
چو مغز بسته برون آمده تمام از پوست — دلم که آمده پیداش سرو پنهان سبز
تو شست کندی و پیکان دوید تا سوفار — بدان نشان که خدنگ تو کرده پیکان سبز
که بر بهار فشاند آستین جلوه که گشت — نهال خرمی از جیب تا بداماں سبز
کدام سوخته زنگار سینه زد بر بحر — که گشت مغز درو استخوان مرجان سبز
قلم سفید پی است و ورق سیاه درون — ز اشك و آه رخم شد کبود و مژگان سبز
نه رنگ در گل و نه بوی در چمن بی تو
رخ نسیم سفید و سر گلستان سبز

(۵۷۱)

[4]در چاك درون دست کش و دل بدر انداز — وانگه قدسی پیش نه[5] و پرده برانداز

---

۱.ر: 'اختر'　　۲.ر: 'چو'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۴.ع۲: غزل ندارد
۵.ع۳: 'پیش زن و'

بی زاد توکل نتوان راه فنا رفت — این کار بدریوزهٔ آه سحر انداز

از هردو طرف سرکشی از حد نتوان برد[1] — چون تیغ کشد دوست به پیشش سپر انداز

شد جلوه گه پردگیان مژه مسدود — چاکی دو سه در پرده سرای جگر انداز

شیرین حرکاتان گل شورابهٔ اشکند — زین بوالعجبیها نمکی در شکر انداز

سر تا قدمت را بطراز از گل و سنبل — وانگه شکن طره بموج کمر انداز

تا چند ملك فتنه کند پرده سرایی

دامان سراپردهٔ اسرار برانداز

(۵۷۲)

[2]تا کی حجاب واقعهٔ یار [3] خود بپرس — بکشا زبان و حال گرفتار خود بپرس

هان تا بکی صنم نکند یار برهمن — حال مقید خم زنار خود بپرس

تا چند حسرت دم آبی خورد کسی — آخر ز حال تشنهٔ دیدار خود بپرس

تا کی تسلی دل زاغ و زغن دهی — یکبار حال بلبل گلزار خود بپرس

مارا زبان شرح و بیان فراق نیست — این قصه را ز غمزهٔ خونخوار خود بپرس

کس را چه جای وصف تو احوال این چمن — از عندلیب نادره گفتار خود بپرس

[4]با ما ز تیره بختی حال ملك مگوی

احوال او ز طرهٔ طرار خود بپرس

(۵۷۳)

[5]جبریل سخن باف و سرافیل سخن ریس — سوزنگری از عیسی و خیاطی از ادریس

---

۱. ع۳: 'ببرد'

۲. ع۲: غزل ندارد

۳. ع۳: 'از کار'

۴. ع۳: شعر ندارد

۵. ع۲،ع۳: غزل ندارد

بر قامت عشقست قبا از نخ مریم | بر دامن وحیش بنگار آیت تقدیس
چون پیله مشو در ته این کرته تف گیر | بر کش ز سر دیو هوا کسوت ابلیس
وحی است بما در سخن اما بخموشی | صور است قلم بر ورق ناطقه بنویس.
انگشت بهر کاسه مبر دست میالای | بر پند من ار گوش نهی[1] میزدمی لیس
هم خاتم و هم آینه است آن سلیمان | هدهد زده این نقش بر انگشتر بلقیس

تخت است ملك چار حد و ششش جهتش[2] تاج
نقش همه با تست چه تربیع و چه تسدیس

(۵۷٤)

[3]ساربان بست بار محفل انس | دل وحشی درای محمل انس
الفتش با دل آنچنانکه مپرس | دور خاطر چو وحشت از دل انس
در پراگندگی مباد که داد | وعدهٔ ما و دل بمحفل انس
بیخودیهای وحشتست وبال | بدماغش بدار کهکل انس
همه تن اضطراب و تن زده ایم | کشتهٔ وحشتیم و بسمل انس
غیر موج رمیدگی از خویش | نبرد رخت ما بساحل انس
بوی زلف تو محیی وحشت[4] | روش آهوی تو قاتل انس
احتمالست روبروی کمان | اجتنابست در مقابل انس.

رام خود شو ملك برم ز آرام
حل نمودیم بر تو مشکل انس

---

۱. ع۱: 'کنی' | ۲. ع۱: 'جهتت'
۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد | ٤. ع۱: 'وحشی'

(۵۷۵)

دل[1] کجا و عیش زهر غم درین جاست و بس — یعنی از شادی درین عالم[2] همین ناست و بس

[3]ما هم از قاصد ملولیم و هم از مکتوب او — مدعای دیگران در ذوق پیغاست[4] و بس

هر دو عالم از زلال وصل مالا مال شد — در حصول آن[5] مدار ما بر ابراست و بس

[6]گو مراد[7] از نامرادی جوی[8] مرد کامجوی — ناامیدی[9] در حقیقت اصل هر کاست و بس

دیگران از لعل[10] او راضی بصد پرسش نیند — گوش ارباب دعا بر ذوق دشناست و بس

حسن گو در جلوه باش و ناز گو در گفتگو — چشم و گوش پاکبازان بر درو باست و بس

[11]هر کس و اندیشهٔ آغاز تا تدبیر[12] چیست — طبع دور اندیش ما در فکر انجاست و بس

بال عنقا طعنه بر گوش[13] ملایك میزند — صید آب و دانه در اندیشهٔ واست و بس

صد جگر بر آتش ساقی ملك بگداختند
خود کباب ما درین مجلس همین خاست و بس

(۵۷۶)

[14]موسی برفت[15] و معرفت او رسید و بس — برقع ز راز احمد امی کشید و بس

زاهد بزور طاعت و عاشق بگفت عشق — هر کس بقدر خود دوسه گامی دوید و بس

---

۱. ع۲: 'زهر'
۲. ع۲،ع۳: 'کشور'
۳. ع۳: شعر ندارد
۴. ع۲: 'دروم مقاست'
۵. ع۲: 'این'
۶. ع۳: شعر ندارد
۷. ع۲: 'نا'
۸. ع۲: 'خواه'
۹. ع۲: 'نامرادی'
۱۰. ع۲: 'وصل'
۱۱. ع۳: شعر ندارد
۱۲. ع۲: 'تقدیس'
۱۳. ع۲: 'دوش'
۱۴. ع۲: غزل ندارد
۱۵. ع۳: 'بمشت'

[1]بلبل هزار وسوسه از گل ذخیره داشت بال و پری فشاند و صفیری کشید و بس
دل پر امید وصل[2] هوسهای خام پخت جوشی برآمد و کف خونی کشید و بس
چندین هزار دیده فرو شد براه گوش از جلوه گاه حسن تو رمزی شنید و بس
خوانی کشید عشق پر از کاسهای زهر آن کاسها مذاق تهور کشید و بس
گردون بساط شعبده گسترد رنگ رنگ نیرنگ مهرهٔ دو سه در حقه چید و بس
چندین هزار نکته قلم در قلم کشید بیننده در دقایق معنی رسید و بس
چون نی بسر برآمده بود از غمت ملك
آهی کشید و قطرهٔ خونی چکید و بس

(۵۷۷)

[3]گلی که[4] شهد طرب میتراود از جامش کرشمه میچکد از گوشهای بادامش
چمن بروی تو هر حسرتی که خورد فرو گره شد و بدر افتاد و غنچه شد نامش
فریب خوردهٔ صید افگنیست طایر ما که هست دانه گرههای رشتهٔ دامش
بجلوه برشکند چون کلاه گوشهٔ ناز سر نیاز شود خاك زیر هر گامش
ز تیغ لعل قبا نیست[5] رخنه در جگرم که سیدمد گل فیض از بهشت اندامش
دل از نگاه نخستین وداع هستی کرد هنوز تا بکجاها کشد سرانجامش
بصد هزار فسون دیگ ما بجوش آمد فسردگی مبر[6] از حد که میکنی خامش
مهوّسی که نمیکرد شکر نعمت وصل فراق میدهد آخر بدست ایامش

---

۱. ع۳: شعر ندارد
۲. ع۳: 'جام'
۳. ع۲: غزل ندارد
٤. ع۳: 'ز بسکه'
۵. ع۳: 'فنانیست'
٦. ع۳: 'مکن'

گرت دلیست ملك دیده بر کشا[1] امشب
کرشمه می دمد از جلوهٔ در و بامش

(۵۷۸)

[2]شستیم خاك عرصه بخون شهید خویش — قربانیان کوی تو کردند عید خویش
خون شهید ما نه بقدر کفایتست — گنج دیت مگر بسپارد کلید خویش
در بعد کثرتیم ز قرب یگانگی — نزدیکتر بخویش ز حبل الورید خویش
تیغ ار زند نگاه تو از تن بجای مو — بردید تهمتست حکایت ز دید خویش
لك گزلك ار شدی مه از انگارهٔ سپهر — بزدود می[3] ز صفحه سیاه و سفید خویش
آئینه را ز زنگ برید این چه صیقل است — عکسی در آب شسته ام از برگ بید خویش
گوش و زبان بمشت گلی میدهم که داد — تا من بر[4] آورم در گفت و شنید خویش
کردم ز بأس تیغ و بریدم ز هرچه هست — پیوند کس مباد بقطع امید خویش
حسنت بشاهراه شهیدان نهاده[5] چشم — گوش امید را بچشانم نوید خویش
صد ره عنان ناقه بگردانم از حُدی — در دشت و کوه اگر بسرایم نوید خویش
سلطان کربلا چه به پور زیاد کرد
من کیستم ملك چه کنم با یزید[6] خویش

---

۱.ع۳: 'بر گشا که'
۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع۱: 'بر خودسی'
٤.ر: 'بر'
۵.ر: 'نهاد'
٦.ع۱: 'با زیاد'

(۵۷۹)

[1] بیـا ای عشق منظور نظر باش — بنای عقل گو زیر و زبر باش
سرا با تلخکامیها سری هست — دهان آرزو گو پر شکر باش
الا ای خصم عیش شب نشینان — ز آه صبح خیزان بر حذر باش
من از قاصد ملولم بل ز پیغام — هوس گو چشم بر راه خبر باش
دل ما بستهٔ دام فریب است — تو در اندیشهٔ صید دگر باش
ترا عقل مجرد کی [2] شناسد — بهر صورت که خواهی جلوه گر باش
ز گمنامان نگیرند اعتباری — عدو گو در نظرها معتبر باش
تو شمع رخ برافروز و میندیش — دو صد پروانه گو بی بال و پر باش
بسعی گریه تاثیری نکردیم — تو خود ای ناله باری بر اثر باش
تو در دریاچهٔ می کشتی انداز
ملك گو عرق خوناب جگر باش

(۵۸۰)

[3] نگارش صور غیب خواب شد نامش — که چشم و گوش به بندند وقت پیغامش
بدیع منظری انگیختند نامش نوم — کشیده صورت تعبیر بر در و بامش
هر آنکه واقعه بین شد بچشم بیداری — برآورند چو دید از حجاب اوهامش
مشو چو سعی سکندر که ماند ز آب حیات — برآر حد حجاب و ببند احرامش
در ابتدا نگرند انتها دقیقه درآن — که کرده اند در آغاز درك انجاش
دلست مورد معنی فرشته صورت فکر — بدود باش نظرچاؤشان افهامش

---

۱.ع۲: غزل ندارد — ۲.ع۳: 'محرومی'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد

ز بس طپید می خاک بیزی تن صید سزد بهیأت غربال بر بدن دامش
نهال نو ثمرم پیکرم بسنگ مسنج که میوه نارس از بار افگند جامش
نشان دل بکه دادی ملک چه میپرسی
پیام آنکه فراموش کردهٔ نامش

(۵۸۱)

[۱] من از نزدیکیت تا سر در آتش تو دست از دور میداری بر[۲] آتش
چه داند حال اخگر دانه مرغی که دامش گشته بال و پر در[۳] آتش
ز کشت لاله زار داغ من کرد گریبان پر ز گلهای تر آتش
منم مسند نشین صدر گلخن که بالینم خس است و بستر آتش
ز بوی اختر[٤] دل سبز گردید درختی گشت با برگ و بر آتش
محیط افسرده گشت و موج چقماق صدف گردید سنگ و گوهر آتش
همانا ماتم پروانه دارد که بنشسته است بر خاکستر آتش
فشاندم دامن از خاکستر و بیخت زند غربال چرخم بر سر آتش
ملک گرم گزک گیریست طبعش[۵]
که گردیده است می در ساغر آتش

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ر: 'بر'
۳. ر: 'در' ندارد ٤. ر: ' اخگر'
۵. ر: 'طبعت'

(۵۸۲)

[1]از بسکه بیقرارم از ذوق[2] انتظارش | بی وعده می نشینم هر دم برهگذارش
خوش آنکه چون دهد می آید[3] بباغ حسنش | روید گل تمنا از گلشن عذارش
[4]دیگر بخود فروشد مخمور بادهٔ وصل | کو جرعهٔ که آرد بیرون ازین خمارش
[5]آهم چو برفروزد صد چون کلیم یابد | تا نور آتش طور بیند زهر شرارش
[6]بیچارهٔ که هرگز نشنید نام غربت | عشق تو کرد آخر آوارهٔ دیارش
آن غایب از نظر یا کز عشوه سوخت جانم | بر مغز استخوانم[7] داغست یادگارش

[8]زین در مران ملك را گر بنده پروری هست
او بنده ایست مقبل نیکو نگاهدارش

(۵۸۳)

[9]فرشته آدمیی آمد و نشست بنوش | بدست دل قدحی داد پر ز صاف سروش
به بکر باده شدم دستخوش که باد نشاط | ربود گوشهٔ برقع ز راز برقع پوش
ز نشأه نوش برآمد که سر باده که جست | مرا تمام زبان کرد و بزم را همه گوش
می اشاره درآمد گرفت دور از سر | غنینه جمله دهان پر ز بانگ نوشانوش
پیاله زد دو سه دوری و گرم شد مجلس | فتاد حلقهٔ افسردگان بجوشاجوش
فرونشست چراغ دماغ و مطرب خاست | کشید گوش قچك را و رفت نغمه[10] ز هوش

---

۱. ع۳: غزل ندارد
۲. ع۲: 'شوق'
۳. ع۲: 'آئی'
۴و۵و۶. ع۱،ر: اشعار ندارد
۷. ع۲: 'استخوانش'
۸. ع۱: شعر ندارد
۹. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۱۰. ر: 'رفت نغمه'

قدح بوجد درآمد شراب گشت سماع نثار مجلسیان نقد دل بدست خروش
بهم برآمده صحبت ز ما درآمده عقل نه از کنار اثر درمیان نه در آغوش
کشید تا دم مقری و صیحهٔ سحری بهوش بیخودی باده بود همره دوش
برین کریوه بجوشید صاف چشمهٔ صبح نشست درد سحر در ته و صفا بردوش
شفق چو دست نمود و حجاب رفت از پیش سپیده پوشش عباسیان فگند از دوش
بساط خورده بر افشاند صبح وساخت[1] جدا زمرد از تف مینا و مرز مرز نکوش
حجاب حل شده سیماب و لب بعقده حرف چراغ نطق ز باد صبوح شد خاموش
همان برمز و اشارت سخن نگفت و شنید ز هرچه رفت سوالی خموش گفت خموش
بغیر شاهد وحدت بجز تعین حرف نه باده بود و نه ساقی نه دی بجا و نه دوش
ملك نمانده ملك مانده هستی ملکوت
نه از پیاله نشان و نه از پیاله فروش

(٥٨٤)

[2] بدام حیله میشد طرفه مرغی همچو من رامش فریبی خورده بودم زود واقف گشتم از دامش
هنوزم اول عشقست صد ره کرده[3] آزارم اگر اینست آغازش چه خواهد بود انجامش
کجا از تلخی زهر اجل ابرو ترش سازم که جانم پرورش دارد ز تلخیهای باداِمش
رقیبانرا دهد دشنام از بهر فریب من بلی دانسته ام بی مدعا یی نیست دشنامش
تراوشها ز ظرف مدعی خواهد شدن ظاهر بقدر وسع[4] میکن بادهای لطف در جامش
ملك دارد ز غم میل گریز اما نمیداند
که هرجا میرود عشق تو دارد گام بر گامش

---

١.ر: 'گشت'
٢.ع٢: غزل ندارد
٣.ع٣: 'کرد'
٤.ع٣: 'منع'

(۵۸۵)

[1]ترک استغنا مفرما غیر گو افسرده باش
چند روزی حفظ خود[2] کن مدعی گو مرده باش

از شراب وصل محرومان ببویی قانعند
بوالهوس هم گودرین می جرعهٔ ناخورده باش

[3]عشق چون باشد مقمر هردوعالم داد اوست
از من کم مایه گو نقد دل و دین برده باش

ضبط اقلیم دل ما هست ننگ پاسبان
لشکر غم گو درین[4] ویرانه زور آورده باش

چند مخصوص دل ما باشد این آزردگی
ای سرت گردم دوروزی هم ز غیر آزرده باش

دامن بیداد بر زن دست محرومان بگیر
آرزو گو پای بر بنیاد جان افشرده باش

محو کن حرف امید از صفحهٔ عشق ای[5] ملک
گو نشان خواهش از دیوان او بسترده باش

(۵۸۶)

[6]بوالهوس کیست که تاثیر بود در سخنش
سخنی هرزه درآ چند بزن بر دهنش

چمنی در نظر حیرت من جلوه گر است
که بخروار برد باد گل و یاسمنش

گوهری یافته ام بر سر آن میلرزم
که مبادا بربایند حریفان ز منش

بر گل کشتهٔ عشق تو اگر ریزند آب
فیض قدسی بتراود ز نسیم کفنش

مگرش آه دل سوختهٔ دهقان بود[7]
که گل و لاله شگفتست بطرف چمنش

زده زنار بتی در کمر و نیم بدست
که ره کفر زند طرهٔ ایمان شکنش

---

۱.ع۲: غزل ندارد
۲.ع۳: 'خود' ندارد
۳.ع۳: شعر ندارد
۴.ع۳: 'بر'
۵.ع۳: 'ای' ندارد
۶.ع۲: غزل ندارد
۷.ع۳: 'ببرد'

ملك امروز ز هفتاد و دو ملت دور است
حسنی ساخته اندیشهٔ حسن[1] حسنش

(۵۸۷)

[2]بره خوش میخرامد تند گویا رفته از یادش | که در هرسو شهیدی خفته از شمشیر بیدادش
جهانی کرد پامال ملامت[3] جلوه ناکرده | معاذالله اگر در جلوه آید سرو آزادش
درآن مجلس که شیرین میدهد کام دل خسرو | محالست اینکه یاد آید ز تلخیهای فرهادش
نشان برگ کاهی نیست در کشت تمنایم | وگر هم هست هجران تو خواهد داد بربادش
بلا گو خویش را مردانه زن بر کشور دلها | اگر تنهاست اینك هجر[4] می آید بامدادش

ملك ویرانهٔ دل میکنی[5] معمور و زین غافل
که آخر تند[6] باد هجر خواهد کند بنیادش

(۵۸۸)

[7]بر دوش و برم برزده دوش آن بروان دوش | دست من و دست وی و آغوش بر[8] آغوش
چشمش شده در خواب بسان لب خاموش[9] | گفتن همه تن دیده و دیدن همه تن گوش
در بر قفس آویختم و پیش کشیدم | لب شیفتهٔ بوسه[10] و تن فتنهٔ آغوش

---

۱.ع۱: 'حسن' ندارد
۲.ع۲: غزل ندارد
۳.ر: 'ندامت'
۴.ر: 'خضر'
۵.ع۳: 'میکند'
۶.ع۳: 'بند باد'
۷.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۸.ر: 'در'
۹.ر: 'خاموش'
۱۰.ر: 'فتنه'

چون جام ز می دیده ز دیدار لبالب — بر دوش و[1] برم ریخته سرشاری سرجوش
از لخت دل افتاده صدف پاره بساحل — آب گهرم از مژهٔ تر شده خس پوش
چشمم گله آلود بدرد او نمی چند — آه از جگر خام که ناپخته زند جوش
سر تا قدمت جبهه شده سجده پذیرفت — صد بندهٔ بی داغ بیك ناسره بفروش
مستی شده بر هر سر کو معرکه انگیز — افسرده ام و می ز من آموخته این جوش[2]

تخمیر دقایق بمثل دردی دن دان
کس صافتر از من نزد این باده ملك نوش

(۵۸۹)

[3]چند خواهیم بود از آن بردوش — دست حسرت کشیده در آغوش
میر مجلس بلا و می خوناب — از چپ و راست بانگ نوشانوش
ساز مطرب ز دست برد سرا — نشاه نغمه می رباید هوش
دیده گریان و سینه گشت کباب — اشك ریزان و خون دل در جوش
صبح محشر دمید و مهجوران — همچنان بیخبر ز بادهٔ دوش
مزد دست کسی که بردارد — تیغ او بار گردنم از دوش
چشم بکشاد بر دریچهٔ غیب — گوش بنهاد بر پیام و سروش
تا چه بیند درآن سراپرده — تاچه آید ز غیبش[4] اندر گوش

ملك آن نیست کو عنان تابد
از قضاهای چرخ عربده کوش

---

۱.ع۱: 'و' ندارد — ۲.ع۱: 'جوش'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۴.ع۱: 'عیب'

(۵۹۰)

[1]فزون شد آتشم باز از هوای جلوه پردازی	که در هرسو چراغی مرده است از باد دامانش
نمك ریز است بر داغ درونم لعل خودکامی	که شد هرسو هزاران زخم ناسور از نمکدانش

(۵۹۱)

[2]دارد صدف سینهٔ من گوهر اخلاص	بر تیغ سرشکست عیان جوهر اخلاص
در بوتهٔ آلودگی ار پاك نگردد	غش خاك سیه توده کند بر سر اخلاص
برپا علم صدق و صف آراستهٔ فتح	بر مسند اقبال نشست افسر اخلاص
چون کلسه تهی دستم و چون کیسه تهی[3] ظرف	دارد[4] ز من این رسته رواج زر اخلاص
با برگ رزان باد خزان دست و بغل رفت	من چون گل صدق آمده ام همسر اخلاص
بر سده توفیقت اگر جای نشست است	چون گرد بهر باد مجنب از سر[5] اخلاص

گر در تو سرایت نکند بوی محبت
ریزد ملك از هم چون گل بی براخلاص

(۵۹۲)

مساز طایر مارا به بوالهوس مخصوص	فرشته را نتوان یافت با مگس مخصوص
مسافران محبت بپاس دل کوشند	که دزد این سر کوهست باعسس مخصوص
تو یك گل و شدهٔ درمیان بیشه خار	تو یك تن و شدهٔ با هزار کس مخصوص

---

۱. این غزل مکمل نیست	۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ر: 'تنگ'	۴.ع۱: 'وارسته'
۵.ر: 'در'

وداع قافله کردیم گو بران و برو[1] که هست با دل پس ماندگان جرس مخصوص

فسردگان همه خصم محبت اند مباش بغیر طایفهٔ آتشین نفس مخصوص

گلی نمی فگند بر ملك که بلبل تست

زغن که هست بگلهای تازه رس مخصوص

(۵۹۳)

[2] مطرب که گرفته ساز را نبض در پرده گرفته ناز[3] را نبض

بیمار نیاز را چه تیمار تشخیص نکرده ناز را نبض

ز آئینه دمم شمرده بگرفت بس آه نفس گداز را نبض

در حسرت سینهٔ تذرو است چنگ تو گرفته باز را نبض

[4] در پردهٔ دیده ها گرفتی خونابهٔ دید باز را نبض

بر قبله چکید خون طاعت در کعبه زدی نماز را نبض

بیهوده ملك منال و مخروش

نازش دارد نیاز را نبض

(۵۹۴)

دهد بلا[5] و ستاند متاع جان بعوض [6] بیك کرشمه برد سودها زیان بعوض

[7] بیك خدنگ که سر داد غمزه ناله نهاد هزار ناوك دلدوز در کمان بعوض

---

۱. ع۳: 'بره'

۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد

۳. ر: 'راز'

۴. ر: شعر ندارد

۵. ع۳: 'جواهر'

۶. ع۲: 'بود شکیب و دهد چشم خونفشان بعوض'؛ ع۳: 'هزار ناوك دلدوز در کمان بعوض'

۷. ع۳: شعر ندارد

بـچـار سـوی وفـا دل متـاعهـا دارد	نـدیده سـود ولی دید صد زیان بعوض
بیك چراغ که دل برفروخت عشق[1] بسوخت	هـزار مـرتبـه ام سـغـز استخوان بعوض
زهی بهشت چه کویست اینکه باد آرد	نسیم صبح[2] و برد خاك آستان بعوض
بـخـاك رهـگـذرش دیـدهٔ اگـر سـودم	کشید در نظرم[3] نشتـر و سنان بعوض

مـلك ز آتـش دل نیـم ذره نـفـروشـد
اگـر دهـنـد بـاو نـقد کن فکان[4] بـعوض

(٥٩٥)

[5]دوای رنـج خزان کی کند بهار غلط	بغیـر داغ چـه رویـد ز لالـه زار غـلط
چون آفتاب بآهو رسید و گرم گذشت	فـگند[6] سـایـهٔ فتـراك بـر شـکار غلط
به بخت من مگر افتاد روز وصل از سلك	اگـر غـلـط نـکـنـم کرده روزگار غلط
کنون فسانهٔ سیمرغ و کیمیا شد راست	حلیث دوست دروغست و حرف یار غلط
سر درخت ز بیخست سبز و این مثلست	هر آنچه راست شد امسال بود پار غلط
بـخار و خس نم نشو و نما بارث رسید	بـگـل کـی آب دهـد کرده آبیار غلط

فـریـب مهـر و وفا خوردهٔ ملك از[7] وی
هـزار بـار غـلـط صـد هـزار بـار غلط

---

١.ع٢: 'دیده'؛ ع٣: 'عشوه'	٢.ع٢: 'جان'
٣.ع٢: 'جگرم'	٤.ع٣: 'جان'
٥.ع٢،ع٣: غزل ندارد	٦.ع١: 'فگنده'
٧.ر: 'کز'

(۵۹۶)

[1]سپه کشید بدور رخ تو لشکر خط گرفت پادشهٔ غمزهٔ تو کشور خط
دوید نامهٔ حکم تو در قلمرو عشق دبیر حسن تو شیرازه بست دفتر خط
سوار حسن تو چون پای در رکاب آورد بخون منتظران در کشید خنجر خط
صنم پرستی عشاق بی سپر شده [2] است که گشت سر[3]شکن غمزهٔ تو آذر خط
نسیم از شکن طرهٔ تو جلوه نمود طراز خلعت مشکین کشید در بر خط
بگونه گونه بیارای بزم حسن که گشت نیاز همسر ناز و کرشمه همسر خط
سلك بنفشه همی کار و از ترشح اشك
که گرد لعل تو در گردشست ساغر خط

(۵۹۷)

زهی حمایل ابرویت از قضا محفوظ ز حرز چین خطت خطهٔ خطا محفوظ
چو سایه گستری ازسایبان سایه[4] خط بسایه پروری سنبلت [5] صبا محفوظ
ز جلوهٔ قد او سلم دعا مضبوط ز خطبهٔ خط او منبر ثنا محفوظ
[6]خط تو آیهٔ حسنست بی شك این چه خطست که باد خضر تو در چشمهٔ بقا محفوظ
چه فتنهٔ که لب آفرین شکر شکن است که باد حسن تو در حصن مرحبا محفوظ
ز چشم[7]لب مفشان زهر در شکر منشان کسی نمانده ز نیرنگ ماجرا محفوظ
شدی به نسخهٔ خط حکمت آفرین خرد ز حرز غالیه ات ناقهٔ وفا محفوظ

---

۱. ع۲: غزل ندارد
۲. ع۳: 'سرخنده'
۳. ع۳: 'بت'
۴. ع۳: 'سبزه'
۵. ع۳: 'سبب'
۶. ع۲: شعر ندارد
۷. ع۲،ع۳: 'چشم و'

[1]شفای غیب ز جام زمردی درداد          که درد عشق حفیظ آمد و دوا محفوظ

ملك تو حافظ حسنی بنکتهای حسن
ز دیدهٔ حسد[2] این طرز و این ادا محفوظ

(۵۹۸)

[3]ذکر لب ورد زبانم یا حفیظ          هیکل بازوی جانم یا حفیظ
می نگارم لوح جانرا رنگ رنگ          گشته سرمشق روانم یا حفیظ
می سراید هم جلی و هم خفی          خامه در گوش بنانم[4] یا حفیظ
ضبط ورد ماسوا از دست رفت          هرچه گویم هرچه خوانم یا حفیظ
در سفرها زاد جانم یا کفیل          در حضرها پاسبانم یا حفیظ
بیع هر کالا و نرخ هر متاع          مایهٔ سود و زیانم یا حفیظ

مالك خوان خلیلم یا ملك
میزبانم میهمانم یا حفیظ

(۵۹۹)

[5]ز درد گریهٔ می شد شراب ناب غلیظ          غبار اگرچه رقیقست سازد آب غلیظ
ز بسکه حسرت لب تشنگان شد است انبوه          شده است با تنك آبی تف سراب غلیظ
ز اشك چشمم اگر بردمد گیا نچرند          که در گلوی گوزنان شود لعاب غلیظ
مگر فتاده برو سایهٔ قصب پوشان          که شد نزاکت والای ماهتاب غلیظ

---

۱. ع۳: شعر ندارد          ۲. ع۲: 'حسن'؛ ع۳: 'چند طرح این و آن'
۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد          ۴. ع۱: 'نیابم'

ز عکس حسن تو برداشتست مایهٔ کبر　　که دید آینه در روی آفتاب غلیظ
ملك شد از دم گرم تو گریه افسرده
ز زمهریر شود رشحهٔ سحاب غلیظ

(۶۰۰)

[۱] بدست و پای نگارین رسید بکر ربیع　　باختراع طرازیست کارگاه بدیع
شگفت منطق مرغان بوصف فروردین　　ز بذله گشت سراپای بلبلان ترجیع
نسیم مشك سرشت چمن بنذر آورد　　ببقعهٔ نفسم نافهای خاك بقیع
هنوز سنت شمشیر اوست بر گردن　　شده است حشر شهیدان و قاتلست شفیع
وزیر نامیه بکشاد دفتر توجیه　　که عاملان بهارند بر سر توضیع
توقع کف پایی نبود خاك مرا　　کشیده دامن او بر سرم خط توقیع
بس است صورت صفرای عشق بر سر زد
ملك چه درد سر آورده ببّر تصدیع

(۶۰۱)

می وزد باد خزان ابر بهاران الوداع　　گل ز گلشن می رود بیرون هزاران الوداع
باده زد موجی و تسبیح و مصلا آب برد　　نوبت مستیست ای پرهیز گاران الوداع
بر سراپا[۲] تاخت رخش کینه تازان[۳] الحذر　　مور[۴] پامال جفا شد شهسواران الوداع
[۵] پاك شد از زنگ غم آئینهٔ روشندلان　　هست وقت مهربانی کینه داران الوداع

---

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۲، ع۳: 'سر ما'
۳. ع۲، ع۳: 'یاران'　　۴. ع۲: 'جور'
۵. ع۲: شعر ندارد

بر در دروازهٔ دل عشق زد کوس رحیل		عافیت بر ناقه محمل بست یاران الوداع
عشق بردیوانگی زد عقل را بیرون کنید		بیخودی در جلوه آمد هوشیاران الوداع
نیست ممکن رتبه عشق ملك جز در شکیب
هست هنگام تحمل بیقراران الوداع

(۶۰۲)

[1]ای دل بسته را نسیم تو باغ		خم زلفت کلید قفل دماغ
جستجو ره بکام خود نبرد		پی گم در رهت چو پای سراغ
در ره سرهم تو خیره چراست		در سیاهی نمانده دیدهٔ داغ
این دلیری نه حد پروانه است		هست پرواز او ببال چراغ
سرهم از سرهمست و زخم از زخم		درد بهتر بدرد و داغ بداغ
هست در جذب وجد کام سماع		جلوه در جلوه همچو نور چراغ
ای پیام تو باده کوش ایاغ		نکهت نامهٔ تو طور دماغ
ملك از عیش دل تهیست که نیست
باده را مکث در شکسته ایاغ

(۶۰۳)

[2]عزیزا بجان تو و جان یوسف		زلیخاست در بند و زندان یوسف
دل بیت احزان برآمد ز دیده		نه مصر زلیخا نه کنعان یوسف
دم گرگ تهمت گل جلوه گاهش		تن چاه کنعان گلستان یوسف
لب از شیر ناشسته کودك گواهست		که از لوث پاکست دامان یوسف

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد		۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد

بـبـازی مبـر دل بـصـحـرای گـرگـان		کـه اخـوان گـر کـنـد اخـوان یوسف
دل و چشـم یـعقوب شد نیل و جیحون		پـی شستـن گـرد بهتـان یـوسف
سـلك داغ سن بـود نـومید مـرهـم
نـه چون درد یعقوب و درمان یوسف

(٦٠٤)

[1] دل پـرشـور و سینـهٔ پـر شـوق		خـلـوت خـالـی و خیـال و ذوق
سپـه استـغـاثـه فـوجـا فـوج		لشـکـر استـعـانـه جوقـا جوق
جـان سبك دار در تـحـمـل عشـق		دل قـوی دار در تهـور شـوق
در مـضیـق پیـالـهٔ نیـرنگ		بـمـذاقسـت زهـر شـکـر ذوق
سـنبـل خـط بـگـرد یـاسمـنـش		چشـمـهٔ غبـغـب و تـموج طـوق
عشـق را هـرچـه فـوق او مـاتحـت		عـقـل را هـرچـه تـحـت او مـافـوق
بـر سیـاقـی کـه عشـق رانـد قـلـم		نـظـم میثـاق بـی وثـوق از سـوق
سـر فـرمـان نهـاده ایم سـلك
گـر بـزنـجیـر سـی کـنـد ار طـوق

(٦٠٥)

[2] یـافـت ویـس قـرنی نکهـت ایمن ز عراق		بوی هم میشنویم او ز یمن من ز عراق
دست قدرت کـه گـل کـالبد آدم ساخت		شخص عشقست روان از عجم و تن ز عراق
نـه ز آبـم نـه ز آتش نه ز بادم نه ز خـاك		گـوهرم از ملکوت آمده معدن ز عراق

---

١. ع٢، ع٣: غزل ندارد		٢. ع٢، ع٣: غزل ندارد

گو[1] بموسی که چراغ ید بیضا در[2] گیر     طور بالا بدمید آتش ایمن ز عراق

چون مه مغربی از مشرق برقع بدمید     چشم بینا ز خراسان دل روشن ز عراق

دود حجاج بانباشت سرایان حرم     بر در کعبه کشایم دو سه روزن ز عراق

چون زلیخای فلك تیغ و ترنج آرد پیش     ماه کنعان ز دکن دست بریدن ز عراق

جای هر برگ چراغی شده هر برگ سخن     سوی هند آمده افروخته گلشن ز عراق

باغ ایمن شده است از نفسم نورس پور
ملك جان ز حجاز آمده و تن ز عراق

(٦٠٦)

[3]طفلم و شیر مست مایهٔ عشق     بغلی وا[4] کنم بدایهٔ عشق

روز را با شب اتحاد که چه     بگریزد ز نور سایهٔ عشق

نکتهٔ مانده بود غم تفسیر     آنهم از واردات آیهٔ عشق

شرکت عقل حکمت عملیست     درس[5] القا کن از بدایهٔ عشق

دست رنج تو کارنامهٔ عقل     پای مزد تو دستمایهٔ عشق

شش جهت قصه بر شبیخون زد     خاست از چار سو طلایهٔ عشق

هیکلم نیم لخت شرحهٔ درد     پیکرم نیم خشت پایهٔ عشق

گریهٔ ام در گلو گداخت نفس     اشك برقست در کنایهٔ عشق

کافرم گر[6] بود فراخور کفر     عاشقم[7] ار کند کرایهٔ عشق

سود ما و زیان بود مایه     دایهٔ ما کدام دایهٔ عشق

---

١. ع١: 'که'    ٢. ر: 'بر'

٣. ع٢،: غزل ندارد    ٤. ع٣: 'بغل دایه'

٥. ع٣: 'درستی انفا کن'    ٦. ع٣: 'از'

٧. ع٣: 'عاشقیم'

دل بکف[1] در زبان مپیچ ملك
مایه کافیست در کفایهٔ عشق

(۶۰۷)

ملت عشق چیست مذهب عشق
من و درس جنون و مکتب عشق

کوچهٔ حیرتم سراسر عقل
کاسهٔ حسرتم لبالب عشق

دجله کف بر لب[2] اناالحق ریخت
ما و[3] منصوریان و مشرب عشق.

خودپرستان بجاه سفتخرند
چون خداوند من[4] بمنصب عشق

مرد میدان قرب[5] کیست بیا
که بزین در کشیم مرکب عشق

گردنم[6] غوطه در گریبان خورد
بسکه بر سر زدم ز یارب عشق.

[7]شمع اسرار گو بهرزه[8] مسوز
راز بر روز می نهد شب عشق

زود برد است هان که می تازد
ادهم عقل را باشهب عشق

ترك تاج افسر خدیو بدست
خوش خطاییست کو مخاطب عشق

شوخی عقل دام مضحکه بود
ترسم از خنده بردرد[9] لب عشق

اختر در صعود باد ملك
لیك دور از هبوط کوکب عشق

---

۱.ر: 'ما'
۲.ع۲،ع۳: 'دجله برلب کف'
۳.ع۲،ع۳: 'یاد'
۴.ع۲،ع۳: 'دل'
۵.ع۳: 'عشق'
۶.ع۳: 'گرزنم'
۷.ع۲: شعر ندارد
۸.ع۱: 'بعرصه'
۹.ع۳: 'پرورد'

(۶۰۸)

[1] کودکی دل ز گاهوارهٔ اشک — آمد و خفت بر کنارهٔ اشک
نوعروسان گریه حجله گرای — تا کمرگاه گوشوارهٔ اشک
کشور صبر ما خراب خراب — هر طرف برج ناله بارهٔ اشک
بی زبانان ناله در شبگیر — فارس های و هو سوارهٔ اشک
مردم دیده از [2] سراچهٔ چشم — ساعد آراسته بیارهٔ اشک
لامع از چاک سینه مشعل آه — طالع از برج دل ستارهٔ اشک
بتمنای تیغ مژگانت [3] — غوطه در دل دهم کناره[4] اشک
شوخ چشمان شوق و منظر چشم — دیدهٔ حیرت و نظارهٔ اشک

ملک ارسالگی ملاحظه کن
راه سر کن باستخارهٔ اشک

(۶۰۹)

[5] کار بجانی کشد [6] از عشق پاک [7] — کآینه سازد ز [8] گل تیره ناک
ور بکدورت دهد این رشته سر — بخیه زند مهر بجیب مغاک
آینه چو بر سر زانو نشست — از نفس تیره دلان ماند پاک
دختر رز حجله طراز است و هست [9] — دوش ورع تکیه گه زلف تاک

---

۱. ع۲: غزل ندارد
۲. ع۳: 'در'
۳. ع۳: 'مژگانی'
۴. ع۳: 'دلم و کناره'
۵. ع۲: غزل ندارد
۶. ع۳: 'رسد'
۷. ع۳: 'ناك'
۸. ع۳: 'ساز و گل'
۹. ع۳: 'و دست'

رشتهٔ دل سلسلهٔ ابر و باد — صورت جان ضابطهٔ آب و خاک
[1]راه بجولان بلا هدیه کرد — دود درون از جگر چاک چاک
صبر بگو در سر افسوس شد — خواه بشو خواه مشو زین چه باک
وسوسهٔ زاغ و زغن خنده روی — قهقههٔ کبک دری خنده ناک
دل نبرد لعبت خاکی ملک
فتنه تویی روحی و قلبی فداک

(٦١٠)

این چه عشقست که آمیخته با جان ملک — وان[2] چه حسنست که شد رهزن ایمان ملک
فرصت مدعیان باد که برگشت امروز — دل ز فرمان[3] من و بخت ز فرمان ملک
راوی حسن ملک[4] گشته باوصاف حسن[5] — آیت عشق فرود آمده در شان ملک
ره بمیدان که دهد بیخگرانرا هیهات — کون آن عرصه کجا و خم چوگان ملک
صرصر حادثه برخاست خدارا[6] سببی — که غباری نفشانیم ز دامان ملک
[7]آرزومند دوانیم طبیبان مدوی — مرهمی بخش بجان حسن و جان ملک
گر بکاوند سراپای ملک را شاید
[8]که حسن سر بدر آورد ز گریبان ملک

---

۱. ع۳: شعر ندارد — ۲. ع۲: 'این چه'
۳. ع۲: 'قربان' — ٤. ع۲، ع۳: 'مثل'
٥. ع۳: 'چمن' — ٦. ع۲: 'خدایا'
۷. ع۲، ع۳، ر: شعر ندارد
۷. ع۲: 'بخیالات ملک حسن زینت دیوان ملک'

(٦١١)

[1] هوا ریخت بر خون نخچیر رنگ | نشان بست از شهپر تیر رنگ
ز اعجاز نشو ونما گریه داد | لب طفل را از نم شیر رنگ
هوا را دمیده است گل بر کنار | نکرد آب اهمال و تقصیر رنگ
چمن نیم رنگ و هوا نیم نم | من و بلبل و نالهٔ سیر رنگ
ز فولاد زد جوهر سبز تیغ | ز خون شسته است آب شمشیر رنگ
بساط زد و برد نشو ونما ست | دکن برده از روی کشمیر رنگ
صباح از تو بوی صبوحی شنید | که بست از چمن باد شبگیر رنگ.
جنون بهار آنچنان سر کشید | که نتوان کشیدن بزنجیر رنگ

زبس کف برآورد گلبن نماند
دعای ملك را ز تاثیر رنگ

(٦١٢)

فراق بذله کش و شوق سیهمان وصال | گرسنه چشم وصالم[2] کجاست خوان وصال
فتاد رشتهٔ عهد قدیم در خم و پیچ | گسست سلسلهٔ زلف نازکان[3] وصال.
[4] ز دست رفت عنان دل و عنان هوس | بسر رسید زمان من و زمان وصال
سپاه هجر[5] کران تا کران کمر بستند | چنین نبود میان من و میان وصال
[6] مگر لبی بنوازم بپای بوس طلب | و گرنه گرد برآرم ز خانمان وصال.

---

١.ع٢،ع٣: غزل ندارد
٢.ع٢: 'فراقم'
٣.ع٣: 'تارکان'
٤.ع٣: شعرندارد
٥.ع٢: 'حسن'
٦.ع٢: شعرندارد

زبان کشاده مگر بذله سنج گلشن قرب[1] صفیر عیش برآمد ز آشیان وصال
هر آن کنایه[2] که در کار ژنده پوشانست بترجمان گذرانیدم از زبان وصال
چه شد که شمع صلایی نزد بپروانه سزد که دود برآرد[3] ز دودمان وصال
ترانه ساز جدایی کنی چو برهم زد رمید مرغ ترنم ز بوستان وصال
مسلك تو بلبل دستان پرست این چمنی[4]
ز چاك سینه فرو بار داستان وصال

(۶۱۳)

قرب تن قرب جان و من غافل[5] این و آن توأمان و من غافل
آگهی نقد سالك و این جنس کاروان کاروان و من غافل
شوق در سینه با تمکن کوه جان روان دل روان و من غافل
رنج هر کس بنسخهای مسیح درد من بی زبان و من غافل
گل گرفته است جام زردشتی بلبلان زند خوان و من غافل
جیب و دامان جمله از گل عیش بوستان بوستان و من غافل
سایه بر سر فگند بال همای بخت عنقا نشان و من غافل
رستم صبر را فتاده بسر محنت هفت خوان و من غافل
کار ره ساختند پیش روان
مسلك از پی روان و من غافل

---

۱. ع۳: شعر ندارد ۲. ع۲: 'کرشمه'؛ ع۳: 'کفایه'
۳. ع۲: دود'برآرم' ؛ ع۳: 'برد آرم' ۴. ع۲: شعرندارد
۵. ع۲، ع۳: غزل ندارد

(٦١٤)

[1]شد تختهٔ [2]حلقهٔ در دل — گو رشته آب و خاك بگسل
خون موج زد و ز دل گل[3] افشاند — بر دامن و آستین قاتل
بر روی بقا طپانچها زد — بال و پر مرغ نیم بسمل
هر فال که قرعه فلك زد — بر تختهٔ ماست نقش باطل
از سحر کرشمهٔ تو اعجاز — شد پرده نشین چاه بابل
بر دیدهٔ[4] دل زدیم تابی[5] — کز چاه اعمی نرفته غافل
گو فلسی ازین طلسم کم باش — گنجینه کجا و مهرهٔ گل
آن پرده که راز محرمش نیست — در خلوت ماست نقش باطل[6]
دامن بر زد بلا و بگریخت — عشق آمد و بار کرد محمل
امید بگوشهٔ فرو شد — [7]بر خویش مساز کار مشکل

[8]گامیست ملك فضای کونین
[9]گو غمزه مده صفای منزل

(٦١٥)

[10]رسیده بود سری پر ز شیوهای [11]محیل — بیك تغافل من[12] ماند صد کرشمه معطل

---

١.ع٢: غزل ندارد — ٢.ع٣: 'تخت'
٣.ع٣: زد و گلی' — ٤.ع٣: 'دیده و دل'
٥.ع٣: 'بند' — ٦.ع٣: 'مشکل'
٧.ع٣: 'که غمزه بده صفای منزل' — ٨.ع٣: 'گاهی است'
٩.ع٣:برخویش مساز کار مشکل — ١٠.ع٣: غزل ندارد
١١.ر: 'مهرهای' — ١٢.ع٢: 'تغافلی زدم'

ز نور طلعت او لمعه ایست سر مطالع ز طول طرهٔ او قطعه ایست شرح مطول
محبتم غرض آلوده نقش بست عفاالله مثال عشق بتمثال لهو گشت ممثل
رهین صورت و آنگه هزار عشوهٔ بیجا خرد[1] ز نشاه ثانی وی حقیقت اول
ندیده دیدهٔ[2] کثرت بغیر تختهٔ وحدت و لیك مهره بسنگ آزموده دیدهٔ احول
بدور نسخهٔ خوبی خطت بحاشیه کاری حدیث لعل لب وزلف کج مفصل و مجمل
بدست عربده دامان غمزه گشت مطرز بفرق سرکشی اکلیل ناز گشته مکلل
بتازه کاری داغ کهن دعای مجرب بلاله کاری اشك اثرنگاه مکحل
اگرچه ناز بتان نامکرر است مکرر دلیل شیوهٔ مستعمل است تابع محمل[3]

[4] سلك مطابق هم نیست شرح و بسط[5] حکایت
گهی حکایت مجمل گهی حدیث مفصل

(٦١٦)

[6] حسرتم فربه چو پهلوی[7] هلال چهره ام لاغر چو نان قحط سال
ناله در آغوش بازوی فراق حلقه پیرای کمرگاه وصال
دیدهٔ شوق و کف پای شکیب روی صبر و پشت پای انفعال
منطق مرغان بامت عرضه داد از نقاب حال سیمای مقال
گر فرو گریم بیاد قامتی سر برآرد از گریبانم نهال
چون گل[8] پای بمژگان درکشم در خم دامان کشم عقد لآل

---

١. ع٢: 'حسود'
٢. ع٢: ندیده 'قرعه'
٣. ع٢: شیوه 'مجمل کسی حدیث مفصل'
٤. ع٢: شعر ندارد
٥. ر: 'وسط'
٦. ع٢: غزل ندارد
٧. ع٣: 'بهاری'
٨. ع٣: 'کف'

در خیال اندیشی بوس و کنار — لب فرو خایم بدندان محال

[1]کوه خجلت سد راه مطلب است — عینك بردار از سر راه سوال

[2]جسمم از نازك تراشیهای ضعف — می دهد دندان فکرت را خلال

مرغ زیرك آشیان از یاد برد — شاهباز معرفت گسترد بال

[3]عرصهٔ کاهل تنیها شدوسیع — گم شدم در تنگنای احتمال

سر وحدت بر نمی‌تابد ملك
اعتبار اتصال و انفصال

(٦١٧)

[4]نه تاب شکوه و نه طاقت سخن دارم — تمام شکوه ام و مهر بر دهن دارم

فلك کرشمهٔ مرغان[5] باغ گو مفروش — که پیش ازو[6] گل و نسرین این چمن[7] دارم

رموز سبحه و سجاده صالحان دانند — ز من مپرس که من کیش برهمن دارم

ز بزم شکوه ندارم کنایتی گر هست — شکایتیست که از سیر[8] انجمن دارم

سراست سینه جحیم وحرارت نفسم — توان شناخت رموزی که در سخن دارم

کشید خاك درت آنچنان در آغوشم — که رشك آب خضر در ته کفن دارم

وبال من دل من شد ترا جنایت نیست — که هرچه دارم از اطوار خویشتن دارم

رموز[9] عشق نشاید نهفته داشت ملك
مباش غره که صد شکوه در دهن دارم

---

١،٢و٣. ع٣: شعر ندارد — ٤. ع٣: غزل ندارد

٥. ع٣: 'خوبان' — ٦. ع٣: 'از'

٧. ع٣: 'فنی' — ٨. ع٣: 'سر'

٩. ع٣: 'ز نور'

(٦١٨)

حدیث مهر تو بر لوح دل رقم کردیم[1] زبان خامهٔ صد شکوه را قلم کردیم
تو تاب شکوه نداری و ما تحمل جور هزار بار فزون امتحان هم کردیم
شدند جمله و ماهم ز تنگنای وجود زدیم خیمه برون روی در عدم کردیم
همین نتیجه عشق دو روزه تو بس است که در صف دوجهان خویش را علم کردیم
بس اشتعال کشیدیم پیش مدعیان که خویش را بوصال تو متهم کردیم
هوای بادیه مارا غرور می فرمود چو سوی کعبه رسیدیم پشت خم کردیم
بذوق کعبه ملك برزدیم دامن سعی
مسافت ره صد ساله یك قدم کردیم

(٦١٩)

با دل موج زنان روی براه آوردیم[2] کف اشکی ز پی عذر گناه آوردیم
سجدهٔ نیم شبی کار بجایی نرساند[3] هم شفاعت بدر ناله و آه آوردیم
برتراشیده ز یاقوت جگر لعبتها بسراپردهٔ اطراف[4] کلاه آوردیم
بر لب قهقههٔ صبح ازل بخیه زدیم تاب در رشتهٔ شبهای سیاه آوردیم
شمع کو تربیت سوختگان از سر گیر که ببال و پر پروانه پناه آوردیم
گل کنعان بشگفت از چمن یعقوبی بوی پیراهن زندانی چاه آوردیم

---

١. ع۲،۳: غزل ندارد
٢. ع۲: غزل ندارد
٣. ع۳: 'برساند'
٤. ع۳: 'آنطرف'

(٦٢٠)

[١]ما چو خط تو ز هر قید طرف گیر شدیم / منتهی گشت وفا پیر شوی پیر شدیم
سعی ما با سر زلف تو بجایی نرسید / دست کوتاه تر از رشتهٔ تدبیر شدیم
بتماشای تو از عکس صور محو شدیم / نفس نطق نماند آینه تاثیر شدیم
دست از چربی و شیرینی عالم شستیم / دامن افسرده ز لوث شکر و شیر شدیم
چاشنی یافتهٔ ماست سرشت همه چیز / مایه فطرت آب گل تخمیر شدیم
شد بامضای خطت تازه گهر مزرع دل / باز جوییدعمل بر سر توقیر شدیم
مضطرب نبض تریم از تب سودایی شیخ / طرفه کاندر قدح صبح تباشیر شدیم
محمل قرب بآهنگ سحر بربستیم / راه نزدیکتر از ناله بشبگیر شدیم
کوشش ما نه کمندیست که آهو نکشد / بعبث دشت بدشت از پی نخچیر شدیم
پنجه در پنجهٔ هر کس چو گره نتوان کرد / چند در یکدیگر افتیم نه زنجیر شدیم
فرع هر ذره بخورشید حقیقت اصلیست / خورده را نقد خرد ساز که اکسیر شدیم

بملک مسند ارشاد حوالت شده است
رشد بین مالك سجاده و تکبیر شدیم

(٦٢١)

[٢]سست است کار و کردم سخت است داغ و دردم / بردندتاب و صبرم خوردند خواب خوردم
باد فنا وزید و خاکم بر آتش افشاند / بنشسته است دودم برخاستست گردم
بود و نبود خود را از راه برگرفتم / تا خویش درنوردم با خویش در نبردم
بر خامشی گرایم اجزای کیمیایم / زر شد مس خیالم اکسیر یاد کردم
ننواخت آفتابم هرگز بروی گرمی / چون صبح گرم خنده با گریهای سردم

---

١. ع٢، ع٣: غزل ندارد        ٢. ع٢، ع٣: غزل ندارد

باغ و بهار دی شد صحرا و کوه طی شد درهم نمی نوردد آه فلک نوردم
نه سر براه تاجم نه رو براه مقنع ننگ مخنثانم یعنی نه زن نه مردم
خار و خس وجودم[1] خشکیده ریخت در خون حرف حساب خود را از صفحه پاك کردم
مو بر تنم سنان شد خارام پرنیان شد چون لاله کند گشتم بر هر که تیز کردم
رنگ ملك ندارد جز کسوت تجرد
چون کودکان فریبد تا کی بسرخ و زردم

(٦٢٢)

تا بکی سرپوش بر جوش دل شیدا نهم سینه از هم بر شگافم روی[2] بر صحرا نهم
صیقلی انگیختم از پارهٔ خاکستری تا ز دل آئینه پیش دیده اعما[3] نهم
سینه ام بتخانهٔ شد[4] تا بت اندازم بر آن[5] در کلیسا روی دل بر مسجد اقصا نهم
هر طرف مصریست امروز از خریداران[6] حسن یوسفی در دست دارم نرخ بر کالا نهم
بحر لفظم[7] از زبان خامه موج انگیز شد حرف تا کی نقطه بر صفحه املا نهم
مطرب آهی[8] از شگاف سینه ساز[9] شکوه شد[10] ماجرایی میرود گوشی برین غوغا نهم
از سر زانوی همت خیمه بر کرسی زنم دفتر دیوانگی بر طاق استغنا نهم
[11] چون سر تقلید از جیب تعمد برزنم عقل را مستانه زنجیر جنون بر پا نهم

---

١.ع١: 'وجود'
٢.ع٢: 'راز برصحرا'؛ ع٣: 'راز را برون'
٣.ع١،ع٣: ' اعمی'
٤.ع٢،ع٣: 'شد هان'
٥.ع١: 'دران'؛ ع٣: 'برون'
٦.ع٢: ' جز بیابان'
٧.ع٢: 'نطقم'؛ ع٣: 'لطفم'
٨.ع٢،ع٣: 'آه'
٩.ر: 'صرف'
١٠.ع٣: 'کرد'
١١.ع٢:شعر ندارد

[1]گوهر راز از زبان دیده باید عرض کرد　　گریه سر کردم که مهری بر لب دریا نهم

مجلس می گرم و ساقی بر ملك پیمانه ریز
رخت دل بیرون کشم بر آتش صهبا نهم

(٦٢٣)

آئینه در مقابل[2] آن رو گذاشتیم　　رو داد خجلتی و بیك سو گذاشتیم

[3]ما شکوه را بخنجر تسلیم سر زدیم　　رسمی بیادگار در آن کو گذاشتیم

[4]آن ساحری که پردهٔ اعجاز میدرید　　در پیچ و تاب طرهٔ جادو گذاشتیم

اعمال را بمعرض میزان[5] فتاد کار　　ما سنگ معذرت بترازو گذاشتیم

در عضو ما تزلزل دیوانگی فتاد　　داغی ز جبهه[6] بر سر زانو[7] گذاشتیم

هر بت که کفر عشق تو از خاك ما سرشت　　بتخانه ساختیم و بهندو گذاشتیم

چون عشق بست شست اشارات بر هدف　　دل در کمان گردش[8] ابرو گذاشتیم

[9]دیدیم کآسمان و زمین سد مطلبست　　در یکدگر نوشته بیك سو گذاشتیم

ما سایه پروریم ملك خیره بر مجوش
این داغها بلالهٔ خودرو گذاشتیم

---

١. ع٢: شعر ندارد　　٢. ع١: 'برابر'

٣. ع٢: شعر ندارد　　٤. ع٢: شعر ندارد

٥. ع١: 'مینا'　　٦. ع٣: 'صفه سر بر'

٧. ع٢: 'دیوانگی'　　٨. ع٢.ع٣: 'گردهد'

٩. ع٢: 'و بدیدم'

(٦٢٤)

[1] از سواد چشم تا آسودگی سر میزند | بسکه از مژگان خسك در پای خواب افشرده ایم
فس در کلی که خواهش را مخاطب کرده است | چین ابروی تمرد بر خطاب افشرده ایم
نقش دست ما علم شد در دبیرستان عشق | بسکه انگشت سبق بر هر کتاب افشرده ایم

(٦٢٥)

تمام آتش شوم از تودهٔ خاشاك برخیزم | بسوزم خرمن آلودگی را پاك برخیزم
دلم چو گل بخار افتاده تن چون لاله بر خارا | نصیبم تا بفرق داغ و جیب خاك برخیزم
به پیچد تند باد هجر و در گردابم اندازد | اگر ناگه ز جوش شعله چون خاشاك برخیزم
نشینم داد اول بر بساط خویشتن بازان | ببازم پاك هست و بود خود را پاك برخیزم
اگر[2] بر لعل او بیجادهٔ سی بوسه پیماید | بهر مویی شوم تیغ و ز مغز تاك برخیزم
ز آهو پوست بر کش وجد را بر چنبر دف کن | اصول دست چابك کن که من چالاك برخیزم
نهم بر روی هم بر سر کشم بار امانت را | درایم پس بزانو از ته افلاك برخیزم
چسان در حلقه گردن فرازان گردن افرازم | پس از قتل ار ز زیر تیغ آن بیباك برخیزم
[3] چو چشم تیره گون سر گشته گرداب انگارم | بصیقل کاری آئینهٔ ادراك برخیزم
گل پژمرده و از کوکنار صبح درخوابم | ز بالین سحر چون نشاهٔ تریاك برخیزم
سلك بار دلم بنشین غبار خاطرم بگذر
ز خویشم گرد بر دامن نشست از خاك برخیزم

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد     ۲. ع۱: 'اگر' ندارد
۳. ع۱: شعر ندارد

(٦٢٦)

[1]نـــامـــت ز زبـــان بـکـــام دزدم — از کـــــام و زبــــان کـــدام دزدم
وصلـت عـامسـت خاص من یاد — ایـــن خـــاصیـــت از کـــدام دزدم
تـــاثیـــر نـــفـــس بـلـب نـداده — از پـــختـــگـــی آه خـــام دزدم
آه از نـفسـی چـو نـالـه پیچـد — تـــا بـــوی تـــو در مشـــام دزدم
تـا چـنـد بدسـت خویـش دل را — در دام آرم ز دام دزدم
قـاصـد شـکـری نـمی چشانـد — بـــوســـی ز لـــب پیـــام دزدم
غم خون شده است در رگ و پی — ایـــن چـــاشـنـــی از مشـــام دزدم

ســاقـــی گـــزکـــی ببـاده در ده
تـــا کـــام ســلك بـکـــام دزدم

(٦٢٧)

[2]پـی تسـلـی دل صبـحـدم بـبـاغ شـدم — ز عـکـس لالـه و گل آتشین ایاغ شدم
فـراق نیـز بـخـویشـم ز ننگ راه ندارد — عـجـب کـه تهـمتـی گوشهٔ فراغ شدم
شـدم ببـاغ کـه تسکین دل دهم دیدم — میـان بـلبل و گل گرمیی که داغ شدم
تبسـم گـل خورشیدم از نسیم صبوح — چـرا فسـرده تـر از خندهٔ چـراغ شدم
مگر ز گم شدهٔ خویشم آگهی بخشند — بـراه بـادیـه پی گم تـر از سـراغ شدم
ز بـار عقل سرم غوطه خورده در گردن — کشیـده رطل گرانی سبك دماغ شدم
وبـال بـال کبـوتـر شدم چو بـاز سفید — کـنـونـکـه نـامـه سیـه تر ز پرّ زاغ شدم
بهـار داغـم و گـلـچین کوه و صحرایم — چو لاله دست و گریبان باغ و راغ شدم

---

۱. ع،ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد

ز چاه نفس برآمد ملك چو باده ز خم
سبو شکن شده پیوندی ایاغ شدم

(۶۲۸)

گریه کنان پا چو درآن کو نهم — افتم و بر خاك درش[1] رو نهم
هرچه بجز یار ز چشم افگنم — هرچه بجز دوست بیکسو نهم
شوق وصالش چو درآید بدل — بر جهم و روی بآن[2] کو نهم
درد تو گر[3] یاد سداوا کند — داغ دگر بر جگر او نهم[4]

چند ملك چون سگ نخچیرگاه
خیزم و سر در پی آهو نهم

(۶۲۹)

پیاله بر لب کوثر شکسته دست گناهم — فتیله بر دل دوزخ نهاده شعلۀ آهم
سفال میکدۀ عشق گشته کاسۀ چشمم — طراز کسوت خورشید گشته طرف کلاهم
مربی نم[5] رحمت شده است کشت امیدم[6] — طپانچه بر گل جنت زده است برگ گیاهم
سپهرخلعت خورشید جلوه بر دگران ده — بسست سایۀ دیوار عشق پشت و پناهم[7]
سپند سوخته[8]ام بر سیاه روزی طالع — که یادگار سر زلف کیست بخت سیاهم

---

۱.ع۲: 'خاك وهش' — ۲.ع۲،ع۳: 'درآن'
۳.ع۲: 'درآن' — ۴.ع۳: 'درهم'
۵.ع۲: 'نم' ندارد — ۶.ع۲: 'شدت گشت کاسه چشم'
۷.ع۳: 'نیایم' — ۸.ع۳: 'ساخته ام'

تو[1] حاضر و کله بسیر و غیر گرم حکایت — تمام گوش و سراپا زبان و جمله نگاهم
هزار نشتر حرمان شکسته در کف پایم[2] — هزار دشنه لکد کوب رسته از سر راهم
شکوه خرمن صبر از کجا و صرصر هجران — اگرچه کوه وقارم سبکتر از پر کاهم
ملك بجنگ که انگیختم سمند محبت
که پرده بر رخ خورشید بست گرد سپاهم

(٦٣٠)

[3]بوسه چین قدم آبله پایان گشتم — گل شدم گرد سر خار مغیلان گشتم
نه نشانی ز سکندر نه مثالی ز خضر — بسکه سرگشته درین تیره بیابان گشتم
فیض عمر ابد از فطرت من جلوه[4] نمود — خضرم و آئینهٔ چشمهٔ حیوان گشتم
بنشانی که نشانی ز تو دارد کعبه — بستم احرام وی و گرد بیابان گشتم
مشت خاکستر من سونش اخگر گردید — شعله وش کنده تن را همه سوهان گشتم
اسم اعظم من و تسخیر عزازیلی نفس — خاتم از دیو ربودم که سلیمان گشتم
نه گریزندهٔ بندم نه ستیزندهٔ پند[5] — یوسفم نی بچه مستوجب زندان گشتم
بیش از اندازهٔ من بود هم آغوش شمع — زود با سرغ لکن دست و گریبان گشتم
مژه چون برشکنددیدهٔ حسرت زدگان — من براه تو چنان برزده دامان گشتم
ز هم افتاده ام آخر بهم افتم روزی — جزو مجموعهٔ دردم که پریشان گشتم
گشت در بیع من اندوه باندوه شریك — بخریدار رسیدم همه تاوان گشتم
ملك آورد یکی ما حضر از عالم غیب
شکر را کامروای دل مهمان گشتم

---

١.ع٣: 'ز'
٢.ع٣: 'ماتم'
٣.ع٢،ع٣: غزل ندارد
٤.ر: 'چهره'
٥.ع١: 'بندم'

(٦٣١)

[1] بمرگ بحر و کان میراث خوارم — وصیت میکند جیب و کنارم.
بکار سینه کوبی تا که دستیست — بشغل نوحه لختی وا سپارم
زبان در عذر و من در عذر مردن — ز لوث ما و من غسلی برآرم
غش شنرم از سیه رویی برآمد — محک گو صاف شو کامل عیارم [2]
تو از ابنای سفلی باز ماندی — من از آبای علوی یادگارم
ز اهل خدمتم نه اهل طاعت — الهی شرمسارم شرمسارم
ز آتش آمدم بر باد رفتم — بکار عهد من [3] نا استوارم
وصال افگند نو رو سایه برخاست — هنوز افتاده بوس و کنارم.
ز داغ بندگی آزادیم نیست — علمدار نشانم نامدارم
ملك بردم حجاب از پیش و رفتم
ترا زین پس بخود وا میگذارم

(٦٣٢)

[4] بفنا که گشته یکسان تر وخشك وگرم و سردم — نه شراب سرخ رویم نه نماز روی زردم
نه درشت آرزویم نه سطبر آب رویم — دوجهان بیك بساطم بدو گام درنوردم.
سر تیغ راست کردم ز درست حملگیها — پر پشه پای موری نشکست در نبردم
بنفشه دسته بستم خس و خار خویش رفتم — که بهیچ شاخ و برگی ننشسته است گردم
سر و جان فدات کردم تو بدست و پا ستردی — تو بمن چها نکردی بتو من چها نکردم
بنشست آتش دل ز شگافهای پهلو — دم تیغ آبداری نشده است آبخوردم

---

١. ع٢،ع٣: غزل ندارد — ٢. ع١: 'غبارم'
٣. ر: 'بس' — ٤. ع٢،ع٣: غزل ندارد

مجس گسسته نبضم جرس شکسته صوتم		نه مرتب است سازم نه مشخص است گردم
وسطی گزین می رو که دوسو بود حصارت		بکنار اگر نیایی ز میان بدان بمردم
ملکست زنده رودی ز دو دیده رود من کو
که چو رود کی بخواند که چه گفتم و چه کردم

(۶۳۳)

[۱]بیا تا دختر رز را نقاب از رخ براندازیم		بدستش بوسه افشانیم و در پایش سر اندازیم
گرانی می کند عقل سبك سر با سبکروحان		در آمد عشق با[۲] رخت گرانان بر در اندازیم
سر دست از دوعالم برفشانیم از سر مستی		بباد آستین افسر ز دست قیصر اندازیم
شعاع آفتاب حمد بر محراب دل تابید		خطیب عشق کو تا سایهٔ بر منبر اندازیم
برندیها نرفت از پیش کاری هم زما باری		ردایی بر گلو پیچم و دلقی در بر اندازیم
زیانکاری درین حضرت نباشد جز رباخواری		همان بهتر که این سودا بجای دیگر اندازیم
حریفت کیست بی باکی ودادت چیست سربازی		بترس از مهره ات در تنگنای ششدر اندازیم
بخور ناله از عود جگر در مغز دل پیچید		سویدا را سپند چشم بد در مجمر اندازیم
تو از شهر مسیحایی یکی نعلین در پا کش		که از نقش قدم طرحی برین منظر در اندازیم
اگر صبح حرا ابر صبوحی در خروش آید		ز جوش وجد شوری در نهاد کوثر اندازیم
بآهنگ فنا مست و غزلخون از لحد خیزیم		سرودی سر کنیم و غلغلی در محشر اندازیم
ملك درویش درویشیم کنج هردو کون از ماست
بخوان تا بر کلاست تا ثریا [۳]گوهر اندازیم

---

۱.ع۳: غزل ندارد		۲.ر: 'تا'
۳.ع۳: 'سرد بالا'

(٦٣٤)

[1]ما دست بآرزو نبردیم | امید بهیچ سو نبردیم
جز درگه عشق هیچ بابی | خواهش بر این و او نبردیم
بر ما نگذشت نیل و جیحون | تا خرقه بشست و شو نبردیم
آئینه ز عکس ما توان ساخت | کآب رخ آب رو نبردیم
از وی رگ و ریشه نیست خالی | هرچند که پی باو نبردیم
ما بی اثری زبان نراندیم | مغز سر گفتگو نبردیم
الماس بنوك مثقب و نقب | بر مخزن سرّ هُو نبردیم
چون دیده ره مشام بستیم | دل بر در رنگ و بو نبردیم
چشم همه را بخواب بستیم | افسانه بهیچ کو نبردیم
دل ناله دشنه خا فرو خورد | نام گزك رفو نبردیم
در عرصه عشق حال گردان | چوگان گشتیم و گو نبردیم.

گر در زد و برد غم ملك را
پرسد جان برد گو نبردیم

(٦٣٥)

[2]اگر بدیده درآیی گل نظر چینم | و گر بدل گذری باغ در گذر چینم
بسجدهٔ که گل شکرم از زمین[3] روید | هزار نقش بدیبای شوشتر چینم
[4]چو خور بسایهٔ دیوار او کشم خود را | هزار آئینه در جیب بام و در چینم
در سرای امل رخنه که داد برون | بلختهای دل چاك خاك در چینم

---

١.ع٢،ع٣: غزل ندارد ٢.ع٢،ع٣: غزل ندارد
٣.ر: ' جبین' ٤.ع١: شعر ندارد

بآن رسیده ز طاس سپهر چشم کبود | کــه زرق مهــرهٔ اورا بســاط برچینـم
محیط دایه دکان دستگاه و بحر کفم | گهـر بپـا و سـر افسـر و کـمر چینم
بمزرع دل خون گرم ز آه آتش دست | تو شعله کاری و من خوشه شرر چینم
بـه بـلبلان دم نـورس سـرود درگیرد | بـجـلوه دامـنـی تـنگ بـر کـمر چینم
بـلهجه ملك ار طوطیان لب آویزند
ز ریـزش دمشـان مصرها شکر چینم

(٦٣٦)

[1] مـا نـقـد سـکـه خـانهٔ مهر و محبتیم | مـا گـوهـر یـگـانـهٔ عشـق و مؤدتیم
در عـرصـهٔ دو کـون بـنـام آوری علم | چـون داغ عـاشـقـان بنشان [2] عـلامتیم
در ربـقـهٔ قبـول سـراپـای گـردنیـم | آزادهٔ دو کـــون و اسیـــر اطــاعتیـم
یـکـذره بی محـبت خورشید نیستیم | بـر جـمـلـه روشنست که آئینه فطرتیم
دامـان خدمتی بمیان چست کرده ایم | کـو بـخـت سـرفـراز که ما تاج دولتیم
کـردیـم انـتـقـال ز عـالـم بـعـالـمی | ایـن نـقـل را بـنـقـل نـداریـم حجتیم
پهلو ازین بساط تهی کن که زحمتیست | بستر ز مرگ ساخته در خواب راحتیم
از جوی جسته ایم مسافت نمانده است | بگذشتـه ایم از پل و در صدر جنتیم
بر عکس خویش ساخته ایم آهنین حصار | آئیـنـه وار دسـت نشـان عـلامتیم
حجت درست ساخته در سلب ما و من | در نـفـی کـثـرتیـم و در اثبـات وحدتیم
سر تـا قـدم عرق شده از جبهه ریختیم | در استـخـوان گـداختـه مغز خجالتیم
نـگـذشته بر دلی که گوارا نگشته ایم | تـلـخیـم در سـرشـت و سراپا حلاوتیم
تـا چـنـد کـود کانه فریب سفر خوریم
کام ملك ز دوست که ما خصم لذتیم

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد    ۲. ر: 'و' اضافی

## (۶۳۷)

[1]پشت بر خویشتن و روی برو آمده ایم　بقفا نی بقفا رفته برو آمده ایم
پیکر[2] نه فلك از تاب تجلی بگداخت　تشنگان مژده که آبیم[3] بجو آمده ایم
هر که از کوی تو رفت آیت نومیدی خواند　منت بخت که بد رفته نکو آمده ایم
بصراحی بنمازیم و بساغر به نیاز　بعبادتکدهٔ جام و سبو آمده ایم
خاکساران ترا ذره بخورشید رساند　از سر توسنی نفس فرو آمده ایم
از بلور مه و بیجاده خور مهره مچین　که دورنگی شکن دور[4] درو آمده ایم
رفتن و آمدن جمله بغیر آمد و ما　رفته بودیم بخود باز بدو آمده ایم
بر سر آمد دم تیغ تو و از پا بگذشت　همه تن چاك شدیم و برفو آمده ایم
دیده بر راه تو چون مهره که بر رشتهٔ دود　همه جا چون رگ صیاد ببو آمده ایم
ملك از ما بشنو زمزمهٔ پردهٔ غیب
که پی دل بدر سر نکو آمده ایم

## (۶۳۸)

[5]خاك بیزیم و گهر نیز دهیم　زهر نوشیم و شکر نیز دهیم
تخت بخشیم ز دریا دستی[6]　زینت تاج و کمر نیز دهیم
بر دم خنجر نازك دستان　جان فشانیم سپر نیز دهیم
لب بر افسانهٔ دریا شکنیم　سنگ خاییم و گهر نیز دهیم

---

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۲. ع۱: 'مگر'
۳. ع۱: 'و' زائد
۴. ع۱: ' چرخ'
۵. ع۳: غزل ندارد
۶. ر: 'نوشی'

رنج این مزرعه از دهقان پرس | خاک کاریم و ثمر نیز دهیم
مزد دستی که بخونم غلطاند | جان نگوییم که سر نیز دهیم
[1]هر که بر ما سر تیری شکند | به که پیکان نه که پر نیز دهیم
[2]مطرب پردهٔ خاموشانیم | مست باشیم و خبر نیز دهیم
[3]گزک جرعه به[4] زهر آب فراق | دل[5] گدازیم و جگر نیز دهیم
[6]صندل ناصیه بتکده ایم | دین و ایمان و گذر نیز دهیم
آب باریک فناییم مترس | راه بندیم گذر نیز دهیم

ملک افسانه ما فاش مساز
عیب پوشیم و هنر نیز دهیم

(۶۳۹)

[7]منت روی کیست بر نظرم | که ز آئینه روشناس ترم
هستم از عشق ذره سرگردان | اینکه چون آفتاب در بدرم
نور آبای علوی از من زاد | پدر صبح و ما در سحرم
آدمم کو بدانه داده بهشت | بسراندیب حسرت آبخورم
بسجود تو آسمان عضوم | گل داغ جبین ماه و خورم
مژده لب تشنگان شادابی | لخت ابر است چشمه جگرم
در کف صدمهای صلب فراق | از دل نازکان شکسته ترم
روی در آفتاب داشت که ریخت | آسمان آسمان ز چشم ترم

---

۱،۲و۳. ر: شعر ندارد — ۴. ع۲: 'به' ندارد
۵. ع۱: 'جان' — ۶. ع۱،ر: شعر اضافی
۷. ع۲،ع۳: غزل ندارد

گل ابرم ز خار مژگان رست　　　مژده دهقان که کشت بارورم
جان بمرگ ارادی از تن رست　　　ضامن زندگانی دگرم
طوطیان را ملك سنم استاد
مصر شاگرد لهجه شکرم

(٦٤٠)

[1]هزار کوه بسر برنهم همان بدوم　　　گران تکی نکنم با سبك تکان بدوم.
هزار مرحله ز آبادیم گریخت جهان　　　نشد خراب که بر گنج شایگان بدوم
چو گوهر از تف دل رنگ رنگ برجوشم　　　چو خون دیده برخساره بحر و کان بدوم
عنان گسسته سگ نفس را قلاده کشم　　　چه کوچه کوچهٔ پی مشت استخوان بدوم
نفاق آب رخ وحی را بهذیان ریخت　　　بسان تب زده تاکی باین و آن بدوم
براق وهم سبك سر نداد تن برکاب　　　ز برق مقرعه سازم بآسمان بدوم
شوم رقیق تر از مو چو تیر پیکان پا　　　پل صراط نهم بر زه کمان بدوم
ز دود آه زند بر سرم سیاهی اشك　　　چو خامه سر زده در کوچه بنان بدوم
ز فکر تنگ کنم راه دید بر صحرا　　　چو تیر سر نهم و در دل نشان بدوم
چو مرغ صیحهٔ آبادیم بفصل بهار　　　خزان شود چو خرابی بر آشیان بدوم
گره برشته فرو رفت و عقد در رگ و پی　　　ولی که عقده مثل بر سر سنان بدوم
دوی گره شده اندیشه از[2] روانی ماند　　　شوم ثلاثت الفاظ و بر زبان بدوم.
ملك بسابقه پیشم بسی ز پیشروان
نمانده ام که بدنبال کاروان بدوم

---

١. ع۲،ع۳: غزل ندارد　　　٢. ع۱: 'در'

(٦٤١)

[1]سر تحت الثری و فوق ثریا دیدم	کل اجزای فلك را متجزی دیدم

هست از ذره مرکب همه اجزای زبان[2]	ذره موجود ز معدوم مجزّا دیدم

منت ای دیده که دیدار بدانجا نفتاد	آنچه در وسع نظر بود هم اینجا دیدم

از دل تست گل شعشعه در جیب کلیم	ز آستین دست برآور ید بیضا دیدم

آب در کام نفس خشك تمنا که چکاند	خاك در دیده تر دامن دنیا دیدم

هر نظر قابل دیدار نه و دیده بیار	دیده گشتم همه سر تا بقدم تا دیدم

دیده جز باده دیدار ننوشد ساقی	عکس این راز در آئینه صهبا دیدم

ظاهر و باطن ما جز بتو نگرفت فروغ	دیدهٔ مردمك و چشم سویدا دیدم

مرهم لطف تو بر داغ ملك دست کشید
دردها را همه ناسور مداوا دیدم

(٦٤٢)

[3]گلم عریان بی برگی و من خار فنا پوشم	بشاهان خلعت زر بخشم و خود بوریا پوشم

گلم در دیده اخگر گشت و نم بر پلك خاکستر	رمد ناسور شد تا چند چشم از توتیا پوشم

صفای سینه ام شد ته نشین چون درد آلایش	بر آب روی طاعت تا بکی گرد ریا پوشم

سزد راز بدن را قرب جان و تن که می بخشد	همان بهتر که این راز از دم تیغ بلا پوشم

نشاید راز خود را پیش هر کس ساختن عریان	تنك ظرفی مبادا گل کند بگذار تا پوشم

ز خضر است آب حیوان ظلمت از اسکندر رومی	نیم آئینه بر خود کسوت زنگی چرا پوشم

---

۱. ع۱، ع۳: غزل ندارد	۲. ر: 'جهان'

۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد

ملك در چنگ حسرت موم و بر شاخ بلا برگی
چه آهن را ز مقناطیس و گاه از کهربا پوشم

(٦٤٣)

[1] دامان سراپردهٔ اسرار فگندیم | افسانهٔ تسبیح بزنار فگندیم
بند کمر صحبت رندان بگسستیم | وانگه ز سر عربده دستار فگندیم
صیقل گری موج فنا تا بزداید | ما آینه در قلزم زنگار فگندیم
از صومعه بیخود بخرابات دویدیم | دستار چه در گردن خمار فگندیم
[2] اصحاب الست آینه در خرقه شکستند | خود را بخرابات ببازار فگندیم
از سیر و سکون بر در میخانه نشستیم | صد ولوله در ثابت دستار فگندیم
از هیچ جهت راه شفاعت نگشادند | سر بر قدم ناله بزنهار فگندیم
در بادیه عشق بهرجا که رسیدیم | محمل بکشادیم و سبك بار فگندیم
سهوی نشمارند و خطایی ننگارند | کآمد شد پیغام بطومار فگندیم
قفل در گنجینه اسرار شکستند[3] | پاداش جنایت بسر دار فگندیم
دستی بدر آمد ز پس پردهٔ انکار | خاکی دو سه در پرده پندار فگندیم

چندانکه ملك دربدر انداخت ازین قوم
از در بگرفتیم و ز دیوار[4] فگندیم

(٦٤٤)

[5] بی غش ترکیب و صاف گوهرم | گونهٔ عنصر عرض سن جوهرم

---

١. ع٣: غزل ندارد
٢. ع١،ر: شعر اضافی
٣. ع٢: 'شکستیم'
٤. ع٢: 'و بزنار'
٥. ع٢،ع٣: غزل ندارد

بـوتـــهٔ خـــاکـــی نسـازد خـالـصـم
در گـــداز آفتـــاب مـــحشـــرم

دخـل خـلـوت گشـت خـرج انجمن
خـطبـه سر کـن سکـه دار ایـن زرم

اصل و فرع گیتی از من مشتق است
امـر و نهـی کـن فکـان را مصدرم

شـد دو گـوشم نیز در راحت دوچشم
از مــکـــان چـــارچشـم ایـن درم

از سخن بت می تراشم رنگ رنگ
در پـــرستـــــش اوستـــاد آذرم

خسـروانـرا سـرفـرازی از ثـنـاسـت
گـوهـر پیـرایـه بخـش افسـرم

دست امـرم جـفـت عهـد تـوبـه ام
سنگ نهیم خصم جام[1] و ساغرم

بـاغ وجدم در سمـاع نـورسم
گـو ملك گـلـریـز کن پا تا سرم

(٦٤٥)

[2]مـوجـهٔ از گـریـه بـرانگیـختم
خـون شـدم از دیـده فـرو ریـختم

خـاك وجـودم هـمـه بـربـاد رفت
گـرد بـرخسـار فـنـا ریـختـم[3]

عشـق ز میـدان خـرد تـافـت رو
مـن هـم ازان معـرکـه بگـریـختم

رشتـهٔ تـزویـر خـرد دام بـود
مسـت شـدم سلسلـه بگسیـختم

پیکـر مـن یـافـت ملك جنبشی
نـه فـلك از خـویـش فرو ریختم

(٦٤٦)

[4]تـنگنا شد سینه بر من رخت دل بر کو نهم
چون جنون بر سر دوم در کوه و صحرا رو نهم

---

۱. ع ۱: 'جان'
۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۳. ر: 'پیختم'
٤. ع۲، ع۳: غزل ندارد

جای زخم ناله ام در سینه تنگ افتاده است | تا برون آیم زخود چاکی دو در پهلو نهم
پاك گردانم بساط قرب [1] را [2] از گرد خویش | هردو عالم را بهم درپیچم و یکسو نهم
نی چه مینالد مگر از سینهٔ من کرد یاد | نغمه دارد رقتی از گریه مو در مو نهم
طالعم خونخواره [3] و من دمبدم چون سادگان | برتراشم تهمتی بر چرخ آتش خو نهم
جور آتش را نم و طوفان فشانم بر بهار | آب را در رنگ گیرم رنگ را در بو نهم
بخت را وارون نهم از چپ زنم بر راستی | آستر را ابره گردانم قفا را رو نهم
شیر با چنگال گلگون جرم بر صید حرم | خونبها بر شاهباز و تیغ بر تیهو نهم
صید من شیر ژیانست و نهنگ قلزمست | دجله کام من نیالاید چه دم بر جو نهم

قرة العین ملك کو کز بساط جلوه اش
لخت خاکی سرمه سازم لخت آبی رو نهم

(٦٤٧)

[4] اشك [5] تا کی خرقه دوزد بر تنم | گریه [6] گو دستی بدار از دامنم
سینه ام بازیگه اطفال شد | لعبتی مخفیست [7] در پیراهنم
ضبط کشت ماست ننگ پاسبان [8] | عشق گو برقی بزن در [9] خرمنم
بزم عیشم را گل شادی شگفت | خنده زد بر قصر گردون روزنم
آتش خورشید را سازد بلند | گر بجنبانند طرف دامنم

---

١. ع ١: 'قدس'
٢. ع ١: 'را' ندارد
٣. ع ١: 'خونخوان'
٤. ع ٣: غزل ندارد
٥. ع ٢: 'گریه'
٦. ع ٢: 'اشك'
٧. ع ١: 'عشقست'
٨. ع ٢: 'دیده سان'
٩. ر: 'بر'

انزوای[1] سینه ام ماتم سرا[2]ست | جمله در شادی و من در شیونم
دوست تر میدارسش از جان خویش | او تصور می کند من دشمنم
[3]هست هنگام نبرد ما و عقل | گرد کوی بیخودی شد جوشنم

گرمیی دارد ملك طبعم که هست
دوزخ از هیزم کشان گلخنم

(٦٤٨)

[4]ز نیم بسمل حیرت شکسته بال ترم | ز خون طپیدهٔ کوی تو خاکمال ترم
بوسعت دل موری نیم محال مبین | ببین که از دل تا دیده تنگ حال ترم
قلم نشد پی تمثیل من قرین بنان | مثال[5] آنکه ز بی مثل بی مثال ترم
گلت ز صیحهٔ بلبل مباد غنچه مثال | که از ترانه عشق تو بی ملال ترم
سری بساز نماند است با که گویم راز | که من ز بربط بی پرده گنگ و لال ترم
نه آفتاب که گردم ز اوج نقش پذیر | قسم به مهر که از مهر بی زوال ترم
بنورس چمن تازه فطرتان مانم | ز باغ خاطر اندیشه نونهال ترم
نفس زنم بتراوم هزار جا از خویش | ز آب و خاك پرستان تنك سفال ترم

تو در حضیض ملك آشیان چرا بستی
ز اوج بسته جناحان کشاده بال ترم

---

١.ع٢: 'ابروی'
٢.ع٢: 'انیم خیر است'
٣.ع٢: 'تیر باران قضا چون دست یافت'
٤.ع٢،ع٣: غزل ندارد

(٦٤٩)

[1]عید قربان را بقربان آوریم ذبح اکبر را سرافشان آوریم
باده غار است در خم غدیر خاینان را در خمستان آوریم
رنگ رنگ از زخم قاتل بشگفیم از گل خون باغ و بستان آوریم
زرد رویی را قفا رفت از قفا سرخ رویی را بمیدان آوریم
لعل شادابی بکار اندر کشیم آب در کام بدخشان آوریم
خاطر تنگ زلیخا غنچه گشت از گلستانش بزندان آوریم
دل نمی گردد بگرد خرمی تا سفالی را بریحان آوریم
عشق یك دل شد بعهد محکمی صد شکن در نقض پیمان آوریم
مژده بیماران مسیحا میرسد دردها را سوی درمان آوریم
خوان کشیم از داغ بر روی ملك
مرهمستانی بمهمان آوریم

(٦٥٠)

[2]گرچه با وسوسهٔ قرب عدو در بندیم لیك او درد ندارد بهمین خرسندیم
ما نصیحت نپذیریم ادیبان مهلت هان که از تجربه عشق سراپا بندیم
بود سرچشمه دل آبخور نخل امید صرصری خلست که آن ریشه ز جا بر کندیم
شهد در کام کسی باد که او مستغنیست زهر در کاسهٔ ما ریز که حاجتمندیم .

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۶۵۱)

[1] خنده دلگیر است هویی در دهیم گریه مهمانست اشکی سر دهیم
زهر چشمی یا تبسم گونهٔ تا بتلخی لذت شکر دهیم
[2] در گلستان طرب برگی نماند بلبلانرا از چه بال و پر دهیم
العطش دارد زبان رستخیز گریه[3] را سر در دل کوثر دهیم
ناله را بر گنج ایمن دست نیست ما بنقاب بلا[4] خنجر دهیم
خرقه صوفی بچرخ آمد ز وجد باش تا هفتاد و یك بت بر دهیم
شد فراهم حاصل کشت نیاز تا بباد بی نیازی بر دهیم
کشتی ما مرد باد شرطه نیست میرسد موجی بیا[5] لنگر دهیم
آتش افسرده مرد آب نیست مشت اخگر را بخاکستر دهیم
زنگ حسرت بر تراوید ای ملك
صیقلی کآئینه را جوهر دهیم

(۶۵۲)

[6] ز خویش چپ زده ام راست از میان بجهم بپای تفره چو تیر از کو کمان بجهم
کشاده بال ز مژگان و میپرد چشمم بچنگ جره نیفتم ز آشیان بجهم
ز ذره کمتر با مهر در مقابله ام چو عکس آئینه بر روی آسمان بجهم
[7] برهزنان گذارم متاع و دایم مفت چه مفت ترکه ز دزدان دل بجان بجهم

---

۱. ع۲: غزل ندارد
۲. ع۲: 'برگ ریزان دو ترکتاز بلبلان را سرگ بال و پر دهیم
۳. ع۲: 'ناله'
۴. ع۲: 'دعا'
۵. ع۲: 'بیاد'
۶. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۷. ر: شعر ندارد

[1]به تیر ناله کنم خویش را چو پیکان نصب	ز هفت درع چو سوزن ز پرنیان بجهم
[2]بریزه چینی من مشت استخوان بس نیست	چو سگ گزیده چه بر روی این و آن بجهم
[3]هوای جنبشی افتاده بر سرم رفتم	که نیم خیز شوم وز نه آسمان بجهم
سرود رود بخاراست زنده رود عراق	چو رودکی ز سر جوی مولیان بجهم

ملك تو رخش برانگیز تا تهمتن وار
برو نشینم و از رزم هفتخوان بجهم

(٦٥٣)

[4]بنور حمد سماط بیان بیارایم	دو کون مایده بر میهمان بیارایم
بمیزبانی کون و مکان صلا دادم	زمین بمایده آسمان بیارایم
شرار شمع بنور نفس برافروزم	بداغ مغز گداز استخوان بیارایم
[5]بزیب جوهر توحید نور گوهر حمد	عذار خلوت راز نهان بیارایم
[6]ذخیره های دل دیده هر دو عرصه دهند	ذخیره خانهٔ دریا دکان بیارایم
[7]کنونکه عشق نمك سنج خوان ماحضر است	ز شور مایده بر همکنان بیارایم
[8]بصید شیردلان مغز شد سراپایم	که خوانچهٔ سگش از استخوان بیارایم
فگنده فضلهٔ شهد از ره دهان زنبور	که شمع ساخته مجلس بآن بیارایم

ملك بطاعت حق کعبه وار برخیزم
بسجده جبهه کر و بیان بیارایم

---

۱،۲و ۳.ر: اشعار ندارد	٤.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۵،۶،۷و۸.ر: اشعارندارد

(٦٥٤)

[1]آن تشنه ام که خضر بجان میرساندم | تا نیم قطره بگلو میچکاندم

گشتم غبار عرصه امید و عنقریب | گیتی ز طرف دامن او میفشاندم

گویید تازیانه میفشان عنان مکش | کین[2] ترکتاز آخر ازو میرساندم

اینست اگر کرشمه و آئین سرکشی | زود از دیار صبر و سکون میجهاندم

اینست اگر بنفشه که سر زد ز یاسمین | سنبل ز چشمه سار جگر میدماندم

گو خاك راه شو دل و جانی[3] که باد صبح | آخر بجلوه گاه کسی میرساندم

هان ضبط بندخانه خود کن که دست شوق[4] | زنجیر پاره میکند و میرهاندم

صبر از کجا و من کجا اینست ار فراق[5] | بیطاقتی بآن سر کو میدواندم

صد ره ز پا فتادم کس یاریم نکرد[6]

آخر ملك بپهلوی خود می نشاندم

(٦٥٥)

[7]شور غرقاب از تلاطم برکشیم | غوطه را از مغز قلزم برکشیم

کاوش اندر سینۀ عقل افگنیم | عشق را از هفت طارم برکشیم

خنده دارد کاوشی در کار دل | تنگنا را از تبسم برکشیم

---

١.ع٣: غزل ندارد
٢.ع١: 'کاین'
٣.ع٢: 'خاکی'
٤.ع٢: 'آه'
٥.ع٢: ' و ضبط نه اینست'
٦.ع٢: 'فتاد دل و من بمان دلیر'
٧.ع٢،ع٣: غزل ندارد

فتـنـه گـو یـکسـو نشین از تـر کـتـاز		ورنـــه مــغـزش از تــه سـم بـر کـشیـم
ظـلـم طـاقـت کـش بیارا گـو صفی		گـــردش از آه تـــظـلـم بـــر کـشیـم
استـخـوان لـفـظ در چربی نشسـت		خشـکـی از مـغـز تـکـلـم بر کـشیـم
آگـهـی بیـدار شـد افسـانـه خـفـت		خـواب را از چشـم انجـم بر کـشیـم
شـد مـلـك در کـنـج بیجـاپـور خـاك
کـنـجـی از ویـرانـۀ قـم بـر کـشیـم

(٦٥٦)

[١]هر گز از پای طلب خار ملامت نکشم		میرم و رخت بسرمنزل راحت نکشم
پـای تـقـصیر بـوادی[٢] تـوکـل بستم		دسـت امیـد ز دامــان سحبت نکشم
گیر بر قتلم اگر ظل شفاعت نکشد		جـان بشـکرانه بیفشانم و منت نکشم
تو کنون معذرتی خواه لب از[٣]شکوه ببند		تا من این رخت ببازار شناعت نکشم
حشـر اگـر کـار بـانـعـام شفیعـان افتد		سوی دوزخ روم و ننگ شفاعت نکشم
پاس جان چند توان داشت ز هر بیدردی		اگـر ایـن لاشـه بـمیدان شهادت نکشم
گـر بـا کـراه کـشـایـنـد برویم در خلد		از سـر کـوی فـنا رخت بجنت نکشم
تـو گـرم زنده نخواهی غم هستی گیرم		خویشتن را بکشم ننگ خجالت نکشم
وقـت آسوده تنی نیست ملك گو امروز
دستی از خویش برافشانم و منت نکشم

---

١.ع٢،ع٣: غزل ندارد		٢.ع١: 'ز وادی'
٣.ع١: 'از' ندارد

(٦٥٧)

[1]صبر خود را با جفای او بجنگ انداختم — نصرت از ما بود آهو بر پلنگ انداختم

از بهار آرزو سلب طراوت کرده ایم — گلشن حسن ترا از آب و رنگ انداختم

جیب رسوایی درید و سر ببدنامی کشید — بار دستار از سر ناموس و ننگ انداختم

سالکانرا مژده ده در وجد[2] نعلین سلوك — کز درای دل درین صحرا درنگ انداختم

ناله بی تدبیر ماند و گریه بی تاثیر گشت — عود شوق افسرده شد قانون ز چنگ[3] انداختم

دامن دریوزه برشئی الله ما تنگ بود — بر درخت بی ثمر بیهوده سنگ انداختم

در بیابان تمنا جای آمد شد نماند — بسکه محمل بهن بربستیم و تنگ انداختم

ما ملك بودیم و تسبیح ملك زنار ما
دیو مردم را بگردن پالهنگ انداختیم

(٦٥٨)

[4]قوت پای رفتنم گر بروش وفا کنم — در تو گریزم ار نه سر در سر دست و پا کنم

راه طلب بخود مده بر سر لابه ام مبر — ورنه هزار توده سر بر سر مدعا کنم

آینه دار وحدتم زنگ مباد کثرتم — انجمن است خلوتم لب بترانه وا کنم

روی نمایشم دهی خوشه ز دانه بر کشم — دست کشایشم دهی عقده بکلك وا کنم

داغ بخویشی آورم سرهم نیشی آورم — زخم بزخم تازه شد غم بغم آشنا کنم.

نطع بلا بگسترم تیغ جفا [5]فسان کشم — خون اجل بریزم و دعوی خونبها کنم

---

١. ع٢: غزل ندارد
٢. ع٢: 'جدیست'
٣. ع٢: 'شد قانون خشك'
٤. ع٢،ع٣: غزل ندارد
٥. ع١: 'بلا'

دشت بدشت تاختست آهوی دل ببوی تو — چین و ختن نثار او گر نکنم خطا کنم
دل بگره فگنده ام در خم زلف سر کشی — تیزی نوک ناله کو فکر گرهکشا کنم
دام گسیست نقد جان ما و فلان[1] رهین او[2]
گردن من سبك نشد دین ملك ادا کنم

(٦٥٩)

[3]طاقت خواری ندارم تن بهجران مینهم — دست بر دل میگذارم پای بر جان مینهم
این مذلت تا بکی رسوای مرد و زن شدم — شهر برهم میزنم سر در بیابان مینهم
خضر دل را از زلال صبر جامی میدهم — داغ رشکی بر نهاد آب حیوان مینهم
گریه ام زین بوستان بس طرفه گلها بردماند — باز مهری بر دهان هرزه خندان مینهم
ناله از حد میرود از گریه تاری می تنم — رشته می تابم و بر پای افغان مینهم
پیشکاران تعرض را صلایی میزنم — چار سوی شکوه را رختی بدکان مینهم.
باز در بزم شکیبائی ملك مهمان ماست
تحفهٔ از پارهای سینه بر خوان مینهم

(٦٦٠)

[4]ما خشت فنا بر سر این چاه نهادیم — اسباب طرب را [5]بگذرگاه[6] نهادیم
بر[7]ظلمت هجران که خرد کند بصر بود — صد مشعله بر رهگذر ماه نهادیم

---

١.ر: 'ملك' — ٢.ر: 'آن'
٣.ع٢،ع٣: غزل ندارد — ٤.ع٣: غزل ندارد
٤٥.ع٢: 'در' — ٦.ع٢: 'آه'
٧.ع٢: 'در'

[1] ما خار بلا در قدم سعی شکستیم / وانگه سر تسلیم درین راه نهادیم

باری که قضا را کمر صبر شکستی / بر دوش توکلت علی الله نهادیم

شبها که خدنگ شهب انداخته بر ما / بس تیر که در کیش سحرگاه نهادیم

صد نخل فگندیم که سست است عصایی / زیر بغل همت کوتاه نهادیم

مردانه سر سرزنش از دوش فگندیم / بر رخنه دروازه افواه نهادیم

ناگه بوزید از چمن عشق نسیمی / گل در بغل نالهٔ جانکاه نهادیم

بستیم زبان ملك و فتنه نشاندیم
وانگشت ادب بر لب اکراه نهادیم

(٦٦١)

[2] سی سال بیك سجده بسر برد نمازم / از قبلهٔ ناز است نخستینه نمازم

تقویم نهان فلك و فاش زمینم [3] / این نسخه که فهرست گهرخانهٔ رازم

در صید هنر باز تر از بال عقابم / بر عیب نظر بسته تر از دیده بازم

از من نگذشتند و من از جمله گذشتم / بربسته تر از ساز رهم نیك بسازم

در صید گه حرف چو کلك از خم فتراك / چالاکتر از جلوه آهوی طرازم

سعیم ز دوسو برزده دامان تکاپوی / شاید که بجایی برسم در تگ و تازم

با شعله یکی گردم و از بوته برآیم / هرچند دهد عشق تو در کوره گدازم

با عکس تو رومی نشود ز آینه زنگی / از خاك قم و صیقلی آب حجازم

سرّ قمر از سینه ویس قرنی پرس
رازی چه شناسد که کجا محرم رازم

---

١.ع٢: 'بس' ٢.ع٢،ع٣: غزل ندارد
٣.ر: 'زمین است'

(٦٦٢)

[1]از نقش غیر دیده و دل ساده کرده ام | دل را ز بند بتکده آزاده کرده ام
نقش ته پیاله بود داغ جبهه ام | از بس سجود مغبچه باده کرده ام
صورت ز چین[2] برآمد و من برنیامدم | از بس پرستش بت سجاده کرده ام
طومار گشته راه ز حرف فتادگی | این نقش پا که سر خط افتاده کرده ام
کاهم و لیك هیکل[3] خورشید گشته است | دستی که حرز گردن بیجاده کرده ام
در کش شراب زرد چپ بر روی سرخ گل | کز پاره جگر کزك آماده کرده ام

جز دل بعشق لاف پسرخواندگی که زد
خود را ز نایبان ملك زاده کرده ام

(٦٦٣)

[4]قفل شد پا و سرم بال و پری باز کنم | دلم از سینه بتنگ آمده پرواز کنم
نوبت سجده چو از طبل جنون ساز کنم | فلك از غلغل تکبیر بر آواز کنم
کرد طاوس سحر بال کشایی آغاز | من هم ازبال و پر خواب گره باز کنم
هیچ غربت زده را قصه بپایان نرسد | گر سرانجام سر خویش سرآغاز کنم
یکدم سرد زدم از دوجهان دود انگیخت | آه اگر سوز دل سوخته را ساز کنم
نسق زر بمحك رونق حسن است بعشق | درنیازم سره میزیبد اگر ناز کنم
گره دل که کشاید که فروبسته تست | ور بمهر تو کرا محرم این راز کنم.
تا اثر پشت بهم داده رود کار از پیش | گریه شام بآه سحر انباز کنم

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۱: 'ز چین' ندارد
۳. ر: 'صیقل'　　۴. ع۲،ع۳: غزل ندارد

رفت و روی دوجهان کرده سلك صرصر آه
خـاك انـداز زمیـن را فـلك انـداز کـنـم

(٦٦٤)

[1]بسـحـرخـورده پیاسی ز صبوحی دارم
خـنـدهٔ صبـحـم و جاسی ز صبوحی دارم

کـزك از کیسهٔ فغفور و می از کاسه جم
در سـرایـم سـره واسـی ز صبـوحی دارم

ره بر آهوی سحر پیشتر از من که گرفت
پی درین ره که[2]دو سه گاسی ز صبوحی دارم

شد چو داسان سحر خرقه ام از می کلکل
این نشانیست که ناسی ز صبوحی دارم

صید گاهم جبروتست و کمینگه ملکوت
نـقـل و سـی دانه و داسی ز صبوحی دارم

گل شناس چمن صبح سنم گلچین هم
خـوش دسی تازه مشاسی ز صبوحی دارم

زهـره از سـاز سـحـر بـادهٔ نـورس دارد
پـرده نـو کن که مقاسی ز صبوحی دارم

نشـاء باده[3] بـلـند است و دم فیض رسا
سـرغ صبـحـم لب باسی ز صبوحی دارم

دل بسیـخ سـژه در چرخ و شرابم نورس
کـو سلك پخته که خاسی ز صبوحی دارم

(٦٦٥)

[4]تـا از تـو وفـا دیـدیـم سا نیز وفا کـردیم
چون ترك وفا کردی رفتیم و دعا کردیم

دل را ز سـی دوری جاسی دو سه پیمودیم
مستـانـه و پـا کـوبان آهنگ بلا کـردیم

نـعـلیـن تکاپو را کـردی ز رخ افشاندیم
پس داروی بینایی در چشم صبا کردیم

---

١.ع ٢،ع ٣: غزل ندارد
٢.ر: 'که'ندارد
٣.ع ١: 'باد'
٤.ع ٣: غزل ندارد

کردیم خراب اول معمورهٔ[1] خواهش را — پس زاویهٔ صبری در سینه بنا کردیم

[2]هم از تو شده آغاز پیوند گسستنها — از ما نشد این گرما سررشته رها کردیم

[3]کردیم بدندان خرد انگشت تأسف را — تا جوهر هستی را صرف تو چرا کردیم

[4]اندوده سسی تا گه افتاد بدست ما — آن نیز بقلابان بردیم و رها کردیم

ما محمل طاقت را بر ناقهٔ دل بستیم — وآنگاه بصحرایی بردیم و رها کردیم

[5]بازار محبت را جنسی بدکان ماندیم — نقدی که بدست آمد انباز خطا کردیم

[6]چون پاس شبان حفظی[7] نگذاشت درین وادی — ما نیز غزال دل زین گله جدا کردیم

بار دل ازین کشور بربند ملك پنهان
ایزد بدهد اجری آن صبر که ما کردیم

(٦٦٦)

[8]می بوی نکرده ایم و مستیم — از دیر مغان نه ایم و هستیم

بیگانهٔ آشنا پرستیم — هنگامهٔ هوشیار و مستیم

پروانهٔ خان و مان[9] خرابیم — نی بلبل آشیان پرستیم

فخر همه عار دودمانیم — پیرایهٔ عاریت نبستیم

بازوی تهمتنیم و بی زور — دست زبریم و زیردستیم

مینو صفتیم قبله دیدار — بازار منا بهم شکستیم

زین می که هزار توبه شد خورد[10] — جز رنگ شکستگی نبستیم

---

١.ع٢: 'ویرانه'
٢،٣،٤و٥.ع٢: شعر ندارد
٦.ر: شعر ندارد
٧.ع٢: 'ضبطی'
٨.ع٢،ع٣: غزل ندارد
٩.ع١: 'ما'
١٠.ر: 'خورد'

چشـمـی بـکـشـاد نـوك سـوزن　　چـون عـقـده ز بسـتـگـی بـرستیم

تشـخیـص وجـود مـا نـکـردنـد

دانـد مـلك ایـن قدر کـه هستیم

(٦٦٧)

[1]کـنـج رخی ز گرد ز خود می فشاندم　　کـنـج لبـی بـکـنـج بلا مـی نشـاندم

این سر کشی که توسن تجرید میکند　　زود از کـریـوهٔ دوجهـان سی جهـاندم

ضعفم بغایتیست که موقوف فرصتست　　تـا مـی رسـد بشهـر عـدم مـی رساندم

سـرچشـمـهٔ گـرفتـه کجا نم دهد برون　　ظـلـمـت نـکـو بآب خضر می رساندم

باد جنون که عقلم ازو شد سبك دماغ　　دیـوانـه وار بـر سـر کـو مـی دوانـدم

شهباز عشق بال حمایت گشاد[2] باز　　از تـنـگـنـای بیضـهٔ غـم مـی پـراندم

ایـن دانـهٔ کـه ابـر بـلا بـر گلم نهفت　　چـون گـریه از شگاف جگر می دماندم

آن کنج لب که ساغر نیرنگ را گلست　　زهـری بـچاشـنـی شـکـر می چشاندم

آخـر مـلك فـریب سگ نفس می خورد

غـافـل کـه در ریـاض سـخن می چراندم

(٦٦٨)

[3]وقت آن آمد که بر اوراق دل [4]مسطر کشیم　　حـرف لـوح آرزو را خامهٔ بر سر کشیم

[5]سخت دلتنگیم کو دشتی چو ملك غم فراخ　　تا بکام خویش آهی چند از دل بر کشیم

---

۱.ع۳: غزل ندارد　　۲.ع۲: 'گشود'

۳.ع۳: غزل ندارد　　٤.ع۲: 'غم'

۵.ع۱،ر: شعر اضافی

وقت آن آمد که خوش بنشسته و عیشی کنی | جرعهٔ بر لب[1] نهیم و لاتکلف بر کشیم
آرزوی صحبتی داریم کو هستی پرست | تا کفی چند از زلال چشمهٔ خنجر کشیم
زلف معشوق ازل در جلوه آمد وقت شد | تـا طـراز دامـن اقبـال در عنبـر کشیم
[2]اهـل فـردا مـحرم راز شهیدان نیستند | سرمهٔ حیرت مگر در دیدهٔ محشر کشیم
گر هجوم آرند فردای جزا لب تشنگان | پردهٔ از آه[3] دل بـر چهره[4] کـوثر کشیم
گو حریفی[5] تـا سخن گویان بگردون بگذریم | دامـن گوش فلك را در در و گوهر کشیم
[6]صندل بت کو غرور بوی عود از حد گذشت | تا که انگشت دو بر پیشانی مجمر کشیم
پیش ازین مستور نتوان داشت اسرار ازل | رفت این افسانه وقت آمد که بر منبر کشیم

خـفتگی تا کی ملك آراست خیل فتنه صف
خیـز تـا مـا نیز از دود درون لشکر کشیم

(٦٦٩)

[7]چـون قـطره بغـوطـه دیـده بستیـم | چـون تـختـه بـموجـه بـر نشستیم
چـون صـاف طـرب بلای خـفتیم | چـون درد بـروی هـم نشستیـم
از سـدره بـنـوبـری دمـیـدیـم | بـا شـاخ سـر کـهـن شکستیم
چـون قـطـره ز خـون دل چـکیـدیـم | صـد نیـزه بـاضـطـراب جستیم
صیـد تـو نـمی تـوان مـحالسـت | مـا بیهـده در تـلاش شستیـم
چـون لالـه ز چـاك سینـه رستیم | از مـرهـم درد و[8] داغ رستیـم

---

۱. ع۱: 'کف'
۲. ع۲: 'سحرم آه شهیدان نیست چشم رستخیز'
۳. ع۱: 'آه از'
٤. ع۲: 'چشمه'
٥. ع۲: 'حریم'
٦. ع۱،ر: شعر اضافی
۷. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۸. ع۱: 'و' ندارد

دیــر آمــده زود رفتــی از دســت　　　دور از تــو گــمــان مبر کــه هستیم
از روی تـو چـون مـلك نـظر بست
مــا هــم در دل چــو دیــده بستیم

(٦٧٠)

[1]بر در کعبه روان گریه بطاعت بردم　　　شیوهٔ سوختگانرا بشفاعت بردم
عشق در سرکشی افزود و خرد در کاهش　　　چون بتسلیم رسیدند اطاعت بردم
هرچه از دامن دهقان امل ریخت بسعی[2]　　　من بصحرای قیامت بزراعت بردم
دل ببازار غم افسانه بسودا میزد　　　آخرالامر خجالت ببضاعت بردم
قحط جود آمد و پروانه ز یوسف برخاست　　　مایهٔ صبر ببازار قناعت بردم
صفت ماشطه بر حسن خداداد بس است　　　اصل اگر نیست مگو رنج صناعت بردم
در[3] مقامی که نه انجام رود نه آغاز　　　جوهر وقت بدریوزهٔ ساعت بردم
گردن حوصله در دوش تهور بگریخت　　　چون سر فتنه بمیدان شجاعت بردم
شد ملك سحر حلال از نفست معجزه زای[4]
کـه سـخـن را ز تـکـلف ببراعت بـردم

(٦٧١)

[5]چون آشنا بآتش بیگانه سوختیم　　　از پختگی نبود که خامانه سوختیم
اجناس زهد پخته و اسباب عقل خام　　　کردیم توده بر در میخانه سوختیم

---

۱. ع۳: غزل ندارد　　　۲. ع۲: 'سبو'
۳. ع۲: 'می'　　　۴. ع۲: 'شد ملك سحر حلالت گل اعجاز شگفت'
۵. ع۲، ع۳: غزل ندارد

بر حسن آتشین پر خاکستری فشاند اسپند بر دلیری پروانه سوختیم
رنگین فتیلها که دل از برگ لاله تافت صد رنگ داغ بر دل دیوانه سوختیم
دل پاره آهنیست کزو حلقه ساختیم از بس زدیم بر در کاشانه سوختیم
پیکانت اخگرانه برافروخت بر هدف از شعلهٔ خدنگ تو بر شانه سوختیم
از تار آتشین خم زلف سرکشی بویی که بود بر نفس شانه سوختیم
بنمای پاك سوز تری از من و ملك
او رخت خانه سوخته ما خانه سوختیم

(٦٧٢)

[١]امشب که نظر بر سمنت سوخته[٢]بودیم چون لاله ز سر تا قدم افروخته بودیم
گر بزم تو مخصوص جگر سوختگانست ما نیز درین کار دلی سوخته بودیم
آن جنس نفیسی که بود عافیتش نام در چار سوی عشق تو بفروخته بودیم
حق نظر کیسه بران ستمت بود نقدی که درین معرکه اندوخته بودیم
از آتش ما نیك حذر کرد و گرنه از نیم شرر هردوجهان سوخته بودیم
جور[٣] تو ملك مایهٔ رسوایی ما شد
کآیین محبت ز تو آموخته بودیم

(٦٧٣)

[٤]دریغ لمعهٔ تیغی که برق بال وپر افتم چو نیم کشته بسر غلطم و ز پای درافتم
رفیق گشت حجابم زبان ز حرف چه دزدم بسان راز تنك پردگان زخود افتم

---

١.ع٢،ع٣: غزل ندارد ٢.ر: 'دوخته'
٣.ر: 'طور' ٤.ع٢،ع٣: غزل ندارد

بآن سرم که درآیم بانزوای قناعت | چو سایلان چه پی نان و آب دربدر افتم
بخدمت تو یکی گشته با قیام قعودم | بطاعت توام الحق گر ایستم وگر[1] افتم
وبال آگهیم از سراغ خویش چه پرسی | اگر خبر ز تو دارم ز خویش بیخبر افتم
بعشق عربدهٔ او ز بسکه فتنه پرستم[2] | زخود بهانهٔ انگیزم و بخویش درافتم
غرض ز رویت خویشم جمال تست وگرنه | چو عکس آینه تا کی بآفتاب درافتم
دمید خوشه ام از بار تخم سبحه چه کارم | چرا چو دانهٔ بی پر و بال برزگر افتم

ز اشك و آه سلك رو نداد نشو و نمایی
بیا که برق شوم در نهاد و خشك و تر افتم

(٦٧٤)

[3]ناقوس بکف در صف اصحاب نشستیم | در دست قدح[4] روی بمحراب نشستیم
از پیش خرد رخت[5] بمیخانه کشیدیم | از سایهٔ دیوار بمهتاب کشیدیم
بگذشت یکی ابر به پیرامن این باغ | چون شبنم تر با گل سیراب نشستم
برخاست یکی صرصر و موجی دو سه انگیخت | چون کشتی سرگشته بگرداب نشستیم
شبهای تمنای تو گشتیم خیالی | اندر گذر دیدهٔ بیخواب نشستیم
سر تا قدم خویش درین کاسه فشردیم | اندر رگ و در ریشهٔ احباب نشستیم
دریای شهادت که ز خون موجه[6] انگیخت | گردی شده بر دامن قصاب نشستیم
[7]چون لعل تو دامان تبسم بفشاند | سر تا بقدم در شکر ناب نشستیم

---

١. ر: 'اگر' — ٢. ع١: 'پرستیم'
٣. ع٣: غزل ندارد — ٤. ع٢: 'بت در بغل'
٥. ع٢: 'از گنج فرد گنج بمیخانه' — ٦. ع٢: 'غم نوحه'
٧. ع١، ر: شعر اضافی

تفسیده جگر بر تو ملك مزرع امید
چون خشك گیا بر لب سیلاب نشستیم

(٦٧٥)

[1]تا ریختی از کوثر و تسنیم تبسم — در ساغر می آب شد از بیم تبسم
پیرایهٔ شام از ختن نیم کلاله — سرمایهٔ مصر از شکر نیم تبسم
لعلت که کند بوسه برو تخت نشینی — صد جا زده بر گوهر دیهیم نشستیم
با دام تو شد نیم نگاه از سر مستی — چون غنچه نرگس که شود نیم تبسم
در گریه دو چشمم چو گریبان بکشاکش — زان غنچه که شد نیم گل و[2] نیم تبسم
شد چین و ختن ترجمهٔ شبح خط و خالت — چون خامه فشاند از لب ترقیم تبسم
جایی که گل گریه کند خرده فروشی — یك جو نفروشد بنه اقلیم تبسم
بر صدر چمن گل نکند صدرنشینی — گر مهر نهد بر لب تعظیم تبسم

از گلشن قرب و[3] خسکستان غریبی
برداشت ملك گریه براهیم تبسم

(٦٧٦)

[4]با کافر نفس در جهادیم — شمشیر نیام اعتقادیم
چون خامه غزل طراز عشقیم — سیاح قلمرو مدادیم
طغرای شهود را نشانیم — امضای ظهور را نفادیم
هستیم سواد اعظم عشق — با آنکه برون ازین سوادیم

---

١. ع٢، ع٣: غزل ندارد — ٢. ع١: 'و' ندارد
٣. ع١: 'و' ندارد — ٤. ع٣: غزل ندارد

بر عشق صنم چه پرده پوشیم — ما مومن برهمن نهادیم
طفلانه مرو که پیر کاریم — شاگرد مخوان که اوستادیم
بر قافیهٔ ردیف تنگیم — بی رحم[1] مشو که مستزادیم
در ششدر عشق[2] نقشبندیم — هرچند که مهرهٔ کشادیم
منشور خدیو جسم و جانیم — طومار طلسم خاك و بادیم
اسرار ملوك اعتباریم — گنجور کنوز اعتمادیم

کوی ملك است کعبهٔ ما
ما زایر کعبهٔ مرادیم

(٦٧٧)

[3]چتر بر سر علم افراخته چون شاخ کلیم — بی نشان و بنشان ساخته چون شاخ کلیم
عندلیب است ز هنگامه پرستان چمن — هر طرف معرکهٔ ساخته چون شاخ کلیم
هر کجا باد صبا تاخته با خنجر ناز — پیش هر کس سپر انداخته چون شاخ کلیم
در فضای چمن انداخته و ساخته ایم — اسب چوبین و برو تاخته چون شاخ کلیم

در گلستان سخن نیش اداهای[4] ملك
دست بر روی هم انداخته چون شاخ کلیم

(٦٧٨)

[5]جذبه کو تا سری از جیب صحرا بر کنم — کوهها را مشت سازم سینه کوبی سر کنم

---

١.ع٢: 'ترصیم' — ٢.ع٢: 'عشق'
٣.ع٢،ع٣: غزل ندارد — ٤.ع١: 'ادایان'
٥.ع٢،ع٣: غزل ندارد

خاك او گشتم ز نه غربال خود را بیختم / دامنی گسترده ام تا تودها را سر کنم
ناف برچیدم چو گشتی تا نگردم ته نشین / قوت گردابم سری از جیب ساحل بر کنم
از گریبان جزا سر برنیارد زندهٔ / گر باین بار گنه رو در صف محشر کنم
ساحل وارستگیها جز دل گرداب نیست / لطمهٔ باد مخالف خورده ام لنگر کنم
سخت جانم گر تن آسانی گزینم خاك وار / کوه را بالین نمایم خاك را بستر کنم
صید فربه حلقهٔ فتراك را رنگین کند / بوی خونم بر نیابد خویش را لاغر کنم
بخت نو جامه است راه آرزو یکسر خلاب / دامن از کف داده ام آه ار بکویی بر کنم
رنگ گل می نکهت سنبل کزك دار مشام / خشك سال آرزو کام و دماغی تر کنم

قاصد رازی ملك در دولت درد منست
تا که یکیك را زبان زد سازم و از بر کنم

(٦٧٩)

[1] بجرم خویشتن اقرار کردیم / خطایی رفت استغفار کردیم
خطایی رفت در افشای اسرار / سر غماز را بر دار کردیم
خراباتی مناجاتی نگردد [2] / ز خلوت جلوه بر [3] بازار کردیم
در دارالقضای عشق بستند / از آنچه اقرار رفت انکار کردیم
صنم نو گیر [4] کیش برهمن را / خم تسبیح را زنار کردیم
بآثاری که در بند کمان بود / بانوار یقین در کار کردیم
قضا را تهمتی [5] بر گل کشیدیم / نه کف پر گل که پر مسمار کردیم

---

١.ع٣: غزل ندارد ٢.ع٢: 'نکرده'
٣.ع٢: 'به' ٤.ع٢: 'کرد'
٥.ع٢: 'همین' ٥.ع٢،ع٣: غزل ندارد

بمژگان چاشنی کردیم لختی　　　صیامی رفت بود افطار کردیم

نه وقت جواب نوشتن است برخیز　　　رهی[1] سر کن که محمل باد کردیم

بذوق چاشنی گیران معنی　　　که تلخی را شکر گفتار کردیم

بیاسی رفت با هفتاد تعبیر　　　ز هر سرّی که استفسار کردیم

ملك آخر بکارت در کشیدیم

سجنب از جا که نیکت بار کردیم

(٦٨٠)

[2]بر گرد فسونسازی نیرنگ تو گردم　　　قربان سر آشتی و جنگ تو گردم

ای کاش تبسم شوم و گاه تکلم　　　دزدیده بگرد دهن تنگ تو گردم

بر شیشهٔ من سنگ جفا ریز و میندیش　　　بشکن که[3] بگرد دل چون سنگ تو گردم

بر هر سر مویم ز تماشای تو بندیست　　　مجنون گل و سنبل خوش رنگ تو گردم

از پرده برون آی که چون صورت دیوار　　　محو رخ آئینهٔ بی زنگ تو گردم

سهلست ملك خاری اگر رفت بپایت

بشتاب که خاك قدم لنگ تو گردم

(٦٨١)

[4]بگریبان دل فرو نگریم　　　هرچه در دل بود درو[5] نگریم

نشر ترکیب خویش فرمائیم　　　تو بتو بلکه مو بمو نگریم

---

۱. ع۲: 'رهن'　　　۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد

۳. ع۱: 'که' ندارد　　　۴. ع۳: غزل ندارد

۵. ع۲: 'فرو'

جان می و تن سبو و دل ساغر — در می و ساغر و سبو نگریم

[1]عشق را هست از ازل باید — کیست تا سر جست و جو نگریم

دیده برهم نهیم و بکشاییم — پس در اجزای دل فرو نگریم

چون تهی کاسه بر کند دم لاف — مغز در کلهٔ کدو نگریم

تار اشکی و سوزن مژهٔ — چاك صد سینه در رفو نگریم

خوانی از لخت دل بیاراییم — دل بکام سگان او نگریم

خویشتن بین مشو کمال اینست — دیده بکشای تا درو نگریم

از زبان صیقلی کن آیینه را — تا در اسرار گفتگو نگریم.

سخن از دل چو سوی لب پوید — چهرهٔ راز در گلو نگریم

هرچه در سینها بود مستور[2] — چشم بر[3] چشم و روبرو[4] نگریم

باد در کیسهٔ هوس داریم[5] — چاك در جیب[6] آرزو نگریم

هر نظر محرم تماشا نیست — روی اورا بچشم او نگریم

پردهٔ دیده شد رقیق و نشد[7] — تا درین دلق هفت تو نگریم

عشق چو برفروزد[8] آتش گبر — آب رو شبه.آب جو نگریم

ملك از خویش ساده شو ساده
چند در نقش رنگ و بو[9] نگریم

---

۱.ع۱،ر: شعر اضافی
۲.ع۲: 'مخفی'
۳.ع۲: 'در'
۴.ع۲: 'آرزو'
۵.ع۲: 'امل دیدیم'
۶.ع۲: 'چشم'
۷.ع۲: 'بیا'
۸.ع۲: 'برخورد کرد لب'
۹.ع۲: 'گفتگو

(۶۸۲)

[1] دلـم پـر اسـت زبـان از دعـا نگهدارم ورم ز نشتـــر و درد از دوا نـــگـهـدارم

نـفـس دلیـر نیـارم زد از تسلط ضعف نـمـانـد قـوت آنـم کـه جـا نـگهدارم

بهـر طـرف کـه سـرم میـل کرد نتوانم که خویش را چو که از کهربا نگهدارم

من از چـراغ یتیـمان ضعیف شعله ترم ز بـاد هـرزه دمـان خـویـش را نگهدارم

نگشـت دامـن عـهـد تـو دستگیر وفـا نـگـفـتـمـت کـــه نـگـهدار تـا نگهدارم

بپشت پای نظر دوختم بسجدهٔ خویش کـــه حـلـقـــه وش در درج دعـا نگهدارم

کشـاده سینه ام آغوش بر نسیم وصال بـــدســت دل سـر راه صبـا نـگـهـدارم

تـمـام سـر شـده در حـلـقـهٔ تو آویـزم بپشـت و پهـلـو ز خـم بـلا نـگـهـدارم

بهـر تـلاش درایـم بـدسـت تیغ جفـا [2] سـر ار بـجـا نتـوان داشت پـا نگهدارم

مـلك بـطـرهٔ یـکتـای او دو دل شده ام
ز کف دهـم سـر ایـن رشته یا نگهدارم

(۶۸۳)

[3] خیزید[4] کـه جا از کف ساقی بربابیم بـر آتـش سیـال یـکـی جلوه نماییم

از سـلسـلـهٔ زلف صنم چاره نداریم از خـرقـــه بـرآییـم و بـزنـار درآییم

بر شـاخـچهٔ برگ و نوا بلبل و طنبور بســرود بیـایید کـه مـا هم بسراییم

بـر پـای تـوجـه رخ تـاثیر نسوديم بـاشـد کـه لبی بر قدم نـالـه بساییم

خـود را بهر اسمی که بخوانی تو بخوانیم آن طـور کـه مـارا بستـایی بستاییم

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ر: 'بلا'

۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۴. ع۱: 'خیزند'

با او ننشستیم که وقتی[1] ننشینیم		زآن باده نخوردیم که روزی بخود آییم
در کرته غم غوطه خوریم از سر مستی		آنگه ز گریبان خرابات برآییم
از ناخن مژگان رخ اشکی بخراشیم		وانگه بتأسف جگر ناله بخاییم
بر وصل صلا گو مزن این منصب عالیست		ما خاک نهادیم بدین رتبه نشاییم
بر بسته زبانان در اظهار گشودند		ما نیز زبانی بترنم بگشاییم

در طی مقامات ملک ضابطه شرطست
آخر قدمی چند بپوییم و بپاییم

(٦٨٤)

[2]وقتست که خود را بگذارم بگریزم		دل را بغم او بسپارم بگریزم
اینک سفرین لابدم افتاد درین[3] شهر		تا طالع خود را بگذارم بگریزم
بس درد بدل در گره و فرصت آن نه		عقدی دو سه بروی بگذارم بگریزم
این مجلسیانرا سرغوغای جرس نیست		از دور دمی چند بر آرم بگریزم
دریوزه کنان لابه کنم بر در دلها		تا توشهٔ راهی بکف آرم بگریزم
اول سر دهقان درود داس درین مرز		از گریه کفی درد بکارم بگریزم
گل درهم و غنچه است دل ابر بهاری		کو خرمیی کو که ببارم بگریزم
عشق توز پی گرم تگ[4] بادیه آتش[5]		گر برق شوم از تو نیارم بگریزم

رهوار ملک مانده و رهوار غم از پی[6]
در پا رمقی گرچه ندارم بگریزم

---

۱.ر: 'بیخود نشینم'		۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع۱: 'از'		٤.ر: 'تگ و'
٥.ر: 'در پیش'		٤.ر: 'ره دار غم از پی'

(۶۸۵)

[1]از تو ننالد دل بی کینه ام  غم بفغا آمده در سینه ام
درد تو گنجور گهرهای عشق  داغ تو مهر در گنجینه ام
گشت ز تاثیر دعاهای عشق  جوشن جان خرقهٔ پشمینه ام
صبح قیامت شد و من همچنان  بیخبر از بادهٔ دوشینه ام
شعلهٔ دوزخ نکند صیقلی  بسکه مکدر شده آیینه ام
دام میندار درین صیدگاه  کاهوی غم را سگ دیرینه ام
[2] چون ملك آمد بر تو ای پری
دور نما از دل خود کینه ام

(۶۸۶)

[3]ما نقش دو ابر دل رنجور نبندیم  شرطست که جز زخم بناسور نبندیم
آنجا که زند جلوهٔ او بر صف ظلمت  جز شقهٔ دل بر علم نور نبندیم
روزی که بآثار علامت بفتد کار  جز پرچم خور بر شب دیجور نبندیم
دیدن سبق سادگی مکتب امیست  این نور بر آتشکدهٔ طور نبندیم
دامن شو و بر ترك هوا و هوس افشان  بر ملك سلیمان کمر مور نبندیم
بی دیده و دیدار ملك آینه حیف است
سیمای ازل بر نظر کور نبندیم

---

۱. ع۳: غزل ندارد  ۲. ع۲: شعر ندارد
۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد

(٦٨٧)

[1]عاشقم عاشق غلط دیوانه ام دیوانه ام — آشنای آشنا بیگانهٔ بیگانه ام
دوری من رشك دوریهاست نزدیکی مپرس — این مثل هم میزنم با دوست در یك خانه ام
روی دل در من بود مرغان اشك و آه را[2] — پاکبازم مقتدای بلبل و پروانه ام
هرچه دانی هستم اما آنچه هستم[3] نیستم — هم به نیکی داستان هم در بدی افسانه ام
طرح و وضع مجلس از تو مایهٔ عشرت ز من — هم میم هم ساقیم هم نشاه[4] هم پیمانه ام
نقش آبادی کجا و پیش طاق نیستی[5] — کنج دلهای خرابم عاشق ویرانه ام
موج دریای تفرد مایهٔ دریوزه ام — گرد صحرای تجرد زیور کاشانه ام
نی بتم نی بت پرست آن نیستم این نیستم — وز در انصاف گویی رشك صد بتخانه ام
جوهر[6] پاکم شکوه هفت دریا برنتافت — هیچ درجی برنتابد گوهر یکدانه ام

بر دو کون افشانده ام دامان استغنا ملك
تاج قیصر خاك پای همت مردانه ام

(٦٨٨)

[7]ناله تا کی بدل فرو شکنم — گریه تا چند در گلو شکنم
ثروت ناله بر مرادم نیست — طمطراق امل[8] برو شکنم
دولت خواجگی بصبر نماند — شرم کم مایگی برو شکنم

---

١. ع٣: غزل ندارد — ٢. ع٢: 'عشق لنگ را'
٣. ع٢: 'رائی' — ٤. ع٢: 'جام'
٥. ع٢: 'ندارد پیش طاق خاطرم' — ٦. ع٢: 'گوهر'
٧. ع٢، ع٣: غزل ندارد — ٨. ع١: 'عمل'

زخـم دل عهـد بستـه بـا سوزن		نـوك الـمـاس در رفـو شـكـنـم
تـا سـجـلّ امـل درسـت شـود		سـكـه بـر هـزار رو شـكـنـم
در خـمـارم چـنـانـكـه نشـاهٔ سی		در سـر سـاغـر و سبـو شـكـنـم
سـحـرم راز نيسـت صـوت قـدم		رنگ بـر پـای جستجـو شـكـنـم
مـژه ام خشك و گريـه ام شـاداب		در بـر[1] ديـده نـوك مـو شـكـنـم

در مـقـوا مـلك كـه ديده شـراب
بـاد در كـلّـهٔ كـدو شـكـنـم

## (٦٨٩)

[2]مـا صـاف و درد هر دو بهـم در كشيده ايـم		دستـی بـطرهٔ شبـی غـم در كشيده ايم
تـا راز مـا بـر آينـهٔ پـرتـو نيـفـگـنـد		مـانـنـد رنگ جبهـه بهم در كشيده ايم
پيـچش در استخوان چو رقم بر ورق نشست		تـاب كـجـی بمغز[3] قـلم در كشيده ايم
از مـوج سيـم صـفحهٔ دل تازه كرده ايم		چون شعله خط بنقش درم در كشيده ايم
سهـوی بسر خط از قلم كود كان بگير		خـطی بلوح زانوی خم در كشيده ايم
بی چشم زخم حسن شهادت فزوده ايم		در چشم زخم سرمهٔ سم در كشيده ايم
يـكسـو ز چـار صفهٔ هستی نشسته ايم		خـود را بـانـزوای عـدم در كشيده ايم

رطل گران بسر سبكان كی دهد ملك
هـرچند پيش او كم كم در كشيده ايم

۱.ع۱: 'چند در'		۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ر: 'بمغز'

(۶۹۰)

[1]سی ده که بکاخ دل در آیم | بر کنگر آرزو در آیم
چشمی بنظاره بر کشایم | وانگاه فرار منظر آیم
دریا سازیم جام می را | مستانه درآن شناور آیم
هم غوطه اگر خوریم در وی | از صافی طبع بر سر آیم
دل مجمرۀ خیال سازیم | چون عود بتنگ مجمر آیم
جوشید مگس بگرد خوانت | گو راه که سوی شکر آیم
هرچند که در جهان نگنجیم | پیش توز ذره کمتر آیم
ما یکتن و صد کرشمه در کار | با لشکر ناز چون بر آیم

کو حوصلۀ ملك که گاهی
در معرض آن ستم بر آیم

(۶۹۱)

[2]بکشاد گلی اشسب آغوش بر آغوشم | کز تاب بر دوشش بگداخت برو دوشم
بویی بدماغم خورد از چاك گریبانی | کاورد به پیچ و تاب رگ در بدن هوشم
بر دامن سنبل کش دستی و فراهم کن | بشگفت گل داغم پرهیز که در جوشم
آگاهی یار افشاند بر غفلت من [3]دستی | کائین فراموشی گردید فراموشم
چون منهی نوصل آرد پیغام توسوی وصل | صد جای زند مشعل بر رهگذر هوشم
سزدور غم و دردم دریا کش این بزمم | از فیض ازل هردم در عیش ابد کوشم

در پای ملك بشکست خاری ز گل اندامی
کز یار برو دوشش پر گشت برو دوشم

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳. ر: 'ما'

[1] مـا بهـفتـاد زبـان عـرض تـمنا کـردیم — خـصم ما باد که خوش دفتری انشا کردیم
عشق بر سقف بلا میشکند بیضهٔ بخت — ایـن گـله آنکه چرا تکیه بر اعدا کردیم
طاق بتخانه سر مسجد اقصی بشکست — پاس این خانه حوالت بمسیحا کردیم
دست کوران ببرو لامسهٔ[2] پیکر فیل — سرمـهٔ بـاصره در چشم سویدا کردیم
خامهٔ طوطی و تاج[3] سر هدهد خواندیم — صورت واهـمـهٔ نقـش ز عنقا کردیم
صـنـم و بـرهـمـن از قید دویی وارستند — رشتـهٔ بتکـده در گـردن تـرسـا کردیم
سبحه چون رشتهٔ پرتاب بخود می پیچد — بسـکـه در گـردن زنـار و مـصلا کردیم
سر دشـمـن نـدرودیم درین شورستان — شرم مـان باد که با نفس مدارا کردیم
هـرچه نه ذکر تو از صفحهٔ خاطر بتراش — خـامه بردار که خوش قصهٔ املا کردیم
از پی عقل سر از کوی جنون بر کردیم — بیـخودی معرکهٔ داشت تماشا کردیم
بـلـب شـوق کف پـای بلا می لیسیم — خـاکسـاریـم بهـر در کـه تولّا کردیم
تـوشهٔ[4] آتـش دل را بسـر ما[5] مـفشان — کـه بـخـاکسـتـرش آیینه مصفا کردیم
سـری از جیـب خـرابـات برون آوردیم — خـرقـه بـردیـم بـگـرد سرو پهنا کردیم
کـوه در طـرهٔ دستـار تـکبر کـم بـود — مـا هـمه ثقل طبیعت بسبکها کردیم

مـلـك آخـر دل مـا را بـطبیبان بـردی
وای بیـدرد بـرای چـه مـداوا کـردیم

---

۱.ع۳:غزل ندارد
۲.ع۲:'نیرو لامسه فیل'
۳.ع۲:' حافظه تاج'
۴.ع۲:'توده'
۵.ع۲:'بی سراپا'

(۶۹۳)

[1]قدرتی کو تا ببزم او صلایی در دهیم / آرزوها را بگردخوان وصلش سر دهیم
بر گرفتاران زندان و قفس منت نهیم / طایران آرزو را زور بال و پر دهیم
وحشیان را الفتی بخشیم یعنی صبر و شوق / آهوانرا با هزاران سر بیکدیگر دهیم
حشر اگر جامی نبخشی دیدهٔ برهم نهیم / دجلهای اشك را سر در دل کوثر دهیم
مدعی را عافیت می سازد و ما را بلا / زهر حسرت خود خوریم و غیر را شکر دهیم
پاس هستی ننگ عشاقست هان نا مردوار[2] / سینه بر آتش نهیم وتکیه بر خنجر دهیم
دل سر جنس شکایت بست تا روز جزا / کاروان ناله را سر در سر محشر دهیم
اشك ما ایثار تیر غمزه شد هان رحمتی / تا بکی پیکان خوریم و در عوض گوهر دهیم
کشتی ما مرد طوفان نیست دریایی مشو / می وزد باد مخالف باش تا لنگر دهیم
گو ملك دستی بر افشانیم بر اسباب دهر
هرچه می آید بباد بی نیازی بر دهیم

(۶۹٤)

[3]بیایید تا گریهٔ سر کنیم / سری از گریبان غم بر کنیم
صراحی صفت گردنی بر کشیم / سری در گریبان ساغر کنیم
ز سودای خوابیم تفسیده مغز / دماغی بافسانهٔ[4] تر کنیم
شراری ز پروانه بایستنی است / که شمعی بشایستگی بر کنیم
بگرییم[5] مستانه حبّ گزند / بگرد سر دود مجمر کنیم

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۲.ع۱: 'را'
۳.ع۳: غزل ندارد　　٤.ع۲: 'بر'
۳.ع۲: شعر ندارد

نگفتند رازی که بتوان شنید | وگر نیز گویند باور کنیم
چرا خار پویان گل مسندند | بیا خاك بر فرق افسر کنیم
اگر نفس توسن کند سرکشی | ز آتش لجامیش بر سر کنیم
قبل کرد حصن خرد میر عشق | بیایید تا فکر لشکر کنیم
بمستی عصای خطیبان شویم | یکی جرعه در کار منبر کنیم
یکی لجّه در تار مژگان کشیم | یکی[1] رشته در کار گوهر کنیم
گل جسم را نکهت جان دهیم | عرض را هم آغوش جوهر کنیم
بسازیم مرغی ز شهد مقال | پر و بالش از موج شکر کنیم
چو[2] بر تشنگان خنجری جلوه داد | از[3] آن چشمه دامان لب تر کنیم
بدوزیم بر یکدگر لخت دل | که تجرید را خرقه در بر کنیم
جگروار عودی بر آتش نهیم | که مغز طرب را معطر کنیم
سپند سویدا بجوش آوریم | کفی عود در کار مجمر کنیم
[4]سراپای دل را برقص آوریم | که چرخی بگرد سرت بر کنیم

ملك را بآغوش بیحد حسن
ز آغوش طالع سری بر کنیم

(٦٩٥)

[5]عشق نتوان داشتن پنهان صلایی میزنم | نالهٔ سر میدهم آتش بجایی میزنم.
طالعم سست است اما بازوی عشقم قویست | گاه گاهی بر هدف تیر دعایی میزنم

---

١.ع٢: 'سر' — ٢.ع٢: 'نه'
٣.ع٢: 'کز' — ٤.ع٢: شعر ندارد
٥.ع٣: غزل ندارد

[1]یك تنم اما اگر یاری نماید زور عشق	خویشتن را بر سپاه پادشاهی میزنم
استماع صوت بلبل کن صفیر جغد چند	تا بکی قول زغن من هم ز لافی میزنم
خویش را[2] در ورطهٔ گرداب عشق افگنده ام[3]	میخورم موجی و دردی دست و پایی میزنم
تا بکی محجوب باشم پرده برخود میدرم	خویش را بر آتش گلگون قبایی میزنم
ساربان گرم حدی و ناقه مست وجد و حال	من چون مجنون از پی محمل درایی میزنم

بزم دل را می دهم آرایش حرمان ملك
دردو غم را بر سر این خوان صلایی میزنم

(٦٩٦)

[4]بهم زبانی قاصد چو اهتمام کنم	فضای سامعه را مخزن پیام کنم
سرم فدای سوادی که گاه عرض نیاز	عنان کشیده رود تا سخن تمام کنم
کرشمه منتقم[5] عیشهاست حوصله کو	که خویش را بسر تیغ انتقام کنم
حشر کشید بلا و ستم هجوم آورد	ره کدام و هم چارهٔ کدام کنم
تمام دیده شدم[6] تا بوقت جلوهٔ او[7]	تفرج قد و نظارهٔ خرام کنم
گرفته ام سر راهی بذوق و میترسم	که دهشتم نگذارد برو سلام کنم
[8]هوای کعبه چو در حب شوق پنجه زنم	مسافت دوجهان رهن نیم گام کنم
نه[9] مرغ زیرکی ای دل فریب دانه مخور	بترس از آنکه ترا پای بست دام کنم

---

١.ع٣: شعر ندارد	٢.ع٢: 'کشتی'
٣.ع٢: 'افگنده ایم'	٤.ع٣: غزل ندارد
٥.ع٢: 'مستم'	٦.ع٢: 'شده دیدم'
٧.ع٢: 'جلوه گری'	٨.ع١،ر: شعر اضافی
٩.ع٢: 'تو'

ملك بهستی خود غرهٔ نمی ترسی
که بر تو چاشنی زندگی حرام کنم

(٦٩٧)

[1]بیا تا دل بدلداری رسانیم  متاع جان ببازاری رسانیم
ندارد سبحه سودی وقت آن شد  که ایمانرا بزناری رسانیم
بلا کاریست نومیدی بکوشید  که یاری را سوی یاری رسانیم
دل و از کوی تو نومید کوشید [2]  که مرغی را بگلزاری رسانیم

ملك جان می دهد یاران بیایید
که دیداری بدیداری رسانیم

(٦٩٨)

[3]تو از من چند بگریزی من از تو [4] چند پرهیزم  معاذ الله از آن روزی که در دامانت[5] آویزم
تلون تا یکی از سرد و گرم من حذر میکن  که گاه[6] گریه آبم گاه افغان آتش تیزم
تو از من چند بگریزی بترس[7] آخر ازانروزی  که چون پیدا شوی از دور من نیز از تو بگریزم
بهر بزمی که بنشینم تو بیتابانه برخیزی  ولی برغم من فی الحال چون بنشست برخیزم
زحد بگذشت ضبط پاسبانان[8] سخت جانی بین  بسان موم و مرهم چند با هر کس درآمیزم

---

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد  ۲. ع۱: 'و بگوئید'
۳. ع۳: غزل ندار  ۴. ع۲: ' نیز ازتو'
۵. ع۲: 'فتراك'  ٦. ع۲: 'وقت'
۷. ع۱: 'بتر'  ۸. ع۲: 'بزم نادرستان' ؛ ع۱: 'پارسانان'

سمند سرکشی راهی مزن ضبط عنایت کن          مبادا توسن آهی درین میدان برانگیزم

ملک آیین بدکیشان کجا دارم من حیران

همین عشق لست وبس یعنی که مستغنی زبرخیزم

(۶۹۹)

[۱]برهمن را از صنم پرداختیم          لعبتی را کفر و دین برساختیم[۲]

معنی از صورت مثالی می نمود          هر دورا در یکدیگر بگداختیم[۳]

پیکر بیگانگی درهم گداخت          مغز را از استخوان نشناختیم

دانه افشاندیم آهو رم گرفت          دام بر شیر ژیان انداختیم

کعبتین شوق نقشی می شمرد          داد اول خویش را در باختیم

عشق را در پرده نتوان داشتن          ما کتان بر ماهتاب انداختیم.

اندکی بی عزتی در کار بود          مو و خواریها بهم در ساختیم

هر که خاك ماست ما خاك ویم          وآنکه بر ما تاخت بر وی تاختیم

از نظر افتادهٔ ما برنخاست          هر که را انداختیم انداختیم

دیدهٔ ما مهره است و سینه لوح          صفحهٔ حسن ترا پرداختیم

دست دست ماست میدانست و کوی

گو ملك کو صولجان[۴] افراختیم

(۷۰۰)

[۵]چند شرح طلب و حرف تمنا گوییم          ما که باشیم که بر روی تو اینها گوییم

---

۱. ع۳: غزل ندارد

۲. ع۲: 'پرداختیم'

۳. ع۲: 'پرداختیم'

۴. ع۲: ' صالحان'

۵. ع۳: غزل ندارد

دیده بر دیدهٔ ما زان نکشاید که مباد / بزبان آنچه نگفتیم بایما گوییم

[1]ما حد طوفان درین بحر ندیدیم کجاست / آشنائی که باو قصهٔ دریا گوئیم

[2]درك افسانهٔ ما کس نکند جز مجنون / مصلحت نیست که این نکته بموسی گوئیم

[3]قصهٔ طور محبت نتوان باهمه گفت / شرط آنست که این نکته بموسی گوئیم

[4]دردمندیم ملك هم نفسی میخواهم
که بهم قصهٔ درد دل شیدا گوئیم

(۷۰۱)

[5]چنان در جلوه گاه حسن او محو تماشایم / که مخفی مانده از چشم تصور نقش سیمایم

ز بس تنگست میدان مجلسم را وسعت امکان / تصور میکنم در دیدهٔ مو راست ماوایم

سمند بیخودی[6] را در فضایی میدهم جولان / که میساید کلاه نه فلك را در ته[7] پایم

فراقی یافتم چندانکه قدرت باشد و طاقت / وصالی نیز می باید بمقدار تمنایم

بوجد عشق چون در قطره باری آورم مژگان / دهد سرمایهٔ نه بحر چشم دجله پیمایم

حدیث تلخ من تلخی چشاند زهرحرفانرا / خموشم لیك چون طوطی بسر کابه گویایم

اگر گوهر شناسی قیمت و قدر مرا[8] مشکن / که من چشم و چراغ مخزن این هفت دریایم

لبم بر ناله جنبانید امشب طرف و دامانی / که دست افشان بود هر[9] جزوی از ترکیب اعضایم

ملك گر محرمی برخیز و بر غفلت قفایی زن
پس آنگه دیده بکشا تا در اسرار بکشایم

---

۱،۲،۳و ٤.ع۱،ر: شعر اضافی. ٥.ع۳: غزل ندارد

٦.ع۲: 'جود میسایم سر' ۷.ع۲: 'رو بر کف ،ایم'

۸.ع۲:'برد هرخیر وی از هر کتب' ۹.ع۲: 'گهر'

(۷۰۲)

[1] دود از نفس [2] سحر بر آرم | آتش ز دل اثر [3] بر آرم
در بیضه بسوخت پیکرم را | نگذاشت که بال و پر بر آرم
وقتست که از شکاف سینه | دستی کنم و جگر بر آرم
خود را چون سوی در تو پیچم | گر نخل [4] قد تو در بر آرم
از ضربت تیغ عشق وقتست | کز رخنهٔ دل [5] سری بر آرم
کاوند اگر عروق صبرم | زهر از دم نیشتر بر آرم
[6] در گلخن دل بگاه گریه | صد غنچه ز یك شرر بر آرم
گر گنج لبت ببوسه کاوم | خرمن خرمن شکر بر آرم
بگذار که دست دل بگیرم | زین ورطهٔ پر خطر بر آرم

[7] بکشای ملك بگریه چشمی
بو کز شجر [8] ثمر بر آرم

(۷۰۳)

[9] هزار مرتبه برهم روند آب و گلم | ولی نگشت عمارت پذیر شهر دلم
نشد که درد دلی با تو درمیان ننهم | تو شرمساری و من از تو نیز منفعلم
فروختم بتو ویرانهای دل وقتست | که عشوهای تو مهری نهند بر سخنم

---

۱. ع۳: غزل ندارد
۲. ع۲: 'هر ناله که در سحر'
۳. ع۲: 'زنهار کود'
۴. ع۲: ' نخس'
۵. ع۲: 'سینه'
۶. ع۱،ر: شعر اضافی
۷. ع۲: 'بفشار'
۸. ع۲: 'ثمر شجر'
۹. ع۳: غزل ندارد

بزد بتیغم و جان مزد دست میدهمش		هنوز غمزهٔ قاتل نمی کند بحلم
خیال او درو دیوار دل مصور ساخت		ز فرق تا بقدم نقش خانهٔ چکلم
گرفت عشوه ره صوفیان و نزدیکست		هزار خرقه بدوزد ز پارهای دلم
نشد که بند کند ناخنی بفولادی		ز ضعف بازوی فرهاد خویشتن خجلم

درستی از تن و اندام من مجوی ملك
که از سموم بیابان هجر مضمحلم

(۷۰٤)

[1]بوی بهار میدمد از خویش بردمیم		بر گوش خاك زمزمهٔ صور بردمیم
خاشاك جویبار شگاف درونه ایم		از سینهٔ مباد که چون نیشتر دمیم
بی رطب و یابسی نبود ضبط[2] کار عشق		اشکی بدر دهیم و شراری بدر دمیم
امشب ز پرده سازی دل نغمها دمید		یارب دمی که بر دم مرغ سحر دمیم
فردا بتان بر آتش اسلام می زنند		بوسلمی کجاست که دل درد سر دمیم
هر لالهٔ ز راغی و ما آن شقایقیم		کز چشمه سار سینه و جوی جگر دمیم
در خشکسال نالهٔ ما بین و تر مشو		روزی رسد که چون مژه از چشم تر دمیم
برخوان وصل چاشنیی بی گزند نیست		مشتی سپند کو که فسون بر شکر دمیم

در حق خود ملك نفزودیم آیتی
آخر دمی بر آر که در یکدگر دمیم

(۷۰۵)

[3]دی نرگس مست تو بهنگام ترحم		صد دشنه شکست از مژه در سینهٔ مردم

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد		۲.ر:'زیب'
۳.ع۳: غزل ندارد

ابرو بغضب مایل و مژگان بتلافی | لب مست خموشی و نگه گرم تکلم
من بودم و ز اسباب جهان[1] یکدل و آن نیز | نیمی بنگه خون شد و نیمی به تبسم
همسایهٔ طوطی مشو ای جغد که عیب است | بر صدرنشینان نکنند سفله تقدم
گلبانگ زغن را پر کاهی نخرد کس | جایی که بود مرغ چمن گرم تکلم
دیدار میسر شد و اندیشه دعا گفت | غم نیست شد و عربده نایاب و بلا گم

دوشینه از آن گردش چشمی[2] که نمودی
صد بار برآورد و ملك دست تظلم

(۷۰۶)

[3]ما پرده از برون و درون بر گرفته ایم | اسرار عشق را کله از سر گرفته ایم
جانرا بتحفه در بغل گل نهاده ایم[4] | دل را چو غنچه در ورق زر گرفته ایم
هر برگ گل که در خم سنبل خزیده است | با عندلیب وسوسه از سر گرفته ایم
بر افسر فنا سر[5] سنبل شکسته ایم | در مغز خاك غالیهٔ تر گرفته ایم
بزمی که باده[6] دست برآورده ز[7] آستین | مستانه شمع حادثه را سر گرفته ایم
صد جوش خورده ایم و ترشح نکرده ایم | این روغن از سمندر ساغر گرفته ایم
ما شمع نیستیم که رسوای مجلس است | پروانه ایم و طبع سمندر گرفته ایم
دامان کشاده صومعه داران سرمدی | شبها که دست دل بدعا بر گرفته ایم
همخانه ایم رفت که همسایه بوده ایم | دیوار مشترك ز میان بر گرفته ایم

---

۱.ع۱: 'جهان' ندارد
۲.ر: 'نرگس مستی'
۳.ع۲: غزل ندارد
۴.ع۲: 'کشیده ایم'
۵.ع۲: 'صبا خم'
۶.ع۲: 'فتنه'
۷.ع۲: 'خود'

چون پیك خامه کجروی آغاز کرده است | پـایـش سترده و کـم دفتر گرفتـه ایم
[1]بـر هیـأت فتیلـهٔ داغیـم گـرمخون | از هـر کـه دم بـرآمـده مـا در گرفتـه ایم

چشم و لب تو بر ملك افشاند آب و رنگ
بـزم وجود[2] در گـل و شـکر گـرفتـه ایم

(۷۰۷)

[3]از سینـهٔ سـحـر نـفسی بر کشیده ایم | وز صاف درد صبح دمی در کشیده ایم
دل را چو لخت سرمه در آتش نهاده ایم | خاکسترش بچشم سمندر کشیده ایم
از تار یك نفس تب صد بحر بسته ایم | ایـن رشتـه را ز مغز گهر بر کشیده ایم
آب خضر ز خاك جگر تشنگان طلب | کاین جرعه را بیاد سکندر کشیده ایم
[4]با خویش دست در کمر آورده ایم تنگ | مـقـصـود کـائـنـات بـبـر در کشیده ایم
دل داغ چیـن نـالـه و مـرغـان فتیله تاب | آتش ز خار و روغن از اخگر کشیده ایم
[5]نـاهیـد را چـو عـود بر آتش نهاده ایم | از سوز دل سـرود از اخگر کشیده ایم

دلبستگی بس است ملك پای بر کشای
زین خاك توده رخت تو در بر کشیده ایم

(۷۰۸)

[6]دل سـوم کـرده شمع بکاشانه برده ایم | مـرهـم بـداغـکـاری پـروانـه بـرده ایم
رخت جنون ز ظلمت عقل آورم برون | از دل چـراغ نـذر بـمیـخـانـه بـرده ایم

---

۱. ع۲: شعر ندارد
۲. ع۲: 'نشاط'
۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد
٤. ر: شعر ندارد
۵. ر: شعر ندارد
٦. ع۲، ع۳: غزل ندارد

ساقی بخاك جرعه نریزد ز ننگ ما — ما آب روی ساغر و پیمانه برده ایم
هم در جنون[1] بخاری و در خرد[2] ذلیل — ناموس و ننگ عاقل و دیوانه برده ایم
دل قفل پاره ایست کلید شکسته آه — نقش درستی از در کاشانه برده ایم
خون جوش می زند ز سپند است ناگزیر — با عشق نام صبر دلیرانه برده ایم
نی در خرد دماغی و نی در فسون دمی — رونق ز کار واله و فرزانه برده ایم
غفلت بمرگ تن زده بیدار زی ملك
خواب فسانه از سر افسانه برده ایم

(۷۰۹)

[3]دی که بر مایدهٔ وصل تو مهمان بودم — نمکی در جگرم بود که بریان بودم
هردم از قلزم دیدار تو موجی میخاست — که من از دهشت آن غرقهٔ طوفان بودم
آن قباپوشی و آن بستن دستار چه بود — که بآشوب[4] و بلا دست و گریبان بودم
نخل بالای ترا بود سر جلوه گری — من بایثار تو چون چشمهٔ حیوان بودم
[6]آن ملاحت که تو داری اثرش از من پرس — که نگهبان ترا دوش نگهبان بودم
سروت از سبز قبایی بخضر میزد طعن — من بپابوس تو چون چشمهٔ حیوان بودم
چشم مستت بهلاکم سپه[7] آراسته بود — من هم آمادهٔ آن خنجر مژگان بودم
بود سر تا قدم من همگی غرقهٔ نور — بسکه بر جلوهٔ دیدار تو حیران بودم
جور مارا[8] نگهت معذرتی می فرمود — کرده بودم گلهٔ لیك پشیمان بودم

---

۱. ع۱: 'خرد' — ۲. ع۱: 'جنون'
۳. ع۳: غزل ندارد — ۴. ر: 'بصد گونه'
۵. ع۱، ر: شعر اضافی — ۶. ع۲: 'چون' ندارد
۷. ع۳: 'صیفی' — ۸. ع۲: 'جورها'

خوش حکیمان ز نگاهت رگ جانم بکشود[1] | جای آن داشت که مستوجب حرمان بودم
[2]چمنی بر رخم آراسته بود از چپ و راست | دیده بگشاده سحو گل و ریحان بودم
بود رخسار تو منظور و ملك لایعقل
دل سراسیمهٔ من نیز هراسان بودم

(۷۱۰)

[3]این بلا کیست که سر در سر بالاش کنم | همه تن دیده تماشای سراپاش کنم
نسخهٔ داروی هفتاد و دو ملت اینجاست | با یکی درد ندیدم که مداواش کنم
شوق بین کز نظرم یکدو قدم ناشده دور | میدوم باز سراسیمه که پیداش کنم
یوسفی بر سر بازارچهٔ حسن آمد | سود و سرمایه دل در سر سوداش کنم
رفت و من با تن بیجان بقفایش نگران | دمبدم چون نفس رفته تمناش کنم
تودهٔ اخگر از لخت دل افروخته ام | جگری کو که باشکی نمك انداش کنم
حسرت او که بجان انس گرفتست ملك
جای در دل نه چنان کرده که بیجاش کنم

(۷۱۱)

[4]تا بکی افسرده سوزد آتش سودای من | گر نسوزد پاك این آلایش من وای من
زد رقم گلهای هستی صاف صاف و رنگ رنگ | دودهٔ بگرفته درد از آتش صهبای من
بی نشانم لیك سیمرغست از من نامدار | بیضهٔ قافست زیر شهپر عنقای من
با مسیحا میزند لاف برادر خواندگی | دختر مریم برآمد بکر خاطرزای من

---

۱.ع۲:'بگشاد' ۲.ع۱،ر:شعر اضافی
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد ۴.ع۲،ع۳:غزل ندارد

داستان طفل پستان محبت رمز کیست پیر عشق از رمزیان خاطر برنای من
تاجر نو کیسه بخت و کهنه دلالست عشق گوشهٔ چشمی دریغش ناید از کالای من
نور حسن چارده شب کرد ازو کسب فروغ غره را مغرور دارد نکته غرّای ن
نوح کشتیبان و اسرار ازل کشتی نشین فرق طوفان لطمه خوار موجهٔ دریای من
مرز هستی بستم و میراب آب زندگی چشمهٔ عمر ابد سرگشته در صحرای من
مایهٔ خرمن ندارد مزرع خود روی بخت بی بر افتاده است سرو خودسر خودرای من
پر شد از حسنش گریبان نگاه و بردرید دوخت چشم از روی مریم بینش یکتای من
پردهٔ چشمم چو پرویزن فرو خایید اشك صاف کوثر لای پیمای جگرپالای من
رسته از خار مغیلان خوشهای آبله بسکه ریگستان محنت شد قدم فرسای من
از سم مرکب فرو ریزد بجای قطره اشك بگذرد چون باد اگر بر آتش پروای من
یك قدم نگذشته بر طومار یکسر سوختست از رقم پی میبرد تا کلك آتش پای من
در هوای آب حیوان مردم و عیسی خموش حرف جانداری نیامد از لب او وای من
حلقهٔ تن در کف دل سنگ آتش برگ بود
کوفتن برقی شد و بگرفت سر تا پای من

(۷۱۲)

[۱]پروانه دامنی نزند بر چراغ من ناسور مرهمی نفرستد بداغ من
داغم شگفته گریهٔ بلبل دوانده است اشکی بآبیاری گلهای باغ من
کو سبزهٔ بچربی خطت که برفروخت از روغن بنفشه چراغ دماغ من
نوروز و لب بلب خط و ساقی و خط جام گو تهنیت بیا[۲] بسجود ایاغ من
آیند خیل لاله بآئین دشتیان بر کف چراغ داغ بشب کشت باغ من

۱. ر: 'بکاغذی'
۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳،۴و۵. ع۱،ر:شعر ندارد
۶. ع۲،ع۳: غزل ندارد

گنجم دل خرابه بمن وا شود که نیست کنجی بتنگ عیشی کنج فراغ من
شهباز شعله چنگم و صیدم سمندر است نی مرغ جیفه زاغ نگیرد کلاغ من
دم سرد ترز حرف دروغم اگرچه نیست آتش بگرم پویی پای سراغ من
بر طایر هوس ره پرواز زد ملك
زحمت بکنگری نرسانید زاغ من

(۷۱۳)

[1]ای بتو آمیخته اعضای من نسبت گل داده باجزای من
چرخ تهی کیسه باین چشم پر سود و زیان کرده ز اعضای[2] من
هر که نه این[3] نقد تجرد سره است دست تهی باد ز کالای من
گر نرسد ناله بفریاد دل وای من و وای من و وای من
دیده ز دیدار تو لبریز شد شد بدر از خود دل بینای من
بی کم و کیفم نبرد عقل کل راه بذات من و آلای من
کار خود امروز ز خود ساختم خورد دم من غم[4] فردای من
نیست بغیر از تو مرادم که نیست از تو بغیر تو تمنای من
گر ندهی راه بسر چشمه ام تشنگی محشر و من وای من
با تف دوزخ چه کند رشحهٔ آب کشست آتش سودای من
من ملکم از ملکوت آمده
طی لسان حسن[5] نفس زای[6] من

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ر: 'خورده ز سودای'
۳. ر: 'چون' ۴. ع۱: 'دم'
۵. ع۱: 'و' زائد ۶. ع۱: 'پای'

(۷۱٤)

[1] غمزه اگر دهد صلا [2] عربده را بقصد کین ‏ کینه ببارد از فلك فتنه بروید از زمین [3]

او بهلاك من خوش و من ببقای عمر او ‏ قاعدهٔ وفا نگر یار چنان و من [4] چنین

من بوصال متهم وصل نصیب دگران ‏ دل بفراق همعنان یار بغیر [5] همنشین

کشت غلوی خواهشم چند کشم ز بیم تو ‏ پای طلب بدامن و دست دعا در آستین

رهرو عافیت چسان راه برد به پیش من ‏ خیل ستیزه از قفا لشکر فتنه در کمین

از پی کشتن ملك میرسد اینك آن پسر
ناوك فتنه در کمان چین ستیزه بر جبین

(۷۱۵)

[6] الهی رویم از هر رو بگردان ‏ بسوی خویشم از هر سو بگردان

دلیر افتاده در میدان اعجاز ‏ عنان فتنهٔ جادو بگردان

مشو چون آستان پامال هر در ‏ منادی بر سر هر کو بگردان

هنر شرزه است در نخچیر مردان ‏ خطایی نگذرد آهو بگردان

تو از بت کم نهٔ مسجود خود باش ‏ جبین از قبلهٔ هندو بگردان

میانت نکتهٔ نازکتر از مو [7] ‏ دقیق افتاده مو از مو بگردان

مصاف نفس را برکش خدنگی ‏ کمانی بر خم بازو بگردان

---

۱. ع۳: غزل ندارد ‏ ۲. ع۲: 'صلا دهد'

۳. ۲: 'کمین' ‏ ٤. ع۲: 'نه آن'

۵. ع۲: 'مایه تغیر' ‏ ٦. ع۲، ع۳: غزل ندارد

۷. ر: 'وهم'

بلا آماده و[1] موقوف ایماست		دلش ده گوشهٔ ابرو بگردان
ز پامال سران ماند از تکاپوی		بگردان توسن ای بدخو بگردان
شمار وقت سلك ذکر و فکر است		نفس را سبحه کن دل کو بگردان
ملك در بندگی شرطست خواهش
امل گر قبله گردد رو بگردان

(۷۱۶)

[2]بسم اللّٰه بس شرف با و سین		هین در دهلیز بهشت برین
نقطهٔ با نیست بغیر از علی		اوست در مخزن گنج امین
زین سرو سرحلقهٔ جمع سبل		دایرهٔ اول و خط پسین
ابر بسیمای هوای بهشت		قطره بکف ساغر ماء معین
کوثر و تسنیم پرستار خاك		باغ نیستان ز گل و یاسمین
بر گل طاؤس شکسته است رنگ		از پر و بال مگس انگبین
بوی گلاب از عرق روی کیست		کز ید بیضا بفشرد آستین
آتش طور است گل باغ او		شعله اش از شهپر روح الامین
بوی تو می چیند از آن گشته است		دام هزیران پی آهوی چین
قد ملك حلقهٔ انگشتری
خشت درت افسر او چو نگین

(۷۱۷)

[3]دلم شد شرحه شوری یار او کن		سرانگشتی نمك در کار او کن

---

۱. ع ۱: 'و' ندارد		۲ و ۳. ع ۲، ع ۳: غزل ندارد

زمـام شکوه سر داد است بی صبر | بـه بیـزاری کشیـده آزار او کـن
ز سـوز گریـه داغـم گشتـه ناسور | بـخـنـدو سـرهمـی در کـار او کن
بـگـو بـا نوح دل سـامـان کشتی | بقـدر چشم طـوفـان بـار او کن
ز نـور انـگـارۀ در دسـت داری | نـگـاهـی درخـور دیـدار او کـن
بـرون آور ز عـالـم کـم عیـاری | زرت را رایـج بـازار او کـن
یکـی بـر کـن ز جیـب تنگ سبحـه | سـری در حـلـقـۀ زنـار او کن
دل از جـوش جگر شرمنده [1] داغست | بـمـی شـادابـی بـازار او کـن

سـمـاع نـالـه ات سوزی [2] نـدارد
سـلك مشتـی نمك در کـار او کـن

(۷۱۸)

[3] سینـه را قبـلـۀ دعـا گـردان | هـر چـه آید [4] دلـت روان گـردان
سـاز اجـزای خـاك تـن اکسیر | آب در کـام کیـمیـا گـردان
بـاش بیـگـانـۀ هـوای بهشت | تـن بـخـاك وی آشـنـا گـردان
دیـو بـاد هـوا تـنـوره کشیـد | فتـنـه را قـوت آسیـا گـردان
بغـل دل بگـریـه تنگ شنـاست | سینـه بـر مـوج کـربلا گـردان
دل بـر آتـش نهـاده ایـم سپند | دامـنـی بـر بـخـور مـا گـردان
چـون کمان هر که گشت زاویه [5] گیر | نـاوکـش بـر هـدف روا گـردان
نـالـه کـو چـو بـخـور پـنجـه مهـر | در خـم دامـن وفـا گـردان

---

۱.ر: 'پزمرده' ۲.ر:'شوری'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد ٤.ر:'خواهد'
۵.ع۱: 'زاوه'

تـا بـمـغـز قـنـاعـت آری روی　　استـخـوان طـعـمـهٔ هـمـا گـردان
هـر بـلایـی دگـر بـلایی بـاش　　سـر بـگـرد سـر ولا گـردان
در طـواف مـقـام ابـراهـیـم　　قـامـت سـعـی را دوتـا گردان

مـلك ار عـارفی بزاد مـایست
پـای بـر پشـت بـادپـا گـردان

(۷۱۹)

بـر آبتـوسن[1] و تیغ ستـم حـمـایل کن　　بیك کـرشـمه طلسم وجود باطل کن
[2]گـرت گـذار بـدریـای آرزو افتـد　　زیـارت دل آسـودگـان سـاحـل کـن
لبـاس مـحـمـل مارا طراز بادیه نیست　　رسیـد قـافـلـهٔ عشـق فـکر منزل کن
صـفیـر مـی دمد از بـال طـایـر قفسـی　　کـه بر کرشمهٔ صیاد عرض بسمل کن
دمیـد از آن مـژهـا دشـنهـای زهرآلود　　شهیـد گشته تماشای چشم قاتل کن
تـرا چه کار که آن از که بود و این چه شد　　در طـلب زن و مقصود خویش حاصل کن
عـروس نـاطـقـه در حـجـلهٔ اشاراتست　　تـو نیـز حله طرازانه[3] حل مشکل کن
ز نقش جبهۀ[4] هـر در مباش جبهه طراز　　دلسـت قبلـهٔ حاجات روی در دل کن
بسـاز بـزمـی و پـروانـه را صـلا در ده　　تـجـلـی کـن و شـمـع نثـار محفل کن
کـنـایـه هـا ز تو در خاطر است آینه را　　ولـی خجل شود ار گویمش حمایل[5] کن

ملك ز باغ دلت صدهزار گل بدمید
یکی نظارهٔ آن[6] شکل و آن شمایل کن

---

۱. ع۲،ع۳: 'بتاز توسن'　　۲. ع۳:غزل ندارد
۳. ع۲: 'خاطرازانه'؛ ع۳: 'خاطرازای'　　۴. ع۲،ع۳: 'سجده'
۵. ع۲:'مقابل'　　۶. ع۲:'آه'

(۷۲۰)

[1] مستانه درآ سلب تکالیف ملک کن
محـراب بتجلیـل بـرو قبلـه بدل کن

آثار وقایع همه خیر است شگون کن
دستـان حـوادث گـل دستار مثل کن

خون شهدا لعل گر افسر عیسی است
گـو مریم آشوب جگر در مژه حل کن

[2] خنائهٔ دین نوحه گر است این چه جلیس است
دستـی بـنـوازش ببرو دوش امـل کـن .

از کشت گلستان طرب میرسنی ای بخت
مشتی دوسه در کار گریبان و بغل کن

ایـن مشـت مـقـمـر بدغا سی [3] بـربـایند
مـنصوبه مچین ترک حریفان دغل کن

مـا صـافـدلا ن چـنـد توان تیره دلی کرد
بـازیـچـهٔ افسـون مشو اخلاق بدل کن

سر رشتهٔ اسلام [4] دگر در خم و پیچ است
دودی بسر زلف صنم دست و بغل کن

تـابـوت مـلـك بـر سر دوش حسن اولی
گـو نـخـل دگـر ماتمیان فکر حلل کن

(۷۲۱)

[5] بـرآور دست وجام عیش مارا سنگباران کن
بما تلخاب حسرت بخش وسی در کار یاران کن

چـه برشان سلیمان از هلاك موری افزاید
گرت از دست سی آید علاج شهسواران کن .

سر گردنکشانرا پست کن گر قدرتی داری
و گرنه هرچه میخواهی بیا با خاکساران کن

طبیب هردوعالم گشتی ونازت نمیگوید
که گاهی مرهمی در کار زخم داغداران کن

بـصد خجلت حجاب از پیش دل برداشتم آخر
غرور از سر بنه گوشی بحال شرمساران کن

نصیب خرسی دردی کشانست آتش دوزخ
تو رضوانرا ندیم مجلس پرهیز گارا کن

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ر: شعر ندارد
۳. ع۲: 'بدغای'
۲. ع۲: 'تسبیح'
۵. ع۲،ع۳: غزل ندارد

بیا بنشین باستغنا بیا صحبت اثر دارد		بتمکینی علاج اضطراب بیقراران کن

من از بوی شرابم مست می با دیگران پیما

ملك لایعقل افتاده است فکر هوشیاران کن

(۷۲۲)

[1] از سبزه طراز بوستان کن		کو سنبل و گل بهم قران کن

قوس قزح خطت بلا کرد		تیر افگندی کمان نهان کن

زین پشم کمند ساخت نتوان		این کوی طراز صولجان کن

زیر سر کیست بالش نرم		گو عزم نشاط پرنیان کن

از صلح کناره گیر یعنی		با عربده دست درمیان کن

حسن تو زریست روی اندود		خطت محکیست امتحان کن

عریان شدهٔ ز حلهٔ حسن		پیرایهٔ ماه از کتان کن

خیاط خطت دکان فرو چید		در سوزن غمزه ریسمان کن

از خط تو غمزه تیز چنگ است		شمشیر کرشمه را فسان کن

یا خار ز راه شوق بردار		یا سوزن غمزه را سنان کن

بر آیت خط نویس تفسیر		زآن ترجمه فکر ترجمان کن

این نقش به نقش ساده لوحیست		گو حیله وداع خانمان کن

سبزی و نمك بهم برآمیز

ما را ملکانه میهمان کن

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۷۲۳)

[1] چه غافل خفتهٔ برخیز و بخت خفته راهی کن　　متاع خواب را گرد سر گلبانگ یاحی کن
[2] نوازش گونهٔ در گردش آور دستگانیها　　جگر در خون دل حل ساز و پس در ساغر می کن
[3] چو دست نیستی بر ناقه بند و محمل لیلی　　گریبان گیر مجنون را و بر گرد سر حی کن
[4] صبوحی را صباح الخیر زن بر گوش مخموران　　در آ مطرب در آ گر مرد جامی باده در نی کن
قلم بردار و نقش نیستی بر لوح هستی کش [5]　　بساط زندگانی را چو طومار فنا طی کن
[6] صدای اتصال اندر صف خیل شهیدان زن　　دیت را نیز روحی در دماغ خسروری کن
[7] ز حیض دختر رز پاك کن دامان آلایش　　بسهو ار جرعهٔ بر لب نهی خون جگر پی کن

[8] ملك نقش بقا عنقا ست هان تا باش دل داری
گرت دستی بداماني رسد سر در سر وی کن

(۷۲٤)

[9] دیده بر دیدار دارم دل بیار خویشتن　　هر کسی در کار خویش و من بکار خویشتن
لب بتلقین است و دل در شکر و جان در باختن　　ساز ره کردیم و بربستیم بار خویشتن
[10] در دمی بارم باشك و داغ می کارم بآه　　کشته ام باغ و بهار کار و بار خویشتن
باغبان در دور نخل کهنه نورس در کنار　　تازه تر بادا نهال تازه کار خویشتن
زد کبابم بوی و صد برگ بلا درهم شگفت　　داغها را مژده کشت لاله زار خویشتن

---

۱.ع۳: غزل ندارد　　۲،۳و٤.ع۱،ر: شعر' ندارد
۵.ع۱: 'زن'　　٦،۷و۸.ع۱،ر:شعر ندارد
۹.ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۱۰.ر: شعر ندارد

گل رسید و نکهت خود دارد از مرغان دریغ　　زخمشان ناسور ماند از خار خار خویشتن
صبحه نکشودند در سفارشان دم شد[1] گره　　بلبلان طرفی نبستند از بهار خویشتن
گل میان بکشاد و پیراهن کشید از سر که دید　　تنگتر از غنچه خود را در کنار خویشتن
در ره بیگانگان از بس تکاپو کرده ام　　خویش را نشناسم ار گردم دچار خویشتن
همچو نقش کج ملك در کارگاه دل کجم
برنیاوردم سری از پود و تار خویشتن

(۷۲۵)

[2]جگرم موج زد از اشك و بیا یاری کن　　پرم از خون دل ای دیده وفاداری کن
جانم از جلوهٔ شب کاست گرانی تا چند　　ای نسیم سحری خیز و سبکباری[3] کن
بر رخ خسته دلان عشق در صحبت بست　　شب طبیبانه درآ چارهٔ بیماری کن
ما حریف می دردیم نه مرد طربیم　　بادهٔ عربده در جام ستمکاری کن
آرزو دشمن هستیست دلم میگذرد　　مرد حسرت نیم ای مرگ[4] مددگاری کن
طی این مرحله صعبست کجایی ای خضر　　قدمی پیش نه و قافله سالاری کن
عقل خصمیست قوی گردن و دل شخص ضعیف　　بمددگاری می چارهٔ هشیاری کن
گر دعا را اثری هست لب از ناله مبند
تا ز جانت رمقی هست ملك زاری کن

(۷۲۶)

[5]ز عکس زخم تو شد آفتاب دیگرگون　　سفیدهٔ ره مطلب نموده بر گردون

---

۱. ر: 'شد دم'　　۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: 'سبکساری'　　۴. ع۱: 'صبر'
۵. ع۲،ع۳: غزل ندارد

بصبح نوزده بر قرص ماه سلخ که دید — که ساخت دایرهٔ قوس الف که زد بر نون
هلال شام نمایان بصبح غره که دید — کـه زاد کـج قـلمیهـا ز چرخ بوقلمون
سزد کـه سوی بـر انـدام مویه تیغ زند — نشسته نوح بصد نوحه تا بسر در خون
ببـرگ بیـد کـه آزرده فرق طـوبی را — کـجا کـه تیغ خلاف از نیام گرد برون
از آنـکـه تیغ بـرون مـانـد پـا ز انـدازه — بحبس چاه نیامش کشیده اند نگون
بشق بدر جز انگشت مصطفی که دلیر — که چشمش آورم از کاسهای سر بیرون
بـزخـم تیغ کـه افشانـد موج مرجانرا — به تیشه خود که تراشید گوهر مکنون

سری که دست بنی شده بسته بر زخمش
قضای بیچونست ار نه صبر بتوان چون

(۷۲۷)

[۱] مـرتبـهٔ عشـق بـود خـود جنـون — هـر کـه نـه مـجنون تو دونست دون
هـرچـه نـه عشـق تـو بـه پیشم عدم — هـرچـه نـه درد تـو بـچشـمم زبـون
گـردش چشـم تـو بـود جـام ریـز — خـنـجـر نـاز تـو دهـد بـوی خـون
عـاشـق کـم حـوصـلـه نـالـد مـدام — هسـت تهـی از مـی طـاقـت درون
بـاد چـو بـر کـوزهٔ خـالـی خـورد — غیـر صـدا زو نتـراود بـرون

دید ملك صد ستم و دم نزد
تاب جفاهای تو آورد چون

(۷۲۸)

[۲] ای کـه مـی نـالـی ز تیغ جـور مارا یاد کن — گر دلی داری نگاهی جانب جلاد کن

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد

ما نه زآنهانیم کز تیغ جفا گردن کشیم[1] خیز و چندانی که میخواهد دلت بیداد کن
رخصت[2] کاری بده کارآگهان عشق را عشوه را مزدور سازو غمزه را استاد کن
بس خرابیهاست از اقلیم دل غافل مباش هان اگر معمار خواهی بود ملک آباد کن
من هم از اهل محبانم فراموشم مکن چون کنی یاد وفاداری مرا هم یاد کن
عشق سعی برد بر قتلم ولی کاری نساخت غمزه را تحریك ده یعنی تو هم امداد کن
تا بکی باشی سر زنجیر من در دست غیر یا ازین بهتر نگاهم دار یا آزاد کن
یار امشب وش دارد بر فغانی لب مبند
ناله ات را هست تاثیری ملک فریاد کن

(۷۲۹)

[3]ماییم حرف عشق همان و سخن همان حسن صنم همان و غم برهمن همان
صد پشته خار سر زد و بر باد فتنه رفت غوغای عندلیب همان و[4] چمن همان
صد داستان ز قصهٔ ما ساخت روزگار مارا چو غنچه مهر حیا بر دهن همان
پرویز نقد صد شکرستان بباد داد شیرین همان بحال خود و کوهکن همان
صد ره خزان بغارت بستان سپه کشید مرغ چمن همان و گل و یاسمن همان
صد کاروان بمنزل مقصود رو نهاد مارا بسینه داغ فراق وطن همان
حسنت هزار رسم نو اندر جهان گذاشت عاشق همان و وسوسهای کهن همان
گلبانگ عندلیب خراشد هزار دل گل گوش بر ترنم راغ و زغن همان
گردون ز حسن و قبح جهان صد فسانه ساخت
حرف ملك همان و حدیث کهن[5] همان

---

۱.ع۱: 'کشم' ۲.ع۱: 'رخصتی'
۳.ع۲: غزل ندارد ۴.ع۱: 'و'ندارد
۵.ر: 'حسن'

(۷۳۰)

آزار کن[1] مترس[2] نه رسم جفاست این — عشق است فتنه یافته ام کز کجاست این
جانها[3] شکار آهوی نازند الحذر — آهسته ره روید[4] که دشت بلاست این
دل در رهت مقیم قدیمست عشوهٔ[5] — بیگانه[6] وار رهگذر آشناست این
مقصود قرب نیست گرت عشق[7] دوست است — ما خود[8] کییم و وصل چه فکر خطا[9] ست این
گو شاخ گل بآه دل بلبلان مخند — شمشیر حیرتست نه برگ گیاست این
[10] ما بیخودان بطرفه مقامی رسیده ایم — یاران خبر دهید خدارا کجاست این
بی رهروی ببادیهٔ عشق پا منه — پاس رفیق دار که راه فناست این
[11] صحرای ماست جلوه گه آهوان ناز — گو باد بر نگر که نه جای صباست این

هر سو کمین گهیست ملك پاس دل بدار
ایمن مشو[12] که معرکهٔ ماجراست این

(۷۳۱)

[13] نشست گرد بنای وفا بتا بنشین — دلم ز جا شده از جا مرو بیا بنشین
گرسنه چشم تر از داغ من بمرهم کیست — چو درد مهمان بر دیدهٔ دوا بنشین

---

۱.ع۲: 'بیداد کوه'
۲.ع۲،ع۳: 'مپرس'
۳.ع۳: 'شیران'
۴.ع۳: 'دود'
۵.ع۳: 'برسی'
۶.ع۲،ع۳: 'بیگانه'
۷.ع۲: 'غرض مهر'
۸.ع۲: 'خود' ندارد
۹.ع۳: 'کجا'
۱۰.ع۳: 'شعر' ندارد
۱۱.ع۱،ع۳،ر: شعر ندارد
۱۲.ع۲: 'غافل مرو'
۱۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد

مکن چو ذلهٔ دریوزه دوش فرسایی — روا شود بسر دوش کبریا بنشین
بگو بسرو که بهر نماز قامت او — بلند قامتی از حد مبرز پا بنشین
دمید از لب ساغر گل صبا برخیز — ز مشك جردهٔ ما خاست مرحبا بنشین
چو[1] مولد یمنی مادر و پدر حبشی — بوجد خاسته دستك زنان بیا بنشین
غبار دامن قاصد ملك رمد ببرد
چو دیده باخته بر راه توتیا بنشین

(۷۳۲)

[2]با کسان بنشین و میهای طرب در جام کن — سیر مجلسها شو این را هم وفایی نام کن
آن تبسمهای زیرلب که مخصوص منست — چون ببینی غیر را یك یك باو انعام کن
قاصد لطف تو عالم را نوید وصل داد — گوش مارا نیز گاهی محرم پیغام کن
دل که صید تست پاسش را ازین بهتر مدار — یا خلاصش از شکنج رشتهٔ این دام کن
بزم خواهش را بنعمتهای الوان زیب ده — گر نداری این متاع از غمزهٔ خود وام کن
چند چشمان تو بی وحشت بمردم بنگرند — این غزالانرا بما هم گاه گاهی رام کن
بر دعا گویان دولت بادهٔ لطفی بریز — این تبسمهای تلخ آلود را دشنام کن
چند باشی ناامید از لطف اصلی ای ملك
خیز و دامن برزن و صد گام را یك گام کن

(۷۳۳)

[3]بهار آمد نشاط ناب باید در سبو کردن — ز درد جام می گل در کنار رنگ و بو کردن

---

۱. ع۱: 'چو' ندارد — ۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد
۳. ع۲، ع۳: غزل ندارد

گریبان چمن باشد ز جیب لاله رسوا تر	ز نقش پای مرغانش صبا خواهد رفو کردن
ز ساغر باد مسند کرد و گل زد تخت[1] سلطانی	غم از لشکر کشد می باید اول فکر او کردن
خوشست آئینهٔ اسرار دیدن در کف ساقی	نشستن پس ته دل را بساغر روبرو کردن
غنیمت چیست از عشق و جوانی طرف بربستن	نه پیر عقل را بازیچهٔ طفلان کو کردن
شب آهنگند طبل نوبت شاهی و آه من	ره سالك بود در پردهٔ شب های و هو کردن
بمجلس قرب ساقی چیست از روی تو گل چیدن	نه رنگ می بران لب دیدن و از دور بو کردن
تراوش نیست در ظرفم نه جوش چشمه وچاهم[2]	نیم آن آب سر گردان که باید فکر جو کردن

سراغ از هر که میگیرم ملك این ره نهد پیشم
نخست از خویش کم گردیدن آنگه جستجو کردن

(۷۳٤)

[3]بحسرت آرزومند وفا کو دست بر سر[4] زن	تو از جنس تمنا خانه پر کن قفل بر در زن
سپاه عافیت بر ملك دین[5] گستاخ می تازد[6]	سمند فتنه زین کن خویش را بر قلب لشکر زن
دل آتش پرستانرا تف دوزخ دهد تسکین	پرستار[7] می کو خویش را بر آب آذر[8] زن
[9]بدام حیله نتوان صید ما کردن مکش زحمت	ندارد زور عنقا چنگ در بال کبوتر زن
دماغ خاطر افسردگان از بوی گل ترسد[10]	صبا گو پشت دستی بر نسیم عود مجمر زن

---

۱.ع۱: 'طبل'	۲.ر: 'چشمه چاهم'
۳.ع۳: غزل ندارد	۴.ع۲: 'سر' ندارد
۵.ع۲: ' دل'	۶.ع۲: 'می آید'
۷.ع۲: 'پرستارم'	۸.ع۲: 'کوثر'
۹.ع۲: ' بدان'	۱۰.ع۲: 'برسد'

کسی تا کی بخلوت گوید اسرار محبت را خطیب عشق کو این خطبه[1] بر بالای منبر زن
هجوم ذره از حد[2] رفت خور تا کی نهان باشد برافگن پرده و آتش باین افسردگان در زن
نمیشاید بافسون وفا تسخیر ما کردن نمی آید ازین تدبیر کاری رای و دیگر زن
ملك شایستهٔ معراج قربی طی هستی کن
نه جای تست این ویرانه یعنی خیمه برتر زن

(۷۳۵)

[3]تنبول گل سیاه مویان گلگونهٔ لعل باده رویان
ترك کله خضر قبایان برگ طرب فرشته خویان
طومار حدیث بوسه کاری[4] گلدسته[5] عیش کامجویان
بال پر طایران اخضر برگ و بر نخل مشك مویان
چون بادهٔ گفتهٔ ملك تلخ
در تنگ دهان تلخ گویان

(۷۳۶)

[6]روزگار آشفته تر یا زلف تو یا کار من ذره کمتر یا دهانت یا دل افگار من
شب سیه تر یا دلم یا زلف تو یا حال من شهد خوشتر یا لبت یا لفظ گوهربار من
نظم پروین خوبتر یا در و یا دندان تو قامت تو راست تر یا سرو یا گفتار من
وصل تو دلجوی تر یا شعرهای نغز من هجر تو دلسوز تر یا نالهای زار من

---

۱.ع۲: 'خیمه' ۲.ع۱: 'خود'
۳.ع۳: غزل ندارد ۴.ع۲: 'کاران'
۵.ع۲: 'بل رقعه' ۶.ع۲،ع۳: غزل ندارد

مهر و مه رخشنده تر یارای من یا روی تو　　آسمان گردنده تر یا زلف تو یا کار من
وعدهٔ تو کوژتر یا قد من یا ابرویت　　قول تو بی اصل تر یا یا باد یا پندار من
صبر من کم یا وفای نیکوان یا شرم تو
خوبی تو بیشتر یا انده و تیمار من

(۷۳۷)

[1]چه رشکست این اگر از من بتنگی ترک اینها کن　　بگو آواره شو آنگاه رفتن را تماشا کن
شب از پهلونشینان عدو بودی عفاك الله　　گرت فرصت بود زین پس برو در دامنش جا کن
وفای عشق و حسن عهد مارا پا بگل دارد　　وگر دروی شکی داری یکی خود را تماشا کن
تغافل میرود از حد گریزی میزنم آخر　　کلاه سرکشی از سر بنه یعنی مدارا کن
دوعالم صید کردی باز چین اکنون کمندی را　　برو تخفیف این طول امل ده ترک اینها کن
کسی نگذاشتی کاندر کمند خود نیاوردی　　شکار شهریان کردی کنون آهنگ صحرا کن
دلت صافست دروی صدق هرکس میشود ظاهر
وفاداری باخلاص سلك امروز پیدا کن

(۷۳۸)

[2]آراستم دکانچهٔ طالع برخت نو　　تا بخت کهنه را بفروشم ببخت نو.
از شور گریه مایده گستردم از نمك　　زینت دهم بساط جگر را بلخت نو
میگشت بیستون کهن از رنج کوهکن　　می آمد ار بخواب وی اینست بخت نو
دل پر گشت شهر نو و شاه نورس است　　حسنت بتاج تازه و عشقست تخت نو

---

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد

بنشین بکام و تخت[1] برافرازو ملك ران    بگسل طناب کهنه که دادیم رخت نو
از شاخ کهنه دل بکن و در نهال بند    شاید بنورسی برسی از درخت نو
پامال شد ملك دلت از عقل پیررس
این کهنه خانه تازه کن از رخت و بخت[2] نو

(۷۳۹)

[3]من که و نام کدام آنهمه تو آنهمه تو[4]    جم که و جام که و آنهمه تو آنهمه تو[5]
[6]آتش و آب درین بادیه سودا نپزد    پخته و خام کدام آنهمه تو آنهمه تو
صید را جذبهٔ صیاد کشاند بکمند    دانه و دام که وآنهمه تو آنهمه تو[7]
کار قاصد چه و تبلیغ رسالت پی چیست    سر پیغام کدام آنهمه تو آنهمه تو[8]
گل نیرنگ بجز صورت بیرنگی نیست    صبح و شام کدام آنهمه تو آنهمه تو[9]
زلف زنار سر کاکل تسبیح شکست    کفر و اسلام کدام آنهمه تو آنهمه تو[10]
[11]بار منت نکشد گردن یکتامنشان    لطف و انعام کدام[12] آنهمه تو آنهمه تو
[13]در غم آباد ملك صورت آبادی نیست
در چه و بام کدام آنهمه تو آنهمه تو

---

۱.ع۱: 'چتر'    ۲.ر: 'و' زائد
۳.ع۳: غزل ندارد    ۴.ع۲: 'ای همه تو ای همه تو'
۵.ع۲: 'ای همه تو ای همه تو'    ۶.ع۲: شعر ندارد
۷.ع۲: 'ای همه تو ای همه تو'    ۸،۹و۱۰.ع۲: 'ای همه تو ای همه تو'
۱۱.ع۲: 'طوق'    ۱۲.ع۲: 'ای همه توای همه تو'
۱۳.ع۲: شعر ندارد

(۷۴۰)

[۱]راز دل گر بر کشایم بردمد خوناب ازو — ور در مژگان ببندم قفل گیرد تاب ازو

عشق ساقی گشته بیش از جرأت خود می مخواه — اینقدر همت که دریابد ترا دریاب ازو

موج ساغر جوش طوفان آمد و می قهر نوح — رخت هفتاد و دو ملت لطمه گرداب ازو

یوسف اندر چاه و مالك دور و اخوان در کمین — چشم بخت کاروان ترسم فتد در خواب ازو

چشمه سرپوشیده بی گم مانده سعی تشنه لب — سیر چشمان هم بروشن خاطری کور[۲] آب ازاو

مطرب ابریشم ز لعل باده رویان تاب زد — راوق جام بلورین مست پیچ و تاب ازو

او بمسجد شد بطاعت در پی تعظیم خاست — دست بر سر از دو جانب قامت محراب ازو

هر کسی را جزوی از اسباب عشرت داده اند — گل حریفی کو کباب از من شراب ناب ازو

هر که برتابد عنان از همعنانیها ملك
تا بتابی در نیفتی زودتر بر تاب ازو

(۷۴۱)

[۳]ظلمت آن طره است و نور آن رو — ما چو چشم سیه سفید برو

جبهه در سجده دارم از همه جا — روی در قبله دارم از هر سو

هر کس و میل خاطر از طرفی — من و آن سو که هست عشق آن سو

نیست محراب جز دو ابروی تو — سجدهٔ خویش کن بجبهٔ او

شاهبازیست چشمت آهو صید — زده بر سر اطاقهٔ ابرو

تو ز رخ پرده بر گرفته چو روز — صبح با شمع گشته در تگ و پو

دیده سر ازل مشاهده کرد — رو در آئینهٔ سر زانو

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲. ع۱: 'خاطر سیر'

۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد

چون ملك نیست درمیان محو است
گر نشان پر سمت بگو و مگو

(۷٤۲)

روز محشر گر برافتد پرده از سیمای تو | هشت جنت را بیك تن بخشم از بالای تو
[1]برنمیتابد دلت بار غبار خاکیان | دور بادا کردم از دامان استغنای تو
دامن افشان برگذشتی و گزند [2]چشم بد | جوهر هستی فشاندم بر قد رعنای تو.
از مقیمان ره عشقم که تا روزی مگر | آشنا سازم لب خود را بخاك پای تو
[3]هرمقلی نیست مخصوص کسی یعنی که هست | دوزخ غم جای ما و روضهٔ جان جای تو
بوی حسرت میخورد از جلوگاهت بر مشام | می تراود آرزوی دل ز سر تا پای تو
[4]شکوه لایق نیست باید طاقتی این کار را | گر نداری تاب آزار ای دل من وای تو
درزمین و آسمان سوریست پنداری که هست | هردوعالم غرق سودای من و غوغای تو

شب نمی خسپد ملك کاندر دل او میخلد
دشنها از شیوه های نرگس شهلای تو

(۷٤۳)

[5]دست از خویشتن بدار و[6] برو | جان بجان آفرین سپار و[7]برو
مزرع دل که شوره زار فناست | یاس را دانهٔ بکار و[8] برو
سینه ات موج خیز حسرتهاست | لختی از خون دل ببار و[9]برو

۱.ع۳: شعر ندارد | ۲.ع۲: 'و برای'
۳.ع۲،ع۳: شعر ندارد | ٤.ع۳: شعر ندارد
۵.ع۲: غزل ندارد | ٦،۷،۸و۹.ع۳: 'و' ندارد

سگ نفست قلاده را بگسست [1] — سر بطوق رضا در آر و [2] برو
سر کاهل تنی بسنگ بکوب — خیز و بر ناقه بند بار و [3] برو
از سویدا مباش تکمه طراز — سری از جیب خود برآر و [4] برو
بغلی جلوه ده در آغوشی — کمری گیر در کنار و [5] برو
بتراشی سفال و زر خوانی — سرعه کن نقد کم عیار و [6] برو
از میان بلا کناره مجوی — بمیان آی از کنار و [7] برو
تا ملك برهمن حسن صنم است
دل و دین را بما گذار و [8] برو

(۷۴٤)

[9] دل کآتش غم سوخته بر تاب و تب او — از زلف تو در روز فتاده است شب او
زخمم [10] سر سوزن نخورد دست نگهدار — ترسم که بهم بر ننهد بخیه لب او
بر دل ز گیا بافته ام کسوت صبری — تاب نظر ماه ندارد قصب او
هرچند که دل مبتدی درس حیا بود — بر بند حیا دوخته دست ادب او
بسمل شدگان مژده که برخاست غریوی — وآشوب قیامت گل شور و شغف او
آورده نیاوردهٔ ام ایمان محبت — بویی بدماغ ارزده نخل طرب او
در مکتب عشقست خرد کودك نورس — واجب شده بر چوب معلم ادب او
بگرفت ملك ملك عرب را و عجم را
صیت روش تازه و طرز عجب او

---

۱.ع۳: 'کمیست'
۲،۳،٤،۵،٦،۷و۸.ع۳: 'و' ندارد
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد
٤.ع۳: 'زخم'

(۷۴۵)

[1]ز خویش صابرم و نیستم صبور از تو | مباد دوریت از من که باد دور از تو
نهان ز دیده و دل در جمال تست عیان | ظهور یافت مسمای اسم نور از تو
غبار کوی تو دامن ز جنگ دیده کشید | اگرچه نور ابد یافت چشم کور از تو
چگونه دیده بدیدار استوار افتد | ز پا فتاده بیك جلوه کوه طور از تو
بهشت را بچه ناموس وننگ گیرم نام | نشان نیابم اگر در صف نشور از تو
درآری ار نمکین شیوه را بجلوه گری | بیك کرشمه دو کون آورم بشور از تو
نداشت مهر تو از هیچ ذره نور دریغ | که داشت سر بطون جلوهٔ ظهور از تو
شعار مغرفت و پرده پوشی صد عابد | برید رحمت و انگه برید عور از تو

تو از کجا ملك این پایه رتبت آوردی
که یافت حلّهٔ تشریف خیل حور از تو

(۷۴۶)

[2]صاحب مایدهٔ چاشنی خوانت کو | نمکی نیست برین سفره نمکدانت کو
از هوای چمنت بوی خزان می آید | باغبان تو چه شد ضبط نگهبانت کو
هر طرف کوی سری در قدمت میغلطد | چه شد آن دست تطاول خم چوگانت کو
این چه لوث است که در دامنت آویخته است | عصمتی بود چه شد کوی گریبانت کو
جز دل و دیدهٔ من آینه دار تو نبود | آه کو لمعهٔ خورشید درخشانت کو
[3]رشك بر سلسلهٔ مشك ختن می پیمود | پیچ و تاب سر زلفین پریشانت کو
توسنی در دل آب و عرق انگیختنت | سردی جلوه چه شد گرمی جولانت کو

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: 'عقد'

چار طاق دلم از چارطرف مسدود است		آشکـار آمدن و رفتن پـنهانـت کـو
خط حبس تو ملك در كف آزادی نیست
رهـن وارستگی[1] حجت و[2] بـرهـانت کـو

(٧٤٧)

[3]رسیـده عـربده در چشم و فتنه در ابرو		کراست حوصلهٔ دل کجاو طاقت کـو
کـلالـهٔ امـل و زلف وصل خم در خم		کـمر گه طرب و دست شوق مو در مو
شمیم خلد برین سیدمد ز خرقهٔ عشق		هـنـوز گـل نـدمـانیـده بـخیهـای رفو
مـی فسـانـه پیام غـم و سـروش بـلا		گـل تـرانـه خـروش دل و خـراش گلو
چو داغ درخور مرهم دو گیتیت مرهم		چـو درد درخـور دارو دوعـالمت دارو
نسیم نکهت یوسف دمد ز جلوهٔ گل		صبـا دمـاغ قـدح پـرورد ببـوی سبـو
سـنم کـه دوختـه ام گرد خرقهٔ ملکوت
طـراز کسـوت مـا حـی بـزیور یاهو

(٧٤٨)

[4]عشـقسـت کـز هر پردهٔ بر میتراود ساز او		بی صوت و حرف از سینها سر میزند آوازاو
بهر سفال جسم وجان پیوندها بر [5]استخوان		آرد یـکـی پـا درمیـان سررشتهٔ اعجاز او
حسن اوفتاده تازه فن من بوده مزدور کهن		غـم پایمزد صبر من جان دست مزد ناز او
بلبل صفیری بر[6] کشد بالی بپهلو در کشد		شـایـد بـجایی سر کشد اندیشهٔ پرواز او

---

١.ع١: 'و' اضافی		٢.ر: 'و' ندارد
٣.ع٢،ع٣: غزل ندارد		٤.ع٣: غزل ندارد
٥.ع٢: 'بندم'		٦.ع٢: 'در'

من در سماع صوفیان مجرای مطرب بزم آن | افسرده پی بر استخوان ابریشم آواز او
شمشیر زن طرف کله آهو فگن چشم سیه | شیران صد نخچیر گه اجری خور شهباز او
دل گرد باغی میپرد وز من نیازی میبرد | کاندیشه جان می پرورد در پای سرو ناز او
ترکانه خود را ساخته از خانه بیرون تاخته | شیرانه صید انداخته مژگان صیدانداز او
چون[1] بیخودیهای ملك دستی برمزی در کشد
دامن فرو گیرد بلب غالب حریف راز او

(۷۴۹)

[2]بچشم رفت غبار رهت سپندی کو | گزند سور شرار سم سمندی کو
فسون عشوهٔ او زاهرمن فرود آورد | بزهر مهرهٔ مژگان زهرخندی کو
بگرد حلقهٔ نخچیر ما طلسم که بست | ز خط برآمده مست آهوی کمندی کو
غبار دامن این سرو قامتان نشدم | چو آه پست و رسا جذبهٔ بلندی کو
ندوخت بر نگهش زخم سینه ام مژهٔ | دریغ غمزهٔ مژگان رخنه بندی کو
طلسم بستهٔ سحر نگاه او شده ام | رهین بند و کشادم کشاد و بندی کو
نگشت ناله گلو گیر و لب نبست ملك
هلاك یك نگهم سرمهٔ کشندی کو

(۷۵۰)

[3]نقل جگرتاب گشت چاشنی تیر او | مست کزك گشته ایم[4] از دم شمشیر او
یکسر و گردن منم در صف دیوانگان | گردن شوق منست عاشق زنجیر او

---

۱. ع ۲: 'گر'
۲. ع ۲، ع ۳: غزل ندارد
۳. ع ۲، ع ۳: غزل ندارد
۴. ع ۱: 'کشیده ایم'

راز ازل بـر گـرفـت راه ابد در گـرفـت — عشـق بـمـنـزل رساند زود من و دیر او
خـواه بدریا نهنگ خواه بهامون پلنگ — برق تر و خشك گشت حملهٔ شمشیر او
وای گر از صیدگاه آهوی دل رم خورد — وحشی[1] دشتی شود وحشت نخچیر او
چشمهٔ دل پیش ازین داشت اگر شورشی — در نـم آب جـگـر سـوخـتـه تـاثیر او
راز طست آب چشم جذر و مدش قبض و بسط — بـر ورق گـونـه نـصـب بـر مژه تقریر او
کلك و بنان جویبار نشو و نما صوت و حرف — سـطـح هـوا لـوح ثبـت نـاطقه تحریر او
حسن درین صیدگاه شرزه بر آهو گرفت — عیب بفتراك بست عشق هنر گیر او
عشـق سر اجزای تن تا اثر کیمیاست — بـوتـهٔ بیـنـش خلاص نور دل اکسیر او

چیست جهان بقعهٔ ما و ملك بقعه دار
دیـد حـق استاد مـن دیـدهٔ دل پیر او

(۷۵۱)

[2] مـخـزن جـوهـر حسـن آمده آئینهٔ او — گـره نـاصیـه قـفـل [3] در گـنـجینـهٔ او
حسن اگر[4] جلوه کند در نظر[5] جلوه پرست — چهـره بـر خـاك نهـد سـجده آئینهٔ او
[6] نیمکشت نگهت کشته[7] زخم دگر است — مـرغ دل چـنـد طپـد در قفـس سینهٔ او
خط مگو سبزه مگو نافه مگو مشك مگو — عـکـس بخت سیه ماست در آئینهٔ او
چیست غم ملحصل صحبت هر گوشه نشین — یـار او هـمـدم او مـونـس دیـرینهٔ او
ساقی امروز شرابی که بمستان پیمود[8] — بـود تـه جـرعـهٔ از بـادهٔ دوشیـنـهٔ او

---

۱. ع ۱: 'وحشی'
۲. ع ۲: غزل ندارد
۳. ع ۳: 'لعل'
۴. ع ۳: 'چمنی جلوه'
۵. ع ۳: 'سجده'
۶. ع ۳: شعر ندارد
۷. ر: 'مرده زخم'
۸. ع ۳: 'پیموده'

لاف دین زد ملك امروز زهی بی شرفی
بت برون آورم از خرقهٔ پشمینهٔ او

(۷۵۲)

[۱]بحمد اللّه برون کردم ز دل تا ذوق نام او — خلاص از دست قاصد گشتم و ننگ پیام او
نمی آید ز ناقص شیوه کاری به که بگذارم — بعشق ناتمامان عشوه های ناتمام او
ندارد ذره نور عشق و ذوق کعبهٔ وصلش — و گرنه هست مشرق تا بمغرب نیم گام او
گل این باغ را از جلوهٔ خوش نیست مگذارش — که ریزد در کنار زاغ گلهای خرام او
درین نخچیر گه بودم زبون قید صیادی — فشاندم دست و پایی و برون جستم ز دام او
ندارد ساقی ما گرمی افسردگان تا کس — همان بهتر که بر سنگی فرو کوبیم جام او.
دل از کویت گر امشب میرود مانع مشو جانا — که وارستی ز غار پرسش و ننگ سلام او
ملك در کوی او دیده است خواریهای بیش از حد
کند بخت ار مدد خواهم کشیدن انتقام او

(۷۵۳)

[۲]آنکه عرق در گلش چو ژاله نهفته — دل چو گره در خم کلاله نهفته
[۳]فیض لبش در مزاج غنچه سرشته — داغ غمش در درون لاله نهفته.
خوان غمست این بهرزه دست میالا — ریزهٔ الماس در نواله نهفته
هر شب از اندیشهٔ خیال تو در دل — می گذرد کاروان ناله نهفته
ابر بهاری ز شرح محنت بلبل — در بغل غنچه صد رساله نهفته

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲. ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱،ر: شعر اضافی

ساقی ما تلخ ساخت عیش حریفان　　نشأه او زهر در پیاله نهفته [1]

[2]دیده دل بر کشا ملك که به بینی
شرح فراق هزار ساله نهفته

(۷۵٤)

[3]چراست قصهٔ عشق تو بر زبان همه　　بیك کرشمه بنه مهر بر دهان همه
هجوم زاغ و زغن گل درین چمن نگذاشت　　ز غمزهٔ بزن آتش در آشیان همه
بجان گلخنیان فراق آب نماند　　که سوخت عشق تو تا مغز استخوان همه
[4]بصبر خویش مباشید غره بیدردان　　که غمزه سی کند امروز امتحان همه
بکش مکن حذر از آه آتشین نفسان　　که یك خدنگ نمانده است در کمان همه
بروز حشر شهیدان چو خونبها طلبند　　تبسمی کن و خاموش کن زبان همه
بعهد ما و تو حرف گذشتگان نوشد [5]　　که داد قصهٔ ما زیب داستان همه
بتحفهای غم آراستیم مجلس عشق　　شده است درد فراق تو میهمان همه
بر آتش دل عشاق آبی افشاندی　　و لیك دود برانگیختی ز جان همه
گذشت گریه ز حد موج خون بسست ملك
حذر حذر که خرابست خانمان همه

---

۱. ع۲، ع۳: شعر اضافی:　　سنبل شکی دمید بر سمن او
چهره مه در سواد هاله نهفته
۲. ع۲: 'دفتر'　　۳. ع۲: غزل ندارد
٤. ع۳: شعر ندارد　　۵. ع۳: 'برسید'

(۷۵۵)

[1]فرس بزین کش و در تاز همعنان کۂ | بمال فرق زمین فارس زمان کۂ
ز گل برنگ تسلی شدن ز بیخبریست | دیت مجوی دیت کشتۂ سنان کۂ
نه تحفه ات گذرانید ژندپوش ازل | یکی ز پوست برون آی ترجمان کۂ
بغیر لخت درونت نصیبۂ نرسد | جگر ز دیده فرو بار میهمان کۂ
قفس بهم شکن و گل فشان و نغمه چشان | درآبناله درآ [2] مرغ بوستان کۂ
چه قصها ز ندیم امل بیان کردی [3] | ببذلگی مثلی زیب داستان کۂ
هزار رخنه[4] زهر نغمۂ تو در جگر است | خراش سینه شدی مرغ گلستان کۂ
[5]عنان بطی مراتب سپار و گرم سپار | برین کریوه روان کرد آستان کۂ
ترا ز سر یدالله هزار و یك صفت است | بمحضری برسان زیب داستان[6] کۂ

ملك نه برهمنی نی صنم کۂ و چۂ
نه زان خویش نه زان منی از آن کۂ

(۷۵٦)

[7]خط سبزت صف نیرنگ بسته | شکستی بر سپاه زنگ بسته
سرینی چون دو بادام مقشر | کمر چون دستۂ گل تنگ بسته
بدن بکشا چو قرطاس خطایی | طلسم مانی و ارزنگ بسته
دهان پستۂ درهم خراشید | ز فندقهای نیلی رنگ بسته

---

۱.ع۳: غزل ندارد
۲.ع۲: 'ابزار و مرا'
۳.ع۲: 'نگیرد المی'
۴.ع۲: 'نغمه'
۵.ع۲: شعر ندارد
٦.ع۲: 'خامه بنان'
۷.ع۲،ع۳: غزل ندارد

رخ مقصود در ستر خفا ماند | چو دید آئینهٔ دل زنگ بسته
گرفت و وا نشد زین زهر حرفان | که شکر خویش را بر تنگ بسته
ز شاگردان چو دید استاد نورس | که دست زهره را بر چنگ بسته
ملك بگرفتمش در بر چنان تنگ
که آغوشم ز بویش رنگ بسته

(۷۵۷)

[1]بکشا در وسیله مکن دست و پا گره | کارش ندارد آلت پیوند با گره
در تارو‌پود فصل فسرده است رنگ و بو | در کارگاه نامیه نشو و نما گره
بس کز سراغ گمشدگان گرم پویه گشت | صد جا نفس بسینهٔ پیك صبا گره
عشاق هر سرود که از سینه برکشند | مطرب زند برشتهٔ ساز و نوا گره
چشمی که دام بر صف آزادگان کشاد | پرواز گشت بر پر مرغ هوا گره
هرسو کمینگه خطر او فتاده است | بر پای کاروان ز صفیر درا گره
آنجا که عکس پرده درافشاگری کنند | گردد نظر در آئینهٔ سر نما گره
بر یکدگر فتاد ز نیرنگ فتنها | بر ابرویش جفا خم و بر مو بلا گره
جوشید عقده بر نخ شریان ملك برقص
دستی دو برفشان ز دل و برکشا گره

(۷۵۸)

[2]ای بعهد تو صبر کم مایه | آرزو با فراق همسایه
نرگست را کرشمه مشاطه | عارضت[3] را بنفشه پیرایه

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ع۳: غزل ندارد
۳. ع۲: 'چمنت'

پدرت ناز و مادرت عشوه　　شکرت شیر و غمزه ات دایه
دو جهان از سموم بادیه سوخت　　ابر تا بر که گسترد سایه
باختم در[1] مقمران بلا　　بیکی داد سود و سرمایه
[2]تن نحیف و بلا ستیزه پرست　　دل ضعیف و ستم قوی مایه
بنده ات حاکم و ملك محکوم
چهره ات مصحف و خطت آیه

(۷۵۹)

[3]دل گشت اخگری ز سویدای سوخته　　در رهن رشحه ایست تمنای سوخته
آتش بسینه میزنم از دست آرزو　　کو شربت آب وصل باطفای سوخته
رایح نساخت سکهٔ غم را بشهر و کوی　　مرهم نداد دست بسودای سوخته
مرهم بداغ رسم خرید و فروش نیست　　نقدی نمی دهند بکالای سوخته
تسکین نیافت آتشم از باد و دامنی　　روغن شد آب جلوه در اطفای سوخته
آئین شهر و کوچهٔ دل بستم و کشود　　هر داغ دیدهٔ بتمنای سوخته
بر مشت خار و خس زده برباد داد و رفت　　برقی رسید و کرد مداوای سوخته
ره بسته بر تردد باد این چه آتشست　　جوشیده آب و خاك ز غوغای سوخته
بیگانهٔ دواست ملك شعله هم نکرد
انگشت آشنا بسراپای سوخته

(۷٦۰)

[4]طوفان اگر کشد بمیانت کنارهٔ　　کشتی بساحل ار نرسد تخته پارهٔ

---

۱. ع۲: 'از'؛ ر: 'با'　　۲. ع۱،ر: شعر اضافی
۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۴. ع۳: غزل ندارد

بی بهره ام مساز و بنومیدیم مسوز
در خود پیالهٔ نرسد سنگ پارهٔ

اول سری بزیر بغل می دهد بلا
چون کرد کار خود نتوان کرد چارهٔ

از سینه برکش این کف خون فسرده را
در جنب[1] دوزخی چه سگالد شرارهٔ

نطق و سکوت در نظر خاکیان یکیست[2]
حرفی اگر[3] ز دست نیابد اشارهٔ

نه جلوهٔ نه گردش چشمی چه کرده ایم[4]
آغوش ار نمی رسد آخر نظارهٔ

دارم بنذر[5] مشهد پروانه صد چراغ
قندیل عشق[6] اگر بفشاند شرارهٔ

عشقست فتنه اختر بختست متهم[7]
ورنه[8] چه زاید از حرکات ستارهٔ

دل برشکست و بست حوادث بنه ملك
جامی بخواری ار نرسد سنگ خارهٔ

(۷٦۱)

[9]گو دل از سینه راز بر رو[10] نه
گریه کرد و سری بزانو نه

عازم[11] جاز می براه فنا
دو جهان را بمان و یکسو نه

کرد سنگ لحد ته سر کش
بستر مرگ زیر پهلو نه

گوهرت را ز مغز خاره برآر
خرج این کار دخل بازو نه

عملت را بدست خود برسنج
تا بچربی خودی بیکسو نه

خاك را سنگ پای سنگ انگار
چرخ را کفهٔ ترازو نه

---

۱.ع۲: 'حرب'
۲.ع۲: 'یکیست' ندارد
۳.ع۲: 'گرت'
۴.ع۲: 'واقعست'
۵.ع۲: 'نظر'
۶.ع۲: 'قرب را گر'
۷.ع۲: 'هرچه میکند ای بخت شکوه چیست'
۸.ع۲: 'آخر'
۹.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۱۰.ع۱: 'بیرون'
۱۱.ع۱: 'عازمی'

غـل و زنـجیر جـان بهـم بـر در	بـنـد و زنـدان تـن بیك سـو نـه
سـکـهٔ سـجـده گر برآید قـلـب	داغ شـو بـر جبیـن هـنـدو نـه
چـارهٔ بـاز گشـت لـب در کـز	پـنـجـهٔ انـفـعـال بـر رو نـه
نـه بـآزرم اگـر رود نـمـطـی	عـذر بـر طبع مـعـذرت جـو نـه
سـخنـت عـار شـد بـچین بفرست	هـنـرت بـار شـد بـر آهـو نـه
هـر چـه بـاشـد ز پوشـش ز خورش	درنـورد و بـزیـر زا نـو نـه
مـلك افسـانـهٔ تـو بیـداریسـت
خـواب را رخـت بـر سـر کـو نـه

(۷۶۲)

[1]ای بـدام دل مـقـیـد بـلـبـلی پـروانـه‌ٔ	عشق خود کامی نیارد خوش دلی دیوانه‌ٔ
با هما پهلو مزن این عرصه جای صعوه نیست	عـرض آزادی مـبـر در قید آب و دانـهٔ
ای سـفـرنـا کرده با دریا نبردان همسری	فـکـر را دستور ده تـا زیر کـان همخانهٔ
خاك هم دارد نصیبی حصهٔ در شیشه کن	بـاده ده کـو قـطـرهٔ کم بـاش از خمخانهٔ
چشم بخت ما مگر در خواب بیند روی وصل
ورنه بیزار است خود شمع از چنین کاشانهٔ

(۷۶۳)

[2]بهـلا کـم ره اهـمـال مـده	فـرصـت غـمـزهٔ قتـال مـده
غـم کـه از مـاسـت بخروار دهی	شـادی از تـسـت بـمثقـال مـده
حسـن یـکتا ز مثالسـت بـری	دل چـو آئیـنـه بـتـمثـال مـده

---

۱. ع۲، ع۳: غزل ندارد	۲. ع۲، ع۳: غزل ندارد

روی در کــعبـــهٔ امیــد آور | پشــت بــر قبلــهٔ آمــال مــده
درد را اشك کــن و بــر مژه ریز | مهــلــت حســرت سیــال مــده
صــدمــت درد قــوی پــایه رسید | پــــایـــهٔ ضــعف بـزلــزال مــده
نــرخ بر یــوسف مــا زهرهٔ کیست | دل بـــه بیــعـــانـــهٔ دلال مــده
مــلك افتــاده ز پــروانــه کــه گفـت
نیــم بســمــل شــده را بـــال مــده

(٧٦٤)

[1]چشــمم ببند و گوهر دیدم بدست ده | مــژگــان زهــمکشا و کــلیدم بدست ده
بی حـجتـی گــذر نــدهــندم چو قاطعان | خــط نـجــات حبــل وریــدم بدســت ده
گوشم براه مژدهٔ رحمت کشاده چشم | رفتــم ز دســت ذیــل نــویدم بدست ده
چشمم ز خارزار ترا هست لخت لخت | بــرقع بــرافــگــن و گــل دیدم بدست ده
از گریهای مست خمار از سرم برفت | بــکشــا لبــی و جــام نبیذم بدســت ده
از حرف و صوت نقش و نشان ساده گشته ام | اکنون عنان گفت و شنیدم بدست ده
خوفــم ز پــا فــگــنــد دریـغــا ز قــامتــی | رفتــم ز دست دست امیدم بدست ده
بــکشــا مــلك بـزمـزمــهٔ عقــدهٔ دلــم
نــورس بـخوان و پای نشیدم بدست ده

(٧٦٥)

[2]کــرشــمــه تــن زده بــا تیغ جان زدای کــه چه | بخاسشی لب لعلی ز خودسرای که چه
هــنر بــرهــنــه نــماند ز عیب پرده بکش | خـفــای جــوهــر تیغ گهر نمای که چه

---

١.ع٢،ع٣: غزل ندارد    ٢.ع٢،ع٣: غزل ندارد

چو بوسه از لب افگار من[1] کشید ز دست | بدوش پای[2] دوچنبر ز خاك پای که چه
ز صوت مهر به بیگانگی کشیدن گوش | زبان بزمزمهٔ حرف آشنای که چه
ز خشم راندن و صد چشم ساختن یك چشم | بشکل حلقه نظر بر در سرای که چه
کنون که راز بمهراست پاس لب شرطست | چو گل کند کجه این کو وآن کجای که چه
هزار دل ببر و در عیار خود مفزای | بیك دو قلب چو نو کیسه خودنمای که چه
بصلح عامی و با من بجنگ خاص چرا | بغیر من همه جا آشتی بجای که چه
نه ناله را اثری و نه گریه را ثمری | بوای وای که خندد بهایهای که چه
نگاهت از پی محمل چو گرد ماند بجای | دوانده گوش بدنبالهٔ درای که چه
جنین گریه فسرده است در مشیمهٔ چشم | بمهر گرمی لبهای خنده زای که چه
در سرشك نبستم که قفل شد دریا | چو گردباد بگردابم آشنای که چه
بیکدو لطمهٔ دیگر سفینه دریائیست | بچار موجه زدن هرزه دست و پای که چه.
بشهر و کوچه ببستن طریق آمد[3] شد | بسنگ فتنه شکستن در سرای که چه

بعهد شاه نگشتم ز ظلم عهد آزاد
سخن خدیو بداد از سخن خدای که چه

(۷۶٦)

[4] من کیم بر گذر شاهسواری مانده | جسم بر باد فنا رفته غباری مانده
منم آن لاله که در بادیهٔ سوختگان | داغ بر سینه ز هجران بهاری مانده
آستین بر بد و نیك دوجهان افشانده | هرچه جز مهر و محبت بکناری مانده
چمن ما شده آتش کدهٔ برهمنان | خرمن گل شده و پشته[5] بخاری مانده

---

۱. ر: 'من' ندارد
۲. ع۱: 'بدور باش'
۳. ع۱: 'و' اضافی
۴. ع۲: غزل ندارد
۳. ع۳: 'و دشنه'

بر گذرگاه صبا جوهر جان افشایند
که برخسار تو هر گوشه[1] هزاری مانده

پا باندازه بنه بر سر کو غره مباش
کز شهیدان تو هر گوشه هزاری مانده

بدل[2] افسردگی نالهٔ من خنده مزن
برحذر باش کزین شعله شراری مانده

[3]هرچه هست از پی کاریست چه ماتم چه سرور
غم بکاری شده و عیش بکاری مانده

ملك از لاله و گل جوهر معنی مطلب
که درین باغ چنین نقش و نگاری مانده

(٧٦٧)

[4]ای تازه گل چمن ندیده
وی نورس انجمن ندیده

چو صبح بگاه رخت بسته
غربت زدهٔ وطن ندیده

چون روح مجرد از علایق
بر چهره غبار تن ندیده

بگریخته ز امهات و آبا
روی دل مرد و زن ندیده

چون کبك دری بگریه خفته
یك خنده بصد دهن ندیده

در آبله غوطه خورده چون شمع
بگداخته و لگن ندیده

الماس تر از مسام رسته
گوهر شده و عدن ندیده

جنت ز تو شاد تر نه بیند
ماتم زده تر ز من ندیده

از حجله بجز لحد نخفته
از حله بجز کفن ندیده

دارد ملك از فراق یوسف
آن دیده که پیرهن ندیده

---

۱.ع۳: 'و گر در یاری'
۲.ع۳: 'بر دل'
۳.ع۱،ر: شعر اضافی
٤.ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۷۶۸)

[1]بـدیـوارم بجـای خشـت در نـه | ز خاکم گل کن[2] و با سنگ بر نه
اگـر بردی زدی درباختی مفـت | زدی[3] بـردی بر[4] افگن واو بـر نـه
بکزلك مـی نـویسد شرح عـالم | درو مـحـوم سـر طـومـار بر نـه
صفـا شهـری بود ظلمت حصاری | اسـاس نـور ازیـن زنـدان بـدر نـه
فنـا پستر کن و بس نقد هر جنس | بدوخشتـی بگیـر و زیر سـر نـه
بـرآی از تـنگـنـای و پهن بنشین | ز طـول و عرض خود را مختصر نه
بـصد نیـرنگ رنگـی بر نکردی | بـه پیچ اوراق و در خـون جگر نـه
لبـاس از مـرگ بستـان و کفن ساز | کـلاه از تـرك کـن بـر ترك سر نه

ملك تـاچند و کـی این کو وآن کو
کـه گفتـت خـویشتـن را در بدر نـه

(۷۶۹)

[5]خورشید چون ز نور فروهشت سلسله | بکشـای از گـلوی سحر تیر مرسله
از آستین فطرت من روح نفخه ایست | مـریـم بـنکهت نفس کیست حامله
دهقـان بی زراعـت و سـالار بی کله | مـداح بـی تـوقع و مـمدوح بی صله
عکـس مـرا مـحیط نیارد شد آسمان | بحـر وجـود ژرف و عدم تنگ حوصله
عضوش چو عقده منفصل اولی نه متصل | آنکـو میانـهٔ دو گهر جست فاصله
هستی مبـاد تهمتی عکـس نیستی | آه ار نهـنـد آئیـنـهٔ در مـقـابـلـه

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد    ۲.ع۱: 'کن' ندارد
۳.ر: 'و' اضافی    ۴.ر: 'بر' ندارد
۵.ع۲،ع۳: غزل ندارد

بـــازار تیـــز رشتـــهٔ بیتـــاب آفتـــاب یـوسف بـمـصـر یـافـت مراد معـاملـه

وام زمـــان بـذمـــه شـغـلـم ادای رفـت تـرسـم بهـرزه خرج شود دخل مشغله

پـروانـه گـرم سنج نوازی ز بال خویش در رقـص شـمـع تـاج بـر افگنده مشعله

ثابت شده است نسخهٔ حق نیست غیر تو بـر صـفـحـهٔ وجـود بـکـش خط باطلـه

نه گوهر سپهر ملك سفت و در کشید

پس بـر گـلـوی نـاطقه پیوست مرسله

(۷۷۰)

[1] چـون مـژه سر در جگـر مـن منـه مشقـب غـم بـر گـهـر مـن منـه

داغ یــکــی بـر دل مـن سـوختـی داغ دگـر بـر جـگـر مـن منــه

گـریـه بشور آمـد و لـنگر گسست ایـنهـمـه بـر خشك و تـر مـن منـه

طـایـر بـی بـال و پـرم دانـه کـو چشمـــهٔ دام آب خـور مـن منـه

نـامـــهٔ انـدوه کـم از تیـر نیسـت در شـکـن بـال و پـر مـن منــه

پشـت بـخـم داده کـمـان بـلا جـز هـدف از پـا و سـر مـن منـه

جـغـد ز ویـرانـهٔ مـن[2] پـا کشید عیـب بـکـنـج هـنـر مـن منـه

عکس ملك یافتم از عکس خویش

آیینـــه شـو در نـظـر مـن منـه

(۷۷۱)

[3] چـه بستـهٔ در خـواهـش بخنده[4] آی کـه چـه کلید گنج لب تست بر کشای که چه

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲.ع۱: 'ما'

۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد ٤.ع۱: 'ز در در'

چه غوطها که نه در بوتهٔ بلا زده ایم نمانده غش چو محك تیره بر میای که چه

گلی ز جنبش باد صبا قرارت نیست چو بوی خود چه شدی یکنفس بپای که چه

بیاد لعل تو الماس میچکد افسوس یکی توهم بتاسف لبی بخای که چه

تو عین جمله ورای تو کو سوای تو کو ز ما سوا شدی اما ز ما سوای که چه

رخت ز نعمت الوان کشید خوان خلیل تو میزبانی و مهمان تو در صلای که چه

ملك بزمزمه آمد مقام ابراهیم

بکوب دستی و پایی بهم بسای که چه

(۷۷۲)

[۱] نفس در سینه پیچ و تاب خورده که از مغز جگرها آب خورده

چرا بر تیغ کوه آن گوسفندم که آب از خنجر قصاب خورده

گیا شاداب می روید ز خاکم ز موج دامن او آب خورده

چرا رکن یمانی گشته از جا شکستی بر صف اصحاب خورده

بت خارا بآب سبحه تشنه خم زنار پیچ و تاب خورده

دواسپه تاختند این چار صف را دو دست باده در محراب خورده

دل بلبل شد از شبنم نمك ریز صبوحی گل دم مهتاب خورده

بگرداب شراب انداز رختم منم طوفانی غرقاب خورده

ملك از صاف ساغر دل گزید است

که لای حرف و درد ناب خورده

(۷۷۳)

[۲] ای طایر آشیان ندیده از سایهٔ خویشتن رمیده

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد

چون ذره بباد در نشسته — چون قطره بخاک آرمیده
دوری تو برگزیده مارا — دور از تو هزار غم رسیده
چون خاک بروی[1] هم نشسته — چون اشك بروی هم دویده
چو آب خضر حیات ظلمت — بر چهرهٔ خویشتن تنیده
کوچك سالی بزرگ حسرت — البرزی و ارزنی که دیده
دل[2] بر کف و دیده لب[3] فشرده — صد دجله بقطرکی مکیده

شق کرده ملك لباس هستی
چون باد ز خود بدر دویده

(۷۷٤)

[4]چو دل بنوحه[5] درآید بگریه تن درده — هزار دجله[6] بداما‌ن و آستین سر ده
شرار آه تو شمع[7] هزار انجمنست — اساس خانه بطوفان آتشین بر[8] ده.
[9]شکست قوت پرواز مرغ گلشن قرب — که گفت بال و پرش بر کن آنگهی سر ده
[10]دلت ز بادیهٔ [11] رستخیز تشنه ترست — بر آر آهی و سر در نهاد کوثر ده
[12]شبست ساقی خوش باش بادهای نهفت — سپهر گو قدحی پر کن و باختر ده
[13]شمیم باغ جنان میدمد ز داغ جنون — گلت شگفت نسیمی بزلف عنبر ده

۱.ع۱: 'روی' — ۲.ع۱: 'لب'
۳.ع۱: 'دل' — ٤.ع۳: غزل ندارد
٥.ع۲: 'بموجه' — ٦.ر: 'گریه'
۷.ع۲: 'شمعی' — ۸.ع۱: 'در'
۹و۱۰.ع۱،ر: شعرندارد — ۱۱. خوانده نشد
۱۲و۱۳.ع۱،ر: شعرندارد

سی از تو نقل ز من خنده[1] بین و گریه[2] مکن　　در آ بعشوه و ساغر ستان و ساغر ده

[3]ز دود خط تو بگداخت دودمان دو کون　　کرشمهٔ کن و پاداش هفت کشور ده

[4]برد ز عرض خطایم ز کردها مگریز　　اساس خانهٔ آمال یك بیك بر ده

[5]ملك تو گوهری کو خزانهٔ ملکوت

بخاك پای سفال آب روی جوهر ده

(۷۷۵)

[6]عشق مسند نه دل کشته و جا افگنده　　بقفا خفته و پا بر[7] سر پا افگنده

گل و ریحان زده در مغز سفال همه خویش　　چمن ما سپر نشو و نما افگنده

آه اگر پیکر کاهی ندهد پشت بکوه　　صرصر آه برین[8] مشت گیا افگنده

میل طبع از دوطرف رهزن سالك شده است　　باد در بادیهٔ خوف و رجا افگنده

سر هرمرز درین بادیه تیغ دو دم است　　دشت در[9] دشت سر افگنده و[10] پا افگنده

پالهنگم بگلو دست بگردن بسته　　نطع گسترده برو ریگ فنا[11] افگنده

عشق سرسبزی این کشت بآتش سر داد　　آب برقست که در خرمن ما افگنده

این چه طور است که هر گوشه کلیم اللهی　　لوح بشکسته و از دست عصا افگنده

عکس این خویش پرستان شده درد ته جام　　پیش شان آئینه خود را ز صفا افگنده

ناقه راهی بغلط رفته و مجنون از پی　　میدود گوش بر آواز درا افگنده.

نفس سوخته از بوی تمنا وا سوخت　　جرم بر گردن تاثیر دعا افگنده

۱. ع۲: 'گریه'　　۲. ع۲: 'خنده'

۳،۴و۵. ع۱،ر: شعر اضافی　　۶. ع،ع۳: غزل ندارد

۷. ع۱: 'بر' ندارد　　۸. ر: 'باین'

۹. ع۱: 'بر'　　۱۰. ع۱: 'و' ندارد

۱۱. ع۱: 'روان'

بلبل از بال و پر افراشته بر گلبن چتر | برگ گل غاشیه بر دوش صبا افگنده
استخوان ریزه ام از خاك حضیض كه [1]گرفت | سایه اش ناخنه در چشم هما افگنده
پنبه بر داغ كفن گشت و نمكها كافور | دردها گشته و بر راه دوا افگنده
بار شوقت سر و گردن بشكستن بگذاشت | شانهٔ هر كه ز جا رفته بجا افگنده
شوق سوی تو سراسیمه دوان چرخ زنان | میدود تاج ز سر كفش ز پا افگنده
آبم از سر بگذشت آتشم از پا انداخت | خاك و بادم بعبث طرح بنا افگنده
چاك دل بخیهٔ صد راز فگنده است برو | گفتگو رخنه درین پرده چرا افگنده
تنگ چشمی نظر از اطلس شاهی برداشت | مژه در خرقهٔ پشمین گدا افگنده
خود برون آمده از شقهٔ گیسوی دو صبح | سایهٔ هردوجهانرا بقفا افگنده

ملك از هرچه جز او تافته چون سجده جبین
سر خود بر سر تسلیم و رضا افگنده

(۷۷۶)

[2]زهی غرور بخود معتقد چرا شدهٔ | بحرب گاه بلا منعقد [3] چرا شدهٔ
رفیق نا شده از گرمی جگر نفست | ز سرد باد امل منجمد چرا شدهٔ
[4]كشاده اند ز هم ذره ذره تركیبت | بصد هزار گره متحد چرا شده
ز ازدحام برآ تا یكی شوی انبوه | بسان فرد بمجموع ضد چرا شدهٔ
توئی محیط دو كون و ثبوت جمله بتست | برآ ز شبه تسلی نبد چرا شده
بغیر حبل متین نیست اعتصام وفا | تو در شكستن پیمان بجد چرا شدهٔ

ملك مكن كه بامداد تست فتنه قوی
بحرب خویش بلا را ممد چرا شدهٔ

---

۱. ع ۱: 'اوج'
۲. ع ۲، ع ۳: غزل ندارد
۳. ع ۱: 'مستعد'
۴. ر: شعر ندارد

## (۷۷۷)

[1]حرصها گرگ و نفسها برّه — کلّه کلّه هوس بیك تره
رشتها نطع و ریگها پشته — حملها تیغ و زخمها درّه
می دمد صبح بال و پر بکشا — روز پرواز شو نه شب پرّه
شعلهٔ آه کرد خورشیدی — شد شرر پاره پیکر ذرّه
بدل از خواهشی شود موجود — باد معدوم صرف بالمرّه[2]
ای چو خورشید تاج بخش از نور — غرّه گشتی بعاریت غرّه
قفل دل بر کشایشی نپرید — که کلیدش نگشت از پرّه

بدرخشید ازو ستارهٔ تاج
ملك آورده ایزدی فرّه

## (۷۷۸)

[3]از جگرم عود بمجمر منه — سوخته را باز بر اخگر منه
بی مزهٔ جز کزك دل مچش — خون خور و لب بر لب ساغر منه
غیر بسوز تو سزاوار نیست — داغ مرا بر دل ابتر منه
سیر درین بادیه سرگشتگیست — تا برهش سر ننهی سر منه
اختر کان خوار تر از اشك ماست — هان لقب جود بگوهر منه
دل بنصیحت بده و تن بوعظ — خواهی اگر سر ننهی سر منه

آه ملك جیب ترا شد بخور
این خله در سینهٔ من بر منه

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲. ع۱: 'نامره'
۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد

## (۷۷۹)

[1]گزند نیست درین حلقه وقت را خوش نه　　سپند خندهٔ آتش بود بر آتش نه
تو سیر بردو مقمر نشان تختهٔ نرد　　چو هست مهر بلست تو خصل برشش نه
تو فرش جادهٔ سالك چو عزم منزل گیر　　صبا شود سر دستی [2] بزیر مفرش نه
ز خویش فردی و مجموعهٔ دو کون توئی　　که گفت تفرقه بر خاطر مشوش نه
نماند گوشه نشینی که نه نشانهٔ تست　　خدنگ عربده در تنگنای ترکش نه
شرر بجنبش مهمیز باد اوج گرفت　　تو نیز پاشنه بر کردگاه ابرش نه
ز شهریان صفائیم نه حصاری جنگ [3]　　نه ظلمتی سر زندان آهنین وش نه
دلم ز زنگ کدورت برست و باز نرست　　نگفتم آینه از غش برآر و بر غش نه
بهر قدم خطری خفته وقت بیداریست　　گذار بر دم شیر است کنده بر تش نه

ملك خلاصهٔ این سفره ذوق سرجوشست [4]
لبی بشور بمز داغ بر نمکچش نه

## (۷۸۰)

[5]در ثبات عهد و پیمان تکیه بر خارا زدی　　بادهٔ پیمان بزن پیمانه [6] بر دریا زدی
کان گوهر را نثارصیت خود کردی چو کوه　　پشت پا بر حاصل دنیا و ما[7] فیها زدی
جود هر کس زد بدارالضرب معنی سکهٔ　　جمله را برهم نهادی مهر بر بالا زدی
کنج دادی و خریدی ننگ و ناموس دکن　　مالك اندر بیع یوسف کی زد این سودا زدی

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۲. ع۱: 'پرستی'
۳. ع۱: 'رنگ'　　۴. ع۱: 'خوشیست'
۵. ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۶. ع۱: 'پیمانه' ندارد
۷. ع۱: 'ما' ندارد

نام خود را سکه کردی بر در بطحا روان	نوبت داد و دهش بر رستهٔ مینا زدی
نورست چون دفتر شاهیست بر طاق بلند	کوس رفعت بر کنار بام او ادنی زدی
خرمن همت بر افشاندی چو همت کوه کوه	توده کردی حاصل دنیا و پشت پا زدی
غیر ابراهیم عادلشه که شان خطبه داشت
نوبت معنی سلك بر طارم اعلی زدی

(۷۸۱)

[۱]لابهٔ دون همتست مایهٔ شرمندگی	حرص ندارد بکف غیر سرافگندگی
ظلمت آب خضر سد سکندر مباد	زنگ فنا برتراش ز آینهٔ زندگی
عقل باین برگ و ساز عاشق تختست و تاج	تا زکه گیرد خراج گوهر فرخندگی
عشق نه بیع و شراست ننگ زلیخا که داشت	سهم ز نابودگی[۲] با همه ارزندگی
رزق بسعیست نه طوع بصدقست هست	روزی بی روز مزد طاعت بی بندگی
اختر رخشان بود آب بقا را نشان
نیست ملك غیر دل گوهر پایندگی

(۷۸۲)

[۳]بر سرم زد جنون صحرایی	کوه را مژده دشت پیمایی
رشتهٔ قامت تو آزادی	بستهٔ جلوهٔ تو رعنایی
سلك جمعیت حواس گسست	شد پریشان دماغ رسوایی
می دوم همچو دیده بر سر راه	در مقامی که سر کند پایی

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد	۲. ع۱: 'ز نان بود'
۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد

نــاخــنــی بــر دل تــو بــنــد نــکــرد    آه و انــگــشــت مــعــذرت خــایــی
پــی نبــردم بــکــار دل تــا چــنــد    کــوه بیــزی و دشــت پیــمــایی
گــریــه اینــك بــدست مژگــان داد    دامــن دل بــاشك پــالایــی
نــورســم در مــقــام ابــراهیــم    ســجده را مــژده جبهــه آرایــی
استــخــوانــم بتــوتیــا بــردند
مــلك و کیــمیــای بینــایــی

(۷۸۳)

[1] هــزار بــادیــه شــوقم بسینــه سر دادی    در آمــدی ودوعــالــم ز دل بــدر دادی.
ز داغ تســت شبستان عشق روزستان    چــه شــمــعهــا کــه بخلوتگه سحر دادی
من آن برهمن دیرم که بت خرابم کرد    هــزار کــعبــه ز آب و گــلــم بدر دادی
ز خــلــط فــاســد عــلــت برآمد اعضایم    رگــم بــکــاوش و خــونم بــه نیشتر دادی
بــروی داغ کــشیــدم ز سیــنــه سفرهٔ درد    کــف نــمك جــگــر پــاره مــا حضر دادی
فتــاد کــار بســرپــای کــم نیــاوردیــم    بــعشــوه دل بــربودی ولــی جگــر دادی
ازین نوید که با وصل بوده دست و بغل    هــزار حــلــقــهٔ بــازو بهــر کــمــر دادی
امید از تو[2] بریده است عشق دریا دست    سزای آنــکــه چــرا دل بــمختصر دادی.
ملك ز حصر مراتب بریست رتبهٔ عشق
هــزار پــایــه از آن بــرتــرم کــه بــر دادی

(۷۸٤)

[3] پیشــه اسـت داغــکــاری کــارم فتیله تابی    بــر شــاخ دســت چیــده گــلهای آفتابی

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد    ۲. ع۱: 'تو' ندارد
۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد

چون پی بنقب خیزد کنج اوفتد بغارت | آبــادیــم نــکــردم گــرد درخــرابــی
در اولین فسـانـه بـرداشتم سرودی | بیدار شد بقتلم مژگان نیمخوابی
در بـزم آزمـایـش هـم دورهٔ نخستین | دادم ز دست خود را داد از تنك شرابی
دنیاست پیر زالی طوفان تف تنوری | نـوح و سـفـیـنـه سازی در ورطهٔ خرابی
چون جوهر سجرد رنگ عرض ندارم | نه خـاکیم نـه بـادی نـه آتشی نه آبی
ترسم که بر ضمیری عکس افگند خطایی | آئینـه بـر کشیدم از زنگ نـاصوابی
چون نافه تنگ ظرفم بر خود چرا نه پیچم | نه حـرف مـن بیانی نه درس من کتابی .

کـردم حـریف خود را سرّ ملك چه پوشم
از شیشه می برآمد دست از تنك شرابی

(۷۸۵)

[1]ز آه خشك چه گل غیر چشم تر چیدی | کـه آستین ز گل و دامن از ثمر چیدی
دمید غنچهٔ صبح و تو چشم بستهٔ خوابی | شگفته شو چو گل از گلشن سحر چیدی
ز گریه ات که بدخشان دیده رنگ گرفت | چه لعل پاره ز سیلاب اشك بر[2] چیدی
ز پشت بـام ازل تا دراز کردی دست | ز شـاخسـار امـل صد بغل ثمر چیدی
کـرا بـنـعـمـت الوان غم صلا دادی | هـزار مـایـده بر روی یـکـدیگر چیدی
فتیلـه بـافتـی از برگ لالـه رنگا رنگ | بسـاط داغ بـروی دل و جـگـر چیـدی
بگریه مشت گلی ساختی ز خاك بدن | در سـرای فـنـا را بـمـرگ در چیـدی .
بـزهـرخـنـد درآمیـختـی کرشمهٔ شور | چـه داغ تلخ که بر مغز گلشکر چیدی
تـو مـرد بـازی چرخ کهن قـمـار نـهٔ | بسـاط نـوحـه فـگندی و مهره برچیدی

مـلك بـمنصب پروانگی چو داغ بخند
گـل چـراغ بـمـنـقـار بـال و پـر چیدی

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ر: 'چشم تر'

(۷۸۶)

[1]کـه داشـت بر در دریوزه لابهٔ سحری
پگـاه خیـز تـر از آفتـاب دربـدری

شـدی ز حسـن مـوالیـد پـایمال فضول
ز عشق این سه پری گشت هیأتت سپری

شده است غاشیه دار تو بال سدره پران
دو کـون رفتـه بـگـرد بسـاط جلوه گری

بحول و قوت عشق و محبتم قسم است
یکی که از تو بری شد سزد ز هردو بری

فـروختیم متـاعـی بـمفت آن دل بود
عـجـب تـر آنکه خریدار بود رهگذری

چـو تیـر گشت هدف گیر خامهٔ تقدیر
کـجا صحیـفهٔ تقدیر[2] و قـدرت بشری

ز تلخ و شور که یوسف چشیده بود از قوم
چـه زود بر رخ اخوان کشید ماحضری

تمام گوهر و از نور چشم و گوش پر است
صدف که کوری او هست توأمان گری

ز شـاخ و بـرگ تصور گل دلیری چین
کـجـا دمد گل شیری ز تخم پیچگری

اگـر ببـنـد تـو افتـد مـلك نفس مکشا
که نفس شیشهٔ افسونگر است و حرص پری

(۷۸۷)

[3]دل یـکـطرف از عـالم خاکی نگرفتی
جان از کف صددغدغه ناکی نگرفتی

بـا تیغ دو دم نـقـطـه وشت سر نبریدند
از مـحـضـر پـاکـان خط پاکی نگرفتی

از پـایـه فـروزان مـغان کشتی و خود را
از پیشـگـه طـارم تـاکـی نـگـرفتـی

از گردش مژگان تو دل چون گل صد برگ
صد چاك و یکی چاك بچاکی نگرفتی

از حرف غلط خط نزدی صفحهٔ هستی
مـویـت بتـراش آمـده پـاکـی نگرفتی

من کشته و غم زندهٔ[4] خویشم نشمارد
جان گشت هلاك و بهلاکی نگرفتی

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ع۱: 'تدبیر'

۳. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۴. ع۱: 'زنده و خویشم'

از غم چه شکایت کنی از دل چه حکایت [1] انکـار ره خـاکـی و شـاکی نگرفتی

بر جنس فرومایه ملك رستهٔ میارای
نقد سمکـی را بسماکـی نگرفتی

(۷۸۸)

[2] منت خدای را که بما هم زبان شدی دست از ستیزه داشتی و مهربان شدی

آخر ببزم خاص تو از محرمان شدیم عمری اگر چه در صدد امتحان شدی

ای گل بهمزبانی بلبل صلا زدی آخر انیس طایر این بوستان شدی

آمیختی بشهد تکلم زبان ناز بر تلخکام حادثه شکر فشان شدی

شکر خدا ملك که ز جذب کمند شوق
با شهسوار عرصهٔ دل همعنان شدی [3]

(۷۸۹)

[4] بادیه تفشان داغ عشق بآتش سری سایهٔ هر پشتهٔ تودهٔ خاکستری

جام بلورین بدست دشت ز موج سراب عکس خیال اندرو پیکر میناگری

جاده ز نقش قدم بزم ملون بساط هر پی پا دست و هر آبلهٔ ساغری

عشق بمسمار پلك دیده برو دوخته حلقهٔ دل ساخته آئینهٔ هر دری

کرده بصبح اثر اختر آهم قران هر بن مو مشرقی هر سر مو خاوری

سرّ ولا برملا خواند و عیان نصب کرد هر نفسی خطبهٔ هر قدمی منبری

غیبتم از خویشتن جز بحضور تو نیست هان بشهود آرم از دیدهٔ دل [5] محضری

---

۱. ع۱: 'شکایت'
۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳. ر: 'دست از ستیزه داشتی ومهربان شدی' ۴. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۵. ر: 'خود'

صبر و[1] شکیبم برفت بر سر اقطاع کرد　　تاخته ام کشوری باخته ام لشکری
تن نخورد مالشی دل نکند نالشی　　گر چه بپا موزهٔ لیك بسر افسری
نیش تکلم زند کشته شود عالمی　　نوش تبسم دهد زنده شود محشری
تیغ ستم از غلاف خنجر کین از نیام　　هر مژهٔ ضربتی هر نگهی صفدری
کم شود ار بر[2] دلم ذرهٔ از مهر او　　سر بگلویم دهد هر بن مو خنجری
مدحت عادل خدیو نورس باغ دلست　　بر دوجهان ریختم چاشنی نوبری
مایدهٔ حرف و صوت لذت ساز و سماع　　هر نگهی شاهدی هر نمطی دفتری
نای سراپا صفیر[3] چنگ سراپا خروش　　کو بهوایت دلی کو بسماعت سری
کرد چو بلبل دلم بسته لب آهنگ باغ　　خشکیم از مغز برد گل بزبان تری
عمر خضر خاص و ما از پی آب حیات　　تشنه زبان داده جان هر قدم اسکندری
از پی ایثار گشت چشم ملك رنگ رنگ　　سفته بنوك زبان هر مژهٔ گوهری
قوت دل بلبلان جلوهٔ حسن گلست　　باغ ندارد بری مرغ ندارد پری
باهمه خون گرمیی با دل من سرد مهر　　زآن شده بر پیکرم هر سر[4] مو نشتری
چشم و دل من یکیست آنکه سخن یافته　　هر دم ازو جنتی هر کف ازو کوثری
بیم گدازم مباد از تف خورشید حشر　　سایه فگن بر سرم دست چنان سروری
بیم لحد کی برم کان رحم مادر است　　نه ز نکیرم غمی نه الم منکری
گوش ز گفتار بست دیده ز دیدار هم　　خود چه کند چشم و گوش صورت کور و کری
جوهر مردی نماند در رخت ای بزم چشم　　تاج بیفگن بکش بر سر خود چادری

ذکر خدا پیشرو نعت نبی بدرقه
مدح علی منزلت باش که در نگذری

---

۱. ع۱: 'و' ندارد　　۲. ع۱: 'بر' ندارد
۳. ع۱: 'نفیر'　　۴. ع۱: 'مژه'

(۷۹۰)

[1]دوا آئینــــه شـد درد از کــــه داری | دلـت را صـاف کـن گرد از کـه داری
تــر و خشك از تو[2]دارد هــر کـه دارد | دل گـــرم و دم ســـرد از کــــه داری
چـو روز آتــش تـنـان منزل گـرفتند | تـو چون شب چهره در گرد از که داری
گـل و مـل را تـو بـخشی چهرهٔ سرخ | چـو عـلـت گـونـهٔ زرد از کـه داری
تــو میــر کـــاروان عـــالـم غیـب | تــمـنـــــای ره آورد از کـــــه داری
نـه شـامی در سیاهی چیست داغت | نــه صبحـی آتشین درد از کـه داری
[3]بهـــاری رنگ شـــادابــی نــدارد | نهـــال نـــالـــه پـرورد از کـــه داری
[4]کـــه دارد جـرأتـی کـو مـرد میدان | ســـر جــولان نـــآورد از کــــه داری

مـلك روزت شبسـت از بـخـت بیدار
نـه در خـوابی نـه در خورد از که داری

(۷۹۱)

[5]کـنـد اسـت خـنجـرت کـله را تیز میکنی | خـون ورع بـریـز چـه پـرهیـز میکنی
تیـغ نـگــاه را دم الـمــاس مـی نهـی | بـس تـوده تـوده زخـم نـمکریز میکنی
فـرهـاد را ز حسـرت شیـرین تو گشتهٔ | شیـریـن تـر آنکه تهمت پرویز میکنی
بـا صـولـجـان زلف بدل تاخت میبری | بـس کـوی میـربائی و مهمیز میکنی
ای خفته تر ز صبح فرو رفته فرصت است | گـر هـمرهـی بـآه سـحـر خیـز میکنی
هـان بـر مـراد نـفس مرو زهر قاتلست | دنـدان مـار را چـه بـخـود تیـز میکنی

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲.ع۱: 'که'
۳.ع۱:شعر ندارد
۴.ر: شعر ندارد
۵.ع۲،ع۳: غزل ندارد

کامیست از تو تا بدر کعبه پا مکش سعی تو چیز گشته چه ناچیز میکنی

در گلشن[1] دکن ملك از فیض شمس دین

هر صبح کشت گلشن تبریز میکنی

(۷۹۲)

روح می پرورم از نکهت دامان کسی بوی جان میکشم از چاك گریبان کسی

[2]لاف سودای محبت نزند مفلس درد این متاعیست که دور است ز دکان کسی

باغ شد خرم[3] و از داغ دلی دود نخاست[4] بوی شوقی نوزید از گل بستان کسی

فتنه در معرکهٔ بلبل و گل توسن تاخت[5] خار خاری نشود دست و گریبان کسی

زینت معرکهٔ عشق ز سربازانست گوی سر میکنم آویزهٔ چوگان کسی

آب رو بر سر این عرصه فشاندیم دریغ که بگردی نرسیدیم ز جولان کسی

زلفت[6] آشفته دماغست ببوی نفسی به نسیمی شده ام دست و گریبان[7] کسی

[8]پاس دل دار که هرگوشه کمین سازانند خاکمالی نخوری بر سر میدان کسی

بادب باش که جانانه[9] غیور است غیور دیده بر دوز که مهمانی و مهمان کسی

چاشنی بخش بلا کو کف دریوزه کشای که بشوراب سرشکم نمك خوان کسی

چند باشیم ملك دربدر و کوی بکوی

ناقه سر میدهم آخر به بیابان کسی

---

۱. ع۱: 'گلخن'
۲. ع۳: شعر ندارد
۳. ع۲: 'خورم'
۴. ع۲: 'درین دودی نیست'
۵. ع۳: 'دلی بند کجاست'
۶. ع۲، ع۳: 'زلفش'
۷. ع۲، ع۳: 'سلسله جنبان'
۸. ع۳: شعر ندارد
۹. ع۲، ع۳: 'معشوق'

## (۷۹۳)

[1] از نـم جـگـر بر آرم بکشم بخاك کویی | پس از آستین مژگان بفشارم آب رویی
ز خلاب لوث یکسو نکشید نفس دامان | دوجهان گرفت طوفان نگرفت شست و شویی
ره نفس را کشادن ندهی که بسته مانی | کـه نخست رخنه آمد بنظر چو تار مویی
بمثل درخـت اول بتنك گیاه مـاند | که چو سلیه گشت خاکی نگذاشت هیچ سویی
بـطـنـاب ابـر بـرزد سـر هر تنك بخاری | بکهی ربود کوهی چو قوی شد آب جویی
چو پیاله کرد آخر سر خویش در سر می | هـمه کدّ باده آمد نتوان کم از کدویی
مـی عشق راز هر می چو رز از مس امتیازی | گـل جـام جم نروید ز سفال هر سبویی
نه چو گل دریده گوشم نه چو در سفید دیده | نپـرم بـرشته تابی نجهم بهای و [2] هویی
بدر آمدم چو آهن ز شگاف سنگ خارا | که خشن شده است حلقم ز که از حریر خویی
بشگفت غنچهٔ دل ز شگفته روی و [3] مویی | بگرفت آب و رنگی ز بهار رنگ و بویی

ز منست عرصه میدان ز ملك گهی نگیرد
غـم صـولجانی از من بربوده است گویی

## (۷۹٤)

بلبل که [4] ز گل شکوه کند بی چمن اولی | مـحـروم ز نـظـارهٔ سـرو و سمن اولـی
یعقوب که بر یوسف صدیق کند جور | از حسـرت او سـاکن بیت الحزن اولی
آنکس که جگر گوشهٔ خود را کند آزاد | دریـاچـهٔ خون در نظرش [5] موج زن اولی
لیلی که کشد سرزنش از خویش و قبیله | بـا سـوختـهٔ خـویـش بیك انجمن اولی

---

۱.ع ۲،ع ۳: غزل ندارد
۲.ع ۱: 'و' ندارد
۳.ع ۱: 'و' ندارد
٤.ع ۳: 'که' ندارد
۵.ع ۲،ع ۳: 'جگرش'

چون تلخی باندازه برد مجلس خسرو — شیرین طرب افزای [1] دل کوهکن اولی
[2] جائی که ز بت خانه صنم زار شد آزار [3] — در دیر وفا [4] هم نفس برهمن اولی
باغی که ز خارش رسد آسیب به بلبل — برگ و بر آن باغ فدای زغن اولی
جایی که کشد دست صبا طرهٔ سنبل — خاکستر غم بر سر مشك ختن اولی
آنکس که کشد تیغ زبان توبدشنام — مانند شهیدان تو خونین کفن اولی
[5] ملکی که درو حکم سلیمان نبرد مور — انگشتر شاهی بکف [6] برهمن اولی

تاچند ملك نکتهٔ بی صرفه توان گفت
در پاس سخن کوش که ترك سخن [7] اولی

(۷۹۵)

[8] ایا بی جرم زندانی کجایی — بپرس از پیر کنعانی کجایی
درین وادی ز آبادی نشان نیست — کجایی ای بیابانی کجایی
مرا در غم پراگندی و رفتی — دلت جمع از پریشانی کجایی
مقام کشتگانست این نه مفتست — تو میدانی نمیدانی کجایی
پدر گشت ای پسر از دیده نومید — بیا ای چشم نورانی کجایی
کهن شد قصهٔ پور براهیم — کجایی تازه قربانی کجایی
حجر تیغ شهادت را فسانست — یمانی رکن ایمانی کجایی
ز دهر ابرای ذمت کرده رفتی — زهی بی باقی فانی کجایی
بهر گامیست یعقوبی درین راه — کجایی یوسف ثانی کجایی

---

۱. ع۳: 'آزردی'
۲. ع۳: شعر ندارد
۳. ع۲: 'اولی'
۴. ع۲: 'در دیر فنا'
۵. ع۲: شعر ندارد
۶. ع۳: 'به'
۷. ع۲: 'زبان'
۸. ع۲، ع۳: غزل ندارد

ملک آغاز فصل برگ ریزیست
هنوز ای مرغ بستانی کجایی

(۷۹۶)

زبان بکشا بگفتن تا شنیدن وا کند گوشی[1] | بگو حرف دلت شاید بحرف ما کند گوشی
بریدی از غبار آر و برون هر عضو پیغامی | سراپا چشم شد حیرت که از هرجا کند گوشی
بگرد لعل او گفتن فدای چشم او دیدن | همین بس این برو چشمی نهد آن وا کند گوشی
وصیت نامهٔ فرهاد این نقشست بر خارا | که حرف کشتهٔ شیرینست خسرو تا کند گوشی
بعرض حال من قاصد فراموشی تخلص کن | که لختی حرف هشیاری بمستیها کند گوشی
چه پوشید است چشم از داوری اسکندر رومی[2] | بسرهنگان چرا در کشتن دارا کند گوشی
تو پیشی از مراد یوسف و ترسم زلیخایی | باین کالا نهد چشمی باین سودا کند گوشی
بعشق کعبه است از بس حریص ساز ره سالک | که هرجا بشنود از هر شگافی[3] پا کند گوشی

ملک هرجا که فرصت رودهد بنشین و غم سر کن
دلش هرچند خواهد نشنود اما کند گوشی

(۷۹۷)

دو کون دیده شدند و ترا شناخت یکی[4] | همه قیام نمودند وقد فراخت یکی
نه هر نیی بصفیر است و هر دمی بنوا | هزار کس در دل زد ولی نواخت یکی
ببوته برد محبت سبیکهٔ دوسره | یکی فسرده برون آمد و گداخت یکی
فتاده راه پریشانیی بدفتر عمر | بدست تفرقه اجزای خویش ساخت یکی

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ر: شعر ندارد
۳. ع۱: 'شگاف'
۴. ع۲،ع۳: غزل ندارد

طریق معرفت عشق فوق هر نظر است　　شنیدن است و[1] فزون از حد و شناخت یکی
که نقش برد زو انصاف هان بستاری　　دو کون پاك یکی برد و پاك باخت یکی
صف نظار گیانرا بجلوهٔ برداشت　　هزار سر بته پا سپرد و تاخت یکی
جهان بدیده درآید ز بس بزرگی خورد　　که هر دو دیده نیارد نگاه ساخت یکی
ز رنج و صحبت[2] بود و نبود رست ملك
رساند درد بدرمان و هر دو ساخت یکی

(۷۹۸)

[3]بهیچکس نفس انس نیستی چو پری　　وفا و مهر چو مهر و وفا ی رهگذری
ز جلوهٔ تو برفت آب روی قطرهٔ اشك　　که خنده در دل گوهر شکست کبك دری
سماط خشك و تر از گرم و سرد گریه و آه　　شده است لطمهٔ طوفان چه بحری و چه بری
ره پیاله بسر رفته است و می ترسم　　که پای شیشه درآید بسنگ بد گهری
نفس نفس غمی از نو درآید و گذرد　　بتازه رویی مانند مردم سفری
ز راه روزنه خورشید کلبه ام نگریست　　چنان گریست که چشمش ز گریه شد سپری
شگفته سفرهٔ آراست بر رخم دم غیب　　تبسم لب کر و بیان بماحضری
لبم ز مژده[4] نوباده تر نساخت که ساخت　　نهال نورس شه را شمر بخوش ثمری
بشمع شب همه شب خنده رو نشست ملك
چو صبح خاست درآمد بگریهٔ سحری

---

۱.ر: 'و' ندارد　　۲.ر: 'صحت'
۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد　　۴.ر: 'گریه'

(۷۹۹)

[1] آنـی کـه بـمعـصیت پـذیـری — یـارب کـه بـطـاعـتـم نـگیـری

از تسـت رواج بـود و نـابـود — هیـچـم چـو بهیـچ بـر نـگیـری

بـر خـوانـچـهٔ قهـر دل گـرسـنـه — بـر سفـرهٔ مهـر چشـم سیـری

چـون دیـدهٔ عـکـس دیدنیهـا — مـحسـوس نـهٔ و در ضمیـری

بـا اشك فسـرده آفتـابـی — بـا نـالـهٔ تـفتـه زمهـریـری

سـدّ حـجبـم ز پیـش بـردار — آخـر نـه سـکـندر سـریـری

چـون بـربط تازه پرده خوش صوت — چـون جام شـکستـه بی صریری

از هـرچـه مثـالـك بی مثـالـی — از هـرچـه نـظیـر بـی نـظیـری

عـکـس مـلك ار در افتد از چـه

خـورشیـد بـذره بـر نـگیـری

(۸۰۰)

[2] بقتلم تیغ زد چشمش چه انصافی چه زنهاری — ندارد سیری از خونم ازین نادیده خونخواری

نهنگ فتنه کشتی خوار وموج فتنه ساحل کش — دریغا بخت رختی بر کناری برد سرباری

نه چون خط بازوی آن تا برآرم گردآن حصنی — نه شبه نقطه دستی تا بگیرم پای هر کاری

شبست از خفتگان آئینه در زنگار از آن دارد — ز غفلت تا بسر درغفلتم کو چشم بیداری

بهـر بادی نجنبد دامـن تمکین آزادان — گـرانی لازم آمد عشق را با هر سبکباری

مـلك دستی به بیع دل نبردی هر سبك قدری

متاع چار سوی عشق گر میداشت مقداری

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲. ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۸۰۱)

[1]برگ و ساز آنجا نیستی اینجا چه میخواهی گرفتی زاد راهی دیگر از دنیا چه میخواهی

ز دارالملك عرفانی نه اسکندر نه دارایی تو خاص از بهر آنجایی بگو اینجا چه میخواهی

بجز خودرا زخود تا کنج مصر آید بدلالی بمفتت میفروشم یوسف از سودا چه میخواهی

برونت مشت خاکستر درون خوناب افسرده ببین اسرار خود آئینهٔ بینا چه میخواهی

چو رود نیل جوش رنگ بر بالای هم خفته ز دل کوران فرعونی ید بیضا چه میخواهی

تعلق خاطر جمع از پریشانی نمیداند سر آشفته داری جز دل دردا چه میخواهی

بمان تکرار منزل[2] تا نماند نقش در خاطر نشان پا نمیگنجد درین صحرا چه میخواهی

جگرها چند خایی چون نمك در زخم چند افتی ببخشا بر دل شوریدگان از ما چه میخواهی

گهر مقصود بود آوردی از چشم صدف بیرون

کنون[3] در خود ملك غوصی کن از دریا چه میخواهی

(۸۰۲)

[4]امروز خاتم فصحا را نگین تویی مهر خزانه بر که کشایم امین تویی

آیات را از تو معنی ادراك من نشد مبهم نماند نکتهٔ خاطر نشین تویی

دریا بقیمت تو نپرورده گوهری افسر ببالد از تو که در ثمین تویی

بر تارك زمانهٔ تو بی افسر مراد مسند از آن تست تویی و همین تویی

اندیشه این[5] طلسم بنام تو بسته است سر نهان و[6] گنج ضمیر دفین تویی

چون یاد لهجهٔ تو کنم گل شود نفس رنگین تر از تو کیست تویی آفرین تویی

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ر: 'خاطر'

۳. ر: 'گهی' ۴. ع۲،ع۳: غزل ندارد

۵. ر: 'ام' ۶. ر: 'و' ندارد

دولت بران و حاصل دریا و کان ببخش
بر چار حد بتاز که یکتای زین تویی

(۸۰۳)

[1]شمع است بطاعت همه شب بر سر یکپای — من خفته و بیداری من مانده بیکپای
مساح فضای ملکوتیم که داریم — بر رشتهٔ مریم ره و بر دوک فلک پای
برخیز که کورانه برین سفره نشستی — برفرق بلغزد چو درآید بنمک پای
از چوب دوال فلکم سخت هراسان — چون کودک پر سهو که دارد بکتک پای
برپا شده بگذشت زبر زیر دوعالم — بر تاج سما تارك و بر پشت سمك پای
عشق است یقین عقل و[2] گمان واهمه برزخ — تا دل نشکیبد بکشم[3] از ره شك پای
بادا لبم از لذت پابوس تو محروم — خورده است اگر سست تو از دست کزك پای
هر کور خرد را نرود راه بمنزل — از جاده یکی تیغ کن از بادیه چك پای
از نغمهٔ نورس که ملك گشت سرانداز
چون شعله برقص آمده از خار و خسك پای

(۸۰۴)

[4]شنیده ام که بیاران سر سفر داری — مرو مرو که درین راه صد خطر داری
خدای را که برون کن ز سر هوای سفر — تو نازکی غم غربت چگونه برداری
من آن نیم که برونت گذارم از دل تنگ — که نخل جنتی و ریشه در جگر داری
اگر غرض زر و سیم است از سفر سهل است — سرشك من نگر ار میل سیم و زر داری

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد — ۲. ر: 'و' ندارد
۳. ر: 'نکشم' — ۴. ع۲،ع۳: غزل ندارد

تو گنجی از ده ویران چه طرف بربندی　　بدل درآی که دریای پر گهر داری.
ز سیر دشت چه خیزد کنار جوی چه سازد　　درآ بدیدهٔ ما گر سر سفر داری
جفا و جور ز آوازه سیرود هشدار　　مباد گر[1] رخ صد شکوه پرده برداری

مرو مرو که چنانت عنان بگردانم
که هیچ سو نتوانی که گام برداری

(۸۰۵)

[2]دگر ببزم که سرمست و بیوفا بودی　　دلم ز رشك نیاسود شب[3] کجا بودی
کرشمه شیوه بیگانگی ز سر ننهاد　　بیا بگو که دگر با که آشنا بودی
کرشمه ساخت ز اجزای امتحان اکسیر　　مس وجود کرا باز کیمیا بودی
ز زخم سینهٔ ما خون ناب میجوشد　　تو بی ملاحظه درد کرا دوا بودی
چه دم زنم که چه با جان بیدلان کردی　　چگویمت که چسان گرم[4] ماجرا بودی
مدام خاطر ما بود از تو غرقهٔ خون[5]　　کدام روز تو بر مدعای ما بودی
اگرچه یکدو سه روزی ز غیر رنجیدی　　ولی چه سود که دوشش بمدعا بودی
بمستعد ستم داد مردمی دادی　　بمستحق وفا بر سر جفا بودی.

ملك نبود نفوس ترا درو اثری
ازین چه سود که سرتا قدم دعا بودی

(۸۰۶)

[6]دامنی نفشانده بر ما ناز جولان کسی　　منت گردی ندارد بر گریبان کسی

---

۱.ر: 'کز'　　۲.ع۳: غزل ندارد
۳.ع۲: 'دی'　　۴.ع۲: 'جرم'
۵.ع۲: 'همیشه خاطر از تو بود ازو'　　۶.ع۲،ع۳: غزل ندارد

ابری از دریای اشك دادخواهان سر کشید	هر طرف سیلی در انداز است دامان کسی
پارهای شیشه گر در شهد ریزی آفتست	خنده ات را پاس دار از چشم گریان کسی
شهر دل رو در خرابی دارد آبادی کجاست	فکر مظلوسان نداری حیف سلطان کسی
یا مکافاتی بغایت یا مراعاتی بکام	پای بر فرقی بنه یا دست بر جان کسی
خاکسارانرا نسیمی بس چه جای ترکتاز	بر صف موران چه می نازی سلیمان کسی
خار شد در پای دل سبز و گلی بر سر[1] نزد	خار خارم میدهد یاد گلستان کسی
غنچه برخندید و گل بشگفت و بلبل ناله کرد	دیده را کشتی نفرمودم ببستان کسی
عقل تاوان بود بر ما عشق سودایی نکرد	سود میخواهی مشو راضی بنقصان کسی
گر بقدر همت آوردیم چوگانی بدست	میتوان گویی بدر بردن ز میدان کسی
چاشنی شورابۀ اشکست قسمت زانکه نیست	شور بختانرا نصیبی از نمکدان کسی
بادۀ دیدار وظرف شوق بحر و کوزه است	ما و استعداد وصل این نیست سامان[2] کسی
نکته ور غماز بود و غمزه افسونی نکرد	داستان ما نمی ارزد بدستان کسی
حلقۀ تسبیح ما و ذکر زنار بتی	گردن تسلیم ما و طوق فرمان کسی
تازه شد خونابهای مرده در زخم کهن	گرم می آید بچشم تیغ مژگان کسی
راه مقصد سنگلاخ و پای سالك شاخ شاخ	دور یارب گرد این وادی ز دامان کسی
سست گامان یقین را پای تردستی نماند	وای اگر آنکه بلغزد پای ایمان کسی

تا کی از افسرده طبعان این تحملها ملك
آتشی بیرون نریزد درد پنهان کسی

(۸۰۷)

چند پاس وعدۀ هر بیوفا دارد کسی	چشم بر در گوش بر آواز پا دارد کسی.

---

۱.ر: 'سر بر'	۲.ع ۱: 'بتان'

چند سوزم خویش را در دوزخ امید و بیم / چند دل بر آتش خوف و رجا دارد کسی

[1]درد را این عافیت خصمان بمنت میدهند / وای اگر زیشان تمنای دوا دارد کسی

هیچکس جز باد اینجا محرم پیغام نیست / چشم حسرت چند بر راه[2] صبا دارد کسی

[3]ناز استیلا پرست و غمزه استغنا[4] فروش / مرد اینها کیست این طاقت کجا دارد کسی

در هلاك آشنا یابند برق خانه سوز / چون ازین بیگانگان چشم وفا دارد کسی

[5]عالم وارستگی هم عالمی دارد خوشست / چند خود را بستهٔ دام بلا دارد کسی

خون مظلومان بریز و از دیت دل جمعدار / پیش ازانی کز تو چشم خونبها دارد کسی

نیستی پروانه قرب شمع کمتر چو ملك
خویش را بر آتش سوزان چرا[6] دارد کسی

(۸۰۸)

قیامتست نظر در[7] خط سیاه کسی / که یاد می دهد از نافهٔ گناه کسی

عنان قافله از اشك[8] من بگردانید / که میخلد بدلم نشتر نگاه کسی

ز بوی عود چه خیزد[9] سر صبا کردم / که خویش را زده بر قلب جلوه گاه کسی

فرشته را نرسد لاف همسری بادل[10] / که هست طایر این باغ در پناه کسی

حدیث تاج مرصع ز خرقه پوش بپرس[11] / که دیده دوخته بر دامن[12] کلاه کسی

خدای را ز کجا می رسد نسیم صبا / که بر جبینش نشسته است گرد راه کسی

---

۱. ع۳: شعر ندارد
۲. ع۳: 'براه'
۳. ع۳: شعر ندارد
٤. ع۱: 'استیلا'
٥. ع۲: شعر ندارد
٦. ع۳: 'خبر'
۷. ع۲،ع۳: 'بدور'
۸. ع۱: 'چشم'؛ ع۳:'دست کن'
۹. ع۲: 'خیز'
۱۰. ع۲: 'هم نبردی سا'؛ ع۳:'هم نبردی دل'
۱۱. ع۳: 'سپرس'
۱۲. ع۲: 'بر دانه'

[1]چه عرض لشکر بیداد میدهی هشدار — که هست اینهمه موقوف نیم آه کسی
یکی ز خانه برون آی پیش از آنروزی — که پرده برفتد از آه صبحگاه کسی
ملك ز ساحت دل رخت عقل بیرون بر
که این خرابه بود عرصهٔ سپاه کسی

(۸۰۹)

پای نظاره فرو پیچ که پایی نخوری — چشم گستاخ فرو گیر قضایی نخوری
[2]نیستی خامه زبانرا ز درازی پی کن[3] — هانکه عیبی ننگاری و خطایی نخوری
[4]زنگ نزدوده ز آئینه برد جلوه خطاست — دم صافی نکشی تا کف لایی[5] نخوری
دم ابرام تو با صاف دلان دردی کرد — لابهٔ لای گراینده بلایی نخوری
دم سردی ندهد سوختهٔ تجربه شو — خام سوزت نگذارند هوایی نخوری
جهل فرعون پسر با ید بیضا چه کند — ادب عقل نگهدار که پایی[6] نخوری
سخرهٔ[7] تجربه کاران نشوی تجربهٔ — تا ز شمشیر بقا زخم فنایی نخوری
بانگ بی وقت دوصد قافله را پی گم کرد — پای[8] دل داردم هرزه درایی نخوری
ملك این مایده بر نقش دعا چیده شد است[9]
وقت منصوبهٔ ما نیست دعایی[10] نخوری

---

۱.ع۳: شعر ندارد
۲.ع۳: شعر ندارد
۳.ع۲: 'زد زین سرزن'
۴.ع۲: شعر ندارد
۵.ر: 'پایی'
۶.ع۲،ع۳: 'عصایی'
۷.ع۳: 'سحر'
۸.ع۲: 'پاس'دل ؛ ع۳: 'پاس دل دادم'
۹.ع۳: ملك این 'طایفه بر نفس دمی سرهمدست'
۱۰.ع۳،ر: 'دغایی'

(۸۱۰)

[1]ویرانه ایست مارا وز هر طرف سرودی — هر سنگ را نیازی هر خشت را سجودی
کاوید[2] تا رگ و پی گیتی نیافت در وی — از وی بجز نشانی از ما بجز نمودی
ابری که سر برآرد از کشت زار مغرب[3] — مشرق تراود[4] از وی بی آتشی و دودی
زمزم مثال بر وی هر قطرهٔ جنونی[5] — مستانه وار[6] در وی هر نالهٔ سرودی
[7]نه بر نیاز دستی نه بر نماز پایی — نه رخصت قیامی نه فرصت قعودی[8]
بگرفته اندك اندك كردم جلال حضرت[9] — خوش بودی ار که بودی یکبار هرچه بودی
[10]از قبض و بسط مردم فریاد ازین شکوهی — یا محنت فنایی یا راحت وجودی[11]
بختم چو تنگدستان از جوش دل فسرده — از[12] گریه سبحه در کف هر دانهٔ درودی
نم در جگر ندارم لیك ار بهم فشارم
بر مردگان فشاند هر قطره زنده رودی

(۸۱۱)

[13]تا کی باشم ز قطره باری — در کوی تو گرم لاله کاری
گو صاف طرب مباش غم نیست — از باده بریست کوکناری

---

۱.ع۲: غزل ندارد
۲.ع۳: 'تا دید'
۳.ع۳: 'زار عرب'
۴.ع۳: 'برود'
۵.ع۳: 'جگر سوز'
۶.ع۳: 'برخارداری'
۷.ع۳: شعر ندارد
۸.ع۱: 'فتودی'
۹.ع۳: 'جلاب حسنت'
۱۰.ع۳: شعر ندارد
۱۱.ر: 'شهودی'
۱۲.ع۳: 'و' از
۱۳.ع۲،ع۳: غزل ندارد

ای دشمن دوستان عفا الله | ختم آمده بر تو دوستداری
پرهیز که دامن شکایت | افتاده بدست بیقراری
ناسازی چند که گهی نیز | آموز بغمزه سازگاری
خود نام وفا که برد کامروز | افروختهٔ ز شرمساری
رحم آر که کرده است حسرت | بر چهرهٔ ما طپانچه کاری
او دشمن و غمزه دوستی سوز | غم خونی و صبر زینهاری

کس را نرسد تحمل درد
کار ملك است برده باری

(۸۱۲)

[1]بحر شو تا تحت و فوق خود کماهی بنگری
دیده بکشایی و از مه تا بماهی بنگری
چهره نه بر خاك این درگاه و از داغ جبین
چشم بینش بر کشا تا هرچه خواهی بنگری
غفلت از دل بار می بندد باقلیم عدم
فرصتت[2] بادا که خود را نیز راهی بنگری
[3]سیر گشت آئینه ات از زنگ تو بر توی نقش
چند سیمای سفیدی در سیاهی بنگری
خلوتی داریم هفت اقلیم دروی ناپدید
گر بدرویشی درآئی پادشاهی بنگری

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲. ع۱: 'فرصتی' بادا
۳. ع۱،ر: شعر ندارد

[1] دعـوی دانــش کـه دارد حـاجـب قـاطع که خواست

تــا ز هــر ســویـی بـر اعـضـایـش گـواهـی بـنـگـری

هــر طــرف بــاد مــخــالف خـاسـت تـا لـنـگـر شـوی

کـشتـی اسـبــاب غـفـلـت را تـبـاهـی بـنـگـری

[2] دوسـتـی بـر لـوح خـاطـر قـرعـه زد قـالـب چو شست

خـصـم را هــر نــوع مــی خـواهـی الـهـی بـنـگـری

[3] بــا مــلـك دارم نـیــازی ایـن دعــا در حق کـیـسـت

بــردبــاریـهــای کـوه از چشـم کـاهـی بـنـگـری

(۸۱۳)

[4] کراست حد ستایش بدان زبان که تویی — کسی چگونه ستاید ترا چنانکه تویی

تـو بـرتـری ز وجـود و من از عدم کمتر — ز مـن چـنانکه منم از تو آنچنانکه تویی

ظهـور هـزده هـزاری و در لبـاس بطون — دقیقـهٔ نـنمـایی چنین عیان کـه تویی

نــه از مـقـام تـو نـامی نـه از نشان اثری — [5] تو بی نشان جهانی بدان نشان که تویی

بـجستـجـوی تـو از جستجو نیافت اثر — یقین براه تو گم شد بدان گمان که تویی

مـلک بـرون ز تـکاپوست راه این منزل

تو هر کجا که ببردی بری بدانکه تویی

(۸۱٤)

[6] ز شیوهای تو گشتم رهین بوالعجبی — فســانــهٔ عــجــمــی و تـرانـهٔ عـربـی

---

۱، ۲ و ۳. ع ۱، ر: ابیات ندارد　　٤. ع ۲، ع ۳: غزل ندارد

٥. ر: 'تو هر کجا که ببردی بری بدانکه توئی' ٦. ع ۳: غزل ندارد

کشیم سر بگریبان[1] که حقه باز سپهر | ز آستین بدر آورد دست بی ادبی
حدیث ما و تو وداستان شوق و شکیب | همان فسانۀ سنگست و شیشۀ حلبی
بمامنی نرسد خصم از گران جانی | که هست حاملۀ طفل شهوت غضبی
چراغ گو سر خود گیر وقت شبگیر است | که نیست[2] منصب پروانه عافیت طلبی
[3]سر و دهان چراغی پر از ترانۀ شوق | که باز صدرنشین گشت شاهد غیبی

ملك من و تو درین راه محرمیم نه غیر
که ما محمدیّیم و حسود بولهبی

(۸۱۵)

[4]نفسی نداری ای دل بره طلب قراری | تو نه ظرف وعده داری و نه تاب انتظاری
گل باغ گو بهر سو متکبرانه منگر | که کرشمه از ریاحین نگذاشت خار خاری
دل ما بقتل گاهی نکشید لاشۀ ما | که بیادگار سازد بره وفا مزاری
بگذشت سر گران و نفشاند آستینی | بضمیر پاکبازان مرساد زو غباری
نشدی که با صد افسون بکمندش آری ای دل | همه عمر سعی کردی و نیامد از تو کاری
من و کسب قرب دانی بچه ماند این تکاپو | که دود شکسته پایی بقفای شهسواری
ببساط پاکبازان ره سیم قلب نبود | عملیست نقد حاسد مطلب ازو عیاری

ملك و دلی لبالب ز جواهر معانی
بکسی سپرد اورا که نکردش اعتباری

---

۱.ع۲: سر'ز' گریبان　　۲.ع۲: 'گشت'
۳.ع۱ر: شعر اضافی　　۴.ع۲،ع۳: غزل ندارد

(۸۱۶)

[1] چون در تن ساغر شود افسرده رگ و پی / مطرب بسر انگشت بگیرد مجس نی

لاف از نفس گرم بصد حدت دوزخ / وانگه دم بارد بصد افسردگی دی

نوك قلم صنع بتصویر دقایق / در حیطهٔ تحریر کشد درهٔ لاشی.

آن ذره که محسوس نگردد بنمایی / ترکیب توزانست تو غافل که کجایی

تجرید دوعالم پی دریوزه نمایی / جمعیت مال دوجهان تفرقه از وی

تنبیه دلت کن که پشیمان نشود هان / یا هولی ازآن پیش که غم بر تو زند هی

من یکدل و یکرو شده ام ظاهر و باطن / تا حاضر خویشی بخدا غایبی از وی

جانت بفدا رفت ازین وسوسه تا چند / عمرت بزبان رفت ازین تفرقه تا کی [2]

در مه ملك و صیحهٔ مرغان سحرخیز
دل بر دل شب بسته و دم بر دم یاحی

(۸۱۷)

[3] بیگانه مرو [4] باآشنایی / باز آ بمحبت جدایی

برخاست رسوم اعتبارت / حسرت چه و عافیت کجایی

آئینه ز زنگ برکشیدیم [5] / اینست دلیل روشنایی

دل را بولایت بلا برد / بی عید مباد روستایی

[6] بیگانهٔ ظلمتیم و دارد / آئینه بصیقل آشنایی

هرسو بکنایه نکتها رفت / بگذر ز طبیعت آزمایی

---

۱. ع۲،ع۳: غزل ندارد ۲. ع۱: از 'پی'
۳. ع۳: غزل ندارد ۴. ع۲: 'مشو'
۵. ر: 'برکشیدم' ۶. ع۲،ع۳: شعر ندارد

زنجیری زلف تست کونین — هر حلقه و صد گره کشایی
بر دوش غرور طره مشکن — بگسل[1] ز کمند خودستایی

سر بر فلکیم و خاك پاییم — در طی مقام کبریایی
ایمان بولایت بلا[2] شد — محمل بربست[3] پارسایی

[4] آئینهٔ دل بصیقل آه — انداخته طرح آشنایی

دنیا بسگان جیفه اولی
ننگ ملکست پادشاهی

(۸۱۸)

[5] بر صفحهٔ زر چند کنی هرزه نویسی — هان صورت هون آمد و لك لکهٔ بیشی
یا باش طفیلی خور هر سفره مگس وار — یا دست و دهان[6] پاك کن از بیهده لیسی
داماں کلاهت که دهستان غرور است — گو بار سر کبر مکن تاج رئیسی
هرسوی تو بر حبل متین میزند[7] افسوس — هان تا نزنی بر مثل بیهده ریسی
بر موجز حکمت چه کنی حاشیه سازی — چون[8] سد طبیعت نشکسته به نفیسی
خاری ز جگر برنکشیدی و خزان شد[9] — گلدستهٔ ما زود مثل شد بخسیسی

نه کار بانس است ملك را نه بوحشت
صد شکر نه وحشی است خطابم نه انیسی

---

۱.ع۳: 'از حد بگذشت خودنمائی' ۲.ع۲: ' دگر'
۳.ع۲: 'باد' — ۴.ع۱،ر: شعر اضافی
۵.ع۳: غزل ندارد — ۶.ر: 'زبان'
۷.ع۲: 'میشد' — ۶. خوانده نشد
۹.ع۲: 'تاخت'

(۸۱۹)

۱من بودم و نقد آبرویی آن نیز بریختم بکویی
صد خرقهٔ صوفیا نه هر سوی در بخیه کشیده ام بمویی
پیك قلمم ز گرد پاپوش خالی نگذاشت هیچ سویی
تا تذکرهٔ طمع نوشتم دیگر نبماند گفتگویی
با اینهمه بیخودی که مارا ست سنگی نزدیم بر سبویی
از۲ شکوه دهان خود فرو گیر تا که نتراود از تو بویی
گل خنده بعندلیب سر داد هر گوشه دمید های ۳ هویی
از رشحهٔ ابر بیخودی یافت رخسارهٔ جام شب شست و شویی
۴می تاز ملك که کعبه دور است
باقیست هنوز جست و جویی

(۸۲۰)

۵گرسنه چشم نگاهی ز چشم جادویی هزار دیده بدر داده ام ز هر سویی
کفیل جلوهٔ۶ تعظیم طرف دامانی رهین سجدهٔ تسلیم فرق زانویی
فروغ طلعت او قبلگاه ناصیهٔ چراغ دیدهٔ ما شد ز طاق ابرویی
جفای عشق و خرد نافه است و جیب صبا نفس فرو کشم از سینه بر دمد بویی
ز سایهٔ مژهٔ شوق ساختم چمنی رقوم سنبل مشکین ز جدول جویی
سبق طراز جنونیم و عقل کودك ماست ادیب مکتب عشقیم کو سخن گویی

---

۱. ع۳: غزل ندارد
۲. ع۲: 'ای'
۳. ع۱: های'و' هویی
۴. ع۱،ر: شعر ندارد
۵. ع۲،ع۳: غزل ندارد
۶. ع۱: 'چاره'

گسست گریهٔ دل بر پی سبك خیزی		کمند ناله و سر در قفای آهویی
خموشیم بگریبان شب درآرد تنگ		سحر بنعره یا حی برآورد هویی
دلیر عرصهٔ عشقیم و دست دست ملك
حریف غالب شوقیم و زور بازویی

(۸۲۱)

[1]از شعشعهٔ باده برافروز دماغی		بنواز زیارتگه ما را بچراغی
[2]هر ذرهٔ از هستی ما مست سماعی		هر پارهٔ از خرقهٔ ما رهن ایاغی
[3]پروانهٔ آخر بگزندی نرسانید		بکشای پر و بال سپردار[4] چراغی
از قهقههٔ کبك دری نیم بدیهه است		زان خنده که دستان زن و دستان فراغی
بوی جگر سوخته می آید ازآن بزم		ترسم که نسیمی برساند بدماغی
مرغ چمن باده فروهشت جناحی		بس عهد ازل را بشکستیم جناغی
در زلف تو آویزم و بر غالیه پیچم		وانگه ز پی گم شدهٔ خویش سراغی.
اینك سیه سبزه فرو تاخت جلوریز		گر عرصه باغی که نشد ساحت راغی
بلبل نهٔ آخر ملکی نی ملك العرش
غم چیست که خنیاگر طنبوره زاغی

(۸۲۲)

[5]بزدای گرت هست بر آئینه غباری		وندر پس هر پرده نهان آینه داری
زان[6] لاشه که در گردن تابوت کنند دست		در کوچهٔ تسلیم بسازید مزاری

---

۱.ع۳: غزل ندارد		۲.ع۲: شعر ندارد
۳.ر: شعر ندارد		۴.ع۱: 'سزاوار'
۵.ع۳: غزل ندارد		۶.ع۲: 'هر'

هر برگ درین[1] بیشه جگرگوشه آهست	آهسته ترك باش اگر شیر شکاری
ابری ز جگر خلست که آب از مژه برداشت	بر دست ز هر خار بنی فصل بهاری
بر رهگذر[2] راهروان خاك نشین باش	شاید برسانند غباری ز دیاری
بلبل چه سراید بچمن اینهمه نیرنگ	گل برطرفی از طرفی رشتهٔ خاری
صد غوطه فزون از[3] بن هر موی تو خوردم	این طرفه که مو[4] ریخته بختم بکناری
در هر قدمی مرحلهٔ خاك نشین است	بر خاطر پاکان مرساد از تو غباری
باغی بتماشای بهار آمد و بگذشت	وز گریهٔ نیسان نپذیرفت نثاری
بلبل نیم و منصب پروانه ندارم	جنت بگیاهی و جهنم بشراری
[5]نخل تو کنون دار کرد بی ریشه دوانید	گو باش ز هر گوشه خزانی و بهاری

دست ملك امروز گرفتیم و گذشتیم
سر تا سر این باغ نه برگی و نه باری

(۸۲۳)

[6]ماییم و دلی و نیم جانی	آن نیز طفیل دلستانی
صد آیت یاس خواند قاصد	ناخوانده هنوز داستانی
کاشانهٔ ما ز غیر خالیست	ور هست بخاطرت کمانی
در خلوت دل درآی و بنشان	بر در ز کرشمه پاسبانی
بازوی ستم قویست ای صبر	بگریز که سخت ناتوانی
تو جوهر فردی از که زادی	تو گوهر پاکی از چه کانی

---

۱.ع۲: 'برگی ازین'
۲.ع۲: 'جلوه گه'
۳.ع۲؛: 'در' بن
۴.ع۲: 'ننواخته'
۵.ع۱،ر: شعر ندارد
۶.ع۳: غزل ندارد

گـــرد ســـر آن قبیـلـــه گــردم　　یـــارب ز کــدام دودمـــانــی
[1]بــا عشــوه و نــاز دیر عهـدی　　بـا نـاز و کـرشـمـه تـوأمـانی
خـوش راهـروی ملك كه اوراست
بــر نـــاصیـــه گــرد کــاروانــی

(۸۲٤)

[2]لـب بر لب روحست دگر ساغر شادی　　از درد وی انگیختـه شد پیکر شادی
در مهد صراحیست جگر گوشهٔ انگور　　کـو دایهٔ سـاقی لقب آن مادر شادی
مغز و پی غم را خبری دست و گریبانست　　پیکـی بدوانید[3] سوی کشـور شادی
کیخسرو غم رخت پراگندگی انگیخت　　ترسـم کـه پراگنده شود لشکر شادی
آلـودگی طـوطی مـا مـایهٔ زهر است　　گـو در خـم منقـار مکش شکر شادی
امروز دم مطرب ما خوش اثری داشت　　این نغمه خبر داشت ز رامشگر شادی
مغز طرب انگیخته ام از حجب پوست　　خـوش چرب زبانست زبان آور شادی
ابریشـمی از آتـش دل تافته ام کاش　　در رشتـهٔ ایثـار کشـم گـوهر شـادی
کـندسـت ملك تیغ زبان طرب امروز
از خـون بـلا آب دهـم خـنجر شـادی

(۸۲۵)

[4]هـنـرمـنـدم بـعیـب خـودسـتـایی　　ز مـن پیـرایـه دارد خـود نـمـایی
کیم من کیست دل زین پرده رمزی　　نـمـایـم گـر تـأمـل مـی نـمـایی

---

۱.ع۱،ر: شعر ندارد　　۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ع۱: 'دوانید'　　۴.ع۲،ع۳: غزل ندارد

همه کارم ولیکن هیچ کاره — همه جایی ولیکن هیچ جایی
تنی بر لاشهٔ بی جسم و[1] جانی — سری بر پیکر بی دست و پایی
چو ضعفم سست کام ناتوانی — چو قلبم پایمال ناروایی
صحیح اما ز صحتهای مفرط — علیل اما ز علتهای غایی
شرار آتش بیگانگی مرد — بقای شمع بزم آشنایی
بظاهر بس حقیر اما بباطن — طرازی[2] بر لباس کبریایی
زدم صد غوطه در گرداب ترکیب — وزین دریا نمی بینم رهایی

[3]ملک کش بینوا گردید مگذار
خلاصش کن ز تنگ بینوایی

(۸۲۶)

[4]مطرب بترنم که بزن نغمه زاری — کز خود بتراوم بدوم در رگ تاری
مطرب[5] ز که[6] زآهنگ تو این چابکی آموخت — بنواز که در رشته کشیدند[7] نثاری
مستانه گرفتی که رگ هوش گرفتی — بر طرهٔ آهنگ گره زن خم تاری
جایی که بود گریه نه چون ناله جگر خون — چشم و کف اشکی جگر و مست شراری
اسرار بآهنگ غیوران نسرایند — خاموش که رنگین ننمایی سر داری
صد حرف بمیخانه سرودی و نگفتند — کاینجا بچه آهنگی و آنجا بچه کاری
بر ناصیهٔ منتظران نقش طلب نیست — گو پیك محبت برسان گرد دیاری
بی پا نتوان شد بگذرگاه دلیران — بر توسن من خیز و برانگیز غباری

---

۱. ع۲: 'برگی ازین'
۲. ع۲: 'جلوه گه'
۳. ع۲: 'در' بن
۴. ع۲: 'ننواخته'
۵. ع۱،ر: شعر ندارد
۶. ع۳: غزل ندارد

از چهرهٔ مقصود[1] سلك پرده برانداز
یارانه بیاران برسان مژدهٔ یاری

(۸۲۷)

[2]دردت مباد درد مداوای کیستی — فیضی تمام فیض مسیحای کیستی
ما در تو نقد ظاهر و باطن گداختیم — عیش نهان و حسرت پیدای کیستی
ابرو بلند و شیوهٔ مژگان خمیده رنگ — [3]نیرنگ ساز وسوسه فرمای کیستی
اول بنقد مایهٔ صبر که بودهٔ — اکنون بنسیه نقد شکیبای کیستی
بر لاله زار دیدهٔ ما در تبسمی — ای اشك لاله گون گل سودای کیستی
[4]ای عشق دست پرور اسرار موسوی — اعجاز پیشهٔ ید بیضای کیستی
ابرو کمانکش آمده مژگان کمین کشای — هان[5] فرصتست بر سر یغمای کیستی
تو یك تنی و محو تو چندین هزار چشم — از عکس چهره آئینه آرای کیستی

هان با ملك فریب خور[6] و عشوه تا بچند
باری بسست معرکه آرای کیستی

(۸۲۸)

غیر را می بینی وچون غنچه خندان میشوی — من چو پیدا میشوم از دیده پنهان میشوی
ای دلت مغرور بیدردی جفا از حد گذشت[7] — گر بگویم درد دل فی الحال درمان میشوی

---

۱.ع۲: 'تقریر'　　۲.ع۳: غزل ندارد
۳.ع۲: 'خوش میرسی محرك گوغای کیستی'
۴.ع۲: شعر ندارد　　۵.ع۱: 'هین'
۶.ع۲: فریب 'خوری' ؛ ر: فریب 'ده' ۶.ع۳: غزل ندارد
۷.ع۲: 'از سر بنه'

پا کدامانا فریب این هوسناکان مخور
ترك اینها کن که زود آلوده دامان میشوی

دیدهٔ یعقوب تا کی باشد از گریه خضاب [1]
هان بترس آخر ز محبوسان زندان میشوی

از سر کوی تو خواهم رفت بیتابی مکن [2]
پاس خاطرها بدار آخر پشیمان میشوی

[3]قصهٔ من محض تاثیر است بیدردی بسست
گر بگویم شمهٔ از دردمندان میشوی

کسوت آسودگی بر پیکر ما میدری [4]
چون بیاران سیرسی دست و گریبان میشوی

[5]بلبل بازار قدسی با زغن پهلو مزن
بال بکشا ورنه مرغ این گلستان میشوی

[6]تا بکی دل جمع داری هان غرور از سر بنه
نکتهٔ میگویم و خاطر پریشان میشوی

[7]گر نگویی قصهٔ خود را ملك پاسش بدار
ور بگویی مایهٔ صدگونه بهتان میشوی

(۸۲۹)

[8]چند هم پهلوی خاکستر گلخن گردی
خیز تا برتو دمد صبحی و روشن گردی

خویش را جلوه مده بر گذر باد خزان [9]
نه که برقی بجهد سوخته خرمن گردی .

جسم [10]و جانیم که آمیخته با یکدگریم
می و جامیم که من در تو تو در من گردی

نار موسی نه [11] که سرچشمهٔ خضری تاچند
گرد آتشکدهٔ وادی ایمن گردی

ای که بر خشك گیا از تو سلامست وبال [12]
بدمد ابری و پیرایهٔ گلشن گردی .

---

۱. ع۲: 'چند'
۲. ع۲: 'بس است'
۳. ع۲: شعر ندارد
٤. ع۲: 'در پیش دشمن می نهی'
۵. ع۲: شعر ندارد
٦. ع۲: شعر ندارد
۷. ع۲: شعر ندارد
۸. ع۳: غزل ندارد
۹. ع۲: باد'سموم'
۱۰. ع۲: 'دل'و جانیم
۱۱. ع۱: 'چه که'
۱۲. ع۲: 'پیام'

خیز و چون ناطقیان بر گل سوری بسرای[1] چند چون صامتیان نایب سوسن گردی

سنگ بر شیشهٔ احباب ز دل شیوهٔ کیست چند پیوندگر کاسهٔ دشمن گردی

سجده بر سبحه سیما ز تکبر پرهیز که اگر خود ملکی ننگ برهمن گردی

ملك افسانهٔ ما زمزمهٔ ماتمیانست

بسرایم نفسی تا همه شیون گردی

(۸۳۰)

[2]از چشمهٔ دل رسته عجب مهر گیاهی کآورده نشانی ز بهار خط ماهی

تا چند غم از سود و زیان پرده برانداز تا هردوجهانرا بفروشم بنگاهی

جایی که شود موج زنان قلزم رحمت صد خرمن طاعت نستانند بکاهی

از خانه برآیی چو پس از کوشش بسیار دهشت نگذارد که بگیرم سر راهی

من کیستم و آرزوی جلوهٔ دیدار زان نور که بخشد بچنین خانه سیاهی

تقصیر عمل[3] چند بود سد مطالب کو قوت نطقی به پی عذر گناهی

آنرا که بود دست بخاکستر گلخن کار دوجهان ساخته از شعلهٔ آهی

دارد ملك از وصل تو دریوزهٔ خواهش

مانند گدایی که خورد حسرت شاهی

(۸۳۱)

[4]خوشا دشت قم و آن لعبتان ناربستانی[5] سیه چشمان سلمی لاله رویان فراهانی

بیا مطرب بساز از ناله ام سازی که برخوانی غزلهای عراقی را بآهنگ خراسانی

---

۱. ع۲: 'خویش لمحه گرای'
۲. ع۳: غزل ندارد
۳. ع۱: 'امل'
۴. ع۳: غزل ندارد
۵. ع۲: 'خوش آهوان...'

دلم بر سینه میغلطد لبم بر ناله میخندد	زهی نارنج دارالمرزی و سیب صفاهانی
هوای عشق[1] جان پرور بود اینجا نه تن پرور	سوادش چون بیاض دیده نورانی و ظلمانی
[2]سحرخیزان برافشانید دامان گرانجانی	که در جام طرب آورده ام سرجوش روحانی
بدارالملك در از پای در گل ماندگان گشتم	سبکروحی نمی بینم بدرمان گرانجانی
بخشك آباد هندوستان زهی لب تشنه سرمستی	که نه دریا برافشاند بوقت جرعه افشانی
ملك بهر حسن پیچیده بر زنجیر تدبیرت
مکن زورآزمایی از جنون بگسل که نتوانی

(۸۳۲)

[3]دین و دل بردی و صد عربده برپا[4] کردی	هیچ کافر نکند آنچه تو با ما کردی
ناگزیر است ازین کام پرستان پرهیز	نیك رفتی که باین قوم مدارا کردی
دامن جلوه بروی دگران افشاندی	خاك در کاسهٔ ارباب تمنا کردی
داروی ساختی و داد طبیبی دادی	اثر درد ندیدی و مداوا کردی
نقد ما حوصلهٔ جوهر حسن تو نداشت	خوب کردی که باین طایفه سودا کردی
اثری نیست کنون از تو بویرانهٔ دل	یاد آنروز که در خاطر ما جا کردی
رقمی بر ورق لاله زدی فرصت باد[5]	چارهٔ رنج دل و علت سودا کردی
دوست را بر سر بازار ملامت کردی	خصم را بر زبر طارم اعلا کردی
[6]آن یکی را شکر از شهد تبسم دادی	وآن دگر را سپر خنجر برّا کردی
جورها کردی و شرمنده نگشتی هیهات
این تو بودی که بجان ملك اینها کردی

---

۱. ع۲: 'هوایش چون'
۲. ع۱: شعر ندارد
۳. ع۳: غزل ندارد
۴. ع۱: 'باما' کردی
۵. ع۲: 'داد'
۶. ع۲: 'این'یکی

(۸۳۳)

[1]ترا کـه نیست ز سوز و گداز ما خبری | اگرچـه دوزخی امـا ز یخ فسرده تری
ز زخـم سینـۀ مـا می تراود آب حیات | تو زخم را چه شناسی که کشتۀ دگری
بقدر حوصلۀ عقل نیست ضربت عشق | تـو شیـر بیشۀ ما نیستی که بی جگری
درون پـردۀ و هیـچ نشنـوی افسـوس | اگـرچـه محرم رازی و لیك بیخبری
جهان پر است ز غوغای عشق و جلوۀ حسن | تو هیچ نشنوی و ننگری که کور و کری
تـمام جـانی و فیضی نمی دهی چکنم | درخـت بـاغ بهشتی و عاری از ثمری
تـو مـرهـم دل ریشـی بـخندۀ تمکین | ولـی بـآن مـژۀ تـلـخ نشتر جگـری
چـه آفتی کـه بیاری و دوستی مثلی | چـه فتنۀ که بشوخی و دلبری سمری[2]

مـلك نماند دلی کو بر آتش تو نسوخت
تـمـام سوزی و از پـای تـا بسر اثری

(۸۳٤)

[3]شـجـر نـالـۀ مـا گـر بـرساند ثمری | در رگ و ریشـۀ مـرغـان بدواند اثری
صوت[4] مرغان چمن بر صف پروانه نزد | چـه صفیری که نه درهم شکند بال و پری
زهر می نوشم و بر کاسه کفن می پوشم | شـکـرستـانی و هـرگـز نـفشاند ثمری
حیف لطفی که ز من پرسی و از منصب من | کیبستم یـاوگـی و هرزه رو و دربدری
رهبـر فیـض بـقـا بـدرقـه ات لطف خدا | راه سـر کـن کـه نیابی به ازین راهبری
حـالیـا نـالـۀ مـا داغ دل صبح جزاست | تا کی این غنچه بخندد و نسیم سحری
چمن و جلوۀ خار و خسك اینها چه رواست | وقت آن شد که دران باغ بتازد[5] شرری

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۲.ع۱: 'مثلی'
۳.ع۳: غزل ندارد
٤.ر: 'صف'
۵.ع۲: 'برین رفته بتان شده'

عیسی ات قافله سالار و خضر راهنمای مگر این قافله را آنطرف افتد گذری

ملك از خویش برا عرصهٔ[1] جانبازانست

دستبردی بنما عیب نباشد هنری

(۸۳۵)

[2]دی پایمال بودم در راه شهسواری کز هر کرانه انگیخت گردی ز خاکساری

مارا بتیغ مژگان در خون وخار[3] بگذشت نگذاشت تا بخواهم از غمزه زینهاری

پیچیده ایم در دل چندین هزار شعله ای وای اگر برآید از دودمان شراری

گر غمزه تیغ راند سازید در ره او از کثرت شهیدان در هر قدم مزاری

چون پاس ناله دارد چون ضبط دل نماید آنرا که دیده افتد بر چون تو شهریاری

از خیل ساکنان راه امید گشتم تا بر رخم نشیند گردی ز رهگذاری

بر وصل او نشاید کردن ملك دلیری

هان تا شراب نبود بی زحمت خماری

(۸۳٦)

[4] هیچ پیوند ده رشتهٔ پیمان نشدی عهد بشکستی و از کرده پشیمان نشدی

جذبهٔ کعبه چنان جیب کشانت میبرد کا که از رنج ره و طی بیابان نشدی

آهم از هر طرفی لشکری انگیخته است خوب کردی که باو دست و گریبان نشدی

طوطیان غرقهٔ خونابهٔ زهراب غم اند نکشادند دهن تا شکرافشان نشدی

دل بعشرتکدهٔ عشق تو خوانها گسترد ننشستی و بران مایده مهمان نشدی

---

۱.ع۱: 'چشمه'
۲.ع۲،ع۳: غزل ندارد
۳.ر: 'خون نشاند و'بگذشت
٤.ع۲،ع۳: غزل ندارد

دوجهان کشته شد و یکسر مو باکت نیست — این چه ظرفست که یکذره هراسان نشدی
پاس جان تا بکی ای دل تو مگر فولادی — که دوصد زخم فزون خوردی و قربان نشدی
بـر دل از بـار فـراق تو گـرانیهـا رفـت — هیـچ تخفیف ده محنت هجران نشدی

پیش آن چشم ملك زنده بماندی افسوس
کـه بگـرد سـر آن خـنجر مژگان نشدی

(۸۳۷)

[1]دوجهـان پی سپر تست دلیرانه درآی — یك قدم بر سر خود نه ز دوعالم بسر آی
دوست در غایت قربست و[2]تو در غایت بعد — دور شو از خود و گامی دو سه نزدیکتر آی
جـان زلیخا و دلت یوسف و زندان جسمت[3] — شـاه مصری مه کنعانی ازین خانه بر[4]آی
بتو[5] از حبـل وریـد تـو کـمندی دادند — دست در وی زن و بر بام سموات[6] برآی
هر قدم واپسی از زخم[7] بلا زخم کسی — بـر دم نیشتـر آ یـا قـدمـی پیشتـر آی
نخل بی بر بجز اندر خور آتشکده نیست — بسـلام ثـمـر آ یـا بسـجود بتـر آی
بیـدلا ن فـرصـت نظاره غنیمت شمرند — اختری [8]میگـذرد بـر در و بـام نظر آی
بـی تـأمـل نتـوان حـل مـعـمـا کـردن — هان فرو رو قدری در خود و آنگاه برآی

هر که او محو نشد محرم ما نیست ملك
خبـر اینسـت که از باخبری بی خبر آی

---

۱.ع۳: غزل ندارد
۲.ع۲: 'ز'
۳.ر: 'زندان جسمت'
۴.ع۲: 'چه درآی'
۵.ع۲،ع۳: 'بیتو'
۶.ع۲: 'سواب 'برآی' سموات'درآی'
۷.ع۲: هر قدر داشتیه از خار 'بلا
۸.ع۲: 'اختر'

(۸۳۸)

[1]کو باد که پوییم ره گرم عنانی — کو ابر که داریم سر قطره فشانی

دامن نفشاندیم ازین خاک مذلت — گشتیم سبکبار و نبردیم گرانی

یک ناوک کاری ز تو بر سینه نخوردیم — صیاد ندیدیم باین سست کمانی

گو خلوت دل تیره بمان به که نریزی — روغن بچراغ من ازین چرب زبانی

ما بلبل قدسیم همان به که گذاری — این باغ بتاراج گر [2]باد خزانی

ما قصه فگندیم بفردای قیامت — کامروز نداریم سر داد ستانی

من[3] خود شدم ای وای ازان جذبه که هرچند — خواهی که کنی ضبط خود اصلا نتوانی

شرمنده نمیگردی از آنروز که گویند — بگریخت که [4] بیداد تو بیچاره فلانی

چندان که ملک از چمن حسن تو برداشت
یارب که تو هم برخوری از عمر و جوانی

(۸۳۹)

[5]ببزم بوالفضولان بزم عشرت ساختن تا کی
خسک برما و گل بردیگران انداختن تا کی

دل شیران درین نخچیرگه پامال خود کردی
غزالانرا بهم سرگرم بازی ساختن تا کی

بس است این تنگ چشمیها شکار شیرمردان کن
سلیمانی تو بر دلهای موران تاختن تا کی

۱.ع۳: غزل ندارد — ۲.ع۱: 'کرد'
۳.ع۱: 'ای' — ٤.ر: 'ز'
۵.ع۲،ع۳: غزل ندارد

مده صراف دل را رخصت تشخیص هر دردی
متاع ما ز جنس ناکسان نشناختن تاکی

ز سرد و گرم این وادی جهان سر در خطر دارد
میان آب و آتش جمله را بگداختن تاکی

تو چو من ساده نقشی اینهمه بینندگان دشمن
باین قوم دغل نرد محبت باختن تاکی

گهی حرفی به تنها ماندگان هم میتوان گفتن
بهر مجمع سخنها درمیان انداختن تاکی

ملك بدنام گشتی پارسای عالم هندی
برسوایی و بدنامی علم افراختن تاکی

(۸۴۰)

[۱]سر تا بقدم جانی و فیضی نرسانی  دریایی و یك قطره بکامی نچکانی [۲]

صد چشمه بزیر قدمت موج زنانست  آبی نزنی آتش ما را ننشانی

گر کشته شوم بر سر خاکم نخرامی  ور تشنه بمیرم دم آبی نچشانی

هرگز نفرستی سوی احباب پیامی  کاندر عقبش پیك جفایی ندوانی

زان غالیه کآمیخته بر[۳] چشمهٔ نوشت  وقتست که سنبل ز گل ما بدوانی

صد سوخته سیراب شد از ابر وصالت  بر آتش ما قطرهٔ آبی نفشانی

یکبار سوی ما نخرامی که دوصد بار  بر کشور دل رخش سیاست نجهانی [۴].

در پاس ملك کوش اگر طالب[۵] صیدی
کین طایر وحشیست ز دامش نرمانی

---

۱. ع۳: غزل ندارد  ۲. ع۲: 'برسانی'؛ ر: 'نچشانی'  ۳. ر: 'با'؛ ع۲: 'زان'
۴. ع۱: 'ندوانی'  ۵. ع۲: 'مایل'

(۸۴۱)

[۱]شکست حقهٔ چرخ و تو محو نیرنگی | جماد و لعل گهر گشت و تو همان[۲] سنگی
مطیع نفسی و باروح قدس در جدلی | بسگ در آشتی و با فرشته در جنگی
گهی که باد غرورت ز جا نجنباند | گمان بری که مقیم چهار اورنگی
دکان رنگ رزان نیستی تلون چند[۳] | [٤]چه کرده اند که در لمحهٔ بصد رنگی
تو[٥] چیستی که ز لوث تو گشت دامن[٦] پاك | که عرض عرض ببردی و ننگ را ننگی
سری ز جادهٔ طبعت نمیتوان برکرد | رهیست[۷] یکقدم اما هزار فرسنگی
حجاب دیدهٔ عشقی و بار خاطر حسن | غرض که آئینهٔ کاینات را زنگی
[۸]نشیمنی که ای کنبه خانه راست کو | که بر فراغ دلان همچو عافیت تنگی

ملك هزار گل از چشمه سارطبیعت رست
بهار دانشی و بوستان فرهنگی

(۸۴۲)

[۹]تا بکی تازد سپاه رشك هرسو توسنی | شکوه برخواهد زدن امروز فردا دامنی
خرمن گل شد بباد عشوهٔ سنبل دریغ | برد سودای گیاهی آب روی گلشنی
ناله ام صد رنگ گل می آورد بر روی کار | آمدم کز هر شراری برفروزم گلخنی
صید مورانرا ببازوی توانایی متاز | کین بیابان یاد دارد هر قدم شیرافگنی
با مقمز پیشگان منصوبه سازی تا بکی | آه میترسم که در کارت کنند آخر فنی

---

۱.ع۳: غزل ندارد
۲.ع۲: 'سفال شد در و لعل تو همچنان' سنگی
۳.ع۲: 'چیست'
٤.ع۲: 'چه واقست هر لحظه'
٥.ع۲: 'کیستی'
٦.ع۲: 'باد کیستی'
۷.ع۲: 'زهی'
۸.ع۱،ر: شعر اضافی
۹.ع۳: غزل ندارد

کشت عشقست این میفشان تخم خواری پاس دار — کار و بار کشتهٔ[1] ماراست هرسو خرمنی
شکوه صد هنگامه در هر داستانی گرم کرد[2] — برحذر کآماده دارم هرطرف دستان زنی
کام[3] دشمن میدهی این کار وانگه چون تویی — نالهٔ سر میدهم زین رشك وانگه چون منی
آنکه هرساعت مثل میزد ببازوی غرور — کاش از دست آیدش بندی نهد بر گردنی
میدمد پر کالهٔ دل از زمین ناله ام — تا که می نالد که می آید بگوشم شیونی
با ملك در کسوتی پنهان چنان بودم که بود
هر کهن تاری ز دلقم پاسبان روزنی[4]

(۸٤۳)

[5] هر زمان تکلیف عشرتگاه اغیارم کنی — کز شراب رشك جام چند در کارم کنی
سوی خویشم خوانی و گویی بدربان ره مده — مردمیها را سبب سازی و آزارم کنی
هر طرف از شکر و بادام خوانها گستری — پس بخوانی و ببزم خویش اغیارم کنی
خصمی از حد شد بنای دشمنی گشت استوار — چند آزارم کنی از خویش بیزارم کنی
برهمن تاچند در کیش صنم خواری کشی — آه میترسم ز مردودان زنارم کنی
نیست در ظرف گدایان وسعت انعام شاه — من کیم کز محرمان بزم دیدارم کنی
چون بمجلس خوانیم گویی که بیرونش کنید — مقصد این کاندر نظرهای کسان خوارم کنی
هرچه از عزت بگاهی بر سر خواری نهی — هر کرا بینی باو افشای اسرارم کنی
درد می ماند است آنهم از ملك داری دریغ
تاب این مستی ندارم کاش هشیارم کنی

---

۱.ع۲: 'کندر و بازیچه' — ۲.ع۲: 'کرده ام'
۳.ع۲: 'کار' — ٤.ع۲: 'جوشنی'
۵.ع۲،ع۳: غزل ندارد

جوشیده باز نغمهٔ صاف از گلوی می[4]		کبك پیاله قهقهه زد بر سبوی می
دل چیست این مپرس دلست این کدام دل		دریوزه کرده ام کف خونی ز خوی وی
ابری طراز دامن محمل عزیز دار		کو نافه بار ناقهٔ[2] لیلی بکوی حی
عزت بکار خویش بیاید حبیب را		بر روی جام جم شکند آب روی کی
مطرب ز نغمه بر سر انگشت نرم تر		پاسخت کرده در رگ و پی های و هوی نی
افسرده ایم از دم گرم[3] تو گریه هان		ابر بهار کو که کند شست و شوی وی
در حلقهٔ کمند که صید خجالتی		می آید از کلالهٔ زلف تو بوی خوی
ای رومی از حسین علی خجلتت نبود		این خال عیب را چه نهادی بروی ری

از استخوان و ریشه ملك در ترشح است
خشکید رگ بروی رگ و پی بروی پی

☆☆☆

---

۱.ع۲،ع۳: غزل ندارد		۲.ع۱: 'ناله'
۳.ع۱: 'سرد'

# غزلیات اضافی

(۱)

مرا هنوز بحسن تو اعتقادی هست | هنوز بر من و عشق تو اعتمادی هست
بکوش سلسلهٔ فتنه نیك محکم دار | که فتنه را بنگاه تو اتحادی هست
تو کعبهٔ دل ما خواست حاجتی همه کس | تو هم بخواه اگر در دلت مرادی هست
ز چین ناصیه ات طالع است غرّهٔ فتح | هنوز در گره ابرویت کشادی هست
نکو خراب نگشتیم ترکتازی کن | هنوز از ده ویران ما سوادی هست
هنوز از ده ما میتوان خراجی خواست | که در خرابهٔ ما نقش خاك و بادی هست

ملك محل وداع است باد محمل بست
نظارهٔ اگرت تاب خیر بادی هست

(۲)

بلبل امشب آتشی در خانه داشت | در بن هر بال صد پروانه داشت
داستانها در پی اندر شیشه بود | بوستانها در لب پیمانه داشت
طرهٔ شمشاد بر گل می چمید | زلف سنبل در شکنج دانه داشت
خون دل می خورد حسرت می گریست | دجلها در جوش هر افسانه داشت
هرچه می بایست بود و کم نبود | که بگویم می بگو میخانه داشت
هر سمن را بر صنم یك نکته بود | مسجد آنجا رونق بتخانه داشت
مهربان نامهربانی می نمود | آشنائی خاصیت بیگانه داشت
معنی اندر پردهٔ صورت خراب | هر که گنجی داشت در ویرانه داشت
مرغ زیرك را رهایی قید بود | دام می دید و نظر بر دانه داشت

بر ملك پاس محبت دست یافت
دوست را خصمانه در کاشانه داشت

(۳)

میان ماو تو اظهار مدعا نشد است | نگاه ما بنگاه تو آشنا نشد است
سریز تر نمك خنده بر جراحت دل | که دردمند تو شایستهٔ وفا نشد است
عنان عربده از دست ماجرا بستان | که بیش ازین کسی آمادهٔ جفا نشد است
هزار زخم فزون خوردم و نکردم آه | کسی چومن بسر خنجر بلا نشد است
چه بینی مهر بکش تیغ و داد جور بده | که ناتوان تو شایستهٔ درا نشد است

تو گرم ناز ملك و نیاز عربده خند
مکن ستیزه که هنگام ماجرا نشد است

(٤)

دل وسوسهٔ داشت خطایی نتوان گفت | چیزی بدر انداخت که جایی نتوان گفت
فتراك خرابات چنان حبل متین است | دایم ز عصا باز روایی نتوان گفت
ما لایق پیغام نبودیم و نباشیم | اما نچنان هم که دعایی نتوان گفت
این مایدهٔ خاصّگان است و چنین است | آن نیست که عامانه صلائی نتوان گفت
می رفت سوالی ز سراپردهٔ تحقیق | گفتیم بگوئیم کجایی نتوان گفت
آنجا که سراپردهٔ عالی نسبانست | از مرتبهٔ بی سر و پایی نتوان گفت
گفتند جرس زمزمهٔ راه روان داشت | گفتیم که از هرزه در آیی نتوان گفت
دردت ز رگ و ریشهٔ ما گرد بر آورد | این طرفه که حرفی ز دوایی نتوان گفت
مجنون و سراپردهٔ لیلی سن ودر این | زین خوبتر ایما و ادایی نتوان گفت
اینجا مکن آنها که کشد کار بآنجا | ورنه بمثل چون و چرایی نتوان گفت

برخاست قیامت ملك این خواب گران چند
چابك تر ازین حی علایی نتوان گفت

(۵)

اصل سعد و نحس را چندین بتی معلوم نیست		هیچ چیزی بر گرفتاران عشقت شوم نیست
مطمئن حالی که جز امر تو ماموریش ساخت		فارغ البالی که جز حکم ترا محکوم نیست
در شکوه دل نگنجد زیور بال همای		باج این ویرانه ده جز بر خراج بوم نیست
برنتابد گوش گردون استماع نظم ما		درج عالم را شکوه گوهر منظوم نیست
درج گوشت را بانباریم از دریای راز		محرم این پرده از اسرارها محروم نیست

اهل حرفت نیستم تا بار مدح و ذم کشم
منت ایزد را ملك ممدوح یا مذموم نیست

(٦)

رخسار تو مجموعهٔ صاحبنظران است		هر نکته که درجست در آن نکته ورانست
بر رایحهٔ برگ گلت نغمه سرائیست		آن مرغ که گرد چمنت در طیرانست
مائیم و همین کنج لب و گوشهٔ چشمی		بادام و شکر زینت بزم دگرانست
سیمرغ بکم حوصلگیهاست نشانه		این عرصه نه جولانگه بی بال و پرانست.
تحقیق دقایق نتوان جز بتأمّل		آئین نظر آئینهٔ دیده ورانست
هرجا المی راحت آزرده دلان است		هر جا طربی ماتم خونین جگرانست
در طینت آدم دل خرم نسرشتند		گر خوشدلیی نیست گناه دگرانست
عید آمد و ماتم زدهگان گله نو شد		گو ناله در آ معرکهٔ نوحه گرانست
گر کوه شود حمل تو زانو زده برخیز		دل دار سبك غم مخور ار بار گرانست

بر دل شمرد داغ بجای گل و نسرین
هر جا که ملك بر گل باغی نگرانست

(۷)

کوی تو چرا جلوه گه بوالهوسان است — حیفست که بستان ارم جای خسانست
طوطی بتمنای شکر مایل زهر است — فیض شکرستان مگس وقف [سنان است]
سر تا قدم پیش روان غرق تگ، ودست — این طرفه که در کعبه ره باز پسانست
در چشم ملك موج زنان قلزم خوناب
آب خضر اندر نظر هیچ کسانست

(۸)

سحر زلفت راه بر دستان اهل راز بست — رشتهٔ از تار دست و گردن اعجاز بست
عشق چون مهر طلسم عالی معنی شکست — قفل هر گنجینه را صد ره کشاد و باز بست
غمزه ات صد گونه برخون هزاران رنگ ریخت — وآنچنان در دست و پایی آهوان باز بست
دور بادا ننگ این آلایش از شمشیر تو — خود که خون صعوه بر بال و پر شهباز بست
دامنی بگشای تا برگ طرب جمع آوریم — باد اینك بر گل و سنبل طراز باز بست
خرقه کارست صد هنگام بر نیرنگ عشق — عشقها بر آستین چرخ لعبت باز بست
حضرت درد و جناب غصه صاحب منصبند — نزد دست و خنجری کو راه دست انداز بست
خندهٔ کبك دری بر جره بازان دست یافت — صوت مرغان راه بر آواز طبل باز بست
بلبل باغ ملك ناگه صفیری بر کشید
بر گرفتاران این بستان ره پرواز بست

(۹)

جسم تو از ریزهٔ دندان تست — نشو و نمایی چو هم از خوان تست

گلبن ابلیس که پژمرده ماند — تهمتی نکهت بستان تست
بر جگر سوخته زد سنبلش — خلد که اجری چوز دهقان تست
بر مثلث دست و زبان میگزد — فتنه سراسیمه دبستان تست
شش جهت و چهار حد و هشت خلد — این همه بازیگه عصیان تست
خاتم دل در کف اعمی چراست — دیو نهٔ عقل سلیمان تست
گویتو آویزه چوگان کیست — گوهر دل در خم چوگان تست
خاکه که بر چرخ کله گوشه بست — نقش طراز سم یکران تست
آب تو در مغز زمین پا فشرد — این همه وسواس در ارکان تست
نوحه نهٔ لیك جهان سربسر — غرقهٔ آلایش طوفان تست
بر همه کاری گل حجت توئی — نقش تو طغرا کش فرمان تست
کار دل و دین ز تو دارد نظام — خوش بنشین بخت بسامان تست

بخت ملك بود که تلخست و شور
ورنه دوعالم شکرستان تست

(۱۰)

[۱]...در آغوش پیاله است — [۲]....جنبشی تا بحریم که حواله است
کحل و بصر و وسمهٔ ابروی نشاطست — بل زینت هر هفت حلیث گل و لاله است
بی برقع شبرنگ مه چارده روزه — بی حسن گلوسوز بت چارده ساله است
در سبزه خطا مردمك دیدهٔ جاهست — در تره قبا سرمه کش ناف غزالست
در چشمهٔ ساغر چو در آید بتموّج — هر موج که بر دو شکند موج کلاله است
از دودهٔ تر طپ دماغست مداوا — گر نیم رقم مصدر هفتاد ساله است

---

۱. کرم خورده　　۲. کرم خورده

چون حدت او بر لب معشوق زند خوی		بر برگ گل از شبنم تر ریخته زاله است

هر کو چو ملك زمزمهٔ قهوه نه پرداخت

گه ناله بکن ناله که هنگامهٔ ناله است

(۱۱)

[1]......ساز سفر نقش سرابست		همراهی این خشك لبان تا لب آبست

ای قافله سالار عنان باز کش آخر		بر باز پسان مرحمتی این چه شتابست

پاس نفس سوختگان حد بشر نیست		پرهیز که جبریل برین شعله کبابست

درد دل ما حقهٔ بیدار دلان بود		غفلت زده پنداشت که افسانهٔ خوابست

رنگست بر آئینه چه دنیی و چه عقبی		هان تا نشوی پرده که کونین حجابست

ابراز مژه ها سبق آموخت بطوفان		بخت از همه نوعست کنون خانه خرابست

دی دامن موج صلحان موج شکن بود		امروز کلاه همه همدوش حبابست

گر ماهی این بحر بدام تو در افتد		مغرور نگردی که قضا سلسله تابست

جایی که زند نرگس او موج کرشمه		هر سو چمن ناز و گلستان عتابست

خیل ملك اینجا بغباری نشمارند

این عرصهٔ عشق است ملك درچه حسابست

(۱۲)

گر پای بلغزید نه جای همه غوغاست		این در ره ما.... [2]نه از ماست

کتمان شهادت نتوان پرده برانداخت		حسن عملت آئینهٔ سر هویداست

در دایرهٔ فقر قوی مرکز تسلیم		خط تو بدیوان ازل ثابت و مجراست

---

۱. کرم خورده		۲. کرم خورده

هر ناله که از سینه برآرم تف دادیست　　هر قطره که از دیده ببارم گل سوداست
از نقل بیان نقل دهم نوبت شادیست　　وز داغ و الف سرّ و حکم وقت تماشاست
گر درد گمارند بصد نشاۀ درد است　　ور خار فرستند بصد لذت خرما ست
هر درد که درمان تو دارد گل داروست　　هر غصه که شوق تو فزاید گل فرساست
دستینه بظلمت دهد از دیدۀ پاکان　　آن دست که سر پنجه طراز ید بیضاست
از خامۀ مستوفی غم هرچه تراود　　در شان خط بندگیت آیت طغراست
از کشمکش دهر ملك چاره خموشی است
آخر ز که نالیم هم از ماست که بر ماست

(۱۳)

غم تو بر دل زندانیان گل شادیست　　که بند خانه ببار تو باغ آزادیست
بکلك تجربه بر لوح خاکیان رحم است　　که هر که کشت خراب تو غیر آبادیست
فلك چون گوی بسرگشتگی نشانم ساخت　　که عرصه سنگی و چوگان فتنه فولادیست
پیمبران همه در ششدر و مقاماتند　　زبان بلاف میالا نه وقت استادیست
گرت عنان نگرفتست دست ناخلفی　　وصیت آر بجا کاین طریق باولادیست
ملك تو مرد سفر نیستی عنان برتاب
که پای راحله در سنگ لاخ بی زادیست

(۱٤)

خدیو دلبران خلوت نشین است　　رسوم مملکت گیری چنین است
بدفع ظلم ضحاکان دعوی　　درفش کاویان سر بر زمین است
زمین از تهمت مریم فرا رست　　که روح اللّٰه بر چرخ برین است

نمی بر آتش نمرود زد شرم | که ابراهیم را خو بر جبین است
برهمن کسوتی از کفر پرداخت | که ایمانش طراز آستین است
بخارا کوهکن تخمی فشانده است | که هر خسرو بگردش خوشه چین است
چنان در دوستی گشتم سرآمد | که دشمن در مقام آفرین است
میان خنده گر گریم عجب نیست | که دل خوشحال و جان اندوهگین است
ز شادروان شاهی دل به پرداز | که سقفش باد و فرشش آتشین است
در آمین سلیمانی خللهاست | همانا اهرمن صاحب نگین است
چرا سیمای ایمان نیل ناست | مگر در ماتم اصحاب دین است
بلا را آهن داغست در دست | که نقش فتنه را نقش سرین است
گیاهی کز زمین ناله روید | گل تابوت چرخ هفتمین است

ملك ز ابرو گره بگشاد بنشین
که شخص فتنه را چین بر جبین است

(۱۵)

لبی در بوسه موج شکرین داشت | که کام زهر را بر انگبین داشت
ریاحین بر سمن پیرایه می بست | که در هر چین نگارستان چین داشت
طرب جانم بکوثر می فرستاد | که ملك جاودان زیر نگین داشت
فضای دل وسیع و شوق بی پای | که خواهش دستها در آستین داشت
بپای می فرستادم بدهشت | که از هر گوشه غمازی کمین داشت
جفای تست محراب اجابت | نظر بر پشت پای سر کمین داشت
کسی در کنج عزلت گنج ها یافت | که پاس خاطر خلوت نشین داشت
تصورهای وصل آمد بتصدیق | گمان آئینه بر روی یقین داشت

عنانش هیچ دستی بر نمی تافت
که نقش سرکشی در زیر زین داشت

کس از دام جدائی ها نرسته است
جهان تا بود رسم اینچنین داشت

ملك برگ وطن ساز سفر داشت
بر آن بودم مرا قسمت برین داشت

(١٦)

گریه را چشم بر فغان منست
ناله را گوش بر دهان منست

ناوکی کش خراش بر هدفست
جنبش بازوی کمان منست

خامه را پای بر ورق پیچید
بس که در حیرت بنان منست

رنگ گلگونهٔ جگرخواران
تف خونابهٔ سنان منست

هر کجا راز دل فرو ریزم
همه را گوش بر بیان منست

کهنه دلق درع بخار سپار
تا رگی نخل بوستان منست

همتم هر کجا زر خرگاه
آستین گرد آستان منست

شور دیوان حشر ناماجراست
صور اصبر بخور فغان منست.

ماهتاب وجود کج نظران
گل مقراض بر نیسان منست

کیست از خوان فکر ذله ربای
مغز معنی در استخوان منست

چاشنی گیر سفرهٔ جبروت
نمك خوان ترجمان منست

علم افراشت پرتو ملکوت
شقه اش از گل دخان منست

دل یکی قطره بیش نیست ملك
وآن نه از آن تو نه زآن منست

(١٧)

الهی باندیشهٔ بارگاهت
الهی بآشوب خیل و سپاهت

بقهر جلال و بلطف جمالت — بسیمای مهر و بزنار؟ ماهت
به بی مثلی سنبل خوش نسیمت — به بی سیبی نرگس خوش نگاهت
بعصیانی روضهٔ جرم بخشت — بزندانی رحمت عذرخواهت
بسجاده بافان سر سجودت — به پشمینه پوشان طرف کلاهت
بآتش پرستان نور جبینت — بزنار بندان زلف سیاهت
کز آلایش بت فرو شو ملك را
بجز وقف پاکان مکن جلوه گاهت

(۱۸)

از ما مطلب وصل و جهانی ز عبارت — از بوالهوسان یك نگه و نیم اشارت
صد دست و بغل رفت صبا با گل مجلس — از شمع به پروانه رسانید بشارت
هر صبح بکوی صنم باده شتابم — در برهمن جام دهم هوش بغارت.
گر عهد بدستش بسرآید غم او گیر — بر توبه شکن پس بده ایمان بکفارت
داریم گل تازه در آب از گل روئی — گو جغد به بلبل فگن آئین عمارت
بر کور دلان غصه مده سر امانت — در چشم سویدا مشکن نور بصارت
بستیم بطوف حرم بیخودی احرام — در خون جگر گوشهٔ می کرده طهارت
نومیدی بیمار تو بگذشت ز تیمار — حسرت بعیادت شد و حرمان بزیارت
تا کی ملك افسردگی پیکر ناله
صد بسته گل هندی یك ذره حرارت

(۱۹)

در بند کرامات نمانی که قیود است — آزاد کن این رتبه که دانای شهود است
از نقش فنا لوح بقا ساده شمردیم — ضد است موافق نه عدم شبه وجود است.

روشن نفسان مجمر ما تیرهٔ شمس است — در مجلس ما عود مسوزید که دود است

مرآت حقایق بجز از تپش ما نیست — سیمای جهان آئینهٔ نقش نمود است

گل جوش زد از آئینهٔ شعلهٔ آهم — عید ترا هم سوختهٔ مجمر عود است

در بادیهٔ سینهٔ ما ناله نکو هست — در مزرعهٔ دیدهٔ ما گریه سرود است

بیهوده کج و راست مشو مذهب دلگیر — این قاعده بیرون ز قیامست و قعود است

آنجا که در بیع زند نقد عبادات — صد مسجد اقصا گرو نیم سجود ادست

اثبات مقامات هزار و یکم اینجا ست — یکحرف و سخن خاتمهٔ گفت و شنود است

بگشا ملك از دل گره و بند زبان ساز

حل دو جهان مشکل ازین بند کشود است

(۲۰)

لبت گو سایه بر کوثر نینداخت — طرب را نور بر ساغر نینداخت

تبسم بر تکلم رشحهٔ ریخت — کجا زهری که در شکر نینداخت

ز بالای نهم منظر فُرو دید — دل خاکی نگاهی بر نینداخت

بعجزم کیسه گر افسر فرو گیر — که این سرمایه بر افسر نینداخت

دلم صد خرقه از لخت جگر دوخت — ملامت هیچ ....؟در بر نینداخت

غمم را چشم زخمی در کمین داشت — سپند عشوه بر مجمر نینداخت

فنا بحریست بی پایان و خاکه — که دید اورا که خود را در نینداخت

هزاران نوح با کشتی فرو شد — درین طوفان یکی لنگر نینداخت

ملك نگذاشت ذیل عزت از دست

مذلت را بپای سر نینداخت

(۲۱)

دل افسردهٔ مارا هوس لذت کامست
در ته دوزخ هجران اش بسوزید که خامست
مصلحت نیست که عشاق درین خانه درآیند
ورنه زین طایفه تا کعبهٔ مقصود دوگامست
نور و ظلمت بهم آمیخته شد پرده بر افگن
تا بدانند که اسلام چه و کفر کدامست
بادهٔ وصل گواراست که حرصم شده افزون
ورنه مخمور ترا کار بیك جرعه تمامست
بر سلك کرد جفایی که بدشمن نکند کس
دوست با دوست به بینید که اندر چه مقامست

(۲۲)

سور بر سقف خانه خانه گرفت
بوم بر بامت آشیانه گرفت
دیو بر وحش طیر دام انداخت
مرغ آدم به نیم دانه گرفت
عقل در معرض سبکساریست
بمیان آمد و کرانه گرفت
فارس عشق نقش هفت اقلیم
بسرانگشت تازیانه گرفت
شب ما نغمه سنج بیداریست
بیخبر راه بر فسانه گرفت
صوفیان خرقه در سماع آرید
دست مطرب خم جفا نه گرفت
هرچه عادت شود عبادت نیست
مفتی این جام صوفیانه گرفت
بیخودی می چکد ز نالهٔ چنگ
که مغنی می مغانه گرفت
کمری در کنار شوق خزید
باز شوریش درمیانه گرفت

ما گرانیم بر دل همه کس	که ز ما خاطر زمانه گرفت

گوش مالك غم ملك جوشید

نفس ناله در زبانه گرفت

(۲۳)

در دوروزی درویش خالی از خلل است	که آن فقیر عیاذ الله این سخن مثلست

ز قطرهٔ عرق لامکانیانست این	محل قسمت روزی درای محلست

مرقعی که بگرد ریا شد آلوده	فقیر و طاعت او آب شوره و عسلست

ز موج بحر فنا عارف ایمنست ایمن	سفینهٔ غزل او گواه در بغلست

تو نور روزی وغیر تو در تو خیره چو شب	که کور دیده ز پا تا فرق در سبل است

عطیه سره در قبض روح درویشست	که شوق او بدل جان بود که بی بدلست

یکیست نسبت شخص اختلاف از اذهانست	تو خواه پوست نگر خواه معنی زآن قبل است

ملك فریب مخور بر حریف خیره مشو

تو ساده بازی و هم بازی تو بس دغلست

(۲٤)

ناله در تنگنای جان بشکست	شعله در مغز استخوان بشکست

خواستم شصت بر هدف بندم	تیر در سینهٔ کمان بشکست

سر خواهش کشید سر در جیب	راز دل بر سر زبان بشکست

میزبان چین برابروان آراست	لقمه در حلق میهمان بشکست

سرکشی سنگ و صابری مرهم	هر کجا این ببست آن بشکست

مژه اشکی زنهار افشاند	خار در پای الامان بشکست

حلقه جنبان قلعۀ ترکیب                در اقصا بلاد جان بشکست
غنچۀ دل ز تاب گریه شگفت                خنده در کام زعفران بشکست
گریه از دیده ام عنان بگسست                ناله در سینه ام سنان بشکست
خون دل کرد گونه آرائی                رنگ در روی ارغوان بشکست.
شد ملك گوشه گیر چون عنقا
بال پر بست و آشیان بشکست

(۲۵)

آهم چو دعا سر بعنان اثر آویخت                اشکم چو کواکب بگلوی سحر آویخت
بلبل ز سر شاخ بمرغوله درآمد                دامان سراپردهٔ گل بر کمر آویخت
برتافت دل از سلسلۀ ناله کمندی                غم را بگلو بست و بلا را بسر آویخت.
جوش جگرم بر رگ و بر ریشه گره بست                آویزۀ خون در گلوی نیشتر آویخت
بر عرصۀ پروانه دلیری نتوان کرد                من کردم و صد شعله ام از بال و پر آویخت
خون گشته دلی داشتم از سینه بدر ریخت                دستی زد و در دامن مژگان تر آویخت
کاوید سراپای مرا گردش چشمی                وانگاه بنوك مژه طی جگر آویخت
شمشیر بلا بند من از بند جدا کرد                هر پارۀ آن بر سر کوی دگر آویخت
بر دیدۀ دل کرد ملك عرض تمنا
برقی که بدرخشید که در خشك و تر آویخت

(۲۶)

لبی پیاده شکر بر گزك فرو سیریخت                که باد از مژه ام مردمك فرو سیریخت
ز جلوۀ نمکینی دلم بشور افتاد                که بر گل از حرکاتش نمك فرو سیریخت

بر آسمان تفی از درد سینه بر میشد | که حدتش پر و بال ملك فرو میریخت
شگاف با گل بیخار آن بیابانست | که پویه آبلها از خسك فرو میریخت
خزان نباله بدین بوستان ندارم سر | وگرنه برگ وبرش یك بیك فرو میریخت
رسید عشق در ارکان صبر و شوق افتاد | تزلزلی که سمك تا سما فرو میریخت
نقاب حسن صبا را بآستین میزد | که در جبین یقین گرد شب فرو میریخت
ز تیره بختی آهم که تفی سر میزد | گل ستاره ز نخل فلك فرو میریخت
بیاد کبك خرامی ملك بیابانست
که پویه از پی و وز جلوه تگ فرو میریخت

(۲۷)

امشب شب شی الله؟ اصحاب حجازست | سر حلقه در حلق چشم همه بازست
این بادیه را بر قدم ناصیه پیمای | برریگ حرم یثرب و بطحا بنمازست
گرد رخ این دشت مغیلان خط سبزات | بل باغچهٔ ناز و گلستان نیاز ست
افسرده بیان بر لبی افسرده بلرزید | برق قدم گرم روان جاده گدازست
هان خون سماعیل سبیل عرفاتست | برشهرك دل تاز که خون در تگ و تازست
خورشید قیامت در و بامت بگل اندود | ایمن ننشین که که در توبه فرازست
تسبیح تو با زمزمهٔ توبه قرین است | ناخن بجگر میزند این ساز چه سازست
مشتاب ملك گر چه براهیم سلوکی
پی بر قدم افتاد نمازست و نیازست

(۲۸)

دردست که نسبت مقیمیست | عشق است که عادت قدیمیست

این کار بهار رو سفیدیست | این شیوهٔ گل سیه گلیمیست
یکبار درآی تا برآئیم | اینها نه تفقد کریمیست
با زلف تو نافه در ظریفیست | با لعل تو غنچه در ندیمیست
نبضم نشناخت حاذق عشق | این حکم بدقت حکیمیست
در مغز گداز پوست ورنه | تاب آر گرت دل نسیمیست

در عشق حسن ملك چها دید
احسنت که غایت سلیمیست

(۲۹)

ساقی بباده کالبد شیخ و شاب شست | آلایشی که دید بهفتاد آب شست
گل کرد اشك انجم و نغنود چشم شوق | آب فشانده از نظرم نقش خواب شست
ساقی درآن پیاله که حرز قدح نوشت | بال وپر فرشته بمشك و گلاب شست
هرگه عروس عشوه سرانگشت جلوه داد | مشاطه دست ناز بخون خضاب شست
گل در رطوبت خط سبزت مراغه زد | آثار خوی ز ناصیه مشك ناب شست
سیل غم از گریوه گردون فرو دوید | بس لعل پاره کز کمر آفتاب شست
خال سیه که سینه ات از وی بزینت است | رنگ از جبلت شب مشکین نقاب شست
شوقست مهر در لب اسمار در نظر | دست و دهان ز مایده خورد و خواب شست
موجی ز قلزم گله برخاست کوه کوه | شوخی خم کلاله بصد آب و تاب شست
غم برشگافت آئینهٔ چشم اضطرار | نقش تمکن از قدم اضطراب شست
گردی ز دودهٔ نفسم ناله برفشاند | آشفتگی ز طره پرپیچ و تاب شست

هر قطره کز ترشح کلك ملك چکید
سیمای جلوه از حرکات سحاب شست

(۳۰)

گل غالیه ریخت بر کنارت
مر جلوه فشاند بر گزارت

امروز بروزها نمائی
از آرمنست ساز گارت

ما بحلی دیت کداست
خون دل ماست خوشگوارت

پیمان شکنان عهد میثاق
شرمندهٔ عهد استوارت

بلبل غم سینه گرم بردار
آه ار بخزان کشد بهارت

امروز سیاه مست جوری
فردا بزبان کشد خمارت

زین بادیه دام حیله برچین
وقتست که دم خورد شکارت

چشمم بترشحی که گل کرد
از سینه بشست خار خارت

نقشی که ز دل فرو تراشم
پیرایهٔ لعل آبدارت

بیرون فرما ملك که وقتست
در حلقه ما نماند بارت

(۳۱)

گریه فرّاش کارخانهٔ ماست
ناله جاروب آستانهٔ ماست

پر و بال ملایك ملکوت
خس و خاشاك آشیانهٔ ماست

کارگاهی ستیزه باد سپهر
دست افزار کارخانهٔ ماست

سینه صندوق سر جوهریان
دل ما گوهر یگانهٔ ماست

گر ببیگانه گوئیش دردی
ناله تیری که بر نشانهٔ ماست

ترکتازی فضای هفت اقلیم
بسرانگشت تازیانهٔ ماست

گوهر شادی از الم زاید
غم کلید در خزانهٔ ماست

دم پاکان مسیح افغانست
نه فسونی که در فسانهٔ ماست

مـا مـلـوکيـم و طـايـر ملـکوت
سبـحـه گـردان دام دانـهٔ مـاسـت

(۳۲)

تف داغـم بـافسـردن رسيـد اسـت ... گـل بـاغـم بـه پژمردن رسيد است
دگـر آزرده ام آزرده خـاطـر ... کـه آزارم بـآزردن رسيـد اسـت
اجل با ضعف حرمان چرب پهلو است ... کـه تـن پـرور بـدل مردن رسيد است
ازيـن غـرقـاب سـر بـر کـرد نتوان ... که اين خـونـابه تا گردن رسيد است
بـآئيـن سـکـنـدر جـام در ده ... که کار خم بخون خوردن رسيد است
ز خـاك سيـنـه بـر گردن کشيـدم ... کـه وقـت سـر بـرآوردن رسيد است
کـنـون مـعشـوق عشاقست معشوق ... کـه دل دادن بـدل بـردن رسيداسـت
ز دلـق عشـق داغ مـی نشـوئيـد ... کـه دامـانـی بـافشردن رسيد است

مـلك سـاز طـرب کـن ميتـوانـی
که خون خوردن بمی خوردن رسيد است

(۳۳)

بـگـرد ياسمن او بنفشه خورشيد ست ... بمرگ عشق که حسنت سياه پوشيد است
سـرود مـطـرب مـا صـاف برنميجوشد ... که درد تيرهٔ جام که سرم پوشيد است
زبـان نـالـه بـگـفـت و دهان شکوه بمهر ... ز پرده های خموشی که برخروشيد است
چـنـانـکـه زنـگ بـر آئينه گرد بر صفحه ... صـفای عهد بدرد خلاف پوشيد است
رقـوم آبـلـه تـاريـخ ايـن بيـابـانـسـت ... که هر که هست بمقدار وسع کوشيد است
کشيد سفرهٔ هوش و کشاد دامن گوش ... مگر نصيحت اصحاب دل نپوشيد است

نه مرد بازوی فرهاد کار شیرین است　　که شیر را بلب جوی شیر دوشید است

سلك نه مرد دلست، آنکه داشت دل در بیع
کجا که جلوۀ علوی بکس فروشید است

(۳٤)

کباب شد دل و خون خوردنش بلا اینجاست　　ز بادۀ که ندانستۀ خطا اینجاست
بگو بسمع و ز افشای غم زبان درپیچ　　لبی بگز که خبر میکنم صبا اینجاست
بیادهای دلم گریه آب صیقل داد　　صلای نور بآئینه زن صفا اینجاست
درین طلسم درونی جها که تعبیه نیست　　بدل درآی که جام جهان نما اینجاست
سفال پارۀ دل یافت جوهر اکسیر　　کجاست مفلس عشقی که کیمیا اینجاست
بیا بکش دیت ماست مژد کشتن ما　　مکن بهانه تو اینجا و خون بها اینجاست
مریض ره بشفا برد و بست پی بزلال　　تو خاطری و مسیحا و خضر ما اینجاست
ز سرگذشت تو چشم قلم سیاهی کرد　　ملك خموش که سرگیج مدعا اینجاست
نشسته قبلۀ چندین هزار مقصد پیش　　پیاله دستی و دردی طلب دوا اینجاست
غرض ز ذات سخن وصف فاتحانانست　　درود آیت پایندگی کجا اینجاست
بهار لجه ات از درد دوستی ننگ است　　صفیر شوق بزن گلشن نوا اینجاست.

(۳۵)

مطرب بخوان که جنبش دلهای ما بدوست　　آبست نغمه گردش این آسیا بدوست
پیوند جان برشتۀ امکان نه عاقلیست　　بگسل که ضبط سلسلۀ ماسوا بدوست
در هاون مجاهده اجزای تن بکوب　　جاندار و توأم نفست توتیا بدوست
خم داد ابرویت بروشهای مستقیم　　یکتائیان یکدله را تن دوتا بدوست

منزل درای نزل وجود و عدم گزین
فانی نشین که آمد و رفت و بقا بدوست

اکسیر خاکپای فنا مرگ مفلسیست
آری حیات سلسلهٔ کیمیا بدوست

مقصود حیله حضرت عشقست هرچه هست
اینست آنکه روی دل مدعا بدوست

با نسبت من و تو ملك کیست خصم و چیست
با کیست درد دوست که روی دوا بدوست

(۳٦)

دریوزهٔ شوقی نزند راه اجابت
آلودهٔ دستی نشود بند نقابت

شور از شکرت ریخته شورابهٔ اشکم
با بخت مگر غوطه دهم در نمك آبت

عقلت نکشد پنبهٔ بیدادیت از گوش
افسانهٔ ما گشت نه بیحد رگ خوابت

بر دشنهٔ جانت ندود عقدهٔ دردی
اندیشهٔ زلفی نکشد در خم و تابت

گل بر شکر افسون دهد از آتش لعلت
می در کزك افسون دهد از زهر عتابت

از ساغر حسنت ندهد گرد ملالی
آزرده دلانی نفتد در می نابت

بوی جگرت گشت ملك زهر هلاهل
از دود دل کیست که تلخست کبابت

(۳۷)

جام جمشید مثال دل درویشانست
فیض جاوید در آب و گل درویشانست

هست درع قبضهٔ ما سلطنت کون و مکان
خارج هردو جهان داخل درویشانست

عقدهٔ ماست که از تار فنا عقده کشاست
حل هر مشکل از مشکل درویشانست

تاج کی بر سر این کوبسفالی نخرند
پاس سر دار که سر منزل درویشانست

کشتی ما بکران ره نبرد لنگرده
دل دریاب بلا ساحل درویشانست

دم غمـاز دریـن پـرده کـجـا یـابد بـار		یا صبا را چه محل محصن درویشانست
عـقـل را لای بـلا بـخـش بـآلا سو گند		عاقل آنست که لایعقل درویشانست
کشتهٔ تیغ تو سرحلقهٔ خیل شهداست		وانکه مقصود توئی قاتل درویشانست
خون هفتاد و دو ملت گل یك شمشیر است		هر که شد بسمل او بسمل درویشانست
نـوعـی از جـام مناجات، چراینـد خزان		کـه خرابات خراب دل درویشانست
ملك از مـا بسوای دل دریـا خوش کن
که کف آورده بلب سایل درویشانست

(۳۸)

حسن تو گلی از شجر طور فرو ریخت		خـجلت عرق از ناصیهٔ نور فرو ریخت
بد تیره کـلیـمـان سـر زلفی بفشاندی		از هر شکنش صد شب دیجور فرو ریخت
چینـی بسـفالی نشکسـت آبله دستی		بـس ریـزهٔ آن بـر سر فغفور فرو ریخت
بر سینـه گـذشتـی و گریبان بگشادی
بر داغ دلـم دامـن نـاسـور فرو ریخت

(۳۹)

صحبت آلـودگان شایستهٔ احباب نیست		شهد برخوان مگس خوردن کم از زهراب نیست
دسـت از خوان دلیران محبت باز کش		لقمهای حسرتست این پسته و عناب نیست

(٤٠)

میـرسـم از کف گـلستـان صبح		دست بدسـت گـل بستـان صبح

صیقل آئینهٔ شب در بغل		جام جلا دادهٔ مستان صبح
روز بگسترد کیانی بساط		جام جم آورده بدستان صبح
مهر کشید آئینه ز آئینه دان		در نظر مهرپرستان صبح
آهوی بیداری چشم جرید		سنبل شب در ختنستان صبح
در بغل دایهٔ شب طفل شام		شیر سحر خورده ز بستان صبح
سحر سبین آیت سیمای شب		معجزه گلدستهٔ دستان صبح
تکمه برانداخت گریبان چرخ		شد نگین شمع شبستان صبح
شام شب آورده ز ایمان شام		زال سحر رستم دستان صبح

اشك ملك اختر گلچین شب
دیده خسك روب گلستان صبح

(٤١)

خام طبعان که هوس پخته دیگ حیل اند		دست و پا سوختهٔ مطبخ آز و امل اند
همه ابلیس حیل خانه بگرد تلبیس		زین حیل گوش نه بل تا بسر دم دغل اند
گر بدان گونه هستند برآیند از پوست		همه از تیره دلی نگه عیب زحل اند
کفر شان عربده را داغ گل پیشانیست		صلح بگذار که بتخانه طراز جدل اند
صد شکست از همه شان دیده و پیوند همان		آن درستان که گل سابقهٔ لم یزل اند

از کسی صحبت اخلاص نماندست ملك
دیده بردوز که اکثر گل داغ سبل اند

(٤٢)

باز وقتست که غم عربده از سر گیرد		پرده از صورت حال من و دلبر گیرد

کشتهٔ ناز تو سرچشمهٔ عمر ابدیست گویا خضر که آب از دم خنجر گیرد
خلوت سوختگان را بخرامی دریاب که سراپای ترا در گل و شکر گیرد
گشت بیمار تو مغرور توانائی کاش بتواند سری از پاس غمم بر گیرد
زهرخند تو که زهراست نهان در شکرش سزد ار باج ز سرچشمهٔ کوثر گیرد
ملك آتش نفسی تا بکی افسانه لبست
تو نه آنی که فسونت به بتان در گیرد

(٤٣)

اهل دل آن طرف بدیده روند راستان با قد خمیده روند
بار دل بر سبکروان منهید بگذارید تا جریده روند
نقد سالك رهین سرعت نیست مرد آنان که آرمیده روند
هست طی مقام مقصد شان اگر آهسته در روید روند
خام را خام و پخته را پخته نور سان هم بنو رسیده روند
ناصحان را زبان بگز تا چند بر سر پند ناشنیده روند
سگ سگ به ز آهوان ختن گر بدشت هوس چریده روند
جرسی بر قفای قافله زن گر بدشت فنا چریده روند.
ملك آئین شیرمردان نیست
کز پی صید خون طپیده روند

(٤٤)

اشکم از سر بجیب خون فگند موجم از آستین برون فگند
بغل افشرده ام به آغوشی کآب در بستر سکون فگند

کو مغنی که از نسیم سرود
گل بدامان ارغنون فگند

عشق مجنون که بر فسانه زند
برق در خرمن جنون فگند

تا بتسخیر دیو نفس و خرد
سنگ بر شیشهٔ فسون فگند

بخت وازون نگر که رخت فراق
من برون ریزم و درون فگند

چارهٔ غم چنان بود که کسی
سنگ بر کوه بیستون فگند

چند بر سوز خویش پرده تنم
آه گر پرتوی برون فگند

بوی جان می تراود از بدنی
وای گر حله بر جنون فگند

ملك اندر فنون عشق و جنون
جوش در مغز ذو فنون فگند

(٤٥)

رخش تو چون نقش تکاپو زند
طی مکان پیش تو زانو زند

عزم تو هر سو که شود نیم خیز
کیست که گامی دو سه آنسو زند

نازوش عزم تو کبك دری
قهقه بر سرعت آهو زند

شاهد بختت پی فال شگون
قرعه بدنبالهٔ ابرو زند

از تو شد این واقعه دورت پذیر
خود که زد این نقش که نیکو زند

تفرقه نابود که جغد عدم
از پی او نعرهٔ کوکو زند

مشك فشان شد قلمم وای گر
داغ جگرسوختگان بو زند.

جز بصلابت نشود کار راست
عدل برین مرتبه پهلو زند

ذکر تو بر کلك ملك نقش بست
شاید اگر صیحه بآهو زند

(٤٦)

دل باو شاد که تفسیر سویدا میکرد — که بهفتاد زبان نکته بر انشا میکرد
آنکه با کور دل از سر امانت میگفت — پیش خفاش حدیثی ید بیضا میکرد
هر کس از مرتبهٔ خویش حدیثی میراند — عقل با عشق چگویم که چه دعوی میکرد
منصب ذرهٔ بی نور بخاور میداد — نسبت قطرهٔ بی آب بدریا میکرد
جوهر اندر تتق جسم نهان بود نه اسم — که عرض از پس صد پرده تماشا میکرد
عشق برجدول شریان رقم دل میدید — حکم تقویم ثری تا بثریا میکرد
مرهم سینه فگاران بسویت میداد — دردمندید و حکیمانه مداوا میکرد
همه تن گوش بر افسانهٔ دوری بودند — در دل وسوسه میکرد که پروا میکرد

ملك از جرعهٔ درویش چنین سرشاریست
این چه شوریست که از ساغر صهبا میکرد

(٤٧)

رازداران ز ازل پاس ادب داشته اند — عشق را در پس صد پرده نهان داشته اند
حرفه کاتب ایمان رقم بخیهٔ اوست — چون سپر بر دم شمشیر و سنان داشته اند
عیش آن قوم گواراست که بر تیغ اجل — جان برافشانده و چشم نگون داشته اند
جگرم مینگرم ساعد سیمین بدنان — دست در خون جگرسوختگان داشته اند
در نگه داشتن دل گله ناداشتنست — تو چسان داشتهٔ جمله چنان داشته اند
درمیان نیست دلی نیست که نازك بدنان — صد فرامشکده در موی میان داشته اند
گرگی از پوست فروریز که موسی صفتان — در بیابان فنا چوب شبان داشته اند
افسر کبر فروگیر که عالی منشان — خاك را در قدم آب روان داشته اند

تیغ بردار که خون ملکت باد حلال

ما برآنیم و ترا نیز برآن داشته اند

(٤٨)

مهمان عزیزی ز در مرگ درآمد　　لختی بدر دیده بی ما حضر آمد
طوفان بلا موج زد از جام حریفان　　مستی ز می و نشأ ز تریاك برآمد
آن ناله که گل بر سر تابوت طرب زد　　بوی عجبی داشت ز خاك جگر برآمد
آن گریه که الماس بلا بر جگر افشاند　　بر مرگ که آمد که بلا کارگر آمد
صاحب قلمی را پی انگشت قلم شد　　کز لوله ملکش دوجهان بی سپر آمد
باغ امل از نشو و نمائی طرب افتاد　　هر سرو که برخاست پیاپی بشر آمد
ددود نفس مریم آشوب تتق بست　　زآئینهٔ عیسی نفسان رنگ برآمد
نخلی که بچل سال گل تربیت آورد　　ناگاه خرابی شد و از پای درآمد
دارد شجر میوه سر میوه فشانی　　دستی بفشایند که وقت ثمر آمد
مرغان شب آهنگ صفیری نکشیدند　　جوش نفسی کو که نسیم سحر آمد
با پیکر صد پاره شهیدی بلحد خفت　　کز ماتم او سنگ بفریاد برآمد
هنگام رحیلست ملك راحله سر ده
آهنگ حدی ساز که وقت سفر آمد

(٤٩)

جوهر ناز بآئینهٔ رخشان ماند　　شوخی حسن نه چیزیست که پنهان ماند
زلفت از واقعهٔ صومعه داران مثلست　　یا بافسانهٔ زنار پرستان ماند
بت غم سوخته چاشنی رگ زدنست　　نیش فصاد بآن نشتر مژگان ماند
در مقامی که بود مدعی از مستمعان　　قصهٔ وصل بافسانهٔ هجران ماند
داد لخت جگری دود دل از سینه برون　　که نشیمن به نسیم گل ریحان ماند

داغم از نسبت این طایفه با حضرت دوست	بگل واقعهٔ یوسف و اخوان ماند
لقمهٔ نیست برین مایدهٔ خلق فشار	گر ز الماسی ازآن در ته رندان ماند
چمن خرقه ات از کفر نشانیست ملك
از تو بویی نشنیدیم که بایمان ماند

(۵۰)

ناله در دل شکنم تا نفسی می آید	که ز بوی نفسم بوی کسی می آید
گریهٔ از قحط اندر تن رقت افسرد	ناله اینك ز پی ملتمسی می آید
در طربخانهٔ ما ساز و نوای دگر است	صوت عنقا ز طنین مگسی می آید
جرأت سابقه مخصوص سرآهنگان است	پیش دستی نه ز هر باد پسی می آید
ناله میداد فرس جمله و دشمن میگفت	فارس شعله بمیدان خسی می آید
آب نعلین ببر وادی قدسیست اینجا	ناز ایمن بسجود قبسی می آید
باد خواهش بسراپردهٔ پاکان مرسان	پاس دارید که بوی هوسی می آید
سرمه در تهنیت دیدهٔ مطلوبانست	این غبار از گذری دادرسی می آید
سرغی از لخت دل انباشت گریبان ملك
کز گل افشانی گنج قفسی می آید

(۵۱)

هر که بر خنجر مژگان تو روپوشش باد	هرچه جز گردش چشمی تو فراموشش باد
بوی شوقی که شبستان مشام افروزد	نگهت حلقه سراسیمهٔ آغوشش باد
صبر بر زهر تبسم جگر افشانی کرد	شکری گر بتکلف بگزد بوسش باد
عقل بار سفر از کشور ما بست و برفت	خوش نکو رفت جنون بدرقهٔ هوشش باد

نالـه ام سـرد کش نرگس جادویش باد	گریه ام خنده کشای لب خاموشش باد

دانـهٔ کـز پـر سیمرغ شود دام کشای	گرهی از شکـن زلف زره پـوشـش بـاد

همه دیدند ندیدند که جای گله است	هـمـه گفتـنـد و نـگفتند فراموشـش باد

ذکـر درویـش ملك جایزهٔ صد غزلست

بـگشا لـب بـحدیثی که در گوشش باد

(۵۲)

عشـق هـر جـا عـنـان فـرا دارد	خیـره چشـمـی هـزار پـا دارد

گـریـهٔ بـلـبـل از تبسم گـل	آب در خـرمـن صبـا دارد

مـس انـدوده از سـرایـت عشق	دوش بـر دوش کیـمیـا دارد

حیـدر عشـق در صـنـم شـکـنـی	پـای بـر دوش کبـریـا دارد

آرزویـی کـه رهن آغـوش اسـت	دسـت در گـردن بـلا دارد

چـه دیـت کـو دیـت کـه قـاتل مـا	پـای بـر حـلـق خـونبهـا دارد

انتـظـاری کشیـد در دامـم	کـه صبـا را گـریـز پـا دارد

سـر پـایـی کـه فتنـه افشـانـد	کـوه را مسـت بـر قـفـا دارد

رمـد چشـم سـاکـنـان طـریق	دیـده بـر راه تـوتیـا دارد

تـو کـجـائـی کـه عـقل دور اندیش	چشـم بـر صـد هـزار جـا دارد

دل شهیـد تـو شـد بگو کـه ملك

کشتـهٔ خـویـش را عـزا دارد

(۵۳)

شبـم تا کی خسك در دست و پای خواب و خور ریزد

چـراغـی کـو کـه نـوری بـر در و بـام نـظـر ریـزد

شـب مـارا نـوازش گـونـهٔ کـو بـاد بستـانـی
که مشـت لالـه و گـل در گـریبـان سحـر ریزد
بلا تـرتیب مـجلـس داد و حسـرت میر مجلس شد
کـه از لـخـت درونهـا بـر کـنـد دامـان و تـر ریزد
هـلاکـم بـر گـذر گـاهـی امید از بهـر پیغـامـی
دریـغـا قـاصـدی کـز چرب دامـانـش خبر ریزد
چمن خرم شد و هنگـام گلریزیست کو مطرب
کـه از نـخـل تـرنـم هـر طـرف گـلهـای تـر ریزد
اجـل بـر رهـگـذاری انتـظـارم داشـت چندانـی
کـه گـر بـادی بـجـنبـد پیـکـرم از یـکدگـر ریزد
مـلك زنـدانـی طـفـلان اشـکـی هـای هـای کـو
کـه یك یك از گـریبـان گیـرد و از دل بـدر ریـزد

(٥٤)

سبـادا نـالـه زانـو از زمیـن درد بـردارد
که طفل گریه سر بر دامن مژگان تر دارد
سبادا قـطرهٔ خـونـابـه سیلی بر اثر دارد
که آه صبح خیزان دست در خون سحر دارد
بقفل منع درهای اجابت بسته می بینم
دعای شب نشینان بند بر پای اثر دارد
نسیم پیرهن در جیب کنعان نافه میریزد
صبا می آید از گم گشتهٔ ما صد خبر دارد
غم مجنون اگر بر کوه بندی بر کمر سرزد
گرانبار است محمل ناقه لیلی خطر دارد
گهی تاج سر وصلم گهی خاك ره هجران
نمیگوید چه میخواهد نمیدانم چه سر دارد
نـه هـر صیاد بتواند بدام آورد نخچیری
که ذوق شیرمردان ذوق فتراك دگر دارد
نـه وقت جلوهٔ خار و خس است آخر محابابی
مـلك سـر میدهم آهی کـه تـاب یك شـرر دارد

(٥٥)

طوطیان از سخن ما اثری یافته اند　　　در تلاشند همانا شکری یافته اند

تنگدستان امل داد تنعم دادند　　　که ز دریوزهٔ غم ماحضری یافته اند

حدت مهر تو از دوزخیان مهره نبود　　　که ز دود نفس ما شرری یافته اند

بده از غیر تو دیدار پرستان بسطتند　　　مگر از همت پاکان نظری یافته اند

حسن گل مایده ها بررخ مرغان آراست　　　میوه خواران تمنا اثری یافته اند

نالهٔ سوختگان بوی پریشانی داشت　　　مگر از دستهٔ زلف تو سری یافته اند

ره روان بدرقه از همت پاکان کردند　　　راه سر کن که نکو راه بری یافته اند

پر و بال مگس آلودهٔ نوش هوسست　　　که بهر قطره درو نیشتری یافته اند

ملك از باطن اصحاب حجاز آینه ساز
که ز اسرار حقیقت خبری یافته اند

(٥٦)

کنون آزردگی جز بر در نفرین نمی گردد　　　دعای زیر لب پیرامن آمین نمی گردد

غریبم ناتوان بار طبیبان نیز بر گردن　　　بجز ضعفم بگرد بستر و بالین نمیگردد

[ز خار] کوهکن خسرو مذاق پر شکر دارد　　　ولی جز زهر گرد خاطر شیرین نمیگردد

وفائی کز ته دل نیست همدوش جفا اولی　　　که این لطف زبانی مایهٔ تسکین نمیگردد

کدورت را نقب نتواند زدن بر گوهر پاکان　　　که عشق آیینه است آئینهٔ به زین نمیگردد.

سرم بر بالش نزع و تنم بر بستر حیرت　　　شهادت گو لب پیرامن تلقین نمیگردد

تو وراحت من و محنت غم و شدت دل و دهشت　　　دوعالم گو غمین خوشدلی غمگین نمیگردد

ملك در موجهٔ طوفان غم ز ابرو گره بگشا
بهر بادی رخ دریا دلان بر چین نمیگردد

(۵۷)

عشق مگو عشق چیست آفت مردان مرد　　نفحهٔ او باد خشك نگهت او باد سرد

سالك سامان بحر سالك صحرای وجد　　گریهٔ دریا شگاف نالهٔ هامون نورد

شورش مجنونت هست و جذبهٔ فرهاد نیز　　بستهٔ غم برتراش وادی غم درنورد

گریه غباری نشاند ناله شراری فشاند　　دود برآمد ز دود گرد برآمد ز گرد

شوق شکیبا شکیب صبر گریزا گریز　　عقل ستیزا ستیز عشق نبردا نبرد

ذکر مناجات صبح صیحهٔ مرغان قدس　　شبنم بستان درو زادع بستان درد

هر صفت و صورتی هر عمل و گونهٔ　　معذرت و اشك چشم معصیت و روی زرد

آب مداوا مریز عرض مداوا مبر　　داغ فروشست داغ درد فروجوز درد

دیده و دل با سلك معرکهٔ داشتند
گریه چه گفت او چه گفت ناله چه کرد او چه کرد

(۵۸)

شمعی کجاست آتش در خان و مان توان زد　　پروانه وار چرخی بر گرد آی توان زد

دل دفتریست رنگین غم قصه ایست شیرین　　نقشی بدست مژده کلك و بنان توان زد

مطرب بساز عودی آخر کم از سرودی　　از چاك دل صفیری بر گوش جان توان زد

چون با بلا ستیزی در صرفه بین لابد　　گر کار بر سر افتد خود را بر آن توان زد

گر دوش دل بخارد با این سبك دماغی　　زانو بزیر باری کوه گران توان زد

عشق آرزو خبر دید در حرب بدسگالان　　زخم سنان توان خورد زخم زبان توان زد

مطرب بیا که شاید از همت حریفان　　با ارغنون شرابی چون ارغوان توان زد

درویشی و قناعت بر هرچه دست و پای　　چون مکرمان صلائی بر کتفکان توان زد

غیرت چون شمع ریزد از آرزو چه خیزد　　خاکستر ندامت بر چشم توان زد

درویش و فاقه حاشا گر بادشه تو باشی　　چتری فروتنی را بر آسمان توان زد

(٥٩)

دوش راهی بخرابات صفاتم دادند ساغری چند ز خمخانهٔ ذاتم دادند
هم از آن رایحه بویی بمشام افشاندند هم ازین باغچه باغی بز کاتم دادند
بر طربگاه فنا نقل فنا افشاندند مرگ ساقی شد و جام سکراتم دادند
چشمهٔ آب خضر چهره نسفت از نظرم با دل سوخته سر در ظلماتم دادند
سر کونین بزیر قدم آوردم پست رخصت سیر بطی درجاتم دادند
ساقی مجلس هفتاد و دو ملت گشتم زآن یکی قطره که از جام صفاتم دادند
از برو بال من افروخت چراغ ملکوت که به پروانگی عشق براتم دادند
کارم از زلف تو چون زلف تو درهم شده بود از خط سبز تو منشور بخاتم دادند
فیض انفاس دمیدند مسیحا نفسان زهرنوشان فنا شهد حیاتم دادند
دست در دامن الطاف سبکباران زن گر هم این طایفه زین ورطه بخاتم دادند
هر که قربان نشود محرم این در نشود
ملك این مژده بطوف عرفاتم دادند

(٦٠)

خاك گلخن به از آن گل که بداغی نرسد تیره بزمی که باو دود چراغی نرسد
با دل سوخته بوئیست که مستی آرد نه که از سینه بر آید بدماغی نرسد
دور آخر بسر آمد بخماری برسان خویش را گر نرساند بایاغی نرسد
برسد از طرفی مژدهٔ از گمشده ات این نه راهی است که مردی بسراغی نرسد
گو صبا مجمر گل را بسپندی دریاب چشم زخمی مرسا و آفت زاغی نرسد
بلبلان گرد گل از ناله حصاری بکشید هانکه از کنگرهٔ بانگ کلاغی نرسد
نم راحت ز گل تربیتم بود دریغ جرم بخت من د گر بوی فراغی نرسد.

من و بلبل اگر از زاغ درون بنه کشم گل بباغی رود ولاله سراغی نرسد
ملك این لابکیانرا نمك موعظه نیست
شهد تبلیغ بشورابهٔ لاغی نرسد

(٦١)

دل در زد و بر وصف تو مژگان تو یابند سر در خم و پیچ خم چوگان تو یابند
آنانکه نظر بر نظر جوهر فردند الماس بدریوزهٔ پیکان تو یابند
فردا که دیت در خم فتراك تو بوید فرق دوجهان بر سم یکران تو یابند
هر خلف که بر سلسلهٔ عهد گره بست در پیچ و خم طرهٔ پیمان تو یابند
گر چشم زلیخا بتماشای تو آید یوسف کده در چاه زنخدان تو یابند
آنانکه بداغند گل آبله پایان بوی جگر از چاك گریبان تو یابند
راه از تو بدر نیست اگر موسی اگر خضر پی گم کند ار گرد گریبان تو یابند
گر بار دهد ور ندهد درگه پناهم کاینها همه زیر سر دربان تو یابند
درویش صفت باش ملك ترك طمع گیر
تا آتیه این مرتبه در شان تو یابند

(٦٢)

آب از عشق تو چون مار بخود می پیچد صفحهٔ باد چو طومار بخود می پیچد
از خم سنبلت این عقده کشائی که نبود رگ در اندر تن وگلزار بخود می پیچد
هست زلف صنم از ملت من در خم و پیچ این چه کفر است که زنار بخود می پیچد
سنبلت بر گذرباد صبا غالیه ساخت ناف صد نافهٔ تاتار بخود می پیچد

روزی از نکهت رویتو بچرخ آمد دل    سالها در در و دیوار بخود می پیچد
تا چرا رند اناالحق سر رسوائی داشت    تا قیامت رسن دار بخود می پیچد
یوسفی بر سر بازار نکوئی بگذشت    خون در اعضای خریدار بخود می پیچد
دهشتی می فگند تاب در اعضای بیان    که زبان در دم گفتار بخود می پیچد
ملك از سیر سر کوی تو می آید لیك
پایش از شدت رفتار بخود می پیچد

(٦٣)

امروز روز خطبهٔ شاه مدینه بود    انوار دل ودیعت اسرار سینه بود
دوشینه انقلاب خلاف از میانه خواست    امروز زهر شکر و سنگ آبگینه بود
کشتی نشین حادثه بیم فنا نداشت    اخلاص بحر و همت پاکان سفینه بود
گردید فرق عربده پامال آشتی    یعنی بقای دوستی و مرگ کینه بود
از معرضی که حسن در گنج میکشود    کلك زبان عشق کلید خزینه بود
روزی که عشق مایدهٔ معرفت کشید    آب صباح توأم نان شبینه بود
تنها ملك سرآمد عهد تو بود و بس
شبه و قرین نداشت که بس بی قرینه بود

(٦٤)

دوش بازوی طلب در کمر مطلب بود    سینه بر سینه و رخ بر رخ ولب بر لب بود
اتحاد از دو طرف نسبت یکتائی داشت    این قران از اثر عشق نه از کوکب بود
ساقی عهد ازل را سر پیمانه نبود    گرمی قسمت ما در قدح مشرب بود
از گلستان دعا بوی اجابت چو رسید    ور گلی نیز شگفت از اثر یارب بود

مدت سیر ملك صورت تو صبح نیافت
مگر آنروز که از ده بدر آمد شب بود

(٦٥)

عشق چون نقش جنون بر ورق عالم زد	خامه بر مد سویدای دل آدم زد
نقطهٔ فقر چو سر در خط تسلیم نهاد	خم پرکار فنا دایره را برهم زد
رشتهٔ روح چو از چنبر نه چرخ کشاد	گرمیی بر نفس آستین مریم زد
عشق از سرزنش عقل بهم برزده شد	سیلیی بر رخ ناموس زد و محکم زد
تعزیت نامهٔ می عقل بمیخانه نوشت	کسوت مصطبه در نیل خم ماتم زد
عشق چون داغ می از ناصیهٔ خرقه بشست	تیره شد آئینه و جام بهر جا دم زد
رنج به راحت دردی که پی درمان رفت	مرگ به پنبه داغی که در مرهم زد
عکس رخسار قدح دید شکیب از خود رفت	خم ابروی جنون دید خرد پس خم زد

(٦٦)

دوش بلبل گلهٔ چند ز مهجوری کرد	داشت حرفی دو سه در کار ... کرد
شکوه ناکم گلهٔ سر میکنم و جایش هست	دیر نزدیك شد و زود ز ما دوری کرد
ظلمت سایه بدریوزهٔ خورشید رخت	روز ما در شکن زلف تو دیجوری کرد
از لب چشمهٔ کوثر بگشاید تلخاب	چشمت آن زهر که در کاسهٔ مخموری کرد
بویی از زلف تو بر سینه فگاران نگذشت	هر طرف داغ و پی روی بناسوری کرد
روی در آئنه جام اناالحق بگداخت	یارب این بانگ که در شیشهٔ منصوری کرد
لب بر افسانهٔ شیرین حرکاتان بگزید	که من انگشت برین شهد زدم شوری کرد
توسن شکوه متاز بی عنان سر ندهد	که من این تجربه کردم کله سرزوری کرد

تـربیـت یـافتهٔ همـت درویشـان اسـت
ملك از خویش ستائی نه ز مغروری کرد

(٦٧)

تـرسـم کـه آفتـی بـگل تـازه رو کند — بـا بـاغبـان بـگـو در گـلشن فرو کند
گـرد وجود بوالهوسان با ر خاطر است — گو صرصری که کوی ترا رُفت ورو کند
جـوشـی ز گـریـه بر دلم افتاده بود دوش — آه ار بـروی لشـکـر نـاز تـو رو کـنـد
سـنبـل فتـاده بـود بـدسـت تـصـرفـم — رخـصـت نیافت شوق که دندان فرو کند
چشمی بگردش آمد و شهوت بعشوه رفت — مـژد تهـوری کـه تـمـاشـای او کند
دل گـم شـد و ز گـمشـدهٔ ما خبر نماند — اشـکی دوانده ایم مگر جست و جو کند
از کیسـهٔ زمـانـه نشـد وام مـن ادا — گـردون مـگـر حـوالـه بـروی نکو کند
دل موم گشت و نرم تر از موم مهر صبر — آتـش شـد و نشد که تصرف درو کند
مـا خاتمیم و مهر تو نقش نگین ماست — این خجلت است و منکر اگر گفتگو کند

سـجـاده اش بـدرس مـلایك صـلا زند
درویـش اگـر مـقـام ملك آرزو کند

(٦٨)

زهـرنـوشـان تـو سـوی شکرستان نرود — خـار چیـنـنـد و گل چیدن بستان نرود
اگـر از رنـج خـمـار آیت تلقین شنوند — سـر فشـانـنـد و بزانـو گه مستان نرود
گر نباشد صنم از برهمن ایمن عیبست — بـت پـرسـتـان حـقیقت بدبستان نرود
بـت صـورت سـر معنی شکند نتواند — کـه بـگـرد قـلـم نـادره دستـان نـرود
چون بشمشیر بلا رایت دین جلوه دهند — جـز قـدم بـر قـدم رستم دستـان نـرود

باد گو بر سر تابوت ملك گل بفشان
طایران قفسی سوی گلستان نرود

(٦٩)

چون گلرخان در آئینهٔ جام رو کنند		خون بهار در قدح رنگ و بو کنند
نیرنگ وضع اهل ریا راه میزنند		ساقی بگو که خون ورع در سبو کنند
یوسف که میفروشد و دنیا که میخرد		کاش این قراضی دوسه در کار او کنند
چاك درون ما نپذیرفت التیام		این رخنه را مگر بتکلف رفو کنند
مستان که مستی از مژه ریزند روز می		دردا که باغ ما نتوانند بو کنند
از اشك جام سبحهٔ صد دانه در کشید		چون صوفیان ز درد ته خم وضو کنند
آنانکه خاك بر سر غیرت فشانده اند		از خاك پای ما طلب آبرو کنند
شیران غزال چشم ترا غره کرده اند		درده قلاده که کمند گلو کنند

گرد طراز دامن درویش خاك ماست
رغم کسان که شان ملك آرزو کنند

(٧٠)

سری که بر سر زانوی صبر زانو زد		کلاه گوشهٔ او بر دو کون پهلو زد
سواری از پس این بیشه فرصتی میجست		هزبر بیشهٔ ما دید و پی بر آهو زد
رسید رهروی از گرد راه گرد آلود		که ناله مست برآورد و گریه بر رو زد
نه وقت ضد شماریست رشته درهم پیچ		حذر که سادگی عشق چین بر ابرو زد

(٧١)

شعلهٔ در بسترم افتاده بود		پرتوی بر منظرم افتاده بود

نـالـه هـر دم خنجری میداد آب	رخـنهـا در پیـکـرم افتـاده بـود
عـقـل تـعـلیم شکیبم می نـمود	کـاروانـی بـر سـرم افتـاده بود
دست بردی می نمود و می گذشت	فتـنـه‌ٔ در کشـورم افتـاده بـود
گریـه بـر من آب رحـمت می فشاند	کـوثـر از چشـم تـرم افتـاده بـود
آتـش دوزخ هـوای جلـوه داشـت	اخـگـری ار مـجـمـرم افتـاده بـود
گـلخن انـدر خـنده بود از گـریـه ام	بـرق در خـاکسـترم افتـاده بـود

دی مـلك را دید بگذشت وبگفت
نـاتـوانـی بـر درم افتـاده بـود

(۷۲)

می‌لطفت بکام بوالهوس درآن صافی بود	جفایی دیده بود امروز هنگام تلافی بود
جوابی حرف مارا گفت هر کس نکتهٔ من هم	مسایل بود خوب اما دلایل اختلافی بود
نمی بایست کردن کاسهٔ لبریز در کارش	اگر اینست می یك شهر را یك قطره کافی بود

بآزار ملك خوش مجلسی آراستی امشب
تو ساقی بودی و یاران حریف و باده صافی بود

(۷۳)

سـنبـل خـط بـر طـرف رو نهـاد	طـره گـره کـرد دگـر سـو نهـاد
مـعـجـزهٔ عشـق زبـان بـنـد بـود	تهـمتـی بـر غـمـزهٔ جـادو نهـاد
چشـم تـو مـحـرابـی تسـلیـم را	سـر زد و پـروانـهٔ ابـرو نهـاد
دفتـر ابـداع چـو شیـرازه یـافـت	تـختـه بـرین طـارم نـه تـو نهـاد
آیـت تبـلیـغ چـو ارسـال یـافـت	مـعـجـزه در نـطـق سـخن گـو نهـاد

مـــایـهٔ عـصیـان چـو ببـحـری رسیـد　　ســـنگ تــضـــرع بتـــرازو نهـــاد

پـنـجـهٔ دل پـای تصـرف شکـسـت

بـل سـر خـود در سـر بـازو نهـاد

(۷٤)

چند بدمستی کند دل چارهٔ کارش کنید　　میبـرد انـدازه مستی باز هشیارش کنید

باز زندانی ز هم بگسست زنجیر جنون　　سـنگ طفلان برنمی تابد گرفتارش کنید

عشـق در میدان رسوائی منادی میکند　　هـر که او افشا گر رازست بر دارش کنید

پیك بستان میرسد لب بذله گو دل نکته سنج　　خوش خبرها میدهد گوشی بگفتارش کنید

شیـخ ما امشب بجامی خیرباد خرقه کرد　　جـرعـهٔ دیگر دهید وفکر دستارش کنید

دل قبول می ندارد لیك نومیدی بلاست　　خا کش انگارید جامی یکدو در کارش کنید

بار جان کوهست بر دل ره نورد عشق را　　ایـن گرانی بر نمی تابد سبکبارش کنید

ظلم ها کرداست دل بر ما اگر افتد بدست　　هرچه گوید مشنوید و فکر آزارش کنید

عشق را مذهب نمی باشد ملك را خدمتی

لاف ایـمـان میـزنـد مـحبوس زنارش کنید

(۷۵)

وصلست شکایت مکن و ولوله بگذار　　گـر درد دلـی هسـت بـفرما گله بگذار

بـانگ جـرسـی بـر نـفس سوختگان زد　　از بـــازپســـان گـو سـخـن قـافلـه بگذار

ایـــمـــان بــکـرامــات قیـاسـی نپـذیـرنـد　　جز حیله دلیلی طلب این مسئله بگذار

بـر خـــاك نشیـنـــان سـر پـایی نفشـاند　　گو پای طلب دست ازین مرحله بگذار

مـحـمـل بـه بیـابـان فگن و نـاقـه بدریـا　　در کـعبه روان چون برسی راحله بگذار

یك قطره ندیدی که دوصد غوطه نخوردی	غم در جگرت نیست غم حوصله بگذار

رند سر بازار فصاحت ملکانند
گر نکته گذاری غم سود و صله بگذار

(۷۶)

ره بادیه است زاد بر دار	ره توشهٔ خویش بر کمر دار
هر گوشه کمین گهی است پرهیز	سر در خطر است پاس سر دار
در حسرت خویش محو ماندی	بحر است کرانه در نظر دار
یك آیینه بیش در نظر نیست	احول نهٔ ایمن از خطر دار
مرآت تو زنگ بر نتابد	پاس غم دیدهای تر دار
اینك بدمید اختر صبح	سر در پی نالهٔ سحر دار

تا چند ملك ز خرده گیری
خود را از عیب بر هنر دار

(۷۷)

در قبلهٔ ما گر برسی سجده فرو بار	گر کا بنادار رسد گریه فروبار
زآن آبله گر گام طلب عقده فرو ریخت	الماس بلا بر کف پای درو دیوار
در دامن مژگان تو صد دجله فرو ریخت	گر عشق بگوید که فرو بار فرو بار
در پای شکایت چمن آبله پژمرد	بر چشمهٔ چابك چکه باران رفو بار
چون ابر میستی سری از جیب برآورد	پس صاعقهٔ تفرقه بر سنگ و سبو بار
بزمی که بشبگیر صبوحی زده مخمور	در حوصلهٔ جام و سبو چشمه و جو بار
آن خنده که اینك شکر جوش برآورد	گو بر چمن ما جگر غالیه بو بار

جمعیت خاطر ملك از ساده درونیست
گر ابر شوی صاعقهٔ تفرقه بردار

(۷۸)

بر در مصطبه بنشین و بمستی برخیز    قدمی پیش نه و از سرمستی برخیز
آفت انداز ره عشق نشیب است و فراز    گر بلندی طلبی از سر مستی برخیز
عشق بر خون خرد قرعهٔ چالاکی زد    تیغ بردار و پی نادره دستی برخیز
گرد راه هوسی خار فنا سیرت تست    خاك شو از سر آغوش پرستی برخیز
خویشتن دار نه از سلك ....؟ برخاست
کبر تاچند ملك از سر هستی برخیز

(۷۹)

فنا در طی تلوین است رخت عقل بر در کش    سواد لوحه را در کاسهٔ حل ساز و دم در کش
ز موج سی نمی بر کشت هفتاد و دو ملت زن    ز عکس جام خطی بر بیاض هفت کشور کش
کمند عنبرین در آستین دار دید طولی    سرنخچیر داری دست در زلف معنبر کش
جگر در دیده حل کردم برنگاسیزی صنعت    که انگشت دو بر پیشانی یاقوت احمر کش
منادی در منادی میزند گنج لب ساقی    که نه دریا بیك ساغر درانداز د بسر در کش
برید وهم وطی وادی تبلیغ سهو است این    اگر داری بیانی نامه در بال کبوتر کش
بدم سرد ان سیامیز ار دمی گرمی هوس کاری    چراغی برفروز و روغن از چشم سمندر کش
مذاق صالحان را لذتی شکر کرامت کن    بیار اخوان حمد و بر رخ محراب دفتر کش
تو در گرداب وسواسی و گر آنان سبکباری    که دست خود بگیر و از خلاب نیستی بر کش

سرود خشك مغزان دست در خون ملك دارد
بیا مطرب بیا مضراب بر ابریشیم بر کش

(۸۰)

زلیخا شرم باد از از لاف عشق ماه کنعانش — که گرداند باندك رنجشی محبوس زندانش
ز قید مسجد و زنار سردم دستکار آنکس — که هرگز نگذرد در دل خیال کفر و ایمانش
بوادی میروم ای پارسا آهسته تر پا نه — که پروردست از زهر بلا خار مغیلانش
اگر برگ های عشق عکسی افتد از رویش — بجای سبزه روید نور از خاك شهیدانش
نمك ریز است بر داغ درونم لعل خود کامی — کند هرسو هزاران زخم ناسور نمکدانش
بخوابم چون گدازد شب خیال نرگس مستی — که در دل میخلد چون ریزهٔ الماس مژگانش

ملك محروم بزم وصل پرنعمت چنین باشد
کریمی چون تو هرگز بسته در بر روی مهمانش

(۸۲)

اکنون ز اهل غربتی ای دل صبور باش — ور بر ارادهٔ وطن ز اهل صبور باش
آلایشی بدامن پاکان قرین مساز — تا گرد تهمتی نرسید است دور باش
گاهی ز اهل غفلت و گاهی ز اهل سهو — ای مرد تفرقه تو ز اهل شعور باش
یا بینشی تمام و یا کور بی لگام — بینائیت نقیض کمالست کور باش
چون ذکر او بحلقهٔ تسبیح در کشند — ایمان بهدیه در ده و گو دل شکور باش
تشریف خاص دوست بهر کس نمیرسد — تا بوی حله بر که زند ژنده عور باش
دامان صالحان نپذیرد غبار سهو — تا غوطهٔ نخوردی ازین ورطه دور باش
چون خاکیان بمال سر گیر زیر پای — وانگاه سنگ کنگر تاج غرور باش

غیرت اگرچه در همه حال ملك خوشست
عشقست گه ملایم و گاهی غیور باش

(۸۳)

وقت آنست کزین واقعه هشیار شویم
گردی از خود بفشاریم و سبکبار شویم
خیز منصور که مستانه اناالحق گویم
کف زنان رقص کنان بر زبر دار شویم
یوسف خویش بناقص بصران نگذارند
هان بیائید که تا ساکن بازار شویم
هیچکس نیست که از سر ازل آگه نیست
وقت آنست که مانیز خبردار شویم
کیش بت خوی کم از برهمن نتوان بود
سبحه بگذار که در حلقهٔ زنار شویم
دو جهان راز ترا محرم و یارا محروم
چه شود ما هم اگر محرم اسرار شویم
خواب غفلت بشد از حد توکه بحر کرمی
قطرهٔ بر رخ ما ریز که بیدار شویم
مرد وامانده بجایی نرسد پر منشین
خیز تا پی سپر قافله سالار شویم

(۸٤)

خیز ای مجنون که باهم گشت صحرایی کنیم
دل تهی سازیم و بیتابانه غوغایی کنیم
دست خواهش بر کشادیهای رحمت بازشد
داشت هر کس حاجتی باهم تمنایی کنیم
صاحب کالا بجانی میفروشد حسن باز
قدرتی کو تا درین بازار سودائی کنیم
حسن در هر گوشهٔ هنگامهٔ کردست گرم
دیده بگشائید یاران تا تماشائی کنیم
تختهٔ ماندست ازآن کشتی که بر ساحل شکست
گر دلی داری بیا تا سیر دریایی کنیم
نیست استغنای ما هم کم ز استغنای تو
پس همان بهتر که ما با هم مدارائی کنیم
رفت اگر در وعدهٔ تقصیر لیکن خواستم
شرم ما بادا اگر دیگر تقاضایی کنیم

دی گذشت امروز هم خواهد درین سودا گذشت کو مآل اندیش ما تا فکر فردائی کنیم
سرو این بستان ملك سر تا بپا آراستست
دیده بگشا تا تماشای سراپایی کنیم

(۸۵)

سینه ام صافست صاف از تیره طبعان نیستم دامنم پاکست پاك آلوده دامان نیستم
دیدهٔ دارم چو دامان صنم پاك از عرض برهمن آلوده نبود مرد بهتان نیستم
ای حسود آلودگی پیداست از اوضاع تو گر تو هستی پاکدامان من مسلمان نیستم
من سر تسلیم بر راه تمنا مانده ام بندهٔ امر تو ام نابرده فرمان نیستم
بر کنار بحرم و از تشنگی جان میدهم خضرم و در جست و جوی آبحیوان نیستم
جوهر جان ملك بر فرق ناز افشانده ام
کرده ام کاری و خوشحالم پشیمان نیستم

(۸٦)

کومی ای کاش تیغی بر گلوئی میزدیم لاابالی وار خود را بر سبویی میزدیم
ما چنین کوتاه دست و عشق بس عالی مقام سر بجای پا اگر میبود گویی میزدیم
قدرتی کو تا برون می آمدیم از خرقه مست بر دماغ صوفیان مستانه بویی میزدیم
چند ازین آلایش می بود چشم گریه پاك بر ردای زهد رنگ شست و شوئی میزدیم
مرغ بسمل ار نباشد زود دست و پا زدن ورنه لختی بال و پر بر خاك کویی میزدیم
یاد آن شبها که چون مرغان بشبگیر بلند بر گران خوبان صفیری جست و جویی میزدیم
صید لاغر پیش صیادان ندارد اعتبار ورنه خود را در کمند مشك بویی میزدیم
بی توسیل ره نشاید برد در اصلاح کار کاش دستی در عنان جنگجویی میزدیم

حرف آغوش و حدیث کام بگذاریم کاش بوسهٔ بر خاك پای تندخوئی میزدیم
نیست تخمیر تصرف در نهاد ما ملك
ورنه بر دریای قسمت نقب خوبی میزدیم

(۸۷)

بتف بادیه آرایش منزل کردیم بکف ناقه گل افشانی محمل کردیم
تلخی تجربه دادیم بشیرینی کام صبر را جرعه کش زهر هلاهل کردیم
گلی از باغ تو چیدیم بهر رنگ که بود دست در گردن مقصود منازل کردیم
کشتی از ورطهٔ اندیشه کشیدیم برون رفت چون موجه زحد روی بساحل کردیم
کرد چون بدرقهٔ لطف ازل همراهی بار بستیم و سبك طی مراحل کردیم.
یارب از ابر کرم رشحهٔ سرسبزی بخش دانهٔ را که بامید تو در گل کردیم
قطرهٔ یکدوسه در کام دل تشنه چکان تا بگوئیم کزان قطره چه حاصل کردیم
پیك این بادیه را موزه کشیدیم از پای وین دلیل است که ما قطع منازل کردیم
کارما جز بتوسل ملك از پیش رفت
هرچه کردیم بتقریب وسایل کردیم

(۸۸)

ما بچه منصب سقفی بشکنیم یا بتکلف ورقی بشکنیم
سایه گلگونه بحسرت دهیم بر رخ شمعی شفقی بشکنیم
وز خوی خجلت بدرآئیم گر ناصیهٔ بر عرقی بشکنیم
خوان بلا نقش کش دل کنیم بر سر مستان طبقی بشکنیم
منطق مرغان سلیمان گذار تا نفسی بر نطقی بشکنیم

منقلب احوال مشو چون قلم تا رقمی بر رمقی بشکنیم
فرصت این کار مبادت ملك
عهد ازل را نسقی بشکنیم

(۸۹)

ما صبح مشرقیم که نورانی آمدیم نه شام مغربیم که ظلمانی آمدیم
از نقش غیر پاك ستردیم لوح دل شستیم صفحه و سبق خوانی آمدیم
آدم نبود و کعبه که در سجده گاه عشق از پای تا بسر گل پیشانی آمدیم
بر ما ره دل از سر مژگان نصیبه نیست گلچین خارهای بیابانی آمدیم
تاراج در کمین سر راهی گرفته بود همراه کاروان به نگهبانی آمدیم
مارا بجز امین سحبت ضمان نبود تا خود چه جرم رفته که...؟آمدیم
بر ما مگیر خوان خلیل و نصیب گیر این میهمان سراست بمهمانی آمدیم
جمعیت دل از رگ جان ملك گسست
هم پیچ و تاب زلف پریشانی آمدیم

(۹۰)

بخلوت خانهٔ معنی چو از خاطر برون آیم هجوم لفظ بگذارم برون تنها درون آیم
ز دست انداز کلکم صفحه باانداز گو برخیز به تشریف ظهور از پیکرآرایبطون آیم
نه از رفتن خبر دارم که از برگشتن کاهم نمیگویم که چون رفتم نمیدانم که چون آیم
نه مجنونم نه عاقل کز یکی از خرقه برجوشم زسرمستی دماغ عقل را بوی جنون آیم
مرا زین گل حریفان خاری از پا بر نمی آید مگر هم خود بنوك سوزن از پای برون آیم
گزندیهای تقسم زهرکش گردست واین افعی بافسونی اگر گر در فسون اندر فسون آیم

ازین گرداب دلتنگم سر وارستگی دارم　　نه نوحم چند کشتیبان دریاهای خون آیم
صراحی پنبه گوش که دارد بر دهان بر کش　　سیم در ده که دست سور دستم واز گون آیم
ملك پاس قدم شرطست سیر سالکانست این
یکی گر پا نهم ز اندازه بیرون سرنگون آیم

(۹۱)

یکقطره ام که از سر مژگان فروچکم　　نیمی دلم ز دیده بدامان فروچکم
گر داستانم از مژه دستی فروخورم　　طوفان شوم بدامن عمان فروچکم
ابرم بیادش آمده بر صبحهای شوق　　با های های طایران بستان فروچکم
نه خنده ام که از لب خندان بدر دهم　　من گریه ام ز دیدهٔ گریان فروچکم
انگشت درد اگر بفشارد مریض عشق　　از ریشهای ناحق درمان فروچکم
ابرم بعشق کعبه ز عمان برآمده　　رفتم که بر بهار مغیلان فروچکم
آب لطافتم ملك از جویبار طبع
یا شبنمی که بر گل و ریحان فروچکم

(۹۲)

مستی بشراب ار بتوانم نتوانم　　افسانهٔ خواب ار بتوانم نتوانم
جانی بستان ار بنوازد بنوازد　　حرفی بعتاب ار بتوانم نتوانم
در هر قدمی مرحله خاك نشین است　　گامی بشتاب ار بتوانم نتوانم
هر موج تکلم که خم ابروی یارست　　محراب خطاب ار بتوانم نتوانم
جایی که کند صاف طرب دردستانی　　ذکر می ناب ار بتوانم نتوانم

حیرت زدهٔ عشق ملك ضابطه کم گیر
ترتیب کتاب ار بتوانم نتوانم

(۹۳)

رفتم که ز خویش باز گردم
سر بدرقهٔ نیاز گردم

چون مغز ز پوست برتراوم
خاك ره ترکتاز گردم

روشنگری بدل نمائیم
آئینهٔ اهل راز گردم

جائی تو که خویش را ستانی
چون سایهٔ امتیاز گردم

در پای کدام جلوه غلطم
بر گرد کدام ناز گردم

حسن ار بنوازشم درآید
قانونی اهل راز گردم

چون دیگ نهم بر آتش عشق
غم رای و طرب گداز گردم.

چون ناله بسینه در برونیش
تن سوز و ترانه ساز گردم

چون حلقهٔ دیده کبوتر
در سینهٔ شاه باز گردم

شاها ملکا درین سپاسم
کز غیر تو بی نیاز گردم

(۹٤)

ساقی بیار جرعه که دراعه بر کشیم
بیتی بحسب حال بخوانیم و در کشیم.

نخلی که برگ برنپذیرد فرو کنیم
از خاربست حادثه گلهای تر کشیم

تا کی شب وصال در کویتی زند
از ریشهای ناخن حسرت بدر کشیم

خاکستر فنا گل تعمیر کس نشد
ما کی سمندریم که بار شرر کشیم

این خنده ها که بر سکرات اجل زدیم
آه ار بهوشیاری ازین حلقه بر کشیم

در نامه هیچ مژدهٔ از بوسهای تلخ		تا جیب و آستین هوس در شکر کشیم
هر حسرتی که از لب مستان فروچکد		در بوسه گاه کاسه پیمانه بر کشیم
وارستگی خوشست ملك در هوس مپیچ
خود رشته نیستیم که بار گهر کشیم

(۹۵)

از دوش دل کمند تصرف فرو کشیم		دامی بگستریم و غزالی درو کشیم
تاچند گوی شوق دود گرد هر فضای		کو چابکی که در خم چوگان او کشیم
بر روی شوق مایدهٔ غم بگستریم		وانگاه لقمهٔ بقفای گلو کشیم
زآن پیشتر که آتش خواری علم کشد		رخت حیا نزاد بر آبرو کشیم
آن نقطهٔ که سر سویدای آدمست		بردار خامه تا خط بطلان برو کشیم
خیزید تا مطاع شکیب و اساس شوق		در پیشگاه جام و قفای سبو کشیم
کوبیم حلقه بر در شبگیر نیستی		گیریم فاقه را سر گوشی و هو کشیم
تاچند گوی جیب بود فرق خامشی		آن به که مهره بر ورق گفت و گو کشیم

(۹۶)

مستانه ساقی می اندیشه بوده ایم		ساغر بنکتهای مصور گرفته ایم

(۹۷)

خیزید که جام از کف ساقی بربائیم		بر آتش سیال یکی جلوه نمائیم
بر شاخچهٔ برگ و نوا بلبل طنبور		بسرود بپائید که ما هم بسرائیم
از سلسلهٔ زلف صنم چاره نداریم		از خرقه بر آییم و بزنار درآئیم

در گونهٔ خم غوطه خوریم از سر مستی		وآنگه ز گریبان خرابات برآئیم
از ناخن مژگان گل اشکی بخراشیم		وآنگه بتأسف جگر ناله بخائیم
بروصل صلا گو مزن این منصب عالیست		ما خاك نهادیم بدین رتبه نشائیم

بر بسته زبانا در اظهار کشودند
ما نیز زبانی بترنم بکشائیم

(۹۸)

[۱].......نالهٔ فراق بسوی گلو کشم		خون در پیاله کوبم وآنگه فرو کشم
چون نغمهٔ تر از لب مطرب فروچکید		صد رنگ گریه در نظر های و هو کشم
رسوا بباغ صورت و معنی درآورم		گل مشت مست در بغل رنگ و بو کشم
برهم زنم وجود و عدم را ببوی او		فرق دو کون در قدم جست و جو کشم
چون گریهٔ بخنده در آرم پیاله وار		خم خم شراب بر رخ جام و سبو کشم
بازوی شوق در کمرت حلقه ساخته		وانگه بروی بستر نازت فرو کشم
کو مستی که گل گلت از چهره بشکند		صد داغ تازه بر جگر آرزو کشم.
سر گوشی بوسوسه در مجلس افگنم		خود را بدین بهانه بپهلوی او کشم
گردی نخواست از سر راه مذلتم		کو سرمهٔ که در نظر آبرو کشم

از تار اشك بافته ام خرقهٔ ملك
تا رخنهای دیدهٔ غم در رفو کشم

(۹۹)

بناله محمل اندیشه را رهی سازیم		بگوشهٔ بنشینیم و دل تهی سازیم.

---
۱. کرم خورده

گلوی ساغر غفلت یکی نیفشاریم　　دو کون مست می جام آگهی سازیم
بقدر شوق شکیبای کفایت کن　　که با کرشمهٔ خوبان خرگهی سازیم
درآ بکوره اخلاص و نقد خود سره کن　　که سیم ناصره را زرده وهی سازیم
بنال سایهٔ همت بلند شد مپسند　　که با مظلمه بالای کوتهی سازیم
بعالمی نرسید است دل که گرد رهش　　طراز کنگرهٔ افسر بهی سازیم
گل فروتنی فقر زیب افسر ماست　　چو با تکب رتاج شهنشهی سازیم
بسر برآمده ایم از شراب کرد منی　　خودی بس است بیا خویش را تهی سازیم
ملك ز مزرع ما ابر مرحمت برداشت
مگر بشبنم اشك سحرگهی سازیم

(۱۰۰)

بخون باده وضو کن بخاك زهد تیمم　　ببوس جرعهٔ عجز و برآر دست تظلم
ببند در کمر نفس رشته و بیرون کش　　مباش ضامن زندانی اسیر توهم
فشاند خندهٔ خورشید گل ز افسر گردون　　شگفت گلشن کر و بیان ز شبنم انجم
فرو روم بگریبان در آستین بدر آئیم　　چنانکه پیکر دریا دلان و گریهٔ قلزم
بزهر گریه چشانید مزدهای گوارا　　که کاروان شکر میرسد ز راه تبسم
چه بندگی که قدم در حدوث کرده تنزل　　چه زندگی که عدم بر وجود جسته تقدم
بضاعتی کرم اندر دکان عجز نگنجد　　رهین میو تعذر مباد جنس ترحم
چو کرم پیله بتن کرد خود ز پوست برون آ　　مپیچ در کمر آرزو چو رشتهٔ سر گم
فسون ز ساحر هندی سخن ز ناظم گنجه　　درم ز صیرفی غور و درز جوهری قم
ملك سفینه ز گرداب کائنات بکش
بخاك تربت مردان و آب دیدهٔ مردم

(۱۰۱)

بدان گـریـه صد نـخـل بنشـانده ام　　　کـــه روزی بیـــاد تـــو افشـــانـده ام
گـلـم در گـریبـان حسرت شگفـت　　　کـه روزیـش در خـنـده گـر مـانده ام
ز هـنـجـار دل مـانده ام در وبـال　　　بـگـــرد او نـــا اهـــل درمـــانـده ام
پـــرنـد طـــرازی مـلك کـــرده ام
کـــه گـرد سـراپـرده افشـــانـده ام

(۱۰۲)

[۱]......حـلـقـه جنبان ایـن در مـنـم　　　کـــه از هـــر دری روی گـــردانده ام
گـل صبح شـد زیـنـت مـحـمـلـم　　　بشبهـــای یـــلـــدا فـــرس رانـده ام
زدم حـلـقـه چـون مـار سر کـوفتـه　　　کـــه زلف تـــرا خیـره سر خـوانده ام
مـگــر خـضـر راهـی دلیـلـم شـود　　　کـــه از مـقـصـد خـویـــش واسـانده ام
ســرم را بسـنـگ مـلامـت بکـوب　　　کـــه گـــردن ز حـکـم تـو پیـچـانده ام.
نـه بـی بهـره ایـن راه طـی کـرده ام　　　کـــه در هـــر قـدم تـخـمـی افشـانده ام
مـلك کـلـفـت دیـگران کلفتست
نـــرنـجیـده ام تـــا نـــرنـجـانده ام

(۱۰۳)

اگــر بـخـرقـهٔ آلوده پیچ و تـاب دهـم　　　کـتـاب خـانـهٔ تـزویـر را بآب دهـم
حـصـول مـلك دوعـالـم بآن نمی ارزد　　　کـه زو مـظـلـمه بنشینم و حساب دهم.

---

۱. کرم خورده

ز ریشهٔ مژه رودی بدیده بربندم | به تشنگان بیابان محشر آب دهم
شبی زبان بگشایم ز بعد بیداری | فسانهٔ دو سه سر در کنار خواب دهم
اگر بآئینه عرض صفای سینه کنم | برهنه روئی اندیشه را نقاب دهم
کشم عنان سلیمان بعرض لشکر مور | حساب ذره بدستور آفتاب دهم
اگر بصومعه داران رسم گل افشانم | و گر بمصطبه کاران رسم شراب دهم
بهر طریق نیم کز حقیقتی خالی | اگر شراب فشانم دگر گلاب دهم
هزار مجلس مرد آزما بیارایم | ز دل شراب دهم وز جگر کباب دهم

اگر سوال نمایند از حقیقت کار
سلك برمز اشاراتشان جواب دهم

(۱۰٤)

دارم گلی بدست پیاپی برافگنم | سروی بجلوه آرم و شوری درافگنم
هر کآیدم بچشم بصحراش سر دهم | هرچه آیدم بدست بدریا درافگنم
در طی آن رهم که درآن جان گران بهاست | در گردنم بثقل گر آید سر افگنم
کشتی بروی قلزم آئینه سر دهم | باد جداد؟ گر ندهد لنگر افگنم
دست منست و نادره نقسی شیشه است | تا مهره ات بگیرم و در ششدر افگنم
در طاعت بتم صف محرابیان کجاست | کز حرف بت برآرم و بر منبر افگنم
بزمی بزیب موعظه ترتیب داده ام | تا عود حکمت آرم و در مجمر افگنم

[1]......جبین سماع آورم برون
وآنگاه صوفیان کلاهی برافگنم

---

۱. کرم خورده

(۱۰۵)

من و مرغ سحر هم آوازیم ‏ ‏ من و او نغمه سنج يك سازیم
خاك جانرا فریب مو ندهم ‏ ‏ درد سر را فسانه پردازیم
دویی از ما چو کثرت اندر فرد ‏ ‏ يكدل و يك زبان و يك رازیم
نغز طایر شکار جنگل ماست ‏ ‏ شاهباز بلند پروازیم
دل در آن زلف راز در دل شب ‏ ‏ هر که افشاگر است انبازم
در صباح رخ تو گنجورم ‏ ‏ در شب طرهٔ تو غمّازیم
حرف آغاز را سرانجامیم ‏ ‏ شرح انجام را سرآغازیم
گر خسی در رسد نظر بندم ‏ ‏ ور گلی میرسد نظر بازیم

(۱۰٦)

بیا دیوانه زنجیری بخائیم ‏ ‏ ازین زندان پر وحشت برآئیم
کمین سازان کمین کردند باهم ‏ ‏ کمان نالهٔ بر زه سر آئیم
از حلال مشکلهاست خیزند ‏ ‏ که رو بر دست و پای و ناله سائیم
بنوعی بیخودی در ما فتادست ‏ ‏ ز نفخ صور هم باخود نیائیم
سر دست از دوعالم برفشانم ‏ ‏ سر دست از دوعالم برفشانیم

ملك مردود گر بینیم یعنی
نه اورا تبسم؟ نه خود را گرانیم

(۱۰۷)

بخار و خس نتوان بست سیل چشم ترم ‏ ‏ که موج بر کمر کوه می زند جگرم

بزهر می شکنم مهر روزهای فراق — که طفل واله مو باز کرده از شکرم
بزیر بازوی تسلیم سر فرود زدم — ز باد حملهٔ تقدیر گرد شد بسرم
قرین کوهم و از کوه تیره بخت ترم — که در تحمل عشق تو نرم شد کمرم
ز موج گریه ام این نقشها بر آب که زد — که کزلك مژه بسترد صفحهٔ نظرم
غبار آه که بر طرف دامنت پیچد — حذر بدزدی شبها حذر که بر حذرم
کرشمه از گره زلف کیست دانه فشان — که دست در کمر زلف گرد بال و پرم
ز دود آه که حسنت لباس زد در نیل — که من ز خط سیاهت سیاه زور ترم
بهرچه شست دعا بسته ام شکار منست — کمان ناله بزه داد ناوك اثرم
بقطرهٔ مژه دندانهٔ کلید شیم — بدست ناله گره باف طرهٔ سحرم

گره بسلسلهٔ عشق وقت شبگیر است
سلك تو نیز رهی شو که بر سر سفرم

(۱۰۸)

بیا که مجمر دل جلوه گاه عود کنم — طرب سرای فلك را پر از سرود کنم
بیا که دغدغه از بزم ما گرانی کرد — سبك برای چه اندیشه از حسود کنم
کنونکه گرد کسادی گرفت جنس قفا — غم زیان بگذاریم و فکر سود کنم
زدیم بر سمن عشق را صلای نماز — صنم بجلوه در آید بیا سجود کنم
ز عود مجمر تا اخگری خطا نشود — چنان سپند بر آتش منه که دود کنم
بیاد زنده دلان قطرهٔ فرو باریم — کنار مرده دلان رشك زنده رود کنم
وزید نگهت غیبت ز شاخسار خفا — گل مشاهده در دامن شهود کنم

سلك ز ما و تو این اعتماد عین خطاست
بهوش باش چرا بود را نبود کنم

(۱۰۹)

تمام لذت و بر خوان غصه ماحضریم　　خماری سی درد و کبابی جگریم
اگر بریش دلی واخوریم ناسوریم　　وگر بمرهم داغی رسیم نیشتریم
گداختیم سراپای خویش در نمکت　　بشوربختی خود داغ سینهٔ شکریم
بآشکار تو از خویشتن برآمده ایم　　نظارهٔ که مقیم دریچهٔ نظریم
بسفت ناوك غم مهرهای گردن عیش　　کمان فتنه زه کش که غمزه را سپریم
صفیر نالهٔ ما قصد آشیان دارد　　نه بلبلیم که گرم وداع بال و پریم
جهان نشان اقامت نداشت بربستم　　رفیق کیست که ما بر ارادهٔ سفریم
مقیم مأمن عشقیم لیك ناباميم　　رهین پردهٔ رازیم لیك بیخبریم

ملك من و تو برد و قبول صد هممیم
که سربسر همگی عیب و جملگی هنریم

(۱۱۰)

یك ذره غم عشق بعالم نفروشم　　این رنج بگنجینهٔ آدم نفروشم
بزمی که بود گردش مژگان تو ساقی　　من جرعهٔ یکجام بصد جم نفروشم
آن نیم نفس کز سر اندیشه برآید　　آن دم بدم عیسی مریم نفروشم
سرمایهٔ بازار جُنون نَفَس نفیس است　　زانست که شادی نخرم غم نفروشم
حسنت چو بسودای جنونی شکند زلف　　صد چین و چگل؟ را بیکی خم نفروشم
با عشق جنونم سر سودای خرد نیست　　شادی بغم سود بماتم نفروشم
لب تشنهٔ این بادیه را کعبه سرابست　　من زمزمهٔ ناله بزمزم نفروشم

جائی که ملك راز نهد بر سر بازار
جنس حرم صدق بمحرم نفروشم

(۱۱۱)

دوش در کنج بلا دست بافغان بردم
زحمت ناله بدرد سر هجران بردم

درد در دل شکنم راه خموشی سپرم
کی کنم ناله که مغز سر درمان بردم

جوهر حسن در آئینهٔ دل می نگرم
پی نظارهٔ او سر بگریبان بردم

نقد کونین بیك داد زدن مشکل بود
نقش من بود زدم نقشی و آسان بردم

کشتی نوح را آسیب تلاطم وارست
گریه موقوف شد و زحمت طوفان بردم

مگس خوان وصالم هوس آلوده طبع
خجلتم باد که عرض همه پاکان بردم

با سر زلف صنم حلقه زدم بر در دین
خم زنار بدریوزهٔ ایمان بردم .

ملك از دامن مژگان چمن آرائی کرد
بلبلان را بتمنای گلستان بردم

(۱۱۲)

شعلهٔ شمعی تو ما پروانهٔ پژمرده ایم
اضطراب دوستی نانست ما افسرده ایم

آنچه با دین و دل ما کردهٔ خواهند کرد
کافریم ار هیچ بر روی بتان آورده ایم

ساز عشرت کرده و داد ترنم داده ایم
مغزساغر برده و خون صراحی خورده ایم.

این چه نیرنگست گرداب آتش کاریت
باده آبم از خماریم آتشم افسرده ایم

چند نتوان راز دل در پرده پنهان داشتن
گاه گاه از ما مکن آزرده ایم آزرده ایم

دوری منزل حجاب ره نمیگردد بایست
گو ملك پی گم مکن پایی بمقصد برده ایم

(۱۱۳)

ای خیـال تـو فـروغ نـظـرم وی تـو هـم مـادر مـن هـم پـدرم
درد هـجـران تـو گـر عـرضـه دهـم هـمـره گـریـه بپـاشـد جگـرم
ظـلـمـت آبـاد دکـن آبـم بـرد هـنـد خـاکستر و مـن چـون گـهرم
قـرة الـعیـن مـن و یوسف مـصـر رنـج یـعـقـوب بشسـت از بـصـرم
مـن نسبنـامـه اصـحـاب قـمـم گـل ایـن بـاغ بـود تـاج سـرم
نـور آئیـنـهٔ خـاك فـرجـم مـلـکـم لیك بـصـورت بشـرم

مـلك از طـفـلـی ز مـادر دورم
قـره الـعیـن دیـم در نـظـرم

(۱۱٤)

نقـش خویـش از سینها نسترده ایم خـویـش را از یـاد مـردم برده ایم
هـر کسـی از بـدو فـطرت قسمتی او شکر خوردست ما خون خورده ایم
گـاه بـرگ مـا و کـوه دیـگـران پـای بـر حـلق شکیب افشرده ایم
از دیـار آشـنـائـی مـی رسـم ارمـغـانـی جـان پـاك آورده ایم
غـرق آبیـم و مـحیـط آتشیـم گـاه خـون گـه بیم مـا پژمـرده ایم
مـرغ در وجـد اسـت و مـا بر پشـه ایم غـنچـه پربار اسـت و ما پژمرده ایم
عهـد نـوح از قـصـهٔ مـا شمه ایست الـغـرض آزرده ایـم آزرده ایـم
مـا و مـجـنون رنـد یـکسـر منزلیم نسبتی هسـت اینك نامش برده ایم
صبـر مـارا وسـعـت یك جلوه نیست بیـش ازیـن جرأت بـخود نسپرده ایم

(۱۱۵)

سالها در دست حرمان دیده بانی کرده ایم
نـالـه را دنیـا بـافـت کاردانی کرده ایم

العطش را بر جگر داغ سکندر مانده است
خـضـر را در کار آب زندگانی کرده ایم

سر کشی در زیر بار سنگ عبرت در بغل
رخـنهـا در کـنـگر تاج کیانی کرده ایم

لب زهر گفت و شنیدی بر رخ دل بسته ایم
عـمـرهـا بـا بی زبانی همزبانی کرده ایم

معرفت را در لباس فقر جولا ن داده ایم
گرد دامان چتر تاج خسروانی کرده ایم

در بیابانی که آنجا خضر پی گم کرده است
نـالـه را اسـرار کرده پیـروانی کـرده ایم

ما بلند و پست کاری سست عارف ریلست
گـه زمینی کرده گاهی آسمانی کرده ایم

رزمخوبی هر کجا برخورده بزمی دیده است
با درشتیهای طعنت بر بنایی کرده ایم

در درشتی کشته خاره ره درستی دیده است
در جگر گاهش بهر موسی شبانی کرده ایم

گـوهری گر در کنار آمد ملك مرد شناست
سیـنهـا در کـار دریـای معانی کـرده ایم

(۱۱٦)

چـو درد را بشـراب دوا حـوالـه دهـم
از آن پیـالـه ستـانیم این پیـالـه دهم

بـگـزلك غـزلـی بسترم سیاهـی داغ
کـه سرمـه بسیـه چشـمی غزاله دهم

نـفس نفس پی ره توشه آتشین نفسی
ز دل بـرآرم و سـر در قـفـای نـالـه دهـم

ز داغ سینـه تـفـی بر دهـم بجلوهٔ بـاغ
کـه بـوی بـاغ تو سر در دماغ ناله دهم

ز نـقـل گـریـه بـه بـزمی بدام افشـانم
بـه بیـخـودان گزك آتشین حواله دهم

بگردش آمده خونم پیاله بر کف دست
کجاست ماه صراحی که زیب هاله دهم

یـکـی درآی و بـرآ تـا بیـاد کـرد غمت
سزای حسرت چندین هزار ساله دهم

فـرو بـرآمـده اجـزای دل ملك بركـش
ز جلد پوست که جلدی باین رساله دهم

(۱۱۷)

دعـا دگـر شـد و رخـت اثر بـگردانم
یـکـی بـر ابره عشق آستر بگـردانم

کشـاد شـمع گریبان آتشین وقتست
کـه داغ در بـغـل بـال و پـر بگـردانم

سپـنـد سـوختـهٔ عیش واژگون بختم
بـدفـع حـادثـه نـفـع ضـرر بگـردانم

حـلال کـردمـی اندر مزاج آتش و آب
پیـالـه در سـر هـر یـکد گـر بگـردانم

بـه لـذتـی کـه تـو بر باده سیکنی....[1]
گـزك بشـور لبـت در شـکـر بگردانم

نقاب برفگن از ماه و جلوه ده خورشید
کـه ظلمت از شب و روز و سحر بگردانم

ز داغ سیـنـه بتـابـم درون و پـارهٔ دل
بسیـخپـارهٔ مـژ گـان تـر بـگـردانـم

بطرف بام یکی جلوه کن که از تف شوق
هـزار مشـعـلـه بـر بـام و در بگـردانم

مـلك ز گـفـت پـدیدار میرود در. ...[2]
تـو لـب به بند که من هم نظر بگردانم

(۱۱۸)

چـون بیـابـان خرابات بـه پـایان بردم
سـر زانـوی بـزانـو گـه مستـان بـردم

جفت کردم قدم و طاق برآوردم دست
چـارتکبیـر بسـر بـقـعـهٔ امـکـان بـردم

بـر سجاده امکان پی واجب برداشت
گـرد پـوشیدگـی از چهرهٔ کتمان بردم

از دم سبـز قبـایـان قدسـی کـردم وام
بـا خضر دست بسرچشمهٔ حیوان بردم

---

۱. جا خالی است ۲. خوانده نشد

همتم دست بته جرعهٔ مستی برساند رخت صد تشنه ازین تیره بیابان بردم
شبنم از صبح لباسان صفت طور گرفت سر خود با کف موسی بگریبان بردم
با دل گردم بگرداب درون غوطه زدم غرقهٔ جهد بدریوزه عرفان بردم
حاجیان از دم لبیك بآئی قبول من خموشی بدر کعبهٔ ایمان بردم
برنتابد ملك آرایش خونت عرقات
دشنه قرب سوی شهر که فرمان بردم

(۱۱۹)

وقت جولانست ای بیچاره فریادی بزن هان سر راهی بگیر از دست او دادی بزن
جورها دیدی تلافی را کنون آماده باش شخص عشرت را صلای محنت آبادی بزن
خنجر مژگان بزیر سرگرانی آب داد جرأتی کن خویش را بر تیغ جلادی بزن
دشت پرشور است باز ای صید وقت صبر نیست دست و پایی در شکنج دام صیادی بزن
میتوانی سنگ را از آتش دل نرم ساخت ناله را گو تاختی بر سخت فولادی بزن
ای بشیرینی مثل صد جام با خسرو زدی ساغری هم پر کن و بر یاد فرهادی بزن .
یار خوبان نسبتان جلوه میریزد ملك
خیز و خوش برقی بگرد سرو آزادی بزن

(۱۲۰)

کار ما خوش ساختی اکنون طریقی تازه تر کن عشوه بر خاروخس افشان جلوه بر دیوار ودر کن
نازکان این چمن را نیست تاب صوت مرغان گو برو بلبل فغان در باغ و بستان دگر کن
ناله قانون عشرت تاکی و گلبانگ مستان یك شبی هم گوش بر آواز مرغان سحر کن
با لب تفسیده من بار هجران خو گرفتم چرخ کو افسردگان را آب رحمت کام پر کن

بیدلان را نیست تاب ضربت شمشیر قاتل        گو هرآنکه جرأتی دارد بیا و جان سپر کن

[1]..........ملك با رنج غربت جور خوبان

یا بنه دل بر ملامت یا ازین کشور سفر کن

(۱۲۱)

ای باد محرمانه سر قصه باز کن        وز ما بغیر فاصله عرض نیاز کن

چون در رسد زمان رسالت فرونشین        از سر برآر نامه و دیت دراز کن

بس نقد اختلاف بعرض محك رسان        خالص کدام قلب کدام امتیاز کن

در آبروی اهل کرامات غوطه زن        سجاده بر محیط بگستر نماز کن

بر آستان حضرت دستور سر ببند        بخت مرا چو تاج سران سرفراز کن

گر قصه رود صدف دیده گوش ساز        ور پرسشی کند گهر گوش راز کن

در عهد مدحت تقی الدین محمدیم

از هرچه غیراوست ملك احتراز کن

(۱۲۲)

گریه را نقد آبرو مشکن        راز دل در جگر فرو مشکن

کبك شادی صلای قهقهه زد        خندهٔ جام در گلو مشکن

خلقها قفل جای خانه تهی        استخوان بر سگان کو مشکن

عکس خورشید جام پرده در است        مهر می بی لب سبو شکن

جنبشی زاد کان خطه روم        برنشستند آبرو مشکن

ناله بر کردگاه مرکب کوفت        بنر دلیران های و هو مشکن

---

۱. کرم خورده

سحکی رنگ امتیازت کو — بر درستان گفت و گو مشکن
آستین بر رخ طلب مفشان — پای در ذیل جست و جو مشکن
زنگیان خطب شب آهنگ کند — مژه در چشم آرزو مشکن
ملك این غصه چند قصه بس است
بر حریفان تندخو مشکن

(۱۲۳)

سر سری نثار ایمان کن — خط سرخی زه گریبان کن
کام دل را بلذتی بنواز — زهر غم راشکر بدامان کن
دل ما کنج خانهٔ غم تست — خواه آباد و خواه ویران کن
نوح گو رخت سوی دریا کش — طرف دریا کنار طوفان کن
سعد وقاص غمزه شست آراست — سینه آماجگاه پیکان کن
باد بر دست جام باد نما — خاك در چشم آبحیوان کن
تیغ بر کش بکش بسوز و گداز — خونبها بر کرشمه تاوان کن
بالش نرم و خواب اس که گفت — تکیه بر اعتماد دوران کن
گاه بر خویشتن بکوه بسنج — هین ترازوست فکر رجحان کن
ملك از مور لنگ کمتر نیست
جلوه ها بر کف سلیمان کن

(۱۲٤)

مطرب بیا کجائی راه حجاز سر کن — ور زمزمه است زمزمه .....[۱] بسر کن

---

۱. کرم خورده

برکش سرودی از دل بردار راه منزل		گو تار صبر بگسل مضراب تیز تر کن
قفل در حریمی ز انگشت ناله بکشای		پس حلقه وار گوشی گرد صریر در کن
طول بیان نگنجد در عرض بی زبانی		تا عرش غم نرفتست افسانه مختصر کن
لذت چش حضورم خوان شهادتست این		آمادهٔ بلا شو انگیز ساحضر کن
بر خوان کبریائی موقوف اشتهایی		با صبر اگر برآئی زهرابها شکر کن
با تیغ در غلافم با شعله در مصافم		با داغ سینه صافم از زخم من حذر کن

در غیبت حضوری ساهیت غروری
تا با خودی بگوری از خویشتن سفر کن

(۱۲۵)

بهر قدم که نهی سجدهٔ بیار و برو		بهر زمین که رسی دانهٔ بکار و برو
بآن طرف سفری می کنی غنیمت دان		ولی بگوشه نشینان سری بدار و برو
تکاهلی نرساند بجیب سعیت دست		بچابکی خم دامن فراهم آر و برو
بخوشدلی ننشینی که همرهان رفتند		گرت حمیت یاریست دل بیار و برو
چو در رسند ودیعان سوی ودیعت		امانتی که سپردند بدو سپار و برو
چنین که تنگ نکردند بر تو کوچهٔ دل		تو نیز تنگدلان را بهم گذار و برو
خلل بافسر جمعیتت سری نکشد		سری ز حلقهٔ آشفتگان برآر و برو

گر..... [1] مقامات ما سریست ملك
دو کون را بیکی گام برگذار و برو

(۱۲۶)

مرا دلیست بزنگ هوس برآورده		چو برگ سبز گدایان بحرص پرورده

---

۱. کرم خورده

بدان صفت که مبین و بدان روش که مپرس | هزار وسوسه بر یکدیگر پی افشرده
دلی بدست هزار امتحان گرو مانده | سری ز جیب هزار آرزو بر آورده
نقاب تازه برافگنده ناز کان بهار | کرشمهٔ گل و نسرین هنوز در پرده
گلم شگفت و خزان کرد و برگ ریخت فرو | هنوز بوی از آن بر دماغ ناخورده
مدار دست ز دامان عهد ساده دلان | وصیت است اگر زنده باشی ار مرده
رسیده چون بریاضت کشان مؤکل درد | نفس بخرقه فرو کرده ام فرو برده
بصد زبان سزدم وصف بردباری دل | هزار مرتبه آزرده و نیازرده

ملك بذکر وفادار مجمعی ترتیب
ملك بروزن نظاره سر فرو کرده

(۱۲۷)

شعلهٔ آتشین دگر دور ز ما نشستهٔ | داغ دل که بودهٔ باز کجا نشستهٔ
دست ز کار ماندهٔ فتنه ز کار بردهٔ | باز صفی شکستهٔ ورنه چرا نشستهٔ
عرض بنفشه می برد غالیه دان سنبلت | طره کشاده بردهٔ باد صبا نشستهٔ
بال و پر شکستهٔ زینت آشیانه ده | کوشش خویش کردهٔ نیك بجا نشستهٔ
رشحهٔ ابر دامنت جیب محیط می درد | موج کرشمه میزنی غرق حیا نشستهٔ
جیب هوس دریدهٔ این چه گره کشادنست | فتنه ز پا نشاندهٔ نیك ز پا نشستهٔ

نیست خرابهٔ ترا طاقت قطرهٔ ملك
سخت دلیر بردهٔ سیل بلا نشستهٔ

(۱۲۸)

ای بدام دل مقید بلبلی پروانهٔ | عشق آزادی نیاز و خوشدلی ویرانهٔ

باهما پهلو مزن این عرصه جای صعوه نیست — عرض آزادی مبر در قید آب و دانهٔ
دیدهٔ غماز بر اسرار دل دارد کمین — پاس دار از پاسبان گنج این ویرانهٔ
ای سفر ناکرده با دریا نوردان همرهی — فکر را دستور ده با زیرکان همخانهٔ
خاك هم دارد نصیبی حرص را در شیشه کن — باده ده گو قطرهٔ کمباش از خمخانهٔ

(۱۲۹)

عشق چراغ از دلی افروخته — خشك و تری هر دو جهان سوخته
پردهٔ از صوت فنا ساخته — کسوتی از حرف بقا دوخته
یوسف ما را که تواند خرید — آنکه بکور آئینه نفروخته
سرمدیان نزل ابد ساخته — جز تلف عمر نیندوخته
از نفس گرم بصیقل گری — زنگ در آئینهٔ شان سوخته

درد سحر شد ملکوتی ملك
این سبق از ذکر دل آموخته

(۱۳۰)

دلا سهلست اگر دیدی غمی مهری بلب بر نه — برو این نیز بر بالای محنتهای دیگر نه
باندك پرسشی مغرور میگردی چه حرفست این — تو عزت برنمی تابی بخواریهای دل سر نه
دل چون کوه می باید که تاب نرم رشك آرد — تو این طاقت نداری آستین بر دیدهٔ بر نه
بخور مجلس ما شوق را تسکین نمی بخشد — درآ دامن کشان و ستی بر عود مجمر نه
درآمد رستخیز اکنون درآ پاداش غفلت ده — برافگن پرده داغی بر نهاد اهل محشر نه
درین قربان گه از تن پروران کاری نمی آید — بسوزان سینه و ..... [۱] بر تیر و خنجر نه

---

۱. کرم خورده

صفیر جغد تاکی صوت قدسی منظران بشنو　　خرابی در حضیض آب و گل یك گام برتر نه

صدای عیش اغیارست ساز نرم وصل امشب

ملك گر طاقتی داری بر آدر ..........١

(١٣١)

بحمدالله که بازم محرم بزم وفا کردی　　طریق مهر سر کردی و ترك ماجرا کردی

گذشتی از سر خاکم خرامان آستین افشان　　غبارم را بچشم پاکبازان توتیا کردی

بهجران داشتم خوش الفتی بی کلفت دهنت　　جفا کردی که با ذوق وصالم آشنا کردی

با کسیر وفا بنواختی اجزای صبرم را　　زرم را سکه بخشیدی بسیم کیمیا کردی

بقربان گاه عشق آخر صلای کینه در دادی　　کشیدی تیغ ناز و بند بندم را جدا کردی

ملك آخر بما خوش تحفهای غم فرستادی

نکو رفتی که بعد از روزگاری یاد ما کردی

(١٣٢)

اگر هوا سیری پیرو مگس باشی　　وگر بر آب روی هم عنان خس باشی

بهیچ مرتبه راضی مشو اگر مردی　　طریق کعبهٔ دلها سپر که کس باشی

ز خویشتن بفشان گرد معصیت تاکی　　غبار خاطر آئینهٔ هوس باشی

هزار مرتبه راهی کنند و دم نزنند　　بگیر حلق فغان تا بکی جرس باشی

به برگ ریز چه حاصل ز ضبط باغ ...٢　　که پاسبان ثمرهای پیش رس باشی

شرابخانهٔ جنت بآن نمی ارزد　　که مست باشی و بازیچهٔ عسس باشی

مجوی منصب وارستگان که دام بلاست　　بجان بکوش که زندانی قفس باشی

---

١. کرم خورده　　٢. جا خالی است

ملك ز پیش روان ساز خویش را تا کی
ز خیل بادیه گردان باز پس باشی

(۱۳۳)

بخون کشید مرا دوش بلبل سحری
که در فراق گلی بود گرم نوحه گری
نسیم عاطفتت بر مشام دل نوزید
امید کرد وداع و شکیب شد سفری
بگریه افتم و بر خویشتن کودکی بندم
بدین وسیله برآنیم ز سبك اثری
بلا سفال حریفان بلای در نکشد
که فرق شیشه بکوبد بسنگ بدگهری
ز آب دیده بشستیم سنگ سر سبکی
ز گرد چهره ببردیم نقش دربدری
تکلفی که گل معذرت نرویاند
اگر هزار چمن باد ننگ بی ثمری
ملك چو دام نهی بر مقال پهلویان
صفیر کبك دری زد بگفتهای دری

(۱۳٤)

بر که دادی جلوه تو اورا که بیتابش نکردی
بر که افسون وفا خواندی که درخوابش نکردی
رخ نمودی و نهان گشتی و شوقم را فزودی
تشنهٔ را آب بنمودی و سیرابش نکردی
هر تبسم گونه لعل تو می انگیخت موج
خود کرا دیدی که غرق بادهٔ نالش نکردی
بر کدامی خسته چشمی یالبی را جلوه دادی
تا سراپا غرقهٔ بادام و عنابش نکردی
هر که بنمودی لب می جا که تمکینش نبردی
برگ افشاندی خم زلفی که بیتابش نکردی
ای کز آنکو سیرسی آغشتهٔ ظلمت چرائی
سخت دلتنگی مگر گلگشت مهتابش نکردی
شهد می باری و لیکن تلخ میداری ملك را
ساغری پیما که مالامال زهرابش نکردی

(۱۳۵)

دل بر سر راه جان فروشی | بنشسته بخان و مان فروشی
بر خوان غم از گرسنه چشمی | هر لقمه بمیهمان فروشی
بر شارع زرد روئی ماست | دکانچه زعفران فروشی
پژمردگیم شگفتگی داشت | اینك گل داستان فروشی
سوداگر چارسوی امید | بگشاد در دکان فروشی
جایی که کرشمهٔ بجا نیست | ارزان باشد گران فروشی
در سلك قبیلهٔ فنا باد | هر ناله بدودمان فروشی

دارد ملك از بهار طبعم
رضوان هوس جنان فرشی

(۱۳۶)

برآر از سینه ام آهی که از دل برکشم هویی | دلم دل دل که بر شیران دوانم یکه آهویی
اگر جایی بسرسختی رسی بردار ساطوری | اگر روزی بنرمی واخوری بسپار زانویی
گرت نلسور داغی نیست مرهم بس بود گردی | ورت خبط دماغی نیست تسکین بس بود بویی
سزد ور آزمائی هر که دارد صد خطر دارد | معاذ الله اگر در خورد ن می بود بازویی
بدستی تیشه و دستی دگر محراب می سازم | مسلمانم که دل می پرورم در دست هندویی
دعای مرغ مارا حرز بال و پر پروانه | کمان زه بود و تیری جسته بود از کنج ابرویی
رسوم آشنائیهای دل از من نمی آید | بهل تا برکشم از سینه بسپارم به بدخویی

ملك داری سر قربان شدن تا بر تو بگمارم
سبکدستی که نگذارد بخون غلطی بسر موئی

(۱۳۷)

میروم دست برآورده سوی درگاهی — کـه بدریوزه کشم نعره شبی للهی
بر جناح سفرم رنج کش بادیه کیست — کـه باو برنخورد بهتر ازین همراهی
عسسان سر این کوچه کمین سازانند — هین کـه عیار وشی بر تو نگیرد راهی
قلعهٔ نفس بتسخیر تو گر تن در داد — چتر زن باز برافراز کـه شاهنشاهی
نفس دزدیست نگونسار بجایش انداز — پس برو امن نشین امن که صاحب جاهی
عـازم این طـرفـم شـاهـد اعمالم کو — کـه بهمراهی مـن بدرقه سازد آهی
بوالعجب کارگهی ساخته کارآگه عشق — کـه بهر کـار درو گمشده کار آگاهی
چشمه ساری جگرم بر مژه رودی پیراست — کـه اگر مـوج زنـد کـوه برآید کـاهی

خیز تا چند ملك پرده سرائی تاچند
تا بسر منزل مقصود زنم خرگاهی

(۱۳۸)

نسبت بتو از عشق نه سهوی نه خطایی — چـون ناله سراسیمه وصد چون وچرایی
خـود ضابطهٔ مجملی و شرح مفصل — از غیر نه حجت به تو آید نه گواهی
یـوسف ز پـس بـرقع معری بدرآمد — هـر گـوشه منادیست که جانی و بقایی
جایی که تو در پرده کنی جلوه فروشی — بر کـوچهٔ یـوسف چه زند هرزه درآیی
لـب جسته خموشی و نظر آئینه پوشی — صد مرتبه دیدیم و بگفتیم کجایی
جایی کـه سراپرده زند زمزمهٔ عشق — در پرده چه تجرید کند غصه سرایی
موری بگذرگاه سلیمان نظر انداخت — تـا دیده فرا کـرد نه سر داشت نه پایی
درها دل ترکیب بکوبند و به بیزند — دردی کـه فتد در کف سرکوب دوایی
در تـازگـی تعبیه اش جوهر جانست — کـاندر گـذرش کـاه بـود کوه گرایی

اینست بقا جان ز هوا دیدن و از آب		وین نیز عجبتر که نه آبی نه هوایی
در پاس زبان گوش ملک صرفه نگهدار
حرفی چو بپرسند حکیمانه ادایی

(۱۳۹)

چند مستانه ساغر اندازی		دست افشانی و سر اندازی
مغزم از استخوان به بالائی		جرم بر تیغ خنجر اندازی
ره چنان رو که گر فرو لغزی		دست بر دوش قیصر اندازی
حکم در فال نیم دل پیچد		خرقه بر هفت کشور اندازی
خاك در چشم حسرت افشانی		زهر در کام شکر اندازی.
دل شیران کنی بعشوه همین		دام بر صید لاغر اندازی
گوش اندیشه را فرو مانی		رخت افسانه بر دراندازی
این نه طومار قصهٔ ملك است
که فرو پیچی و در اندازی

(۱٤۰)

بدان امید که در گریه داشتم سوزی		نشانده ام شجری بو که بر دهد روزی.
برسم تهنیت آمد کشاده پیشانی		نوید اختر سعدی و بخت فیروزی
جگر کجاست ز هنگام ناوك آرائی		کمان نالهٔ مارا فرو کشد روزی
هزار پی بسر آورده ام شب یلدا		کدام بخت که با او سری برم روزی
کنایه بر رگ دل نیش بگذرد از بیش		کجاست حوصله یکدو حرف دل روزی

ملك شکار دلی گر کنی مدارایی
وگر بچشم کند صید سگ به از یوزی

(۱٤۱)

رسید قافلهٔ سالکان بصحرایی | که پیك وهم ز دنبال میکشد هایی
ز نقب ناله حذر واجبست و میترسم | دمی فرو رود و سر برآرد از جایی
رموز عشق مقامات او حرارت داشت | مهندسی بدقایق رسیده دانایی
من از محبت مجنون رهین وسوسه ام | که چون تسلی دل میدهد بصحرایی
نه شهریم نه بیابانیم زبان درکش | که عشق را متعین ندیده ام جایی
هرآن دوا که حوالت شده طبیب خرد | گماشت بر من و دل درد سینه فرسایی
بر آب سینه فشارند ماهیان از درد | ترشح مژه که سر دهم بدریایی

بسنگلاخ محبت ملك دلیر مرو
که دست بر سفر دل نیافت هر پایی

(۱٤۲)

هجوم تفرقه بر قتل عام زد هویی | کجاست خواجه نصیری دگر هلاکویی
صباست محرم غماز دم فرو دزدید | ز خاك سینه مبادا بدر زند بویی
کنم ز بازی دین اختراع چوگانی | مگر ز عرصهٔ امکان بدر برم گویی
بزیر چادر دنیا نهفته چهرهٔ دین | بود که ...اربای درآید از سویی
ز سر غمزه او سر نهم بصحرایی | بناز نرگس او برترازم آهویی

ملك توکل دل کرده اند کافر حرص
مجاور در بیت اللّه است هندویی

# كتـــــابيـــــات

# کتابیات

**مخطوطات:**


| نمبر شمار | اسم مخطوطہ | مصنف | کتابخانہ | شمارہ مخطوطہ |
|---|---|---|---|---|
| ۱- | تذکرہ ریاض الشعرا | علی قلی والہ داغستانی | مولانا آزاد، علیگڑھ | ۳/۵۱،حبیب گنج کلکشن |
| ۲- | تذکرہ سفینۂ بی خبر | میر عظمت اللہ بی خبر | مولانا آزاد، علیگڑھ | ۹۲۰/۸،ف ذخیرہ احسن |
| ۳- | تذکرہ مخزن الغرایب | شیخ احمد سندیلوی | مولانا آزاد، علیگڑھ | ۳/۶/۵۱،حبیب گنج کلکشن |
| ۴- | تذکرہ ید بیضا | غلام علی آزاد بلگرامی | مولانا آزاد، علیگڑھ | ذخیرہ شاہ منیر عالم، بکس ۴ نمبر ۲،ف |
| ۵- | دیوان ملک قمی | ملک محمد قمی | مولانا آزاد، علیگڑھ | ۳۸/۷/۴۷،حبیب گنج کلکشن |
| ۶- | دیوان ملک قمی | ملک محمد قمی | مولانا آزاد، علیگڑھ | ۷۷۹،جواہر کلکشن |
| ۷- | کلیات ملک قمی | ملک محمد قمی | مولانا آزاد، علیگڑھ | ۸۴۱/۷۸ ،عبدالسلام کلکشن |
| ۸- | کلیات ملک قمی | ملک محمد قمی | کتابخانہ رضا، رامپور | ۳۴۴۳ |


مطبوعات:


| نمبر شمار | نام کتاب | مصنف کا نام | چاپخانہ | سن اشاعت |
|---|---|---|---|---|
| ۱- | اکبرنامہ | ابوالفضل | کتاب پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی | ندارد |
| ۲- | آئین اکبری | شیخ ابوالفضل بہ تصحیح سرسید احمد خان | سرسید اکیڈمی، مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ | ۲۰۰۵ء |
| ۳- | بزم تیموریہ، جلد اول (تیسرا ایڈیشن) | سید صباح الدین عبدالرحمٰن | معارف پریس، اعظم گڑھ | ۱۹۹۵ء |
| ۴- | بساتین السلاتین | میرزا ابراہیم زبیری | حیدرآباد دکن | ۱۳۱۰ھ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۵- | تاریخ ادبیات در ایران | ذبیح اللہ صفا | تہران | ۱۳۶۴ھ |
| ۶- | تاریخ تذکرہ ہای فارسی، جلد دوم | احمد گلچین معانی | دانشگاہ تہران | ۱۳۴۸ شمسی |
| ۷- | تاریخ فرشتہ | محمد قاسم فرشتہ | نول کشور، کانپور | ۱۲۸۱ھ |
| ۸- | تذکرہ ریحانۃ الادب (جلد پنجم) | میرزا محمد علی مدرس | تبریز، چاپخانہ شفق | ندارد |
| ۹- | تذکرہ شعرای کشمیری | سید حسام الدین رشیدی | کراچی | ۱۳۴۶ھ |
| ۱۰- | تذکرہ شمع انجمن | سید صدیق حسن | بھوپال، سیر مطابع بمبئی | ۱۲۹۳ھ |
| ۱۱- | تذکرہ مآثر الکرام | مولانا میر غلام علی آزاد بلگرامی | حیدرآباد دکن | ۱۹۱۳ء |
| ۱۲- | تذکرہ مآثر رحیمی | عبد الباقی نہاوندی | کلکتہ | ندارد |
| ۱۳- | تذکرہ مجالس جہانگیری | عبدالستار بن قاسم لاہوری | تہران | ۱۳۸۵ء |
| ۱۴- | تذکرہ میخانہ | فخر الزمانی | لاہور | ۱۹۲۶ء |
| ۱۵- | تذکرہ نتائج الافکار | محمد قدرت اللہ گوپاموی | بمبئی | ۱۳۳۶ |
| ۱۶- | تذکرہ نشتر عشق (جلد چہارم) | آقا حسین قلی خان | | ۱۹۸۱ء |
| ۱۷- | تذکرہ نظم گزیدہ | محمد ناظم تبریزی مصحح پروفیسر آزرمی دخت صفوی | شعبہ فارسی، علیگھ مسلم یونیورسٹی علیگرہ | ۲۰۰۸ء |
| ۱۸- | تذکرہ ہمیشہ بہار | کشن چند اخلاص | کراچی | ۱۹۷۳ء |
| ۱۹- | حیات و تصنیفات مرزا ابوطالب کلیم | شریف النساء بیگم انصاری | حیدرآباد، دکن | نومبر ۱۹۶۱ء |
| ۲۰- | دائرۂ معارف | زیر اہتمام دانش گاہ پنجاب | لاہور | ۱۳۹۲ھ |

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۲۱- | دربار اکبری | محمد حسین صاحب | پنجاب لاہور | ۱۸۹۸ء |
| ۲۲- | ساقی نامہ ظہوری | ظہوری | نول کشور، لکھنؤ | ۱۲۶۰ھ |
| ۲۳- | شعر العجم (جلد سوم) | شبلی نعمانی | مطبع معارف، اعظم گڑھ | ۱۹۸۸ء |
| ۲۴- | فرہنگ ادبیات جہان | دکتر حسن خزائل | تہران | ۱۳۸۳ |
| ۲۵- | فرہنگ ادبیات فارسی دری | دکتر زہرا خانلری | تہران | ندارد |
| ۲۶- | فرہنگ شاعران زبان پارسی | عبدالرفیع حقیقت | چاپخانہ آرین تہران | اسفند، ۱۳۶۸ |
| ۲۷- | کتاب نورس | جگت گرو ابراہیم عادل شاہ بکوشش پروفیسر نذیر احمد | بنگلور | ۱۹۹۸ء |
| ۲۸- | لغت نامہ دہخدا | علی اکبر دہخدا | تہران | ۱۳۰۸-۱۳۸۷ش |
| ۲۹- | مغلوں کے ملک الشعراء | ڈاکٹر نبی ہادی | اسرار کریمی پریس، الہ آباد | ۱۹۷۸ء |
| ۳۰- | منتخب التواریخ | عبدالقادر بدایونی | کلکتہ | ۱۸۶۹ء |

**اردو کتابیں:**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| ۳۱- | تاریخ ادب اردو (جلد اول) | ڈاکٹر جمیل جالبی | ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، نئی دہلی | ۲۰۰۷ء |
| ۳۲- | دکن کے بہمنی سلاطین | ہارون خان شیروانی | حیدرآباد، دکن | ۳۰ مارچ ۱۹۵۳ء |
| ۳۳- | دکن میں اردو | نصیر الدین ہاشمی | نئی دہلی ترقی اردو بیورو | ۱۹۸۵ء |
| ۳۴- | دکھنی کلچر | محمد نصیر الدین ہاشمی | لاہور | دسمبر ۱۹۶۳ء |
| ۳۵- | معارف | شاہ معین الدین احمد ندوی | دار المصنفین، اعظم گڑھ | جنوری ۱۹۶۵ء |
| ۳۶- | مقالات حافظ محمود شیرانی | مظہر محمود شیرانی | مجلس ترقی اردو، لاہور | ۱۹۶۶ء |
| ۳۷- | مقدمہ تاریخ دکن | عبدالمجید صدیقی | حیدرآباد دکن | فروری ۱۹۴۰ء |